امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقی

۳۸۴ — ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دارالاشاعت

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کا اٹھاونواں شعبہ

اولوالامر کی اطاعت کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء:۵۹)

اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو (فرمانبرداری) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور تم میں سے
جو صاحب حکم ہیں ان کی اطاعت کرو۔

صاحب حکم سے کون مراد ہے؟:

اہل علم نے اولوالامر کے بارے میں مختلف رائے دی ہے۔

۱۔ امیر سرایا یعنی جہادی لشکروں کے امیر اور قائد مراد ہیں۔

۲۔ علماء (اسلام) مراد ہیں۔

۳۔ احتمال ہے کہ دونوں مراد ہوں اور یہ حکم عام ہو دونوں کو شامل ہو۔

۴۔ اگر یہ حکم خاص ہے تو پھر جہادی لشکروں کے امیر (امراء سرایا) مراد لینا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ صاحب امر وہی امیر ہوتا ہے۔ جو مجاہدین اور لشکریوں پر حکم چلاتا ہے) اس میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے (شیخ حلیمی نے)۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وہ حدیث جو مذکورہ آیت کے شان نزول کے بارے میں وارد ہوئی ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آیت انہیں جہادی امیروں اور لشکر کے بارے میں ہے۔[1]

۷۳۶۳:۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے آخرین میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے "ح" وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن اسحاق نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن جریج نے کہ یہ آیت۔

---

(۱): مابین المعکوفین من صحیح مسلم

(۷۳۶۳) أخرجه البخاري (۴۵۸۴) ومسلم (۱۸۳۴) وقد أخطأ الحافظ المزي في عزوه الحديث إلى كتاب الجهاد في مسلم في التحفة (۴/۵۰۹) والصواب ما أثبتناه في كتاب الإمارة وليس في كتاب الجهاد والسنة وأبو داود (۲۶۲۴) والترمذي (۱۶۷۲) والنسائي (۷/۱۵۴) وعزاه الحافظ المزي في التحفة (۴/۲۵۴) للنسائي في الكبرى في السير (۱/۲) وفي التفسير في الكبرى عن الحسن بن عمر الزعفراني. خمستهم عن حجاج بن محمد عن ابن جريج عنه به وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن جريج.

الزيادة من ط.

۷۴۳۷: ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے عمران جونی سے ان کو عبداللہ بن صامت نے انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی یہ کہ میں سنوں اور اطاعت کروں اگرچہ ایسے غلام کی اطاعت کرنی پڑے جس کے ناک کان کٹے ہوئے ہوں۔ اور جب میں سالن کا شوربا بناؤں تو اس کا پانی زیادہ کر دوں پھر میں اپنے پڑوس میں اپنے قریب تر گھرانے کو دیکھوں پھر اس میں سے میں ان کو دستور کے مطابق سالن پہنچا دوں۔ اس کو مسلم نے حدیث شعبہ سے نقل کیا ہے۔

جنت میں داخلے کے اسباب:

۷۴۳۸: ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر الرزاز نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابویحییٰ سلیم بن عامر نے کہ انہوں نے سنا ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حجۃ الوداع میں فرما رہے تھے جب کہ حضور اپنی جدعا اونٹنی پر سوار تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیر مبارک چمڑے کی رکاب میں کھینچ کر کی چیزوں میں رکھ لئے تھے اور یوں چڑھے دیکھ کر حضور نیچے ہو جاتے تھے تم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اپنی آواز سنوا سکیں اسی دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! کیا تم لوگ سن نہیں رہے؟ آپ نے قریب ترین والی آواز میں یہ جملہ کہا۔ ابو امامہ کہتے ہیں کہ کسی کہنے والے نے لوگوں کے گرد ہوں میں جواب میں کہا حضور آپ ہم سے کیا عہد و پیمان کرنا چاہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے رب کی عبادت کرتے رہنا۔ اور اپنی پانچ نمازیں پابندی سے پڑھتے رہنا اپنے روزوں کے مہینے کے روزے رکھتے رہنا اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرتے رہنا اپنے حکمران کی اطاعت کرتے رہنا۔ تم لوگ اپنے رب کی جنت میں داخل کر دیئے جاؤ گے۔

ابویحییٰ نے کہا کہ میں نے کہا تھا ابوامامہ تم نے جب یہ حدیث سنی تھی تو کس کے برابر تھے (کتنے بڑے تھے)؟ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تیس سال کا تھا میں اونٹ کو آگے بڑھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لے جاتا تھا۔ (تاکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پوری سن سکوں۔)

مذکورہ بالا آیات واحادیث پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس باب میں (یعنی اطاعت امیر کے حوالے سے) اصل بات یہ ہے (اصول یہ ہے) کہ جب اللہ تعالیٰ کی اطاعت واجب تھی۔ تو جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے امور عبادت میں سے کسی چیز کا اختیار دے کر مالک بنا دیا ان امور کے اندر ان کی اطاعت بھی واجب ہے۔

وہ تمام انبیاء و رسل ہیں صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ جب اس معنی میں رسول کی اطاعت واجب ہو گئی تو ان لوگوں کی اطاعت خود بخود واجب ہو گئی جن کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شے کا اختیار دیا ان چیزوں کے اندر جن کے اندر اللہ نے رسول کو اختیار دیا تھا۔

خواہ وہ کسی بھی اصطلاحی نام کے ساتھ پکارے جائیں مثلاً خلیفہ (نائب) یا امیر (حکم دینے والا حکمران) یا قاضی (جج، فیصلہ کرنے والا)

(۷۴۳۷) اخرجہ مطولاً ومختصراً احمد (۵/ ۱۶۱ و ۱۷۱) ومسلم فی المساجد (۲۴۰) وفی الامارة (۳۶) وابن ماجہ (۲۸۶۲) وابن حبان فی الاحسان (۱۷۱۵) وکذا (۵۹۶۳) فی جزء من حدیث طویل والبیہقی (۳/ ۸۸) و (۸/ ۱۵۵) وابن حجر فی التلخیص الحبیر (۴/ ۴۳) من طریق شعبۃ عن ابی عمران الجونی بہ.

(۷۴۳۸) . اخرجہ احمد (۵/ ۲۵۱ و ۲۶۲) وابن حبان فی الاحسان (۴۵۶۳) والحاکم (۱/ ۳۸۹) من طریق معاویۃ بن صالح عن سلیم بن عامر بہ وقال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم، ووافقہ الذہبی قلت بعد عمر بن نصر العولانی لیس علی شرط مسلم

(۱) منقطع من (ب) (۲) فی ب خطبۃ

نے روایت کیا ہے شیخ ابن محمد بن رافع سے ان سے عبدالرزاق نے ۔

امامت وخلافت کی دوسری شرط:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دوسری شرط یہ ہے کہ خلیفہ وامام دینی احکامات کا عالم ہو لوگوں کو نماز پڑھا سکے۔ اپنی نماز میں غلطیاں نہ کرے اس کے مسائل واحکام سے واقفیت کی وجہ سے یعنی نماز کے احکام سے پوری طرح واقف ہو کہ صحیح طریقے سے ان کو ادا کر سکے۔ نیز زکوٰۃ وصدقات لوگوں سے وصول کرے جن کے احکام کو جانتا ہو تا کہ ان کے مقدار کو جانے اور ان کی مقداروں کو بھی جانتا ہو۔ اور ان کے مصارف بھی جانتا ہو اور وہ مال جو ان میں واجب ہیں اور وہ جو واجب نہیں ہیں سب جانتا ہو تا کہ ان سے ناواقفیت کی بنا پر ان سے وصول کرنے میں زیادتی نہ کرے۔ علاوہ ازیں ان میں کمی یا جو حرام ہے نہ کرے۔

اور وہ امام خلیفہ لوگوں کے مابین فیصلے بھی کرے۔ اور وہ جو جھگڑا کرنے والوں کے درمیان کسی کی طرف داری نہ کرے فیصلے کے احکامات سے واقفیت رکھتا ہو اور وہ مسلمانوں کو دشمن کے مقابلے کی راہ میں جہاد کرے ان کی استعداد و تیاری میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ اور جہاد کے لئے نکلنے میں کوتاہی نہ کرے اور نہ ہی دشمن سے ٹکرانے میں کوتاہی کرے۔ اور نہ کوتاہی کرے ان چیزوں میں اور ان امور میں جو اللہ تعالیٰ اس کو مال غنیمت عطا کرے۔ اور مشرکین مالوں میں سے جو اس کو دے۔ یا بغیر طاقت استعمال کرنے کے یوں ہی چھوڑ دے کہ ان کا مال مل جائے۔ اور مجاہدوں کے حق میں کوتاہی کرے نہ مجاہدوں کے اندر بزدلی دکھائے نہ ضعف یا سستی دکھائے اور اپنے فرائض میں تاخیر کرنے سے جماعت دور نہ ہو بلکہ تجاویز میں ان امور کو انجام دے۔ اور اللہ کی حدود پر نظر رکھے جب دیکھے کسی ان کے پاس لائے جائیں تو ان کے بارے کی جہالت سے بھی کا شکار نہ ہو اور ان میں نہ ہی طرف داری کا مظاہرہ کرے بلکہ حدود اللہ کو صحیح قائم کرے۔

اور معصوم بچوں کی اور بیواؤں یتیموں کی سرپرستی کرے اور جو لوگ غائب ہو جائیں وغیرہ سب کے حقوق کا خیال کرے۔ ان کے حقوق اور معاملات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے کوتاہی نہ کرے ان پر نظر شفقت کرتے ہوئے۔

امامت وخلافت کی تیسری شرط:

تیسری شرط یہ ہے کہ خلیفہ امام عادل ہو۔ اپنے دین میں سیدھا اور درست چلنے والا ہو۔ اور ایک دوسرے کو دینے لینے میں اور اپنے معاملات میں سچ چلنے والا ہو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں بحث پیش کرتے ہیں۔ بطور تفصیل سے کہا ہے کہ اگر ایسا آدمی نہ ہو جس میں امامت وخلافت کی شرائط جمع ہوں تو سابق امام وخلیفہ ولی عہد کرے اس سے جو بات نقد کرے۔ اور وہ مسلمانوں کو امام مقرر کرنے کی ضرورت ہو تو جو میرے نزدیک سب سے زیادہ مناسب بات وہ ہے جو اس سبب سے کی جاتی ہے اور وہی حق کے سب سے زیادہ قریب بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب مسلمانوں میں سے چالیس عادل مسلمان اکٹھے ہو جائیں جن میں ایک آدمی عالم ہو لوگوں کے مابین فیصلے کرنے کا اہل ہو تو وہ لوگ گہری فکر ونظر اور سوچ بچار کرنے کے بعد اس کے لئے امامت وخلافت کی بیعت کر لیں اور اس کا عقد کر دیں۔ اجتہاد میں مبالغہ کرنا (خلیفہ کے تقرر و تعین میں) پوری سوچ فکر میں انتہائی کوشش کرنا اس کے لئے امامت وخلافت کو پکا کر دے گا اور لوگوں پر اس کی اطاعت لازم ہو جائے گی۔

اس مذکورہ مسئلے کی اصل اور اس کی دلیل، وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اتفاق کرنے کو اور ان پر سب کے اجماع کرنے کو یعنی اجماعی طور پر ان کو خلیفہ مان لینے کو بتایا گیا ہے کہ صحابہ کرام نے ان کے لئے امامت عظمیٰ اور امامت عامہ وامامت صلوٰۃ سے اخذ کیا تو اور وہ صلوٰۃ جو جمع ہونے اور اکٹھے ہونے کے بغیر جائز نہیں ہوتی وہ جماعت کی نماز ہے اور تحقیق اس

بات پر دلیل قائم ہو چکی ہے کہ صلوٰۃ جمعہ نہیں منعقد ہوتی مگر کم سے کم چالیس آدمیوں کے ساتھ جن میں سے ایک نماز جمعہ کی نماز کی ذمہ داری اٹھائے امامت کرے اور باقی لوگ اس کی اتباع کریں۔ بعینہ اسی طرح ہم نے روایت کیا ہے (انعقاد جمعہ کی طرح) امامت کبریٰ کے لئے یعنی خلافت کے انعقاد کے لئے بھی چالیس آدمی ہونے چاہئیں جن کے ساتھ خلافت منعقد ہوگی ایک ان میں سے ایسا عالم ہو جو قضا اور فیصلے کا اہل ہو، اور وہ ایسا ہو جو اجتہادی امور غور و فکر کی سرپرستی کرے گا اور ذمہ داری اٹھائے گا۔ وہ باقی لوگوں کے لئے اپنی رائے کا اظہار کرے گا اور وہ لوگ اس کی اتباع کریں گے۔ شیخ نے اس بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔

انعقاد خلافت کے بارے میں ابوالحسن اشعری کا قول:

ہمارے شیخ ابوالحسن اشعری کا خیال اور مسلک یہ ہے کہ اہل حل و عقد میں سے (یعنی اہل بست و کشاد سے) کوئی ایک آدمی بھی جب امامت وخلافت کو کسی دوسرے آدمی کے لئے جب عقد باندھے اور اس کو مقرر کر دے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرلے تو وہ شخص خلیفہ بن جائے گا اس کی خلافت منعقد ہو جائے گی البتہ باقی لوگوں پر اس کی متابعت لازم ہوگی۔

ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ بات اس لئے ہے کہ سب کا متفق ہونا جماع کرنا غیر معتبر ہے کیونکہ وہ مشکل ہے اور اس میں انعقاد امامت میں تاخیر کرنا اور اس سے پیچھے ہٹنا ہوتا ہے۔ باوجود یکہ اس کی شرط بھی موجود ہوتی ہے اور ضرورت و حاجت بھی موجود ہوتی ہے۔

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام نے اس میں اجماع کا اعتبار نہیں کیا تھا اختیار و انتخاب کے وقت اور بیعت کے وقت اس کے سر پہ یعنی کہ تھا کہ انہوں نے وجود عقد کا اعتبار کیا تھا مگر اس کے بعد انہوں نے بیعت کو واجب کرلیا تھا۔

اور جب اجماع معتبر نہ رہا تو پھر تعداد میں سے کوئی تعداد بھی معتبر نہ رہی لہٰذا سب سے کم تر عدد کا اعتبار کیا گیا اور وہ ایک ہے۔ واللہ اعلم۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ تحقیق ہم نے کتاب السنن کی کتاب اہل بغی میں وہ اخبار وآثار ذکر کر دیئے ہیں جن کے ساتھ ان سے استشہاد کیا جاتا ہے جن کا ذکر اس باب میں ہو چکا ہے اور ایک وقت میں دو امام دو خلیفے مقرر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ چیز (امت کی) افتراق و تقسیم تک پہنچاتی ہے۔ (جس سے ملی وحدت ختم ہو جائے گی۔)

دو خلیفوں کی بیعت کی صورت میں دوسرے کو قتل کرنے کا حکم ہے:

۷۳۵۳ ... اور ہم نے روایت کی ہے ابو سعید خدری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منهما

جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو دوسرے کو قتل کر دو۔

۷۳۵۴: ... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں وہب بن بقیہ سے اس نے خالد سے۔

۷۳۵۵: ... ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ولید بن مسلم نے

(۷۳۵۳) أخرجه مسلم (۱۸۵۳) والبیهقی (۸/۱۴۴) والدیلمی فی الفردوس (۱۳۳۱) والتبریزی فی المشکاة (۳۶۷۶) وابن حجر فی التلخیص (۴/۴۳)

"ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل جعفی ان کو سلیمان نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن العلی نے اس نے سنا بلال بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یارسول اللہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ یا خلیفہ کی کیا ذمہ داری ہوگی؟ فرمایا کہ جو میرا نائب ہوگا وہ حکم و فیصلے میں عدالت کرے گا۔ انصاف میں انصاف کرے گا۔ اور ذی رحم پر رحم کرے گا۔

۷۳۵۶:۔۔۔ ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ ہم لوگوں نے کہا یارسول اللہ آپ کے بعد ہمارے اوپر کیا خلیفہ ہوگا یعنی وہ کیا کرے گا؟ فرمایا تقسیم میں عدل و انصاف کرے۔ ہر انصاف کی جگہ انصاف کرے۔ ذی رحم پر رحم کرے۔

یہ سعد جو مذکور ہے وہ بقول امام بخاری ابن تمیم اشعری شامی ہے۔

فصل:۔۔۔۔۔امام (یعنی خلیفہ) عادل کی فضیلت اور حکمرانوں کے ظلم کے بارے جو وعید آئی ہے

تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے اس میں سے کتاب السنن میں اس قدر کہ جس نے اس مقام پر اس کا اعادہ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رکھی اور ابھی میں ان شاء اللہ یہاں بھی تھوڑا اسا ذکر کروں گا۔ جو کچھ مجھے یاد آئے گا۔

۷۳۵۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو محمد بن عبید بن حسان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو ان کے ماموں خبیب نے اپنے دادا حفص بن عاصم سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھے گا جس دن اس کے سائے کے بغیر کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ انصاف پرور امام (خلیفہ۔ بادشاہ) اور وہ جوان جس نے اللہ کی اطاعت میں پرورش پائی اور وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہے۔ اور وہ دو آدمی جو اللہ کے واسطے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی محبت پر ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور اسی محبت پر ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ اور وہ شخص جو اللہ کا ذکر کرتا ہے خلوت میں بیٹھ کر اور اس کی آنکھیں اللہ کی یاد سے بہنے لگتی ہیں، اور وہ شخص جس کو کوئی خوبصورت عورت صاحب حسن و جمال اور صاحب حسب و نسب گناہ کے لئے بلاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (گناہ کرنے سے) اور وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے اور اس کو چھپاتا ہے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے عبیداللہ بن عمر کی حدیث سے۔

(۷۳۵۷)۔۔۔ أخرجه أحمد (۲/۴۳۹) والبخاري (۶۶۰) و (۱۴۲۳) و (۶۴۷۹) و (۶۸۰۶) ومسلم (۱۰۳۱) والترمذي (۲۳۹۱) والنسائي (۸/۲۲۲) وابن خزيمة (۳۵۸) والطيالسي (۲۴۶۲) والبيهقي (۳/۶۵) و (۴/۱۹۰) و (۸/۱۶۲) و (۱۰/۸۷) وهو عند ابن خزيمة وفي بعض روايات البيهقي: (لاتعلم يمينه ...) وهو مقلوب والصواب: (لاتعلم شماله ...) كما عند البخاري ومسلم ورواه ابن حبان (۴۴۶۹) و (۷۳۳۸) من طريق خبيب بن عبدالرحمن الأنصاري.

ورواه بعضهم على الشك من رواية أبي سعيد الخدري أو أبي هريرة وقد رواه عبدالله بن عمر عن خبيب بن عبدالرحمن ولم يشك فيه يقول عن أبي هريرة

وقد زاد مالك والترمذي في روايتهما (ورجل قلبه متعلق بالمسجد إذا خرج منه حتى يعود إليه) وقد وهم الحافظ البيهقي في عزوه الحديث من رواية عبدالله بن عمر في الصحيحين فإنه ليس عندهم من حديثه بل من رواية أبي هريرة ولم يرو الحديث من رواية عبدالله بن عمر وبالله الهداية والتوفيق.

اور غلام نگران ہے اپنے سردار کے مال پر اس سے پوچھ جائے گا۔ پس تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی نگرانی کی بابت پوچھا جائے گا۔

کوئی بھی شخص ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں:

۷۳۶۱: ... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عارم نے ان کو حماد بن زید نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو الربیع سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عارم سے۔

۷۳۶۲: ... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو جعفر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر امام نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو ابو اشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے معقل بن یسار مزنی کی عیادت کی ان کی اس مرض میں جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ چنانچہ معقل نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ میں اگر یہ جانتا کہ میری ابھی زندگی ہے تو میں آپ کو حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہیں اللہ تعالیٰ جس کو کوئی ذمہ داری کی نگرانی دیتا ہے جب وقت آتا ہے اس کا تو مر جاتا ہے اور وہ خیانت کرنے والا ہے اپنی رعیت کی مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو نعیم سے اس نے ابو الاشہب سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے شیبان سے۔

۷۳۶۳: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو عبد الرحمن بن محمد بن منصور نے ان کو معاذ بن ہشام نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الولید نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو اسحاق بن اسحاق نے اور محمد بن مثنی نے ان کو خبر دی معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو ملیح نے کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار کے پاس گئے ان کی مرض الموت میں انہوں نے فرمایا کہ میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں مرنے والا ہوں تو میں وہ تمہیں نہ بتاتا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو بھی امیر مسلمانوں کے امر کا والی بنتا ہے پھر وہ ان کے لئے کوشش نہیں کرتا اور ان کی خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو گا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحاق سے اور ابن مثنی سے۔

رعیت کی خیر خواہی:

۷۳۶۴: ... ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن حسین شرقی نے ان کو ابو الازہر سلیطی نے ان کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے ان کو محمد بن ذکوان نے ان کو مجالد بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے سنا

(۷۳۶۰) أخرجه مسلم في الإيمان (۲۲۷ و ۲۲۸) والإمارة (۲۱) والبخاري (۷۱۵۰) وقال ... فلم يحطها بنصحه لم يجد رائحة الجنة (۷۱۵۱) وقال: «ما من وال يلي رعية من المسلمين» وأخرجه الدارمي في الرقاق (۷۹۲) والقضاعي في مسند الشهاب (۹۱۵) والسهمي (۸/۱۱۱) و (۹/۱۲) والتبريزي في المشكاة (۳۶۸۶) وابن حبان في الإحسان (۴۴۸۴) والديلمي في الفردوس (۶۰۳۶) والطبراني في الكبير (۲۰/۲۰۸) من حديث معقل بن يسار

ورواه نحوه أحمد (۵/۲۵) و (۵/۲۷) من حديث معقل بن يسار والقضاعي في مسند الشهاب (۱۰۶) من حديث عبد الله بن المغفل

(۷۳۶۳) أخرجه مسلم في الإمارة (۲۲) من حديث معقل بن يسار وراجع تعليقنا السابق

ليست في ط　　　(۷۳۶۴)　　　(۱) سقط من (ب)

أخرجه القضاعي في مسند الشهاب (۲۰۴) من طريق محمد بن ذكوان عن مجالد بن سعيد به وإسناده ضعيف لكن يشهد له ما قبله.

اصلاح نہیں فرمائے گا۔ ان میں سے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ عمل کرے گا ان کے لئے اجر ہوگا اور تمہارے اوپر شکر لازم ہوگا۔ اور ان میں سے جو اللہ کی معصیت کے ساتھ عمل کرے گا ان پر گناہ کا بوجھ ہوگا اور تمہارے اوپر صبر لازم ہوگا۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے جو اس سے زیادہ مکمل ہے۔

حکمران کے ظلم کی وجہ سے قحط کا اترنا:

۷۳۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن علی بن عمرو نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابوالزاہریہ نے ان کو کثیر بن مرہ نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بادشاہ دھرتی پر اللہ کا سایہ ہے اس کے بندوں میں سے ہر مظلوم اس کی طرف پناہ پکڑتا ہے جب وہ انصاف کرتا ہے۔ تو اس کے لئے اجر ہوتا ہے اور رعایا پر شکر لازم ہوتا ہے۔ اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس پر بوجھ ہوتا ہے اور رعایا پر صبر لازم ہوتا ہے۔ اور جب حکمران ظلم کرتے ہیں تو آسمان سے قحط اترتا ہے (یعنی بارش رک جاتی ہے) اور جب زکوٰۃ روک لی جاتی ہے تو مویشی ہلاک ہو جاتے ہیں جب زنا عام ہو جاتا ہے تو فقر و ناداری عام ہو جاتی ہے۔ جب عہد شکنی ہوتی ہے تو کفار مسلسل قتل و غارت کرتے ہیں۔

اس کو ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے یونس بن عبدالاعلیٰ سے اس نے بشر بن بکر سے اور ابو مہدی سعید بن سنان ضعیف ہے اہل علم کے نزدیک۔

حکمران اپنی رعیت سے شفقت والا معاملہ رکھے:

۷۳۷۰:..... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن یحییٰ بن قیس جزری نے ان کو حسین بن علاء نے ان کو سہل بن شعیب نے ایک آدمی سے بنی ازد میں سے اس نے حضرت ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اپنے بعد والے والی (حکمران) پر وہ مسلمانوں کی جماعت پر شفقت کرے۔ اور ان کے چھوٹوں پر رحم کرے اور ان کے بڑوں کی تعظیم کرے اور ان سب کو ان کا جو واجب حق ہے وہ دے اور ان کو نہ مارے (کہ ان کو ذلیل کرے ان کی تحریف نہ کرے۔) اور نہ ان کی نسل کشی کرے (یعنی ایسا ظلم نہ کرے) عوام کے آگے اپنا دروازہ بند نہ رکھے۔ کہ ان کا طاقتور ان کے کمزور کو کھا جائے۔ اور مال کو ایسا نہ کرے کہ وہ ان کے دولت مندوں کے درمیان گردش کرتا رہے۔ خبردار میں نے پیغام پہنچا دیا ہے اے اللہ تو گواہ ہو جا۔

۷۳۷۱:..... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر نے بن جناح نے کوفے میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یونس بن عبداللہ عسقلانی نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو محمد بن زید بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۷۳۶۹)..... لم يروه ابن خزيمة في الصحيح وقد رواه البزار في كشف الإستاد (۱۵۹۰) وروى طرفه الأول الديلمي في الفردوس (۳۵۵۳) والقضاعي في مسند الشهاب (۳۰۳) قال الهيثمي في المجمع (۱۹۶/۵) : (وفيه سعيد بن سنان أبو مهدي متروك.)

قال الحافظ في التقريب (متروك ورماه الدارقطني وغيره بالوضع)

وقال فيه البخاري : (منكر الحديث) وقال النسائي : (متروك الحديث) وقال ابن عدي : (وعامة مايرويه غير محفوظ وكان من صالحي الشام إلا أن في بعض رواياته مافيه)

(۷۳۷۰)..... (۱) كذا في (أ)   كذا في ت.

(۷۳۷۱)..... (۱) غير واضح في الأصل.   في إسناده رجل لم يسم

فرمایا جب تم کسی ایسے شہر سے گزرو جس میں بادشاہ (حکمران) نہ ہو تو اس میں مت داخل ہو۔ بے شک سلطان اللہ کا سایہ ہوتا ہے اور اس کا نیزہ ہوتا ہے دھرتی پر۔

۷۳۷۶: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن بالویہ حزکی نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو یعقوب بن اسحاق حضرمی نے ان کو عقبہ بن عبداللہ رفاعی نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ بادشاہ (سلطان عادل) زمین پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہوتا ہے جو شخص اس سے دھوکہ کرے گا گمراہ ہو جائے گا۔ اور جو اس کی خیر خواہی کرے گا وہ ہدایت پا جائے گا۔ یہی صحیح ہے یہ روایت موقوف انس پر ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے عن قتادہ سے ہے۔

۷۳۷۷: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباد بن قیس نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے ان کو حارث بن نبہان نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو شیخ ہنائی نے ان کو کعب الاحبار نے وہ کہتے ہیں کہ ان سے حجر اسود کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے اور ان سے سلطان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ زمین پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہے۔ جو اس کی خیر خواہی کرے گا ہدایت پا جائے گا اور جو اس کی خیانت کرے گا یعنی دھوکہ دے گا وہ بھٹک جائے گا۔

شہر کی پانچ صفات:

۷۳۷۸: ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمن عسکری نے ان کو ابو سہل نے ان کو اصمعی نے ان کو فضل بن عبدالملک بن ابو سویہ نے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا عقل مند کو چاہیے کہ وہ شہر میں نہ جائے جس میں پانچ صفات نہ ہوں۔

سلطان غالب۔ اور قاضی عادل۔ مستقل بازار۔ بہتی نہر اور طبیب ماہر۔

امام عادل کی ایک دن کی عبادت ساٹھ سال کی عبادت کے برابر ہے:

۷۳۷۹: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ عادل امام خلیفہ کا ایک دن ایک آدمی کی ساٹھ سال کی عبادت کے برابر ہے جن میں وہ دن میں روزے رکھے اور رات میں کھڑے ہو کر عبادت کرے۔

۷۳۷۹: ۔۔۔ اور ہمیں اسی کی خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عباس اصم نے احمد بن عبدالجبار عطاردی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عفان بن جبیر نے ان کو ایک آدمی نے عکرمہ سے ان کو ابن عباس نے انہوں نے اس کو مرفوع کیا ہے فرمایا کہ امام عادل کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے اور اللہ کی زمین پر حد الٰہی کو قائم کرنا اس کے لئے زیادہ مفید ہے اور زیادہ نافع ہے چالیس دن کی باران رحمت سے۔

زمین پر حد قائم کرنا بارش سے بہتر ہے:

۷۳۸۰: ۔۔۔ ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں احمد بن یونس کی حدیث سے اس نے سعید بن غیلان سے اس نے عفان بن جبیر

(۷۳۷۸) (۱) کذا بالاصل

(۷۳۷۹) مکرر (۱) هو ابو حريز الأزدي والحديث في معجم الطبراني الكبير وسنن البيهقي.

أخرجه الطبراني في الكبير (١١٩٣٢) قال في المجمع ([illegible]): رواه ... وفيه سعد أبو غيلان الشيباني ولم أعرفه وبقية رجاله ثقات) وأخرجه البيهقي (٨/١٦٢) وراجع السلسلة الضعيفة للألباني ([illegible]) فقد تكلم عليه.

سے اس نے ابوجریر سے یا جریر ازدی سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۳۸۱: ــــ ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن یزید نے ان کو جریر بن یزید نے کہ انہوں نے سنا ابوزرعہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دھرتی پر جو حد قائم کی جائے (حدود اللہ میں سے) وہ چالیس روز کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔

۷۳۸۲: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن دباس نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن یزید علی نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر دسواں امیر جو لایا جائے گا اس پر کوئی نہ کوئی چوری (یا کھوٹ ہوگا) اس کو اس کا عدل وانصاف چھڑائے گا یا اس کو ظلم ہلاک کرے گا۔

حکمران کو جہنم کے پل پہ کھڑا کیا جائے گا:

۷۳۸۳: ــــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عباس مؤدب نے اور دعبس العدل نے دونوں نے کہا کہ ہمیں بتایا شریح بن نعمان بن حشرج نے بن نباتہ نے ان کو ہشام بن حبیب نے ان کو بشر بن عاصم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے اس کو عمر بن خطاب کے پاس بھیجا تا کہ وہ اس کو کہیں صدقہ کا عامل مقرر کریں۔ انہوں نے اس کو عامل بنانے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: جب قیامت کا دن ہوگا تو والی کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم کی پلی کے اوپر کھڑا کیا جائے گا اس پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے اس کی ہر ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے گی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہڈیوں سے کہیں گے کہ وہ اپنی جگہ پر آجائیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اگر وہ اللہ کا فرمانبردار ہوگا اس کا ہاتھ پکڑ کر اللہ اس کو اپنی رحمت سے ڈھانپ دے گا اور اگر وہ نافرمان گنہگار تھا تو اس کے ساتھ وہ پل پھٹ جائے گی۔ اور وہ جہنم میں گر جائے گا ستر سال تک کی مقدار گرتا رہے گا۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو ہم نے نہیں سنا؟ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے۔ پس سلمان نے فرمایا جی ہاں اللہ کی قسم اے عمر بن خطاب اور ستر کے ساتھ مزید ستر سال (گرے گا) آگ کی ایک کھائی کے اندر جو شعلے مارے گی شعلے مارنا حضرت عمر نے اپنے ہاتھ سے اپنی پیشانی پر اشارہ کیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سے کون چھڑائے گا اس سے جس میں وہ پڑا ہوگا؟ سلمان نے فرمایا وہ ذات جو اس کی ناک کھینچ لیتی ہے اور اس کے رخسار کو زمین سے ملا دیتی ہے۔

(۷۳۸۱) ــــ راجع تعلیقنا السابق

(۷۳۸۲) ــــ رواه البيهقي (۳/۱۳۹) و (۱۰/۹۶) والبزار في كشف الأستار (۱۶۳۰) وقال الهيثمي في المجمع (۵/۲۰۵): ورجال الأول في البزار رجال الصحيح) وعزاه في المجمع (۵/۲۰۵) إلى الطبراني في الأوسط من حديث أبي هريرة وبنحوه رواه البزار في كشف الأستار (۱۶۳۱) من حديث بريدة وأحمد (۵/۲۸۵) والبزار في الكشف (۱۶۳۲) والطبراني في الثلاثة من حديث سعد بن عبادة قال في المجمع (۵/۲۰۵) وفيه رجل لم يسم وبقية أحد إسنادي أحمد رجاله رجال الصحيح

(۷۳۸۳) ــــ قال في المجمع (۵/۲۰۶): رواه الطبراني في الكبير (۷/۱۴۷۱) وفيه من لم أعرفه

اللہ تعالیٰ کی رضامندی و ناراضگی:

۷۳۸۸ :...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن یحییٰ بن حازم سلمی نے ان کو حنظلہ بن منصور نے ان کو ابو بشر بن عبد اللہ نے ان کو شبل نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو حسن نے یہ کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی اللہ ہمارے لئے بیان کر دے ہم سے اپنے رب کی رضا اور ناراضگی کا؟ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ ان کو بتا دے کہ میں جب ان سے راضی ہوں گا تو ان میں سے بہترین لوگوں کو ان پر حکمران بناؤں گا اور جب میں ان سے ناراض ہوں گا تو ان پر ان میں سے بدتر لوگوں کو ان پر مسلط کروں گا۔

لوگوں کے حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ ان پر حکمران مسلط کرتے ہیں:

۷۳۸۹ :...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو ابو المثنیٰ نے ان کو عبید اللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمران بن حدیر نے ان کو سمیط نے وہ کہتے ہیں کہ کہا کعب الاحبار نے کہ بے شک ہر زمانے کا ایک بادشاہ ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس زمانے کے لوگوں کے دلوں کی کیفیت کے مطابق بھیجتا ہے جب اللہ تعالیٰ ان کی بھلائی چاہتے ہیں تو ان پر اصلاح کرنے والا بھیجتے ہیں اور جب ان کی ہلاکت چاہتے ہیں تو ان پر سرکش بھیجتے ہیں۔

۷۳۹۰ :...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن حمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے: اے اللہ! ہمارے ہاتھوں نے جو کچھ کمایا ہے۔ اس کے سبب ہمارے اوپر ایسا شخص مسلط کر دیا گیا ہے، جو نہ ہمیں پہچانتا ہے اور نہ ہی ہمارے اوپر رحم کرتا ہے۔

۷۳۹۱ :...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو حدیث بیان کی عبد الحمید بن عبد الرحمن قاضی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو محمد بن عمرو قندری نے ان کو یحییٰ بن ہاشم نے ان کو یونس بن ابو اسحٰق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جیسے ہوں گے ویسا ہی تمہارے اوپر امیر مقرر کیا جائے گا۔

یہ روایت منقطع ہے اور اس کا ایک راوی یحییٰ بن ہاشم ضعیف ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا و ناراضگی کی علامت:

۷۳۹۲ :...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عبد اللہ حسینی نے مقام مرو میں ان کو شہاب بن حسن عکبری نے ان کو عبد الملک بن قریب اصمعی نے ان کو خبر دی ملک نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے عمر بن خطاب سے انہوں نے بتایا کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام نے اے رب! تیری مخلوق سے تیرے راضی ہونے کی علامت کیا ہے؟ اللہ عزوجل نے فرمایا:

(۷۳۸۸) ...... أخرجه العجلوني في كشف الخفاء (۲/ ۱۹۶)

(۷۳۹۱) ...... (۱) ما بين المعكوفين سقط من (أ)

أخرجه الديلمي في مسند الفردوس (۴۹۱۸) والعجلوني في كشف الخفاء (۱۹۹۷) والقضاعي في مسند الشهاب (۵۷۷) من طريق الكرماني بن عمرو ثنا المبارك بن فضالة عن الحسن بن أبي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرفوعاً

وأخرجه الشوكاني في الفوائد المجموعة (۲۲۳) وقال في إسناده وضاع وفيه انقطاع والحديث لا يصح من قبل معناه.

في ط قالا.

(۷۳۹۲) ...... (۱) في ب (قالا) (۲) ...... في (ب) إلى حكمائهم: حلمائهم

پھر ان کے پاس جا سکتے ہو۔ اور ان کے سب سے عزت بنانے سے بچتے رہنا تاکہ تم ان سے دور رہو اور شفقت اور نصیحت کے انتظام سے ان کے قریب رہو گے ان شاء اللہ۔

بہر حال مسلمانوں کی جماعت کی نصیحت و خیر خواہی کا جہاں تک تعلق ہے وہ ان کے اخلاق و عادات پر ہوگی جب تک اللہ کے لئے معصیت نہ ہو۔ اور ان کے بارے میں اللہ کی تدبیر پر نظر رکھئے۔

قلیل صورت میں، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان ان کے اخلاق کی تقسیم بھی خود کی ہے جیسے ان کے درمیان ان کے رزق تقسیم کئے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کو ایک دل پر جمع کر دیتا (یعنی سب کو نیک دل بنا دیتا) لہٰذا ان میں اللہ کی تدبیر پر اور اس کی تقسیم پر نظر رکھئے اور غور کرنے سے غافل نہ ہو اور تم جب اللہ کی نافرمانی دیکھو تو تم اللہ کا شکر کرو کیونکہ اسی نے ہی اسی معصیت کو تیرے وقت پر تم سے ہٹا دیا ہے۔ اور امر میں اور نہی میں نرمی کیجئے نفع پہنچانے میں اور صبر میں تحمل و وقار میں اگر وہ تم سے قبول کر لے تو اللہ کا شکر ادا کیجئے اگر وہ اس کو تمہارے اوپر واپس رد کر دے تو اللہ سے آپ استغفار کیجئے اس کوتاہی کرنے پر جو تم سے تمہاری امر و نہی کرنے میں واقع ہوئی ہے اور تجھے جو تکلیف یا پریشانی پہنچی ہے اس پر صبر کیجئے بے شک یہ سب پختہ کرنے کی بڑی بات ہے۔

۷۴۰۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن بن ابو علی حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابن ابو حسین نے ان کو قاسم بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنی پھوپھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے کسی کام کا ولی بنایا جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی چاہے اس کا ایک نیک معاون بنا دیتا ہے اگر وہ بھولتا ہے تو وہ اس کو یاد دلاتا ہے اگر وہ یاد رکھتا ہے اعانت کرتا ہے۔

حکمرانوں کے رازدان:

۷۴۰۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو احمد بن عیسیٰ خشاب نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی والی (حکمران) ہوتا ہے اس کے دو رازدان ہوتے ہیں مخفی طور پر۔ ایک مخفی رازدار ان کو اچھائیوں کی تلقین کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور دوسرا رازدان اس کو نقصان پہنچانے اور تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتا جو شخص اس خفیہ رازدان سے بچ گیا وہ واقعی وہ بچ گیا وہ درحقیقت دونوں میں سے ایسا ہوتا جو اس پر غالب ہوتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس سند میں ابوسلمہ سے ابو سعید سے مروی ہے۔

۷۴۰۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان

(۷۴۰۲)...... أخرجه أحمد (۷۰/٦) والنسائي (۱۵۹/۷) والبيهقي (۱۱۱/۱۰) والقضاعي في مسند الشهاب (۵۳۲) وابن حبان في موارد الظمآن (۱۵۵۱) وأبو داود (۲۹۳۲) من حديث عائشة (رضي) مرفوعاً وهو حديث صحيح

(۷۴۰۳)...... أخرجه أحمد (۲۳۷/۲ و ۲۸۹) والترمذي (۲۳٦۹) والنسائي (۱۵۸/۷) من حديث أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة مرفوعاً وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب) وأخرجه أحمد (۳۹/۳ و ۸۸) والبخاري (۱۱۹۱) و (۱۹۸/۷) والنسائي (۱۵۸/۷) من حديث أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي سعيد الخدري مرفوعاً ما بعث الله من نبي ولا استخلف من خليفة إلا كانت له بطانتان بطانة تأمره بالمعروف وتحضه عليه وبطانة تأمره بالشر وتحضه فالمعصوم من عصم الله تعالى) وهذا لفظ البخاري في الموضع الثاني وأخرجه النسائي (۱۵۸/۷) من حديث أبي سلمة عن أبي أيوب مرفوعاً

اے امیر المومنین۔ اگر یہ ملک اور اقتدار باقی رہتا ان لوگوں کے لئے جو تجھ سے پہلے تھے تو یہ تیرے تک نہ پہنچتا اور اسی طرح تیرے پاس بھی باقی نہیں رہے گا جیسے تیرے سوا دوسروں کے پاس نہیں رہا۔

اے امیر المومنین! آپ جانتے ہیں؟ آپ کے دادا سے اس آیت کی تاویل کے بارے میں کیا آیا ہے۔

قال هذا الكتاب لايغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصاها.

اس کتاب کو کیا ہوا نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑے نہ بڑی سب کو لکھ لیتی ہے۔

فرمایا کہ صغیرہ تبسم ہے اور کبیرہ ہنسنا ہے۔ پھر کیا حال ہوگا اس کا جس کے ہاتھ عمل کریں اور زبانیں جس کا احاطہ کریں۔ اے امیر المومنین۔

خلیفہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا جانشین ہے:

۷۳۱۵:۔۔۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا تھا کہ اگر بکری کا چھوٹا سا بچہ بھی فرات کے کنارے ہلاک ہو کر ضائع ہو جائے تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ نہ ہو جائے۔

پھر بتاؤ کیا حال ہوگا تمہارا جب وہ شخص تمہارے عدل و انصاف سے محروم ہو جائے جو تیرے بستر پر ہو اے امیر المومنین۔ بھاتی ہو آپ کے دادا اس آیت کی تشریح میں کیا آیا ہے۔

یاداؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الهوی (سورۃ ص ۲۶)

اے داؤد ہم نے تجھے دھرتی پر اپنا جانشین بنایا ہے لہٰذا تو لوگوں کے مابین انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما اور خواہش نفس کی اتباع نہ کر۔

فرمایا اے داؤد جب دو جھگڑنے والے تیرے سامنے پیش ہوں اور دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں تیری یہ خواہش ہو تو دل میں یہ تمنی ہرگز نہ کرو کہ حق اس کے ساتھ ہو پس وہ دوسرے پر کامیاب ہو جائے ورنہ میں تجھے اپنی نبوت سے مٹا دوں گا پھر میرے خلیفہ نہیں ہو گے اور نہ تیری کوئی عزت ہوگی۔

اے داؤد یقیناً میں نے اپنے رسولوں کو اپنے بندوں کی طرف ایسا بنایا ہے جیسے اونٹوں کے لئے ان کے چرواہے ہوتے ہیں اس لئے کہ ان کے پاس رعایا کے بارے میں علم ہے اور سیاست کے بارے میں سمجھ ہے تاکہ وہ ٹوٹی ہوئی چیز کو جوڑ دیں۔ کمزور اور مریل کو گھاس اور پانی کا راستہ دکھائیں۔

اے امیر المومنین آپ ایک ایسے امر کے ساتھ آزمائے گئے ہیں کہ اگر وہ زمین و آسمان پر اور پہاڑوں پر پیش کیا جاتا تو وہ اس کو اٹھانے سے انکار کر دیتے اور اس سے گھبرا اٹھتے۔

اے امیر المومنین! مجھ سے حدیث بیان کی ہے یزید بن یزید بن جابر نے عبدالرحمن بن ابو عمرہ انصاری سے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کسی انصاری آدمی کو صدقہ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کیا کچھ دنوں کے بعد انہوں نے اسے رکا ہوا اور اپنے کام پر نہ جاتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا کہ آپ کو اپنے کام پر جانے سے کس عذر نے روکا ہے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تیرا اجر مجاہد فی سبیل

(۷۳۱۴)۔۔۔ اخرجه الحاكم (۳۳۱/۳) وقال تفرد به احمد بن عبيد عن محمد بن مصعب ومحمد بن مصعب ثقة وتعقبه الذهبي بقوله: (قلت قال ابن عدی احمد بن عبید صدوق له مناكير ومحمد ضعيف)

(۷۳۱۳)۔۔۔ اخرجه احمد (۳۸۲/۲ و ۳۸۳) والبخارى (۲۷۹۳) و (۳۲۵۳) وابن حبان فى الاحسان (۷۵۳۵) من حديث ابى هريرة.

واخرجه احمد (۱۴۱/۳ و ۱۵۳ و ۱۵۷ و ۲۰۸ و ۲۶۳) والبخارى من حديث انس مرفوعا

وبنحوه رواه الترمذى (۱۶۴۸) من حديث سهل بن سعد الساعدى وقال الترمذى: (وهذا حديث حسن صحيح)

میرے لئے میرا عمل اور تمہارے لئے تمہارا عمل۔ اور عمر بن خطاب نے فرمایا۔ لوگوں کے مابین نہیں فیصلہ کرتا مگر چاق چوبند مضبوط عقل والا۔ مضبوط گرہ لگانے والا، (یعنی پکی بات کر کے کہنے والا) جو نہیں آگاہ ہوتا کسی کے عیب پر، جو نہیں غضبناک ہوتا جرأت و جسارت کرنے والے پر اور اس کو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت متاثر نہیں کرتی۔

بادشاہوں کی چار قسمیں:

۷۴۱۸:..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سلطان (بادشاہ) چار طرح کے ہوتے ہیں۔ پہلا طاقتور حکمران خوش دل وخوش نفس (پاک دامن) یہ مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہوتا ہے اس پر اللہ کا ہاتھ پھیلا ہوا ہوتا ہے رحمت کے ساتھ۔ دوسرا وہ حکمران جو خوش دل خوش نفس ہے جس کی کمزوری کی وجہ سے اس کے عامل اور افسران خوب چرتے ہیں (یعنی خوب عیاشی کرتے ہیں) پس وہ بادشاہ ہلاکت کے کنارے پر ہوتا ہے ہاں مگر یہ بات ہے کہ اگر وہ ان کو چھوڑ دے۔ تیسرا وہ حکمران جس کے عامل و افسران خوش مزاج ہوں اور وہ بذات خود خوب چرتا ہو (یعنی خوب عیاشی کرتا ہو) پس وہ حطمہ ہے جس کے بارے۔

جہنم کی چابیاں اور اس کی صفات:

۷۴۱۹:..... رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ بدترین چرواہا (حکمران نگہبان) الحطمہ میں اکیلا تباہ ہونے والا ہوتا ہے۔ چوتھا وہ امیر اور حکمران جو خود بھی چرتا ہے اور اس کے افسران بھی (یعنی سب عیاش ہوتے ہیں) پس وہ سب کے سب تباہ ہوتے ہیں۔

۷۴۲۰:..... مجھے خبر پہنچی ہے اے امیر المؤمنین! بے شک جبرائیل علیہ السلام آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں آپ کے پاس اللہ کے حکم سے ایک خبر لایا ہوں جہنم کی چابیوں کے بارے میں کہ وہ آگ کے اوپر رکھ دی گئی ہیں قیامت تک گرم کی جاتی رہیں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل سے کہا کہ میرے سامنے جہنم کی صفت بیان کیجئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے بارے میں بتلا دیا تھا کہ وہ ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ خوب سرخ ہوگئی۔ اس کے بعد اس کو مزید ایک ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ پیلی ہوگئی۔ اس کے بعد تیسری بار اس کو ایک ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی پس اب وہ سخت کالی اندھیری ہو چکی ہے۔ اب نہ تو اس کے شعلے بجھتے ہیں نہ ہی اس کے انگارے بجھتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر اہل جہنم کے کپڑوں میں سے کوئی ایک کپڑا اہل زمین کے لئے سامنے ہو جائے تو سارے اہل زمین مر جائیں گے۔ اگر جہنمیوں کے پیپوں میں سے ایک ڈول اہل زمین کی سارے پانیوں میں انڈیل دیا جائے تو جو بھی اس میں سے چکھے گا وہی مر جائے گا۔ اگر جہنم کی زنجیر کا ایک ذراع (ہاتھ) اللہ نے جس کا قرآن میں ذکر کیا ہے اہل زمین کے سارے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو آگ کا شعلہ نکلے بغیر وہ پگھل جائیں گے۔ اگر کوئی آدمی جہنم میں داخل کر کے اس کو نکال لیا جائے تو پورے روئے زمین کے لوگ اس کی ہوا کی بدبو سے مر جائیں گے اور اس سے ان کی صورت اور ہڈیاں بھون جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر رو پڑے اور ان کے رونے کو دیکھ جبرائیل بھی رو پڑے۔ جبرائیل نے کہا جی ہاں اے محمد! تحقیق اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں (پھر آپ کیوں روتے ہیں؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں۔ مگر تم بتاؤ اے جبرائیل تم کیوں روئے ہو تم تو روح الامین ہو اللہ کی وحی پر امین ہو اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں اسی طرح نہ آزمایا جاؤں جیسے ہاروت ماروت

(۷۴۱۸)..... اخرجه احمد (۵/۹۳) ومسلم فی الإمارة (۲۳) وابن حبان فی الإحسان (۴۴۹۳) والبیہقی (۸/۱۶۱) من طریق جریر بن حازم حدثنا الحسن أن عائذ بن عمرو و کان من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علی عبید الله بن زیاد فقال: أی بنی إنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: فذکره.

آزمائے گئے تھے۔ اس ذات نے مجھے اس بات سے منع کیا تھا کہ میں کہ اللہ کے ہاں جو میرا مقام ہے میں اس پر یقین کروں کہ میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھوں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل دونوں رونے لگے حتیٰ کہ آسمان سے آواز آئی یا جبرائیل یا محمد بے شک اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اس بات سے محفوظ کر دیا ہے کہ تم اس کی نافرمانی کرو اور وہ تمہیں عذاب دے۔

اے امیر المومنین مجھے خبر پہنچی ہے۔

قوت وغلبہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ:

۴۲۱ء ــــ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں اس بات کا لحاظ کروں گا جب میرے سامنے دو جھگڑا کرنے والے بیٹھیں گے کہ جو حق پر ہے وہ قریبی ہے یا دور کا ہے تو مجھے تو آنکھ جھپکنے کی دیر بھی مہلت نہ دے۔

اے امیر المومنین! بے شک سب سے زیادہ سخت قوت اللہ کے حکموں کو قائم کرنے کے لئے کھڑا ہونا ہے اور بے شک سب سے زیادہ عزت وشرف اللہ کے نزدیک تقویٰ کا ہے۔

بے شک جو شخص عزت وغلبہ اللہ کی اطاعت کے ذریعے تلاش کرتا ہے اللہ اس کو بلندی عطا کرتا ہے اور اس کو عزت وغلبہ عطا کرتا ہے۔ اور جو شخص اس کو اللہ کی معصیت میں تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے اور اس کو پست کر دیتا ہے۔ یہ میری نصیحت تھی۔ والسلام علیک۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت سننے کے بعد خلیفہ منصور عباسی کے اس کے بارے میں تاثرات:

(نصیحت پوری کرنے کے بعد) میں اٹھ کھڑا ہوا، خلیفہ منصور نے پوچھا کہ آپ کہاں جائیں گے؟ میں نے کہا کہ اپنے شہر اور وطن جاؤں گا۔ منصور عباسی نے کہا: میں آپ کو اجازت دیتا ہوں، اور آپ کے نصیحت کرنے پر آپ کا مشکور ہوں، اور میں نے اس نصیحت کو لفظ بلفظ قبول کیا ہے اللہ تعالیٰ خیر کی توفیق دینے والا ہے، اور وہی اس پر مدد کرنے والا ہے اور اسی سے استعانت طلب کرتا ہوں اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں وہی مجھے کافی ہے اور وہی بہت بہتر کارساز ہے۔

آئندہ بھی آپ مجھے ایسی نصیحت کرنے کے لئے اور خصوصی طور پر مجھ پر اپنی نظر رکھنے سے محروم نہ کیجئے گا۔ بے شک آپ کی بات کو اور آپ کی نصیحت کو میں قبول کروں گا اس لئے کہ آپ کی نصیحت سچی ہے (امام اوزاعی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کہ ان شاء اللہ میں ایسے ہی کروں گا۔

محمد بن مصعب نے کہا کہ خلیفہ منصور نے امام اوزاعی کو کچھ مال دینے کا حکم دیا جس کے ساتھ وہ اپنے جانے میں استعانت لے سکیں۔ (یعنی کرایہ دینا چاہا) تو شیخ اوزاعی نے اس کو قبول نہ کیا اور فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اور میں اپنی نصیحت کو بیچا نہیں کرتا کسی سبب کے ساتھ دنیا کے تمام اسباب میں سے۔ چنانچہ خلیفہ المنصور نے ان کا مسلک سمجھ لیا اللہ اور وہ ان کے اس منع کرنے پر ان سے ناراض نہیں ہوئے۔

حاکم نے کہا کہ یہ ایسی حدیث ہے جس کے ساتھ ابو جعفر احمد بن عبید بن ناصح ادیب متفرد ہوا کیا ہے اور وہ اصمعی کے اصحاب میں سے ہیں۔

(۴۲۰ء) أخرج جزء أمنه الترمذي (۲۵۹۱) وابن ماجه (۴۳۲۰) من طريق يحيى بن أبي بكير ثنا شريك عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة مرفوعاً أوقد على النار ألف سنة حتى احمرت رثم أوقد عليها ألف سنة حتى ابيضت ثم أوقد عليها ألف سنة حتى اسودت فهي سوداء مظلمة) وهو ضعيف في إسناده يحيى بن أبي بكير مستور

وقال الترمذي: (حديث أبي هريرة في هذا موقوف أصح ولا أعلم أحداً رفعه غير يحيى بن أبي بكير عن شريك) والموقوف عنده من طريق عبد الله بن المبارك عن شريك عن عاصم عن أبي صالح أو رجل آخر عن أبي هريرة نحوه أما الحديث بتمامه فلم نقف عليه

(۴۲۱ء) ــــ (۱) كلمة غير مقروءة

(۲) ــــ مدار هذه الموعظة على أحمد بن عبيد بن ناصح النحوي لين الحديث ومحمد بن مصعب القرقساني وهو صدوق كثير الغلط

پاس کوئی شکایت کی تھی۔ جس کے جواب میں عمر بن عبدالعزیز نے ان جو جوابی خط لکھا تھا۔ اے میرے بھائی! جہنم کے اندر اہل جہنم کی لمبی بے خوابی بیداری کو یاد کیجئے اور ان کے جسموں کے ساتھ آگ کا ہمیشہ رہنا یاد کیجئے یہ بات آپ کو رات کے وقت آپ کے رب کے پاس لا کھڑا کرے گی۔ خواہ تم اس وقت سو رہے ہوں یا جاگ رہے ہوں۔ اور اپنے آپ کو بچاؤ تم اس بات سے کہ تم اللہ کے ہاں سے ہٹا دیئے جاؤ پھر وہ تمہارا آخری عہد ہو اور وہیں پہ تمہاری امیدیں آرزوئیں ختم ہو جائیں۔ اس نے جب خط پڑھا تو اس نے شہروں پر اقتدار کو لپیٹ کر رکھا اور عمر بن عبدالعزیز کے پاس پہنچ گیا۔

امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز نے آنے کی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں آئے ہیں؟ اس نے کہا کہ آپ کے خط نے میرے دل کو ہلا کر رکھ دیا ہے میں آج کے بعد سے کوئی ولایت حکومت اقتدار نہیں رکھوں گا حتیٰ کہ مر جاؤں (کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض سے یہ واقعہ سن کر) ہارون رشید سخت روئے۔ اس کے بعد کہا کہ اللہ آپ کے اوپر رحم کرے مجھے اور مزید نصیحت کیجئے۔

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کا اہل علم سے رجوع کر کے رہنمائی لینا:

فضیل بن عیاض نے کہا اے امیر المؤمنین مجھے خبر پہنچی ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز جب خلافت کے والی بنے تو انہوں نے ان حضرات کو بلایا:...... (۱) سالم بن عبداللہ (۲) محمد بن کعب قرظی (۳) رجاء بن حیوۃ نے ان سے کہا کہ میں آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں میری رہنمائی کرو۔ واضح ہو کہ انہوں نے خلافت کو آزمائش قرار دیا۔ اور اے ہارون! آپ نے اور آپ کے احباب نے اس کو نعمت قرار دے رکھا ہے۔

عمر ثانی کو حضرت سالم بن عبداللہ کی نصیحت:

اگر آپ عذاب الٰہی سے نجات چاہتے ہیں تو دنیا سے روزہ رکھ لیجئے اور آپ کا افطار اس سے موت ہونا چاہئے۔

محمد بن کعب قرظی کی نصیحت:

انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہیں تو بزرگ مسلمان آپ کے والد کی طرح اور درمیانے آپ کے بھائی اور چھوٹے آپ کے بیٹوں کی طرح ہونے چاہئیں اپنے باپ کی تعظیم کیجئے اور اپنے بھائی کا اکرام کیجئے اور اپنے بچوں پر شفقت کیجئے۔

امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز کو حضرت رجاء بن حیوۃ کی نصیحت:

فرمایا کہ اگر آپ نجات آخرت چاہتے ہیں اللہ کے عذاب سے تو مسلمانوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو کچھ آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی سارے مسلمانوں کے لئے پسند کیجئے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں وہ ان کے لئے بھی ناپسند کیجئے۔ (فضیل بن عیاض نے یہ باتیں ہارون رشید کو سنانے کے بعد فرمایا)

میں آپ کو یہ باتیں بتا رہا ہوں اور مجھے آپ کے بارے میں شدید خوف آ رہا ہے۔

اس دن کا جس دن قدم پھسل جائیں گے۔ کیا تیرے پاس ایسا کوئی آدمی ہے جو آپ کو ایسی باتوں کا حکم کیا کرے؟ چنانچہ ہارون رشید

(۷۳۲۹)...... اخرجه ابن ماجه (۴۰۱۶) والترمذی (۲۲۵۴) واحمد (۴۰۵/۵) والتبریزی فی المشکاة (۲۰۵۳) من طریق علی بن زید بن جدعان وهو ضعیف.

واخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۳۵۰۷) وإسناده صحیح إن کان زکریا بن یحیی هو أبو یحیی اللؤلؤی الفقیه الحافظ وبقیة رجاله ثقات رجال الشیخین غیر ابن أبی خیثمة وهو ثقة حافظ کما قال الألبانی فی الصحیحة (۶۱۳)

فی ط العطش

رو پڑے اور شدید روئے حتی کہ ان پر غشی طاری ہوگئی۔ میں نے فضیل سے کہا کہ آپ امیر المومنین کے حال پر ترس کھائیے انہوں نے اس سے کہا اے ابن ام ربیع تم اور تمہارے ساتھی اس کو مارو گے میں اس پر رحم کھا رہا ہوں اس کے بعد وہ ہوش میں آئے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ مجھے مزید کچھ فرمائیے اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے فضیل بن عیاض نے فرمایا اے امیر المومنین اے خوبصورت چہرے والے اتم ہو وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس مخلوق کے بارے میں پوچھے گا اگر آپ یہ کر سکتے ہیں کہ اس خوبصورت چہرے کو آگ سے بچالیں تو ضرور ایسا کیجئے۔

ہارون رشید کی طرف سے فضیل بن عیاض کو مالی عطیہ دینے کی کوشش اور ان کا انکار:

ہارون رشید نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کے اوپر کسی کا قرض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں ہے میرے رب کا مجھ پر قرض ہے۔ اس نے مجھ سے اس پر حساب طلب نہیں کیا ہے بس ہلاکت ہوگی میرے لئے اگر اس نے مجھ سے مناقشہ و مطالبہ کر دیا۔ اور ہلاکت ہوگی میرے لئے اگر مجھے اس پر عذر کرنا اور حجت پیش کرنا نہ سکھایا گیا اور الہام نہ کیا گیا۔ ہارون رشید نے کہا حضرت میری مراد سوال کرنے سے آپ کے عیال اور کنبے قبیلے کا قرض مراد تھی۔ فضیل نے فرمایا کہ میرا رب بے شک جب مجھے اس کا حکم دیتا ہے تو وہ مجھے یہ بھی حکم دیتا ہے کہ میں اس کے وعدے کو بھی سچا مانوں اور اسی کے حکم کی اطاعت کروں اسی مالک نے یہ فرمایا:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین (الذاریات آیت ۵۶۔۵۸)

میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور میں ان سے اپنے لئے کھانا ورزق نہیں مانگتا۔ بے شک اللہ بہت بڑا رزق دینے والا ہے اور مضبوط قوت والا ہے۔

ہارون رشید نے فضیل بن عیاض سے کہا یہ ایک ہزار دینار ہیں اسے آپ لیجئے اور اس کو اپنے اوپر خرچ کیجئے اور اس کے ساتھ اپنی عبادت پر قوت حاصل کیجئے۔ فضیل نے کہا سبحان اللہ! میں آپ کو نجات کا راستہ دکھاتا ہوں اور آپ مجھے اس طرح کا بدلہ دے رہے ہیں اس کو اپنے پاس رکھئے۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے اور توفیق بخشے۔ ہم ان کے ہاں سے نکلے تو ہم ابھی دروازے پر ہی تھے اچانک ہم نے سنا کوئی عورت ان کی عورتوں میں سے اس سے کہہ رہی ہے اے ابو عبداللہ آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس حال سے گذر رہے ہیں اگر آپ اس مال کو قبول کر لیتے تو آپ اس کے ذریعے ہمیں آرام پہنچا سکتے تھے۔

فضیل نے اس عورت سے کہا میری اور تم لوگوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جن کے پاس اونٹ ہو وہ اس پر پانی لاد کر لاتے رہیں جب وہ بوڑھا ہو جائے تو وہ اس کو ذبح کر کے اس کا گوشت بھی کھالیں۔ ہارون رشید نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگے کہ دوبارہ ان کے پاس جانا چاہئے ممکن ہے اب وہ اس مال کو قبول کر لیں۔ جب فضیل نے یہ بات محسوس کی تو وہ چھت پر پڑی مٹی پر جا کر بیٹھ گئے۔ ہارون بھی جا کر اس کے پہلو میں بیٹھ گئے وہ اس سے کوئی بات کرتے تھے اور وہ اس کا جواب نہیں دے رہے تھے۔ پھر وہ بات کرتے تھے اور وہ کوئی جواب نہیں دے رہے تھے ہم لوگ اسی حال میں تھے کہ اچانک ایک سیاہ لڑکی نکل کر ہمارے سامنے آئی اور کہنے لگی آج رات تم لوگوں نے شیخ کو بہت ستایا ہے تم لوگ چلے جاؤ اللہ تمہارے اوپر رحم کرے کہتے ہیں کہ ہم اس کے بعد اس کے ہاں سے نکل گئے۔ ہارون رشید نے مجھ سے کہا اے عباس جب مجھے آپ کسی سے ملوائیں تو ایسے ہی آدمی سے ملوایا کرو یہ تمام مسلمانوں کا سردار ہے۔

عباس کہتے ہیں کہ فضیل نے یہ بھی کہا تھا کہ تم اپنی نماز وتر میں تو کہتے ہو و نخلع و نترک من یفجرک جو شخص تیرا نافرمان ہو ہم اس کو [illegible] دیتے ہیں اسے چھوڑ جاتے ہیں مگر جب صبح ہوتی ہے تو تم فاجر کے پاس جاتے ہو اس سے معاملات کرتے ہو۔ اور فضیل نے فرمایا کہ

ان کی طرف سخت روی اور شدت کے ساتھ نہ دیکھئے بلکہ شفقت کے طریقے سے دیکھیے یعنی بادشاہ وحکمران کی طرف۔

ابن سماک کی ہارون الرشید کو نصیحت:

۷۴۲۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن اسحق نے ان کو ابو عثمان حناط نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے ان کو ابو مصعب نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک نے کہا کہ ہارون رشید نے مجھے بلا بھیجا میں جب ان کے پاس گیا اب قصر پر تو مجھے چوکیداروں نے پکڑ اور جلدی سے مجھے محل میں لے گئے جب میں صحن محل میں پہنچا تو دو موٹے خواجہ سرا آئے انہوں نے مجھے دربانوں سے لے لیا اور جلدی سے مجھے ہال کمرے تک لے گئے حتی کہ ہم اس ہال تک پہنچے جہاں وہ بیٹھے تھے ہارون نے ان دونوں سے کہا کہ شیخ پر رحم کیجئے جب میں ان کے آگے بیٹھا میں نے اس سے کہا اے امیر المومنین مجھے جب سے میری ماں نے جنم دیا ہے میں جتنی آج تھکا ہوں ودشفقت اٹھائی ہے اتنی کبھی نہیں اٹھائی۔

امیر المومنین اللہ سے ڈریئے اور یقین جانئے کہ آگے بھی اللہ کے آگے کھڑا ہونا ہے اور آپ اس وقت اس سے زیادہ وکیل ہوں گے جتنی میں آج آپ کے سامنے ہوں اب اللہ کی مخلوق کے بارے میں اللہ سے ڈریئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں حفاظت کیجئے اپنی رعیت کے بارے میں اپنے نفس کی خیر خواہی کیجئے۔ یقین جانئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں سے اپنا انتقام لینے والا ہے کہتے ہیں یہ سن کر ہارون رشید اپنے بستر پر تڑپنے لگا حتی کہ نیچے کانپتے مصلے پر گر گیا جو آگے بچھا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین ایسے ہولی کیفیت ہوگی کیا ہوگا اگر آپ معافی کی ذلت ملاحظہ کرتے ہیں۔ فرمایا پھر تو قریب تھا کہ اس کی روح نکل جاتی اور حضرت یحییٰ بن خالد ان کے پہلو میں بیٹھے تھے انہوں نے خواجہ سراؤں سے کہا کہ اس شخص کو نکال دیجئے اس نے امیر المومنین کو رلا دیا ہے سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے البتہ تحقیق یہ خبر پہنچی ہے۔

۷۴۲۸:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن عبداللہ بن خسرو گردی نے ان کو ابو بکر اسماعیل نے ان کو ابو عبدالکریم بزاز بغدادی نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو عبداللہ بن ضریس نے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک داخل ہوئے ہارون رشید کے پاس کہا اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے کسی کو آپ سے اونچا نہیں بنایا لہٰذا یہ بات بھی نامناسب ہوگی کہ کوئی دوسرا آپ سے زیادہ اللہ کا اطاعت گذار ہو (یعنی جس طرح آپ منصب میں سب سے برتر ہیں اطاعت میں بھی اب میں سے برتر ہوں۔)

۷۴۲۹:...... اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن خبیق نے ان کو ابو الحسن نے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک ہارون رشید کے پاس پہنچے تو ان سے کہا اے امیر المومنین آپ کا اپنی بلندی کے باوجود تواضع وعاجزی کرنا آپ کی بلندی سے زیادہ بلند ہے۔

مسیب بن سعید کی نصیحت:

۷۴۳۰:...... ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن ہارون شافعی نے ان کو ابراہیم بن فاتک زعفرانی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو حاتم رازی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن صالح سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا مسیب بن سعید سے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں ہارون رشید کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے میں نے کہا اے امیر المومنین۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا کہ وہ کسی اور کو آپ کے اوپر بنا تا لہٰذا یہ بھی کسی کے لئے بہتر نہیں مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ سے زیادہ اللہ کا اطاعت کرنے والا ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نصیحت کرنے میں مبالغہ کیا ہے اگرچہ میں نے کلام مختصر کی ہے۔

۷۴۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد کعبی سے انہوں نے سنا محمد بن ایوب سے اس نے احمد بن یوسف قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا خلیفہ مامون سے اے امیر المومنین ایک آدمی ایسا ہے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان ایسا کوئی بھی نہیں ہے

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا خط:

۷۳۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے ابوالحسن محمد بن موسیٰ الحنظلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ حسین بن اسماعیل قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک عامل کو خط لکھا۔ اما بعد۔ جب تیری طاقت وقدرت لوگوں پر ظلم کرنے پر تجھے دلالت دے تم اپنے اوپر اللہ کی قدرت وطاقت کو یاد کر جو کچھ آپ کریں گے اس کا قصاص (بدلہ لیا جائے گا۔ اور ادا بھی جو تیسے وہ تیرے پاس لائیں گے۔ امام احمد نے کہا کہ اس مفہوم میں وہ حدیث ابن مسعود مشہور ہے۔ اپنے غلام کو مارنے کی بابت اور وہ باب احسان الی المملوک میں مذکور ہے۔

ایک فقیہ کی نصیحت:

۷۳۳۷:.. ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے ان کو وہیب بن ورد نے یہ کہ ہمیں خبر پہنچی ہے ایک فقیہ آدمی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور کہنے لگا سبحان اللہ آپ ہمارے بعد کیسے ہو گئے ہیں؟ عمر نے ان سے کہا اے ابوفلاں۔ آپ اگر ہمیں تین سال بعد دیکھیں گے تو ہم اپنی قبر میں جا چکے ہوں گے۔ آنکھوں کی پتلیاں باہر نکل آئی ہوں گی اور رخساروں پر بہہ گئی ہوں گی اور ہونٹ سکڑ کر دانتوں سے الگ ہو کر دور ہو گئے ہوں گے اور پیپ جھک کر سرینوں سے پیچھے نکل گئی ہوگی منہ کھل چکا ہوگا اور پیٹ پھول کر سینے سے اونچا ہو چکا ہوگا۔ اس فقیہ نے کہا کہ اگر آپ یہ سب کچھ اپنے نفس کو بتا ہی چکے ہیں تو تو (ایک نصیحت سن لیجئے) اللہ کے بندوں کو آپ تین مقامات پر رکھئے جو آپ سے بڑے ہیں ان کو اپنے والد جیسا مقام دیجئے اور جو لوگ آپ کے برابر ہیں ان کو اپنے بھائی کی جگہ پر اور جو چھوٹے ہیں ان کو بیٹے کی جگہ پر رکھئے اب آپ (باپ بھائی بیٹے میں سے) کس کا برا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ان میں سے کسی کے لئے بھی نہیں۔

۷۳۳۸:.. ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو سفیان وہ کہتے ہیں کہ کہا قریشی نے ابوجعفر سے اے امیر المومنین! بے شک عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے بے شک[1] بادشاہ کی مانند ہوتا ہے اس کے پاس سب آتے ہیں۔

حکمران نیک ہوں تو رعیت خیر کے ساتھ ہوگی:

۷۳۳۹: ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو علی بن احمد نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو ابراہیم بن زیاد سیلان نے ان کو ابوحمزہ انس بن عیاض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحازم سے وہ کہتے ہیں یہ دین ہمیشہ غالب اور قوی رہے گا جب تک بادشاہ میں یہ خواہشات اور وقائع کرتے ہیں اور ان سے لوگ ڈرائے جاتے ہیں۔ یعنی لوگ سلطان سے ڈرتے ہیں پس جس وقت ان میں وہ لوگ ہوں جو ان کو ادب سکھاتے ہیں۔

۷۳۴۰:... تاریخ بخاری میں ہے کہ اسحاق نے کہا حسن سے اس نے عمران بن ابویحییٰ سے اس نے اپنے چچا مروان بن قیس سے انہوں نے سنا ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تمہارے علماء وحکمران نیک رہیں گے۔ امام احمد نے کہا کہ ہم نے اس کو روایت کیا ہے اسی کے مفہوم میں مگر اس سے زیادہ مکمل پیچھے درج ہے۔

(۷۳۳۸) ...(ثم) سقط من مدین المصنولین من المخطوطة (ب)

(۱) کلمة غیر مقروءة

یزید مقری نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے ان کو یزید اللہ بن ابو جعفر قرشی نے سالم بن ابو سالم جیشانی سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے کرتا ہوں تم صرف دو بندوں پر بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کا ولی و سرپرست بھی نہ بننا۔

اور بغدادی کی ایک روایت میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اور اسحق بن ابراہیم سے اس نے عبداللہ بن یزید مقری رضی اللہ عنہ سے۔

۷۴۵۵:...اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابن حجیرہ والا کبر سے اس نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کہیں عامل مقرر کر دیجئے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر مارا اور فرمایا اے ابوذر تم کمزور ہو۔ اور یہ چیز امانت ہوتی ہے اور بے شک یہ چیز قیامت میں رسوائی ہوگی اور ندامت و شرمندگی ہوگی مگر جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لے اور اس کے حق کو ادا کرے جو اس پر ہے۔ اس باب میں مختلف روایات آئی ہیں ہم نے ان کو کتاب ادب القاضی کتاب السنن میں روایت کیا ہے جو شخص دیکھنا چاہے وہ وہاں رجوع کرے۔

فصل:.....ظلم کرنے کے بارے میں جو سخت ترین وعیدیں آئی ہیں ان احادیث کا ذکر

۷۴۵۶:.....ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے الفوائد میں ان کو ابوبکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق نے بصرہ میں ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبدالعزیز بن ابو سلمہ ماجشون نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الظلم ظلمات یوم القیامة

ظلم کے قیامت کے دن کئی اندھیرے ہوں گے۔

۷۴۵۷:...ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عبدالعزیز ماجشون نے اس نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اسی سند کے ساتھ اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن یونس سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث شبابہ سے عبدالعزیز کے واسطے سے۔

ظلم بروز قیامت اندھیرے کی شکل میں ہوگا:

۷۴۵۸:.....ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے اور ابو عبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابو محمد سکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو عمر بن عبدالرحمن ابو حفص ابار نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے بے شک ظلم کے قیامت کے دن کئی کئی اندھیرے ہوں گے (یا ایک ظلم کئی کئی ظلم ہوں گے) اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بدگوئی سے بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بدگوئی اور فحش گوئی ہے

(۷۴۵۴) في الأصل سعيد بن أيوب.

(۷۴۵۵) أخرجه مسلم (۱۸۲۵)

(۷۴۵۷) أخرجه مسلم (۱۹۲۹)

(۷۴۵۸) في الأصل الظلمات

(۷۴۵۶) أخرجه البخاري (۲۴۴۷) والترمذي (۲۰۳۰) والبيهقي (۱۰/۹۳/۶) والطيالسي (۱۸۹۰) وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر ورواه مسلم من حديث شبابة (۲۵۷۹)

کے ان ذرا ئے گا۔

۷۴۶۹: ... ہمیں حدیث بیان کی ابوالنصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زکریا ادیب نے ان کو حسین بن محمد زیاد قبانی نے ان کو ابو خیثمہ زہیر بن حرب نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو نے ان کو ابو نجیح نے ان کا نام یسار ہے اور وہ عبداللہ بن نجیح ہے اور ابن ابو نجیح کی کنیت ابو یسار ہے وہ۔ روایت کرتے ہیں خالد بن حکیم بن حزام سے یہ کہ ابو عبیدہ نے اہل مدینہ کے کسی آدمی کو تکلیف دی تو حضرت خالد بن ولید نے اس شخص کے بارے میں ابو عبیدہ سے بات کی۔ لوگوں نے کہا کہ امیر ناراض ہو گئے ہیں خالد نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔

اشد الناس عذابا للناس فی الدنیا اشد الناس عذابا عند اللہ یوم القیامۃ

دنیا میں لوگوں کو سخت ترین عذاب دینے والا قیامت میں اللہ کے ہاں سخت ترین عذاب میں ہوگا۔

۷۴۷۰: ... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو حبیب بن حسن بن داؤد قزاز نے ان کو ابو بکر محمد بن حفص بن عمر بن یزید سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابن ابو ذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص کے پاس کوئی ظلم ہوا سکے بھائی کے معاملے میں اس کی عزت یا مال کے حوالے سے اس کو چاہئے کہ اسے معاف کروالے اس کے مالک سے اس سے پہلے کہ ظلم کروالے سے اس چیز کا مواخذہ کیا جائے (اور اس وقت مطالبہ کیا جائے) جس وقت نہ دینار ہوگا نہ درہم (نہ پیسہ پیسہ) پھر اس کے عمل صالح ہوں گے تو ان میں سے اس کے ظلم کی مقدار میں لے لئے جائیں گے۔ اور اس کے عمل صالح نہ ہوئے تو اس کے (یعنی مظلوم حق دار کے) گناہوں میں سے کچھ گناہ لے کر ظالم کے اوپر لاد دیئے جائیں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا آدم سے اس نے ابن ابو ذئب سے۔

شیطان کی مایوسی:

۷۴۷۱: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو ابو المثنیٰ نے ان کو مسدد نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک شیطان اس بات سے مکمل مایوس ہو چکا ہے کہ عرب کی دھرتی پر اس کی عبادت کی جائے گی۔ مگر وہ اس کے بغیر بھی تم سے خوش ہو جائے گا محقرات کے ساتھ تمہارے اعمال میں سے (یعنی چھوٹے چھوٹے اور معمولی سمجھ کر بار بار کئے جانے والے گناہ جو تمہارے اعمال کو بے وقعت بے اثر کر دیتے ہیں) در حقیقت وہی ہلاک کرنے والے ہیں۔ پس تم جتنی استطاعت رکھتے ہو مظالم سے بچو۔ بے شک ایک بندہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کی اس قدر نیکیاں ہوں گی جن کو دیکھ کر اس کا اندازہ ہوگا کہ ان کی وجہ سے اس کی نجات ہو جائے گی مگر ہمیشہ کوئی بندہ کھڑے ہو کر کہے گا اے میرے رب اس بندے نے مجھ پر ظلم کیا تھا (کوئی بھی ظلم بتائے گا) (فرشتوں سے) کہا جائے گا کہ مٹا دو اس کی نیکیاں یہاں تک کہ اس کے لئے کوئی ایک نیکی بھی باقی نہیں رہے گی۔

(۷۴۶۹) ۔أخرجه أحمد (۳/۴۰۳ و ۴/۹۰) وإسناده الطريق الأول صحيح رجاله ثقات وعزاه السيوطي في الجامع الصغير (۱۰۴۳) إلى الحاكم في المستدرك عن عياض بن غنم وهشام بن حكيم وقال حديث صحيح.

(۷۴۷۰) ۔أخرجه البخاري (۲۴۴۹) و (۶۵۳۴) وأحمد (۲/۴۳۵ و ۵۰۶) والطيالسي (۲۳۲۰) والبيهقي (۶/۶۵ و ۸۳) وابن حبان في الإحسان (۷۳۱۸) والديلمي في الفردوس (۱۳۰۱۶) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه

(۷۴۷۱) ۔في إسناده إبراهيم الهجري لين الحديث

دوسرا وہ دفتر ہوگا اللہ تعالیٰ جس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرے گا۔ تیسرا وہ دفتر ہوگا جس میں سے اللہ تعالیٰ کوئی چیز بھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ دفتر جس میں سے کچھ بھی معاف نہیں کرے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا دفتر ہوگا۔ ارشاد باری ہے ومن یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔

بہر حال وہ دفتر جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ ہے بندوں کا وہ ظلم جو بندوں کے اور اللہ کے درمیان ہے ہر وہ عمل جو خالص اللہ کے لئے ہو بندوں کے لئے اس میں کچھ بھی حصہ ہو (اگر اس میں غلطی ہو جائے) بے شک اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس کو بخش دے۔

بہر حال اعمال کا وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہیں چھوڑیں گے وہ بندوں کا آپس میں بعض کا بعض پر ظلم کرنا ہے قیامت کے دن تمہارے درمیان اس کا بدلہ ہوگا۔

حکمران ظلم کا ارادہ کرتا ہے تو برکت چلی جاتی ہے:

۷۴۷۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے۔ ان کو تمیم بجلی ابو عبدالرحمن نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ:

ایک بادشاہ اپنی مملکت میں سیر کے لئے نکلا وہ لوگوں سے چھپ کر سیر کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ ایک آدمی کے پاس پہنچا اس کی ایک گائے تھی شام کے وقت وہ گائے جب چرنے کے بعد واپس آئی تو مالک نے اس کا دودھ نکالا تو وہ تیس گائے کے دودھ کے برابر دودھ تھا۔ چنانچہ بادشاہ کے دل میں یہ بات آئی کہ اس گائے کو وہ لے جائے گا جب صبح ہوئی تو گائے اپنی چراگاہ میں چلی گئی پھر شام کو واپس آئی تو اس کا دودھ نکالا گیا تو وہ کم ہو کر آدھا رہ گیا تھا یعنی صرف پندرہ گائے کے دودھ کی مقدار باقی رہ گیا تھا بادشاہ نے (جو شخص ایک مسافر ہی بنا ہوا تھا) گائے کے مالک کو بلا کر پوچھا کہ مجھے اپنی اس گائے کے بارے میں بتاؤ کہ کیا تم نے اس کی چراگاہ میں نہیں بلکہ کہیں اور چرایا تھا؟ یا اس نے اپنے پینے کی جگہ سے نہیں بلکہ کسی اور کے گھاٹ سے پانی پیا تھا؟ اس نے بتایا کہ نہیں نہ تو یہ کسی دوسری چراگاہ سے چری تھی اور نہ ہی کسی دوسرے گھاٹ کا پانی پیا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ پھر اس کے دودھ کو کیا ہوا کہ وہ کم ہو کر آدھا رہ گیا ہے؟ مالک نے کہا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بادشاہ نے ہی اس کو لینے کا ارادہ کر لیا تھا اس لئے دودھ کم ہو گیا ہے۔ کیونکہ بادشاہ جب ظلم کرتا ہے یا ظلم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو برکت چلی جاتی ہے اس نے پوچھا کہ تم بادشاہ کو کیسے پہچانتے ہو؟ گائے کے مالک نے کہا کہ وہ ویسی تو ہے جیسے میں نے تم سے کہا ہے (یعنی آپ ہی بادشاہ ہیں اور آپ نے ہی یہ سوچا تھا) کہتے ہیں کہ پھر بادشاہ نے اپنے دل میں اپنے رب کے ساتھ عہد کیا کہ نہ تو وہ اس گائے کو لے گا اور نہ ہی اس کا مالک بنے گا اور آئندہ کبھی بھی وہ میرے ملکیت میں نہیں ہوگی۔ لہٰذا صبح گائے حسب معمول چرنے چلی گئی جب لوٹ کر آئی تو اس کا دودھ نکالا گیا۔ اب اس کا دودھ بدستور تیس گائیوں کے دودھ کی مقدار میں ہو چکا تھا اب بادشاہ نے اپنے دل میں کہا کہ مجھے عبرت ہونی چاہئے۔

اب اس نے کہا کہ جب بادشاہ ظلم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو برکت چلی جاتی ہے البتہ ضرور میں عدل وانصاف قائم کروں گا یا یوں کہا کہ میں اس حال سے افضل ہو جاؤں گا۔

فرعون کو چار سو سال کی مہلت:

۷۴۷۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو عبدالمنعم بن ادریس

(۷۴۷۳)۔۔۔ اخرجه احمد (۶/۲۴۰) والحاکم (۴/۵۷۵) من طریق صدقة بن موسیٰ نا ابوعمران الجونی عن یزید بن بابنوس عن عائشة مرفوعاً وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه، وقال الذهبی: صدقة ضعفوه وابن بابنوس فیه جهالة)

نے ان کو عبدالصمد بن معقل نے ان کو وہب بن منبہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب آپ نے فرعون کو چار سو سال مہلت دیئے رکھی حالانکہ وہ یہ کہتا رہا انا ربکم الاعلیٰ میں ہی تمہارا رب سے بلند اور عمدہ رب ہوں۔ اور وہ تیری آیات کی تکذیب کرتا رہا اور تیرے رسولوں کا انکار کرتا رہا۔ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی فرعون کے اخلاق اچھے تھے سہل الحجاب تھا کہ سب ان کو آسانی سے مل سکتے تھے اس لئے میں نے یہ پسند کیا تھا کہ میں اس کو اس بات کا بدلہ دے دوں۔

ظلم ناپسندیدہ ہے:

۷۷۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابووائل نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن حازم نے بن ابوغرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو ابووائل نے ان کو ابودرداء نے انہوں نے کہا کہ سب لوگوں سے مبغوض اور ناپسندیدہ میرے نزدیک یہ کہ میں اس کے ساتھ ظلم کروں البتہ وہ آدمی ہے جو نہ پائے کسی کو جس سے وہ مدد مانگ سکے اور ماسوا اللہ کے۔

اور منصور کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا بے شک سب لوگوں میں مبغوض اور ناپسندیدہ میرے نزدیک یہ کہ میں اس کو جان لوں وہ ہے جو جو نہ استغاثہ کرے اللہ کے علاوہ۔

۷۷۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عبیداللہ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے یہ کہ قریب ہے یہ کہ چھوٹا کیڑا مکوڑا عذاب دیا جائے اپنے بل کے اندر ابن آدم کے گناہ کی وجہ سے اس کے بعد عبداللہ نے یہ آیت پڑھی:

ولو یؤخذ اللہ الناس بما کسبوا ما ترک علیٰ ظھرھا من دابة (فاطر۔۴۵)

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو پکڑ لیتا ان کے اعمال کے سبب تو دھرتی پر کوئی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا۔

۷۷۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالفضل بن عبدوس بن حسین سمسار نے ان کو حاتم رازی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو اسماعیل بن حکیم خزاعی نے ان کو عمر بن جابر حنفی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے ایک آدمی سے سنا وہ یہ کہتا تھا کہ بے شک ظالم نہیں نقصان دیتا مگر اپنے آپ کو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں اللہ کی قسم حتیٰ کہ فاختائیں بھی اپنے آشیانے میں کمزور ہو کر ظالم کے ظلم کی وجہ سے مر جاتی ہیں۔

۷۷۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو علی بن احمد نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن داؤد نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام ایک شیر کے پاس سے گذرے اور اس کو اپنے پیر سے ٹھوکر ماری جس کے نتیجے میں شیر نے ان کی ناک کی ہڈی توڑ دی انہوں نے رات بھر بے آرامی سے جاگ کر گذاری پھر نوح علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ بے شک میں ظلم کو پسند نہیں کرتا۔

۷۷۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے اور ابوعمر اور محمد بن عبدالعزیز رملی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی حمزہ نے ان کو علی بن ابوحملہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مسلم بن یسار سے اور اس نے سنا کہ ایک دوسرے کے خلاف بددعا کر رہا تھا جو اس پر ظلم کرتا تھا۔ مسلم نے اس سے کہا کہ ہر ظالم اپنے ظلم کی طرف رجوع کرتا ہے اگر اس کے

خلاف تیری دعا نے اس پر جلدی کرلی۔ ورنہ تو پاسکتی اس کو کسی عمل میں وہ اسی لائق ہے کہ وہ ایسا نہ کرے۔

۷۳۸۲:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابونعیم نے ان کو رمضانی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر کے سامنے منصور والی کے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا اور میں وہاں پر موجود تھا۔ انہوں نے کہا کہ بے جا ان سے (یعنی ان کا ذکر کر) ابھی تھم جا اللہ کی قسم! ان کے اعمال البتہ بڑی تیزی سے ان میں اثر کریں گے ان پر سوتی ہوئی اور تیز تلواروں سے (زیادہ تیزی سے)۔

ظالموں پر خدا کی لعنت:

۷۳۸۳:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن محمد سوار الفارسی نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو یزید بن اسماعیل نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو منہال نے ان کو عبداللہ بن حارث بن نوفل نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی اے داؤد! تم ظالموں سے کہہ دو کہ وہ مجھے یاد نہ کریں کیونکہ مجھ پر حق ہے کہ جو مجھ کو یاد کرے میں بھی اس کو یاد کروں۔ اور ظالموں کو میرا یاد کرنا یہ ہے کہ میں ان کو لعنت کروں گا۔

۷۳۸۴:... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو محمد بن (کلمہ غیر مقروءہ) ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابوہارون عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید خدری سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی بندہ جس کسی پر ظلم کرتا ہے دنیا میں وہ بدلہ نہیں لیتا از خود اس سے مگر اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو بدلہ دلوائے گا۔

عاملین کو نصیحت:

۷۳۸۵:... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد الحمزی (?) نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن علی خطبی نے ان کو محمد بن نصر صائغ نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا۔ اما بعد۔ اللہ سے ڈریں ان لوگوں کے معاملے میں جن کے آپ ذمہ دار بنائے گئے ہیں اور زبردستی کرنے والی ذات سے۔ اس کی طرف سے سزا کی تاخیر کی وجہ سے بے خوف نہ ہوں سزا اتنی جلد بازی وہی کرتا ہے جس کو سزا کے رہ جانے کا ڈر ہو۔ (چونکہ یہ اللہ کے ہاں نہیں ہے)۔

۷۳۸۶:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد فقیہ نے مقام ہمدان میں ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابوجعفر دمشقی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عبدالرحمن بن حارث نے ان کو محمد بن واسع نے یہ کہ انہوں نے اپنے بھائیوں میں سے ایک آدمی کی طرف خط لکھا کہ یہ محمد بن واسع کی طرف سے فلاں بن فلاں کی طرف خط ہے۔ السلام علیکم! اما بعد۔ اگر آپ استطاعت رکھتے ہیں کہ آپ رات اس طرح گزاریں (جب رات گزاریں) کہ آپ کے ہاتھ صاف ہوں حرام خون سے رنگے ہوئے نہ ہوں حرام کھانے سے آپ کا پیٹ خالی ہو اور مال حرام سے آپ کی کمر ہلکی ہو تو ضرور ایسا کیجئے۔ اگر آپ ایسا کریں تو تیرے خلاف کوئی راستہ نہیں ہے۔ (کوئی مشکل نہیں ہے۔)

انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون فی الارض بغیر الحق، والسلام علیک. (سورہ ۴۲)

سوائے اس کے نہیں کہ (مواخذے اور پکڑ کی) راہ ان لوگوں کے خلاف ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

اور زمین پر فساد کرتے ناحق۔ والسلام علیکم۔

۷۳۸۷:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن عبداللہ فقیہ نے ان کو ابوعمرو احمد بن محمد نحوی نے اپنی سند سے کہ یحییٰ بن

فی اسنادہ ابو ہارون العبدی (عمارۃ بن جوین) متروک ومنهم من کذبه.

یہ بات جب حضرت عبد الرحمن بن حسان کو پہنچی تو انہوں نے کہا۔

الا ابلغ معاویة بن حرب
امیر المؤمنین بنا کلامی
فانا صابرون ومنتظروکم
الی یوم التغابن والخصام

خبردار امیر المؤمنین معاویہ بن حرب کو یہ پیغام پہنچا دو ہمارے کلام کے ذریعے۔ بے شک ہم لوگ صبر کر رہے ہیں اور تم لوگوں کا انتظار بھی جھگڑنے کے دن اور نقصان اٹھانے کے دن تک (یعنی قیامت میں جب اہل جہنم نقصان اٹھائیں گے۔)

لوگوں کی بدعملی و بداخلاقی کا مرثیہ:

۲۸۹ے۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو سعید احمد بن محمد بن رمیح سے انہوں نے سنا محمد بن حسن بن حمید عامی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حجر سے وہ شعر کہتے ہیں:

النصح من رخصة في الناس مجان
والغش غال لہ في الناس اثمان
العدل نور واهل الجور قد كثروا
وللظلوم على المظلوم اعوان
تفاسد الناس والبغضاء ظاهرة
فالناس في غير ذات اللّٰہ اخوان
والعلم فاش وقل العاملون بہ
والعاملون بغير اللّٰہ اقران

خیر خواہی نصیحتیں بوجہ سستی ہونے کے مفت و عام ہیں لوگوں میں فریب و خیانت کی قیمتیں مہنگی ہیں لوگوں کے اندر (یعنی نصیحت و خیر خواہی کی کوئی قدر نہیں دھوکہ و خیانت کی قدر ہے)۔

عدل و انصاف نور ہے حالانکہ اہل ظلم و جور بہت ہو گئے ہیں جو کہ مظلوم کے خلاف ظالم کے مددگار ہیں۔

لوگ باہم فساد کرتے ہیں اور بغض ظاہر ہے پس لوگ اللہ کی ذات کے سوا (باقی امور میں) بھائی بھائی ہیں علم عام ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے کم ہیں اور غیر اللہ کے لئے عمل کرنے والے ملے ہوئے ہیں۔

۲۹۰ے۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اس نے سنا ابو نصر عقیلی سے اس نے عبد اللہ بن مبارک سے اس نے حمدون قصار سے وہ کہتے ہیں اے روم بچو تم اس بات سے کہ تمہارا بخل اور مصیبت کے ایام مسلمانوں کی عیدوں کے دن نہ ہوں۔

۲۹۱ے۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبد الواحد عمی نے ان کو (ا) ابن محمد خشانی نے مجھے شعر سنائے متعدد اہل ادب نے محمود الوراق کے کلام سے۔

انی شكرت لظالمي ظلمي
وغفرت ذاك لہ على علمي

ورأيته أسدى إلي يدا
لما أبان بجهله حلمي
رجعت إساءته عليه وإحسا
ني فراح مضاعف الجرم
وغدوت ذا أجر ومحمدة
وغدا بكسب الظلم والإثم
فكأنما الإحسان كان له
وأنا المسيء إليه في الحلم
ما زال يظلمني وأرحمه
حتى بكيت له من الظلم

میں نے اپنے ظالم کے لئے مجھ پر ظلم کرنے کا شکریہ ادا کیا ہے اور میں نے اس ظلم کو اپنے علم کی بنیاد پر اس کے لئے معاف کر دیا ہے۔ اور میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے میری طرف ہاتھ دراز کیا (زیادتی کا) جب اس کی نادانی کے ساتھ میرا حوصلہ ظاہر ہوا ہے۔ میں نے اس کی برائی کو اسی پر واپس لوٹا دیا ہے اور اپنے احسان کو بھی لہٰذا وہ دوسرے جرم کے باوجود خوش ہو گیا ہے میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ ثواب بھی کمایا ہے اور تعریف بھی اور اس نے صبح کی ہے اس حال میں کہ گناہ بھی کمایا ہے اور برائی بھی۔

پس گویا کہ احسان اسی کو تھا اور میں برائی کرنے والا تھا اس کے ساتھ حوصلہ کرنے میں وہ ہمیشہ مجھ پر ظلم کرتا رہا ہے اور میں اس پر رحم کرتا رہا یہاں تک کہ میں اس کے ظلم سے رو پڑا ہوں۔

۸۱۴۲:۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ہمیں شعر سنائے ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے محمد بن خلف نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ہارون بن محمد ابو عبد اللہ قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے اسحاق بن شعیب بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے میرے چچا یونس بن ابراہیم نے جو کہ کلام ہے محمد بن عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ کا۔

فلا تعجل على أحد بظلم
فإن الظلم مرتعه وخيم
ولا تفحش وإن ملئت ظلما
على أحد فإن الفحش لوم
ولا تقطع أخا لك عند ذنب
فإن الذنب يغفره الكريم
ولكن دار عورته برفق
كما قد ترقع الخلق القديم
ولا تجزع لريب الدهر واصبر
فإن الصبر في العقبى سليم

(۸۱۴۲) (۱) كلمة غير مقروءة

فما جزع بمغن عنك شيئا

ولا ما فات ترجعه الهموم

کسی پر بھی ظلم کرنے میں جلد بازی نہ کر بے شک ظلم کی چراگاہ بڑی بیماری (اور خطرناک) ہے اور مت بکواس کر تو، اگرچہ تو ظلم میں مبتلا کیا جائے۔ کسی ایک کے خلاف بھی بے شک گالی اور بیہودہ بکواس کمینگی ہے۔

کسی بھی گناہ یا غلطی کرنے پر اپنے بھائی سے قطع تعلق نہ کر بے شک گناہ کو رب کریم بخش دیتا ہے بلکہ اس کے عیب کو نرمی کے ساتھ تبدیل کر جس طرح آپ اپنے کپڑے کا پیوند لگاتے ہیں اور حوادث زمانہ سے نہ گھبرا بلکہ صبر کر بے شک صبر آخرت کی سلامتی دینے والا ہے۔

کوئی گھبرانا ایسا نہیں ہے جو تجھے کوئی فائدہ دے
اور نہ ہی فکر و غم تلافی مافات کر سکتے ہیں

ایمان کا پچاسواں شعبہ

تمسک بالجماعۃ

جس طریقے پر مسلمان جماعت ہو اسی کے ساتھ تمسک کرنا (یعنی اس کو مضبوطی سے تھامنا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا تفرقوا (آل عمران ۱۰۳)

مضبوطی کے ساتھ اللہ کی رسی کو تھام لو اجتماعی طور پر اور مت بکھرو (تفرقہ نہ کرو)۔

۷۴۹۳: ......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھا مالک پر سہیل بن ابوصالح سے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو خبر دی جریر نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے تین چیزوں کو پسند کیا ہے اور تین کو تمہارے لئے ناپسند کیا ہے۔ یہ کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شی کو شریک نہ کرو۔ اور یہ کہ تم سب کے سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو جدا جدا نہ ہو۔ اور یہ کہ تم اس شخص کی خیر خواہی کرو جو تمہارے معاملے کا والی اور حکمران ہے۔ اور ناپسند کیا تمہارے واسطے قیل وقال کو۔ کثرت سوال کو۔ اضاعت مال کو۔

۱......قیل وقال سے مراد غیر ضروری بات اور بحث کرنا۔

۲......بلاوجہ مسئلے پوچھنا اور کٹ حجتی کرنا۔

۳......مال ضائع کرنا اسراف۔

مالک کی روایت میں ولا تفرقوا کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے جریر کی حدیث سے۔

پانچ احکامات:

۷۴۹۴: ......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو حارث اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں ان پانچ کا اللہ نے مجھ کو بھی حکم دیا ہے۔ (۱) جماعت (۲) سمع (۳) اطاعت (۴) عبادت (۵) جہاد فی سبیل اللہ۔ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہو گیا اس نے اسلام کا حلقہ اور کڑا گردن سے اتار پھینکا، یا ایمان کا اپنی گردن سے یا ایمان کا اپنے سر سے مگر یہ کہ وہ رجوع کرلے اور وہ شخص جو جاہلیت کا دعویٰ کرے (یا جاہلیت کی پکاریں پکارے) پس وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ شخص نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔ تم لوگ اللہ کی پکار پکارو جس کے ساتھ اس نے تمہارا نام رکھا تھا۔ مسلمین۔ مؤمنین۔ عباد اللہ۔

(۷۴۹۳)......اخرجہ مسلم (۱۳۴۰/۳) ومالک فی الکلام (۲۰) من طریق سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ مرفوعاً

(۷۴۹۴)......اسنادہ صحیح اخرجہ احمد (۲۰۲/۴) والترمذی (۲۸۶۳) وقال ابو عیسیٰ: ھذا حدیث حسن صحیح غریب)

عصبیت کے پرچم تلے:

۷۴۹۵:ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو یوسف بن عبید نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو زیاد بن ابورباح قیسی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (امیر وخلیفہ) کی اطاعت سے نکل جائے اور (مسلمانوں کی) جماعت سے جدا ہو جائے، پھر وہ اسی حالت پر مر جائے تو یہ موت جاہلیت کی موت ہے۔ اور جو شخص میری امت سے نکل گیا امت کے کسی نیک یا بد کے قتل کرنے کی وجہ سے اس نے نہیں شرم کی۔ یا۔ کہا تھا نہیں لحاظ کیا امت کے مؤمن کے۔ اور اس نے ذی عہد سے بھی وفا نہیں کی وہ مجھ سے نہیں ہے (ذی عہد خلیفہ وامیر جس کی بیعت کر کے اس نے اطاعت کا عہد کیا تھا) اور جو شخص اندھی تقلید (یا اندھے پن) کے جھنڈے تلے مارا گیا جو عصبیت کے لئے غصہ ہوا اور عصبیت کی نصرت کی اور عصبیت کی دعوت دی۔ اس کا قتل جاہلیت ہے۔

یا یوں کہا تھا کہ اس کی موت جاہلیت کی موت کی طرح ہے۔ یہ شک ابو محمد کا ہے۔

(جاہلیت اسلام سے پہلے دور کا نام ہے عصبیت کے پرچم تلے مرنے والے کی موت کو جاہلیت کی موت کہنے کا مطلب یہ ہے اس کی موت حرام موت ہے اسلام میں جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔) (مترجم)

۷۴۹۶:ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو زیاد بن رباح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص (خلیفہ وامیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت کو چھوڑ گیا اس کے بعد وہ مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو شخص اندھے پرچم تلے مارا گیا (یعنی تقلید میں) جو عصبیت کے لئے جذباتی ہوتا ہے اور عصبیت کے لئے لڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے اور جو شخص نکلا (جس نے خروج کیا) میری امت کے خلاف اس نے مارنا شروع کیا امت کے نیک کو بھی اور بد کو بھی امت کے مؤمن کا لحاظ بھی نہیں کیا اور نہ اس کے ذی عہد کے ساتھ وفا کی (نہ اس نے وعدہ پورا کیا کسی سے) اور نہ وفا کی اس شخص کے ساتھ جس سے عہد کر رکھا ہے پناہ دے رکھی یا اس کو بھی مارتا ہے تو وہ شخص مجھ سے نہیں ہے اس کو مسلم نے حدیث مہدی بن میمون سے ذکر کیا ہے۔

امیر کے ناپسندیدہ رویہ پر صبر کیجئے:

۷۴۹۷:ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے اور عارم نے اور سلیمان بن حرب اور مسدد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی حماد بن زید نے جعد بن ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسدد نے ان کو خبر دی حماد بن زید نے ان کو جعد نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ابورجاء عطاردی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے امیر سے کوئی ایسی بات دیکھے (یعنی ایسا رویہ) جس کو وہ پسند نہ کرے۔ تو اسے چاہئے کہ وہ صبر کرے اس لئے کہ جو شخص بھی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی دور مر جاتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

۷۴۹۸:ــــ فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث نے ان کو جعد نے ان کو ابوعثمان نے ان کو

(۷۴۹۵) ــــ أخرجه مسلم في الإمارة (۵۳) وأحمد (۲/۳۰۶ و ۴۸۸) والنسائي (۷/۱۲۳)

(۷۴۹۶) ــــ أخرجه مسلم في الإمارة (۵۳) وراجع تعليقنا السابق

(۷۴۹۷) ــــ أخرجه البخاري (۷۰۵۳) و (۷۱۴۳) ومسلم في الإمارة (۵۵) و (۵۶) والدارمي (۲/۲۴۱) وأحمد (۱/۲۷۵، ۲۹۷ و ۳۰۱) والبيهقي (۸/۱۵۷) وابن أبي عاصم مختصراً (۱۱۰۱) من طريق الجعد أبي عثمان به.

اور حماد نے ان کو ابن عباس نے ان کو حدیث کو مرفوع کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک۔ پھر حدیث ذکر کی ہے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو نعمان عارم نے حماد سے۔

اطاعت امیر پر اجر:

۷۴۹۹:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو خبر دی عبداللہ بن سالم نے ان کو خبر دی محمد بن ولید بن عامر نے ان کو فضیل بن فضالہ نے یہ حبیب بن عبید نے حدیث بیان کی ہے انہوں نے مقدام سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے امیروں کی اطاعت کرو۔ (یعنی حکمرانوں کی) اگر وہ تمہیں حکم دیں اس کا جو کچھ میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں۔ (دین) بے شک ان کو تمہارے لئے (دینی حکم کرنے پر) اجر ملے گا اور تمہیں ان کی (دینی امور میں) اطاعت کرنے پر اجر ملے گا اور اگر وہ تمہیں کسی چیز کا حکم دیں جو میں تمہارے پاس لے کر نہیں آیا ہوں تو وہ (غیر دینی امور کا) حکم کرنا ان کے اوپر وبال ہوگا اور تم اس سے بری ہوں گے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے ملو گے تو تم کہو گے کہ اے ہمارے رب ظلم نہیں ہے یعنی ہم نے زیادتی نہیں کی تھی اور وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے زیادتی نہیں کی تھی۔ آپ نے ہماری طرف رسول بھیجے تھے ہم نے رسولوں کی اطاعت کی تھی تیرے حکم کے ساتھ اس کے بعد آپ نے ہمارے اوپر ان کے خلیفے اور جانشین بھیجے تھے ہم نے ان کی بھی اطاعت کی تھی تیری اجازت کے ساتھ، اور آپ نے ہمارے اوپر امیر و حکمران بنائے تھے ہم نے ان کی اطاعت کی تھی تیری اجازت کے ساتھ۔ وہ فرمائے گا کہ تم نے سچ کہا وہ ذمہ داری ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔

حاکم اور رعایا کی ذمہ داری:

۷۵۰۰:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو علقمہ بن وائل نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور فرمایا کہ اے اللہ کے نبی یہ فرمائیے کہ اگر ہمارے اوپر امیر و حکمران مقرر ہو جائیں۔ وہ ہم سے اپنا حق مانگیں (یعنی اطاعت) اور ہمارا حق ہمیں نہ دیں (یعنی ہماری حفاظت نہ کریں وغیرہ وغیرہ) تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سائل سے منہ پھیر لیا اس نے دوبارہ سوال کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر اس نے جب دوسری یا تیسری بار پوچھا تو اشعث بن قیس نے اس کے دامن کو پکڑ کر کھینچا۔ یعنی منع کیا سوال کرنے سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اسمعوا واطیعوا فانما علیہ ما حمل وعلیکم ما حملتم.

تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو بے شک وہ اس چیز کا ذمہ دار ہی ہے جس کا وہ ذمہ دار بنایا گیا اور تمہارے اوپر وہ لازم ہے جس کی تم ذمہ داری دیے گئے ہو۔ (کیونکہ ان پر ان کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارا بوجھ۔)

(۷۴۹۹)... حدیث حسن قال فی المجمع (۵/۲۲۰) رواہ الطبرانی وفیہ اسحاق بن ابراہیم بن زبریق وثقہ ابو حاتم وضعفہ النسائی وبقیۃ رجالہ ثقات ورواہ ابن ابی عاصم فی السنۃ (۱۰۳۸) من طریق ابی تقی عبدالحمید بن ابراہیم ثنا عبداللہ بن سالم ثنا الزبیدی ثنا الفضیل بن فضالۃ بہ.

قال الحافظ فی التقریب ابو تقی عبدالحمید بن ابراہیم صدوق الا انہ ذھبت کتبہ فساء حفظہ.

فالحدیث بمجموع طریقین حسن ان شاء اللہ

(۷۵۰۰)... اخرجہ مسلم (۱۸۴۶) والبیہقی (۸/۱۵۸)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار سے۔

۷۵۰۱ ۔۔۔ اور ہم نے حذیفہ بن یمان کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ کی کئی احادیث میں ان آئمہ خلفاء کے بارے میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ساتھ ہدایت نہیں پکڑیں گے اور آپ کی سنت کو اپنا معمول نہیں بنائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم ان کا حکم سننا اور امیر کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ تیری پیٹھ پر مارے اور تیرا مال تجھیں لے پس تم سنو اور اطاعت وفرمانبرداری کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کچھ حکمران:

۷۵۰۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو احمد بن سہل نے وہ کہتے ہیں اور ہمیں خبر دی ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن بشار نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے انہوں نے ضبہ بن محصن سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا عنقریب تمہارے اوپر میرے بعد کچھ امیر مقرر کیے جائیں گے ان میں سے بعض کو تم پہچانو گے اور بعض کو نہیں پہچانو گے جو شخص ناپسند کرے گا بری ہوگا اور جو شخص انکار کرے گا وہ بچ جائے گا مگر جو راضی ہوا اور تابع داری کی۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم ان کے ساتھ قتال نہ کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جب تک وہ نماز پڑھیں حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ یعنی جس شخص نے اپنے دل سے انکار کیا اور اپنے دل سے ناپسند کیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار کی حدیث سے۔ اور ہم نے ایک دوسری وجہ سے روایت کی ہے حسن سے کہ انہوں نے فرمایا جس نے اپنی زبان سے انکار کیا وہ بری ہوا اور تحقیق اس کا زمانہ چلا گیا اور جس نے اپنے دل سے ناپسند کیا تحقیق اس کا بھی زمانہ آ گیا۔

۷۵۰۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عمرو بن سنان نے ان کو احمد بن ابوشعیب حرانی نے ان کو ابو موسیٰ بن اعین نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوالبختری نے وہ کہتے ہیں۔ حضرت حذیفہ سے کہا گیا کیا کہ کیا تم معروف کا حکم نہیں کرتے اور منکر سے نہیں روکتے؟ انہوں نے کہا کہ بے شک امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن یہ سنت نہیں ہے کہ تم اپنے امام و امیر پر ہتھیار اٹھاؤ۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام یعنی خلیفہ و امیر عادل کی اطاعت واجب ہے اور اس کی مخالفت کرنا حرام ہے اور اس کے عہد پر اور عقد بیعت پر قائم رہنا فرض ہے اور ظالم خلیفہ و حکمران کے بارے میں جس نے یہ قول کیا ہے کہ فاسق ہونا امامت وخلافت کے منافی نہیں ہے اس نے ان مذکورہ احادیث کے ظاہر سے حجت پکڑی ہے اور کہا ہے کہ یہ احادیث اطاعت کے واجب کرنے پر ناطق ہیں عادل کے لئے بھی اور ظالم کے لئے بھی اور اس نے اس میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

اور جس نے یہ قول کیا ہے کہ فاسق ہونا امامت کے منافی ہے۔ اس نے یہ کہا ہے کہ امام ظالم کا ذکر امام عادل کے ذکر سے منفرد و الگ ہے۔

(۷۵۰۱) ۔۔۔ اخرجه مسلم في الإمارة (۵۲) وأبو داود (۴۲۴۴)

(۷۵۰۲) ۔۔۔ اخرجه مسلم في الإمارة (۶۲) و (۶۳) وأبو داود (۴۷۶۰) و (۴۷۶۱) والترمذي (۲۲۶۵) وأحمد (۶/۲۹۵ و ۳۰۲ و ۳۰۲) من طريق الحسن عن ضبة بن محصن العنزي عن أم سلمة مرفوعاً

۷۵۰۵:۔۔۔۔۔۔ اور اہوازی کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم اپنے اوپر لازم کرلو حکم سننے کو اور اس کی اطاعت کرنے کو اپنی خوشی میں بھی اور اپنی ناپسندیدگی میں بھی اپنی تنگدستی اور اپنی فراخ دستی میں اور اس صورت میں بھی جب تجھ پر کسی کو ترجیح دی جائے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سعید بن منصور سے اور قتیبہ نے یعقوب سے۔

۷۵۰۶:۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابو معمر نے ان کو عبدالوارث نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو ولید بن عبدالرحمن نے ان کو عبداللہ بن الہیثمی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیر وحکمران ہوں گے (ایسے بھی) جن کی طرف دل مطمئن ہوں گے چمڑے جن کے لئے نرم ہو جایا کریں گے۔ اس کے بعد تمہارے اوپر ایسے حکمران آئیں گے جن سے دل تنگ ہو جائیں گے اور ان سے چمڑے (خوف سے) سکڑ جائیں گے۔ اور کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ان لوگوں سے لڑیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک وہ نماز کو قائم کریں۔

۷۵۰۷:۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو یحییٰ بن یعلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو غیلان نے ان کو قیس ہمدانی نے یعنی ابن وہب نے کہ انہوں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے اکابر نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم اپنے حکمرانوں کے نقائص کی بحث کریں نہ ان کے ساتھ دھوکہ کریں اور نہ ہی ان کی نافرمانی کریں اور یہ کہ ہم اللہ سے ڈریں اور یہ کہ ہم صبر کریں بے شک معاملہ قریب ہے۔

لوگوں کی اصلاح امیر ہی کے ذریعہ ممکن ہے:

۷۵۰۸:۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو لیث نے وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن ابوطالب نے۔ فرمایا لوگوں کی اصلاح امیر وحکمران ہی کرتا ہے خواہ نیک ہو یا بد ہو۔ لوگوں نے کہا یا امیر المومنین نیک تو اصلاح کرے گا مگر برا کیسے کرے گا؟ فرمایا کہ فاجر اور برے کے ذریعے اللہ تعالیٰ راستوں کو محفوظ بنائے گا۔ اس کے ذریعے دشمن کے ساتھ جہاد کیا جائے گا۔ اس کے پاس مال فئی کھینچ کر آئے گا اس کے ذریعے حدود قائم کی جائیں گی اس کے ذریعے بیت اللہ کا حج کیا جائے گا جس میں مسلمان امن کی حالت میں اللہ کی عبادت کریں گے یہاں تک کہ اس کا اجل آجائے۔

۷۵۰۹:۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو غسان بن مفضل نے ان کو معاویہ علائی نے ان کو عمر بن علی نے ان کو سفیان بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ایاس بن معاویہ نے کہا لوگوں کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔ کہ ان کے راستے سفر کے لئے محفوظ ہوں۔ ان کے فیصلوں کو ترجیح دی جائے یہاں تک کہ قاضی ان میں انصاف کرے اور ان کے لئے پل باندھے جائیں جو ان کے اور دشمن کے درمیان ہوں ان امور کو جب بادشاہ قائم کر دے تو اس کے ماسوا کو لوگ اپنے ذمے لے لیں گے اور جس کو بادشاہ ترجیح دے اور دیگر ہر چیز جس کو وہ ناپسند کریں گے سب برداشت کرلیں گے۔

۷۵۱۰:۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومنصور عبدالقاہر بن طاہر فقیہ نے ان کو ابواسحق ابراہیم بن احمد برازی نے ان کو حسن بن علی طوسی نے ان کو زبیر بن بکار نے ان کو مبارک طبری نے اس نے سنا ابوعبداللہ وزیر سے اس نے سنا ابوجعفر امیر المومنین المنصور سے وہ اپنے بیٹے المہدی منصور سے کہتے

(۷۵۰۵)۔۔۔ اخرجہ مسلم (۱۸۳۶)

(۷۵۰۶)۔۔۔ فی الأصل علیھم والصحیح من مسند احمد

جنت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں ہیں ان میں خیانت کا عمل نہ کی جائے۔ (ایمان والوں میں۔) اللہ کے لئے خالص عمل کرنے میں۔ صاحب حکم کی خیر خواہی میں، مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنے میں بے شک ان کی دعا ان کے ماسوا کا احاطہ کرتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام کو وصیت:

۷۵۱۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو معاویہ بن یحییٰ ابو مطیع نے ان کو بحیر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو وعظ فرمایا جو کہ بہت زبردست وعظ تھا جس سے لوگوں کی آنکھیں بہنے لگیں جس سے دل ہل گئے، کسی کہنے والے نے کہہ دیا کہ یہ تو الوداع کہنے اور رخصت ہو جانے والے کے وعظ جیسا وعظ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اوپر لازم کر لو سننے کو اور اطاعت کرنے کو اس شخص کی جس کو اللہ تعالیٰ تمہارے معاملے کا والی مقرر کر دے اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو خبردار عنقریب دیکھ لے گا جو تم میں سے باقی رہا کثیر اختلاف جو شخص تم میں سے اس کیفیت کو پالے لازم ہے اس پر میری سنت اور میری خلفاء کی سنت۔ وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اس کو تم داڑھوں کے ساتھ مضبوط پکڑنا۔ اور بچانا تم اپنے آپ کو نو پیدا امور سے بے شک وہ ضلالت و گمراہی ہیں۔ اور ایسے ہی کہا ہے (درج ذیل روایت کے راوی نے۔)

۷۵۱۶:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو القاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ حرفی نے ان کو حبیب بن حسن بن داؤد قزاز نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن عبداللہ مسلم البصری نے ان کو ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے ان کو ثور یعنی ابن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی نے ان کو عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد وہ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ اور پھر ہمیں بہت زبردست وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بہنے لگیں اور اس دل ڈر گئے کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ ایسے لگتا ہے جیسے کہ یہ رخصت ہو کر جانے والے کی نصیحت ہے؟ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کوئی وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور (امیر وخلیفہ کی) بات سننے اور اس کے حکم کی اطاعت کرنے کی، اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ کی ہو۔ بے شک تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تم لوگ میری سنت کو اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑنا اور ان کو داڑھوں کے ساتھ مضبوط پکڑنا اور نئے گھڑے ہوئے امور سے اپنے آپ کو بچانا بے شک ہر نئی چیز گمراہی ہو گی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت:

۷۵۱۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن ابو ہاشم علوی نے ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو مسیب بن رافع نے ان کو ذر نے ان کو یسیر بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ نکلے تو ہم نے کہا کہ آپ ہمیں وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ جماعت کو لازم پکڑو بے شک اللہ تعالیٰ امت محمد کو گمراہی پر ہرگز جمع نہیں کرے گا یہاں تک کہ نیک آرام و استراحت پالے یا بدکردار سے آرام چھٹکارا پالیا جائے (یعنی جب نیک و بد سب مر جائیں قیامت آ جائے۔)

۷۵۱۸:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عیاش بن تمیم سکری نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو بقیہ

(۷۵۱۵)۔۔۔۔ اخرجه ابو داؤد (۴۶۰۷) والترمذی (۲۶۷۶) وابن ماجه (۴۲) والدارمی (۱/۴۴) واحمد (۴/۱۲۶ و ۱۲۷)

(۷۵۱۶)۔۔۔۔ راجع تعلیقنا السابق

نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو خبر دی راشد بن سعد نے ابن ثوبان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثوبان نا شکروں میں حکومت نہ کرنا بے شک ناشکروں میں رہنے والا ایسا ہے جیسے قبرستان میں رہنے والا۔

۷۵۱۹۔ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو عبداللہ بن عبدالجبار خبائری نے ان کو ابو مہدی سعید بن سنان نے ان کو راشد بن سعد نے اس نے ثوبان (رسول اللہ کے غلام) سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے ثوبان مت حکومت کرنا ناشکروں میں بے شک ناشکروں میں رہنے والا ایسے ہے جیسے قبرستان میں رہنے والا اور تم دس آدمیوں کے اوپر بھی امیر نہ بننا بے شک جو شخص دس آدمیوں پر امیر ہوا قیامت کے دن ایسے آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہوگا اس کو حق نے توڑ کر چھڑایا ہوگا یا ظلم نے اس کو چیر پھاڑ رکھا ہوگا۔ (یعنی یا تو کسی کی حق تلفی کی ہوگی یا کسی پر ظلم کیا ہوگا۔)

۷۵۲۰۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو داؤد بن عبدالرحمن نے ان کو ابو عبداللہ بصری نے ان کو شیبان مجلی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت تین چیزوں میں ہے۔ جماعت میں (دست واتفاق) ثرید میں (شوربا گوشت میں بھیگی ہوئی روٹی) اور سحری کے کھانے میں۔

جماعت کی اہمیت۔

۷۵۲۱: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ طیالسی نے ان کو محمد بن عمران بن ابو لیلیٰ نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے ... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل جبلی نے ان کو عمران نے ان کو محمد بن ابو لیلیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ جڑ کر رہنا چاہئے مجھے یاد ہے جب کہ یہ جماعت والوں نے ہے۔

۷۵۲۲۔ ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو ... بصری نے ان کو ابو احمد فراء نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے (ح)۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن روذباری نے ان کو ... عبداللہ بن عبدالرحمن بن حماد عسکری نے بغداد میں ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک تم لوگ دیکھو گے میرے بعد (دوسروں کو تم پر) ترجیح دینے کا سلوک اور کچھ دیگر ایسے امور جن کو تم ناپسند کرتے ہو وہ دیکھو گے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اللہ نے ان لوگوں کا جو حق بنایا ہے وہ ان کو دیتے رہنا اپنا حق اللہ سے مانگنا۔

اور یعلیٰ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک حالت یہ ہے کہ عنقریب ترجیحی سلوک ہوگا۔ اور کچھ دیگر ایسے امور جن کو تم ناپسند کرو گے۔ انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا کرے وہ شخص جو یہ حالت و زمانہ پالے؟ فرمایا کہ تم وہ حق ادا کرتے رہو جو تمہارے اوپر ہے اور جو تمہارا ہے اس کے لئے اللہ سے مانگو۔

(۷۵۲۰) قال في المجمع (۲/۱۵۰) رواه الطبراني في الكبير (۶۰۹۲) وفيه أبو عبدالله البصري قال الذهبي لا يعرف وبقية رجاله ثقات.

(۷۵۲۲) أخرجه البخاري (۳۶۰۳ و ۷۰۵۲) ومسلم (۱۸۴۳) وأحمد (۱/۳۸۴ و ۳۸۶ و ۴۳۳) والطيالسي ۲۹۷

فیصلہ کر دیا اختیار تو نہ کسی مقرب فرشتے کو حاصل ہوا ہے نہ ہی کسی نبی اور رسول کو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حاکم کو تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا امین بنایا جاتا ہے تاکہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق اس کے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے۔ اور وہ اختلاف کرنے والوں کو اسی فیصلے کا پابند کرے۔

اور ہر حاکم کی وہ بات جو وہ دو جھگڑنے والوں کے مابین ایسی کرے یا ایسا فیصلہ جو اللہ کے لئے نہیں ہے پس وہ فیصلہ اور وہ بات اسی حاکم کو واپس رد کر دی جائے گی اور اس کا حال اسی شخص سے بھی بدتر ہوگا جو کہے تو کسی یعنی اللہ کی بات اور اس کے فیصلہ کی بات مگر وہ اس کے ساتھ فیصلہ نہ کرے۔ اس لئے کہ یہ شخص امانت سپرد کیا گیا اور اس نے خیانت کی اور اللہ پر جھوٹ باندھا۔ اور امانت میں خیانت کرتا اور اللہ پر جھوٹ باندھنا اللہ کی مخالفت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

۱ ــــ یاایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم (انفال ۲۷)

اے ایمان والو اللہ کی اور اس کی رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ خیانت کرو تم اپنی امانتوں کی۔

۲ ــــ ویوم القیمۃ تری الذین کذبوا علی اللہ وجوھھم مسودۃ (الزمر ۶۰)

اور قیامت کے دن آپ ان لوگوں کو دیکھو گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

امام وخلیفہ کے لئے مناسب ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا حکم اس شخص کو مقرر کرے جو علم کے ساتھ ساتھ سکینہ وقار کے صفات بھی آراستہ ہو اور عقل وفہم کے ساتھ صبر اور بردباری کے ساتھ مزین ہو۔ عادل ہو، امین ہو، حرام خوری سے پاک اور منزہ ہو، گھٹیا خواہشات سے پرہیز کرتا ہو، سخت ہو قوی ہو اللہ کی ذات کے معاملے میں، بیدار اور ہوشیار ہو اللہ کی ناراضگی سے بچنے والا ہو، اونچی عقل والا بزدل نہ ہو، جس کو ڈرا دیا جائے۔ اور نہ انتہائی طور پر مسلط ہونے والا ہو جو کبھی نرمی نہ کرے۔ بلکہ متوسط ومعتدل مزاج ہو پسندیدہ خصال ہو اور ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ امام وخلیفہ اس کو یونہی آزاد و مطلق العنان بھی نہ چھوڑ دے بلکہ ہمیشہ اس کی سیرت وکردار کے بارے میں تفتیش کرتا رہے، اور اس کے حال اور طریقہ کار سے آگاہی رکھے۔ لہٰذا جس چیز میں تغیر وتبدیلی ضروری ہو اس میں جلدی تبدیلی کرتا رہے اور جس چیز کو قائم اور باقی رکھنا ہو اسے احسن طریقے سے باقی رکھے۔ اور اس کو بیت المال سے وظیفہ (گذارہ الاؤنس) بھی ادا کرے اگر ایسا آدمی نہ ملے جو بلا معاوضہ کام کرے۔ وہ امام کی اپنی صوابدید پر ہے کہ کتنا دینا ہے؟ اس قدر دے جس کو وہ خود سمجھے کہ یہ اس کو کافی رہے گا اور اس کو قوی کرے گا ان امور میں جن کا اس کو والی و ذمہ دار بنایا ہے ان امور میں اس کا ہاتھ مضبوط کرے گا اس کی قوت کو مضبوط کرے گا شیخ نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے یہاں تک کہ فرمایا۔ اس بات سے پرہیز اور احتیاط کی جائے کہ یہ کہا جائے اس کی ولایت وحکومت کے بارے میں کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ یہ فتر کا حکم ہے کیونکہ یہ کہنے والے کی طرف سے اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے سوا کسی کا کوئی حکم نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

۱۔ الا لہ الحکم وھو اسرع الحاسبین (الانعام ۶۲)

خبردار اسی کا حکم ہے اور وہی جلد حساب لینے والا ہے۔

۲۔ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العلمین (اعراف ۵۴)

خبردار مخلوق اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا ہے۔ اللہ برکت والا ہے سارے جہانوں کو پالنے والا۔

۳۔ ولا یشرک فی حکمہ احداً (کہف ۲۶)

اس کے حکم میں کسی ایک کو بھی شریک نہ کرے۔

علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات جو اسی مفہوم میں وارد ہوئی ہیں۔ (وہ سب دلیل ہیں اس بات کی کہ در حقیقت حکم صرف اللہ کا ہے۔)

گویا کہ آسان کردیا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث نے۔

قاضی کی تین قسمیں:

۷۵۳۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو احمد بن سعید اخمیمی نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو حسن بن بشر بن سلم نخعی نے ان کو شریک بن عبداللہ نخعی نے ان کو اعمش نے ان کو سعید بن عبیدہ نے ان کو ابو بریدہ اسلمی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں دو طرح کے قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قسم کا قاضی جنت میں جائے گا۔ وہ قاضی جو بغیر حق کے فیصلے کرتا ہے (ناحق فیصلے) اور وہ جانتا بھی ہے یہ قاضی جہنم میں جائے گا دوسرا وہ قاضی جو نہیں جانتا بے علمی میں لوگوں کے حقوق مار دیتا ہے یہ بھی جہنمی ہے اور تیسرا وہ قاضی جو حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے یہ جنت میں ہوگا۔

۷۵۳۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو ابویحییٰ عبداللہ بن احمد بن زکریا نے ان کو یحییٰ بن قزعہ نے ان کو ابوسلیمان داؤد بن خالد لیثی نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ شخص جو لوگوں کے درمیان قاضی بنتا ہے وہ بغیر چھری کے ذبح ہوتا ہے۔

امام احمد نے فرمایا کہ اس حکم کا تعلق دو طرح کے قاضیوں کے بارے میں ہے جو مذکورہ حدیث میں جہنمی شمار کئے گئے ہیں۔ اور انہیں جیسے قاضیوں کے بارے میں حدیث بھی ہے۔

۷۵۳۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوغالب بن ابنة معاویہ بن عمرو نے ان کو احمد بن خلیل شیبانی نے اور ہمیں خبر دی ۲۱۱ ہجری میں اور وہ پیدا ہوئے ۱۹۵ ہجری میں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن سعید نے ان کو مجالد نے ان کو عامر نے مسروق سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

کہ حاکم اس کے بغیر نہیں ہے جو بھی فیصلہ کرتا ہے مگر قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ فرشتے نے اس کی گدی سے پکڑا ہوا ہوگا یہاں تک کہ وہ جہنم پر لا کھڑا کرے گا اس کے بعد وہ اللہ کی طرف سر کو پھیرے گا اچانک اللہ کہے گا گرا دو اس کو فرشتہ اس کو جہنم میں گرا دے گا وہ چالیس سال تک اس میں گرتا جائے گا۔

ابن شبرمہ کا تقویٰ:

۷۵۳۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ جب ابن شبرمہ کو اس کے گروہ نے معزول کر دیا۔ جب لوگ ان کے پاس سے الگ ہو گئے تو وہ اکیلے میرے ساتھ چل رہے تھے انہوں نے میری طرف دیکھ کر کہا اے ابوعروہ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں بہر حال میں نے اپنی اس قمیص کے بدلے میں کوئی قمیص تبدیل نہیں کی جب سے میں نے اس کو پہنا ہے۔ اس کے بعد چند لمحوں کے لئے خاموش ہو گئے پھر کہا اے ابوعروہ یقیناً میں آپ کو حلال کی بات کہہ رہا ہوں۔ بہر حال رہا حرام تو اس کی طرف کوئی سبیل نہیں ہے۔

ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے کہا کہ ابن شبرمہ یمن کی قضاء کے والی بنے تھے۔

۷۵۳۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوالحسین بن ماتی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو

(۷۵۳۱)۔۔۔ اخرجه ابوداود (۳۵۷۳) وابن ماجه (۲۳۱۵) والحاکم (۹۰/۴) والطبرانی فی الکبیر (۱۱۵۴) و (۱۱۵۶) وھو حدیث صحیح۔

(۷۵۳۳)۔۔۔ (۱) کذا.

بن علی نے ان کو ابو جعفر نے ان کو محمد بن نصر مکی نے انہوں نے سنا ابن عیینہ سے اور حمدون بن زید سے۔ وہ کہتے ہیں کہ مردوں کی سرداری اور حکومت چار چیزوں سے ہی مکمل ہوتی ہے (۱) علم جو منع (۲) عمل تقویٰ (۳) کامل حوصلہ (۴) حسن تدبیر۔ اگر یہ چاروں نہ ہوں تو پھر بروقت (۱) دستر خوان بچھا رہے (۲) شمع کھلی رہے (۳) فرش کھلا ہوتا رہے (۴) لوگوں کے ساتھ حسن سلوک ہو۔ اگر یہ چار چیزیں بھی نہ ہوں تو پھر (۱) تلوار کی مار (۲) نیزے کو چبھوتا (۳) بہادری (۴) عقل کی تدبیر۔ اگر یہ خصلتیں نہ ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ سرداری کا خواب نہ دیکھے اسے طلب نہ کرے۔

۷۵۴۰:.. ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حسین بن حسن غضائری نے بغداد میں ان کو محمد بن سعدان نے ان کو حارث بن محمد اور بشر بن موسیٰ نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو عمر بن علی نے ان کو عبداللہ ابن ابو جلال نے (یہ بنی جریر کا ایک آدمی تھا) انہوں نے کہا کہ اس سے کئی بار سنا اس نے میمون بن مہران سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے ایک رات کو کہا اے امیر المومنین آپ کی کیا حالت ہے میں جہاں تک سمجھتا ہوں رات کا پہلا حصہ تو آپ لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں لگے رہتے ہیں بہرحال رات کا درمیان وہ آپ اپنے رفقاء کے ساتھ گذارتے ہیں باقی رہا رات کا آخری حصہ تو اللہ بہتر جانتا ہے آپ کس چیز کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ انہوں نے میرا کندھا تھپتھپایا اور فرمایا افسوس ہے تجھ پر اے میمون میں لوگوں کی ملاقات کو ایسا پایا ہے کہ وہ اصلاح کرتی ہے۔

۷۵۴۱:.. ہمیں خبر دی ابو الفتح محمد بن عبداللہ المکی رئیس ساوہ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عمر نے ان کو عبدالرحمن بن ابو حاتم نے ان کو ابو سعید اشج نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے کسی معاملے کو قطعی اور آخری شکل نہ دینا یہاں تک کہ کسی مرشد و رہبر سے مشورہ کر لینا۔ جب تم ایسا کرو گے تو تمہیں اس پر پچھتاوا نہیں ہوگا

۷۵۴۲:.. ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو احمد بن خالد بن عبدالملک بن مسرح حرانی نے ان کو ان کے چچا ولید بن عبدالملک بن مسرح نے ان کو مخلد نے یحییٰ ابن یزید نے ان کو عباد بن کثیر رملی نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے۔

ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

وشاورهم في الامر

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) معاملے کے بارے میں ان کے ساتھ مشورہ کرو۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہرحال اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہیں مگر اس کو اللہ نے میری امت کے لئے رحمت بنایا ہے۔ ان میں سے جو بھی مشورہ کرے گا وہ رشد سے محروم نہیں رہے گا اور ان میں سے جو مشورہ کرنا چھوڑ دے گا وہ ضلالت میں پڑ جائے گا۔

اس متن کا کچھ حصہ حضرت حسن بصری سے مروی ہے۔

اس کے اول میں سے مرفوع غریب ہے۔

۷۵۴۳:.. ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو مستملی کی تحریر میں پڑھا تھا کہ میں نے سنا ہے احمد بن سعید دارمی سے اس نے سنا نضر بن شمیل سے وہ کہتے ہیں کہ:

رائے کی استقامت کے ساتھ کوئی بھی کام سب سے سعادت مند نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی آدمی نقصان میں پڑا جس نے مشورہ کیا۔

(۷۵۴۰) (۱) كلمة غير مقروءة

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی بن مریم

بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر کیا وہ لعنت کئے گئے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر۔

ذلک بما عصوا و کانوا یعتدون کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون. تری کثیرا منھم یتولون الذین کفروا لبئس ماقدمت لھم انفسھم ان سخط اللہ علیھم وفی العذاب ھم خالدون. ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوھم اولیاء ولکن کثیرا منھم فسقون. (سورہ مائدہ ۷۸ تا ۸۱)

یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے گذرتے تھے آپس میں منع نہیں کرتے تھے برے کام سے جو وہ کررہے تھے کیا ہی برا کام ہے جو وہ کررہے تھے۔ تو دیکھتا ہے ان میں بہت سے لوگ دوستی کرتے ہیں کافروں سے کیا ہی برا سامان بھیجا ہے انہوں نے اپنے واسطے وہ یہ کہ اللہ کا غضب ہوا ان پر اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔ اور اگر وہ یقین رکھتے اللہ پر اور نبی پر اور جو نبی پر اترا تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے ٹیک لگائے بیٹھے تھے پھر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے فرمایا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے (تم بھی نہیں بچ سکتے) یہاں تک کہ ظالم کا ہاتھ پکڑلو (اور ظلم سے اس کو روک دو) اور اس کو مجبور کردو حق پر۔ اسی طرح روایت کیا ہے سفیان ثوری نے۔ اور اس کو روایت کیا ہے یونس بن راشد نے اور شریک نے علی بن بذیمہ سے اس نے ابوعبیدہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے دونوں اسنادوں کو کتاب السنن میں اور روایت کی گئی ہے دوسرے طریق سے سالم افطس سے اس نے ابوعبیدہ اس نے عبداللہ سے۔

۷۵۲۵: ــــ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالفضل بن عدوس مسار نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن مہران نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عبیداللہ بن ابوزیاد نے ان کو سالم بن عجلان افطس نے انہوں نے ابوعبیدہ سے ان کو عبداللہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کس چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل پر ناراض ہوگیا تھا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا بنی اسرائیل جب ان میں سے کوئی کسی کو کسی گناہ پر دیکھتا تو اس کو روک دیتا تھا۔ پھر اس کو منع کرنے کے باوجود بعد میں اس کو ملتا اور اس کے ساتھ مصافحہ کرتا اور اس کو اپنے ساتھ کھلاتا اور پلاتا اور اس طرح ہوجاتا جیسے اس کو اس نے گناہ کرتے دیکھا ہی نہیں تھا یہاں تک کہ یہ وبا عام ہوگئی ان میں۔ اللہ نے جب ان کی یہ حالت دیکھی تو بعض کے دلوں کو بعض پر ماردیا۔ پھر انہیں لعنت کردی حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبان پر یہ اس لئے کیا کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ تم لوگ ضرور اچھائیوں کا حکم کرو اور البتہ ضرور تم لوگ برائیوں سے روکو اور ضرور تم لوگ ظالم کا ہاتھ پکڑ کر ظلم کرنے سے اس کو روک دو اور اس کو حق پر چلاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے بھی بعض کے دلوں کو بعض پر مارے گا (بنی اسرائیل کی طرح) (یعنی ایک جیسے کردے گا) اس کے بعد تمہیں بھی لعنت کرے گا جیسے اس نے تم سے پہلے لوگوں (یہود و نصاریٰ پر) لعنت کی تھی۔

(۷۵۲۴) ــــ اخرجہ ابن ماجہ (۴۰۰۶) مرسلاً

واخرجہ ابوداود (۴۳۳۶) والترمذی (۳۰۴۷) واحمد (۱/۳۹۱) مسنداً عن ابن مسعود

(۷۵۲۵) ــــ (۱) زیادۃ من (ب)

(۵) ــــ فی المخطوطۃ (قیس) وما اثبتناہ من امالی الشجری (۲/۱۳۴)

ظالم کے ظلم کو بیان کرنا:

۷۵۳۶: ...ہمیں خبر دی ابو منصور ظفر بن محمد علوی نے ان کو علی بن عبدالرحمن بن ابی مالی کوفی نے ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے انہوں نے حسین بن عمرو سے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم دیکھو میری امت کو کہ ظالم کو نہ کہہ سکتی (کہ تو ظالم ہے) تو بس ان کو خیر باد کہہ دو۔

محمد بن مسلم وہی ابوالزبیر مکی ہے اس کا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے سماع نہیں ہے اور ایسے ہی کہا ہے یحییٰ بن معین وغیرہ نے اور تحقیق ابن شہاب سے بھی منقول ہے اس نے حسین بن عمرو سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے ان کے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۵۳۷: ...ہمیں یہی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے اس نے عمر بن بکار سے اس نے محمد بن عبید اللہ السدوسی سے اس نے شبابہ سے اس نے ابن شہاب سے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل۔ امام احمد نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے اس حدیث ذیل میں ہے کہ وہ لوگ (میری امت والے) جب ظالم کو ظالم کہتے ہوئے اپنی جانوں کا خطرہ محسوس کریں یہ ظالم کا اس کے حال پر چھوڑ دینا یہ تو بیان سے زیادہ سخت ہے اس سے اور یہ بہت بڑا (نقصان) ہے ان کی قول سے اور کہنے سے عملاً زیادہ خوف ناک ہے اور وہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ بالکل مشرکین کے ساتھ جہاد کی طرح اپنے نفسوں اور مالوں پر خوف سے زیادہ قریب اور جب لوگ اپنے جو بھی کی ان سے دور ہو جائیں گے کیونکہ وہ عدم برابر ہو چکا ہے۔

۷۵۳۸ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حامد بن ابو حامد مقری نے ان کو عبدالرحمن بن عبد اللہ بن سعد نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ جب جعفر بن ابو طالب ارض حبشہ سے واپس آئے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے جا کر ملے اور فرمایا کہ تم نے وہاں جو سب سے زیادہ حیرت ناک چیز دیکھی ہو وہ بتاؤ مجھے۔ تو انہوں نے بتایا کہ ایک عورت گذر رہی تھی اس کے سر پر روٹی کی ٹوکری تھی۔ اس کے پاس سے گھوڑے پر سوار ایک آدمی گذرا وہ اس کے پاس پہنچا۔ اس کو تیر سے مارا۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور وہ ان کو اپنی ٹوکری میں واپس رکھ بھی رہی تھی اور وہ کہہ رہی تھی ہلاکت ہو تیرے لئے اس دن جس دن بادشاہ اپنی کرسی بچھائے گا اور مظلوم کے لئے ظالم سے بدلہ لے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسے پاک ہو گی کوئی امت جو اپنے کمزور کے لئے اپنے طاقتور سے اس کا حق نہیں لیتی حالانکہ وہ مظلوم غیر مجتنب کرنے والا ہے (یعنی حالانکہ اس کی کوئی زیادتی نہیں ہے۔)

۷۵۳۹ ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ہشام بن سعید نے جابر نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ رازی نے ان کو ابن ابوزائدہ نے ان کو ابو ایوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پاک اور مقدس ہو سکتی کوئی امت جو اپنے ضعیف کے لئے اپنے طاقتور سے اس کا حق نہیں لیتی حالانکہ

(۷۵۳۶) اخرجه احمد (۲/۱۶۳ و ۱۹۰) بإسناد منقطع بين ابي الزبير وعبد الله بن عمرو بن العاص

(۱) في الأصل ابن الزبير المكي والصواب من مسند احمد

(۷۵۳۸) اخرجه البيهقي (۶/۹۵)

(۷۵۳۹) اخرجه ابن ماجه (۲۴۲۶) وفي الزوائد: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات

مظلوم کوئی زیادتی نہیں کرتا۔

برائی کو نہ بدلنے پر عمومی عذاب:

۷۵۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو ہشیم نے ان کو اسماعیل نے قیس سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ بعد حمد وصلوۃ کے اے لوگو! تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو مگر اسے تم غیر محل میں رکھتے ہو (یعنی بے جا مطلب مراد لیتے ہو) آیت یہ ہے۔

علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اهتدیتم.

تم لوگ اپنے آپ کو مضبوط رکھو جو شخص گمراہ ہو وہ تمہیں نقصان نہیں دے گا جب تم ہدایت پر ہو۔

(یعنی بادی النظر میں تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ تم ہدایت پر ہو تو بس کافی ہے تمہارے لئے اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے تو ہوتا رہے تمہیں اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے کچھ اور ثابت ہوتا ہے وہ درج ذیل ہے)۔ (مترجم)

صدیق اکبر نے فرمایا میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جو گناہ کا عمل بھی کیا جاتا ہے جس کے بدل دینے پر تم قادر ہو پھر نہیں بدلتے ہو مگر یقین ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تم سب کو عمومی عذاب میں پکڑ لے۔ اس (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم) سے معلوم ہوا کہ برائی کو بدل دینا لازم ہے ورنہ بصورت دیگر عمومی عذاب کا ڈر ہے۔

مذکورہ الفاظ حدیث ہشیم کے تھے اور یزید کی ایک روایت میں ہے کہ لوگ جب ظالم کو دیکھیں ظلم کرتا ہوا اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عمومی عذاب میں لے لے۔ راوی نے اس روایت کے شروع میں کہا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا کہ تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو۔ (پھر راوی نے آیت ذکر کی ہے۔)

آیات قرآنیہ کی تاویل وتشریح:

۷۵۵۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسن نے ان کو عمرو بن حفص نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو ابواسحق نے ان کو ابن جرم نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی قوم گناہوں کا عمل کرتی ہے ایسے لوگوں کے سامنے جو ان سے زیادہ معزز ہیں مگر وہ لوگ ان کو نہیں بدلتے اللہ تعالیٰ ان سب پر آزمائش اتار دیتا ہے پھر اس کو ان سے ختم نہیں کرتا (بلکہ وہ سب ہمیشہ اسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔)

۷۵۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمیوں کا کچھ اختلافی معاملہ آیا ہوا تھا جیسے بعض لوگوں میں ہوتا ہے یہاں تک کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے لڑنے کھڑا ہو گیا۔ کہتے ہیں ایک دوسرا آدمی جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا اگر میں کھڑا ہو جاؤں ان دونوں کے پاس دونوں کو امر بالمعروف کروں یا نہی عن المنکر کروں۔

(۷۵۵۰)..... اخرجه ابوداود (۴۳۳۸) والترمذی (۲۱۶۸) و (۳۰۵۷) وابن ماجه (۴۰۰۵) واحمد (۲/۱ و ۵ و ۷ و ۹) ولم يقل احمد (ان الناس اذا راوا المنكر وقال ابوعيسى فى الموضع الأول هذا حديث صحيح وفى الثانى: هذا حديث حسن صحيح

ایک اور آدمی جو وہاں بیٹھا تھا اس نے کہا میاں تم اپنے آپ کو بچاؤ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اھتدیتم

ایمان والو! تم اپنے آپ کو قابو کرو جب تم ہدایت پہ ہو تو جو گمراہ ہو وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ اس آیت کی تاویل و تعبیر (عملی طور پر) ابھی تک نہیں آئی بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہونے کے بعد بھی۔ قرآن میں سے بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل و تعبیر گذر چکی ہے یعنی نزول سے پہلے ہی۔ اور ان میں سے بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل و تشریح عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں واقع ہوئی ہے۔

اور ان میں سے بعض وہ آیات ہیں جن کی تاویل و تشریح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کئی سال بعد واقع ہوئی ہے۔

اور ان میں سے بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل و تعبیر آج کے دن کے بعد واقع ہوگی (آج کے دور کے بعد)۔

اور بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل و تعبیر قیام قیامت کے وقت واقع ہوگی جو قیامت کے وقت کے بارے میں مذکور ہیں۔

اور بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل و تعبیر قیامت کے دن واقع ہوگی۔ اور جنت، جہنم، حساب و کتاب و میزان و اعمال کے وقت واقع ہوگی۔

جب تک تمہارے دل ایک رہیں گے۔ اور تمہاری خواہشات اور تقاضے ایک جیسے رہیں گے۔ تمہیں جب تک گروہ بندی کا شکار نہیں کریں گے کہ چکھائے بعض تمہارے کو عذاب بعض کا۔

جب تک تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ اور جب تمہارے دل مختلف ہو جائیں اور خواہشات اور تقاضے مختلف ہو جائیں اور تم اختلاف و گروہ بندی کا شکار ہو جاؤ اور بعض تمہارا بعض کو تکلیف پہنچائے اس کیفیت کے بعد اس آیت کی تاویل و تعبیر سامنے آئے گی پھر تم صرف اپنے آپ کو ہی امر بالمعروف کرنا۔

۵۵۳۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے ان کو صدقہ بن زید خراسانی نے ان کو عتبہ بن ابوحکیم نے ان کو ابوامیہ شعبانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس آیت کے بارے میں ابوثعلبہ خشنی سے پوچھا کہ **لایضرکم من ضل اذا اھتدیتم** میں ہم کیا کریں؟

ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم آپ نے اس آیت کے بارے میں باخبر آدمی سے پوچھا ہے۔

میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ تم امر بالمعروف کرتے رہو، (یعنی نیکی کرنے کی تلقین کرتے رہو) اور نہی عن المنکر بھی کرتے رہو (یعنی برائی سے روکتے رہو) یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ نفس کی تیزی کی اطاعت ہو رہی ہے۔ (نفس کی ہر بات مانی جارہی ہے) اور خواہش نفس کی اتباع ہو رہی ہے۔ اور دنیا کو (آخرت پر) ترجیح دی جارہی ہے۔ اور ہر صاحب رائے کو اپنی رائے پسند آرہی ہے (اور وہ اپنی رائے پر خوش ہے) اور جب تم ایسا معاملہ دیکھو جس میں تیرا کوئی بس نہ چلے تو پھر تم صرف خواص کو لازم پکڑو (یعنی صرف مخصوص لوگوں کو نصیحت کرو)۔

فریابی نے کہا میں اس کو یہ سمجھتا ہوں کہ فرمایا تھا کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو عوام سے بے شک تمہارے بعد بہت سے ایام و اوقات آئیں گے۔ جن ایام میں صبر کرنا ایسے مشکل ہوگا جیسے مٹھی میں آگ کا انگارا برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے ان اوقات میں عمل کرنے والے کے لئے پچاس آدمیوں کا اجر کے برابر اجر ہوگا جو اس جیسا عمل کریں۔

---

(۵۵۲) ۔۔۔ (۱) ھکذا بالأصل

(۵۵۳) ۔۔۔ أخرجه أبو داؤد (۴۳۴۱) والترمذی (۳۰۵۸) وابن ماجه (۴۰۱۴) وقال أبو عیسی: ھذا حدیث حسن غریب

نہ کہے کہ میرے اندر کوئی خیر خوبی نہیں ہے اس لئے کہ ہمارے اندر تو عقیدہ توحید الٰہی بھی ہے (اور وہ سب سے بڑی خیر (بھلائی) ہے) بلکہ اسے چاہئے کہ وہ یوں کہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ میرے اندر جو شر اور برائی ہے کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کرے۔ اور میں نہیں گمان کرتا کسی ایک کو بھی کہ وہ لوگوں کے عیبوں کو بیان کرنے یا ڈھونڈنے کے لئے فارغ ہو کر بجز اپنے نفس سے غافل ہونے کے اگر وہ اپنے نفس کے عیبوں کو دیکھنے کا اہتمام کرے اس کو کسی اور کے عیب دیکھنے فرصت ہی نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی کی برائی کرنے کی فرصت ہوگی۔

سلیمان الخواص اور گوشت فروش:

٧٥٦٧:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے انہوں نے سنا عوام بن صبیح سے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان الخواص گوشت فروش کے پاس جاتے تھے اور اس سے اپنی بلی کے لئے گوشت لے آتے تھے گوشت فروش ایک بلی کو مار مار کر زخمی کر رہا تھا (سلیمان اس کو نصیحت کرنا چاہتے تھے مگر گھر میں بلی کو بند کیا ہوا تھا) لہٰذا وہ اس بلی کی وجہ سے اس کو نصیحت کرنے سے رک گئے گھر میں آئے تو بلی کو نکال کر بھگا دیا اس کے بعد صبح کو گوشت فروش کے پاس گئے اور جا کر نصیحت کی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

کہ وہ بادشاہ جو خواہش کا اور گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کر سکتا ہے کیونکہ حکومت و سلطنت یہی ہے اور اگر وہ ایسا کرنے سے ہاتھ کھینچ لے تو وہ سلطان نہیں اور صاحب اقتدار نہیں ہوگا اور وہ لوگ جو بادشاہ کے ماسوا ہیں وہ اس کی مثل نہیں ہیں۔ کیونکہ اس امر کے ساتھ کھڑا ہونا اور اس کو قائم کرنا ان کی طرف لوٹتا ہے جب بادشاہ اس سے رک جائے بوجہ ان کے علم کے اور اس کی صلاحیت کے اور جب اس کی صلاحیت خراب اور ناقص ہو جائے تو وہ تغیر و تبدیلی کے مستحق ہو جاتا ہے وہ اس کے باوجود دوسرا کوئی بدلنے والا نہیں ہوگا۔

دوسروں کی نیکی کا حکم کرنا:

٧٥٦٨:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید سے کہا گیا کیا آپ فلاں سے کلام نہیں کرتے؟ فرمایا کہ اللہ کی قسم میں کسی آدمی سے یہ نہیں کہتا کہ تم سب لوگوں سے بہتر ہو۔ اور تم مجھ پر امیر ہو اس کے بعد کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی آنتیں لٹک رہی ہوں گی اور وہ ان کے ساتھ آگ میں ایسے گھوم رہا ہوگا جیسے گدھا آٹا پیسنے کی چکی کے گرد گھومتا ہے اہل جہنم اس کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے فلانے تجھے کیا ہوا کیا تو ہمیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کے لئے کہتا تھا مگر خود میں نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائی سے روکتا تھا اور خود برائی کرتا تھا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث اعمش سے۔

نیکی کا حکم کرتے وقت اپنے نفس کو نہ بھولنا:

٧٥٦٩:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد زاہد نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن صبیح نے ان کو ابو عبداللہ حسین بن محمد بن (۔۔۔) ان کو تمام بن قتیبہ نے ان کو بشر بن حسین نے ان کو زبیر بن عدی نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اس نے کہا اے ابن عباس میں چاہتا ہوں کہ میں لوگوں کو اچھے کاموں کے لئے کہوں اور برے کاموں سے روکوں ابن نے عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

(٧٥٦٨)۔۔۔ اخرجہ البخاری (٣٢٦٧/٧) و (٧٠٩٨) ومسلم (٢٩٨٩) واحمد (٢٠٥/٥ و ٢٠٦ و ٢٠٧ و ٢٠٩) من حدیث اسامة بن زید مرفوعاً

کہ کیا آپ بات پہنچا سکیں گے تبلیغ کرسکیں گے؟ اس نے کہا میں امید کرتا ہوں ابن عباس نے کہا شرط یہ ہے کہ تم اس بات سے نہ ڈرو کہ تم رسوا ہو گے تین کلمات بولنے کے ساتھ جو کتاب اللہ میں ہیں تو پھر ضرور کرو۔ اس نے پوچھا کہ وہ الفاظ کون سے ہیں؟

ابن عباس نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ قول

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم (البقرہ ۴۴)

کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا کہتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

کیا تم یہ آیت پر محکم عمل کرو گے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا کہ دوسرا کلمہ کون سا ہے؟ ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے

لم تقولون مالاتفعلون کبر مقتاً عند اللّٰہ ان تقولوا مالاتفعلون. (صف ۲،۳)

کیوں کہتے ہو تم وہ بات جو خود نہیں کرتے ہو تم سخت غصے والی ہے یہ بات اللہ کے نزدیک یہ کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں ہو۔

کیا محکم عمل کرو گے اس آیت پر؟ اس نے کہا نہیں؟ پھر اس نے پوچھا تیسرا کلمہ کونسا ہے؟ ابن عباس نے فرمایا کہ جو عبد صالح شعیب علیہ السلام نے کہا تھا:

ما ارید ان اخالفکم الی ما انھکم عنہ. (ھود ۸۸)

میں نہیں چاہتا کہ میں مخالفت کروں اس چیز کی طرف جس سے میں تمہیں روکتا ہوں۔

فرمایا کیا تم محکم عمل کرو گے اس پر اس نے کہا کہ نہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پھر فابدا بنفسک پھر پہلے اپنے نفس کو تبلیغ کیجئے۔

یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہلے اپنے آپ کو کرو۔ اور دوسروں کو تبلیغ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اگر لوگوں کو نیکی کا حکم کرو تو اپنے نفس کو نہ بھولو۔ اور بات وہ کہو جس پر خود بھی عمل کرو۔ اور جس چیز سے لوگوں کو منع کرو وہ کام خود بھی نہ کرو یہی مذکورہ تینوں آیات کا مطلب ہے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس شخص سے تقاضا فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ ہم سب کو پہلے اپنے نفس کی اصلاح کی توفیق بخشے آمین۔ (مترجم)

ہر حال میں نیکی کا حکم کرو:

۷۶۰۰: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو طلحہ نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ البتہ اگر آپ معروف کا حکم نہ کریں اور منکر سے بھی نہ روکیں یہاں تک کہ معروف میں سے بھی کوئی شئی باقی نہ رہے گی سوائے اس کے جس کے ساتھ صرف ہم نے عمل کر لیا اور منکر میں سے بھی کوئی شئی باقی نہیں رہے گی سوائے اس کے جس سے ہم رک لئے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس وقت پھر ہم نہ تو معروف کا امر کر سکیں گے نہ ہی کسی منکر سے روک سکیں گے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ کہ تم لوگ معروف کا حکم کرو اگرچہ تم خود اس پر عمل نہ بھی کر رہے ہو پورے کے پورے پر۔ اور منکر کو روکو اگرچہ تم اس سے پورے پورے نہ رک رہے ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام احمد نے فرمایا اس حدیث میں طلحہ بن عمرو کی ضعیف ہے۔ اور اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو بھی مذکورہ سابقہ تفصیل کے مخالف نہیں ہے اس لئے کہ یہ اس شخص کے بارے میں ہوگی جس میں اطاعت غالب ہو اور معصیت اس سے نادر ہو قلیل الوجود ہو پھر اس کی بھی درستگی تو بہ

(۷۵۹۹) ۔۔۔ (۱) اصو ظہر واصح ما الأصل

(۷۶۰۰) ۔۔۔ قال في المجمع (۷/۲۷۶) رواہ الطبراني في الصغير والأوسط من طريق عبد السلام بن عبد القدوس بن حبيب عن أبيه وهما ضعيفان)

کے ساتھ ہو جائے گی۔ اور پہلی یعنی ممانعت والی حدیث اس شخص کے بارے میں ہوگی جس پر معصیت غالب ہو اور اطاعت اس سے نادر ہو قلیل الوجود ہو۔

۷۵۷۱: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوالبختری نے انہوں نے ایک آدمی سے اس نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایک بھی تم میں سے اپنے نفس کو ہرگز حقیر نہ سمجھے بایں طور کہ وہ اپنے اوپر کوئی اللہ کا حکم دیکھے باقی ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ نہ کہے اس امر حق کے بارے میں پھر وہ مر کر اللہ کو جا ملے۔ معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کو جا ملے تو اس وقت کو وہ ضائع کر چکا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تجھے کس چیز نے منع کیا تھا؟ یعنی میری بات کہنے سے پھر وہ کہے گا کہ لوگوں کے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں ہی زیادہ حق دار تھا کہ آپ مجھ سے ڈرتے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو اس کو لوگوں کی ملامت کے خوف سے ترک کر دے حالانکہ وہ اس کو قائم کرنے پر قادر ہو۔ (یعنی اللہ کے حکم کو نافذ کرنے پر قادر ہو)

۷۵۷۲: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہرگز نہ روکے کوئی تمہیں حق کی بات کہنے سے جب کہ وہ اس جان کا خطرہ محسوس کر چکا ہو۔

ابوسعید نے کہا ہمیشہ رہی ہمارے ساتھ آزمائش یہاں تک کہ ہم نے کوتاہی کی یا پیچھے ہو گئے ہیں حالانکہ ہم بے شک البتہ پہچانتے ہیں خفیہ طور پر۔

حق گوئی:

۷۵۷۳: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو خبر دی حریری نے ان کو ابومسلمہ سعید بن یزید نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ہرگز نہ منع کرے کوئی بھی تمہیں حق بات کہنے سے جب وہ حق کو دیکھ لے اور اس کو جان لے۔

ابوسعید نے کہا کہ اسی حدیث نے ہی تو مجھ کو ابھارا تھا کہ میں سوار ہو کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا تھا اور جا کر میں نے اس کو وعظ و نصیحت کی تھی۔ اس کے بعد میں واپس لوٹ آیا تھا۔

لوگوں سے خوف اور رب تعالیٰ سے امید و یقین:

۷۵۷۴: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحاق بن حسن بن میمون نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر نے ان کو نہار عبدی نے کہ انہوں نے سنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے پوچھیں گے یہاں تک کہ یہ بھی پوچھیں گے کہ اے بندے تجھے کس چیز نے روکا

(۷۵۷۱)۔۔۔ أخرجه أحمد (۳/ ۳۰ و ۴۷ و ۹۱) وأخرجه ابن ماجه (۴۰۰۸) وقال في الزوائد إسناده صحيح رجاله ثقات

(۷۵۷۲)۔۔۔ أخرجه أحمد (۳/ ۲۹) وابن ماجه (۴۰۱۰) من حديث أبي سعيد مرفوعاً وقال في الزوائد: إسناده صحيح رجاله ثقات

تھا کہ تم نے جب کسی غلط کام کو دیکھا تھا تم اس کو غلط کہتے۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اس کی دلیل و حجت کو سکھائیں گے تو وہ کہے گا اے میرے مالک میں تیرے ساتھ تو یقین رکھتا تھا مگر میں لوگوں سے ڈر گیا تھا یحیٰی بن سعید اس کا متابع لائے ہیں اور اسماعیل بن جعفر بھی ابوطوال عبداللہ بن عبدالرحمن سے۔

۷۵۷۵: ــــ ہمیں اس کی خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان نے ہشام بن سعد کے سامنے بیان کیا۔ انہوں نے نہار سے بیان کیا اور انہوں نے سعید الخدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل قیامت کے دن بندے سے پوچھیں گے اور کہیں گے تجھے کیا ہو گیا تھا کہ جب غلط کام کو دیکھا تھا تم نے اس کو غلط نہیں کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ اس کی حجت اور جواب بھی خود سکھلائیں گے لہٰذا وہ جواب دے گا اے میرے مالک میں نے لوگوں کا خوف کیا تھا اور تجھ سے امید رکھی تھی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احتمال ہے کہ یہ اس شخص کے بارے میں ہو جو لوگوں کے غلبے سے اور رعب سے ڈر گیا ہو اور وہ اس کو اپنے رب سے روکنے اور دفع کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وجوب کی احادیث جو ان دونوں پر قادر ہو بقدر استطاعت اور ان دونوں کو ترک کرنے میں جو خرابی اور خسارہ ہے:

۷۵۷۶: ــــ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو محمد بن ابراہیم قام نے ان کو محمد بن یحیٰی ذہلی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ کی حدود میں واقع ہونے والے اور اس میں سستی کرنے والے کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ایک کشتی میں قرعہ اندازی سے سوار ہوں کہ بعض ان میں سے اوپر کی منزل میں ہوں گے اور بعض نیچے۔ نیچے والے اوپر والوں سے پینے کے لئے پانی مانگیں اور جا کر ان کو اذیت دیں لہٰذا اوپر والے یہ کہیں کہ تم لوگوں نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے ہم تمہیں پانی نہیں دیں گے۔ لہٰذا نیچے والے کلہاڑی اٹھا کر کشتی میں سوراخ کرنا شروع کر دیں کہ ہم نیچے سے اپنے لئے پانی حاصل کریں گے۔ اوپر والے ان سے کہیں کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ (اب دو صورتیں ہوں گی) اگر اوپر والے نیچے غلط کام کرنے والوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیں کہ یہ ان کا معاملہ ہے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ کشتی میں پانی بھر جائے گا اور اوپر نیچے والے سب کے سب غرق ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے جا کر نیچے والوں کو روکنے کے لئے ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور سوراخ نہ کرنے دیں تو تو اوپر نیچے والے سب کے سب بچ جائیں گے۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے۔

کم عقل اور بے وقوفوں کے ہاتھ پکڑلو:

۷۵۷۷: ــــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو حفص نے ان کو اعمش نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کم عقلوں اور بیوقوفوں کے ہاتھ پکڑ لیا کرو۔

(۷۵۷۵)ــــ أخرجه أحمد (۳/۲۷ و ۲۹ و ۷۷) وابن ماجه (۴۰۱۷) وقال في الزوائد: إسناده صحيح ورجاله ثقات

(۷۵۷۶)ــــ أخرجه البخاري (۲۴۹۳) و (۲۶۸۶) والترمذي (۲۱۷۳) وأحمد (۴/۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰)

خاموش رہنے سے امر بالمعروف بہتر ہے:

۷۵۷۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو احمد زبیری نے ان کو عبید اللہ بن ایاد بن لقیط نے ان کو ابو ایاد بن لقیط نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی لیلیٰ نے ابن الخصاصیہ کی بیوی نے اسلام سے پہلے اس کا نام زحم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بشیر رکھا تھا وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی بشیر نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا جمعہ کے دن کے روزے کے بارے میں اور اس بارے میں کہ وہ اس دن کسی سے بات چیت بھی نہیں کرے گا بلکہ چپ رہے گا کیا میں ایسا کر سکتا ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا روزہ ویسے نہ رکھو ہاں مگر ان ایام کے اندر رکھ سکتے ہو جن میں پہلے سے رکھتے آ رہے ہو۔ یا ماہ رمضان میں۔ اور یہ بھی نہیں کر سکتے کہ تم کسی سے کلام نہ کرو۔ البتہ اگر تم امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو تو یہ تمہارے چپ رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔

حق گوئی موت اور رزق سے محرومی کا سبب نہیں ہے:

۷۵۷۹:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابو علی رحبی نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو جہاں حق کی بات کہنا پڑے اور وہ حق کی بات نہ کرے (ایسا نہ کرے کیونکہ) حق بات کہنا نہ تو اس کی موت کو لے آئے گا اور نہ ہی اس کے طے شدہ رزق کو روک سکے گا۔

۷۵۸۰:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن فراس نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو علی بن عاصم نے اس نے اسی سند سے ذکر کیا ہے اس اسناد کو اور حدیث کے اول میں یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ کسی کے قتل پر بھی حاضر نہ ہیں کیونکہ جو وہاں حاضر ہو بے شک اس پر لعنت نازل ہوتی ہے جب تک وہ اس کی طرف سے دفاع نہ کریں اور اس جگہ بھی حاضر نہ رہوں جہاں مظلوم کی مار لگ رہی ہو کیونکہ جو وہاں موجود ہے اس پر بھی لعنت نازل ہوتی ہے۔
کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے مقام پر حاضر ہو جس جگہ حق بات کہی ہو (اور وہ نہ کہے) مگر یہ کہ وہ اس بارے میں کلام کرے کیونکہ ایسا کرنا نہ تو اس کی موت کو لے آئے گا اور نہ ہی اس کو اس کے رزق سے محروم کرے گا۔

حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنا:

۷۵۸۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے اور ان کو احمد بن عبید اللہ نرسی نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو غالب نے ان کو ابو امامہ نے یہ کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (رمی کرتے ہوئے) جمرہ اولیٰ کے پاس سوال کیا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے ان سے جمرہ وسطیٰ پر یہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال جمرہ عقبہ پر کیا۔ اس نے اپنا پیر چمڑے کی بنی ہوئی رکاب میں رکھا

(۷۵۷۸)...... اخرجه البيهقي (١٠/ ٧١) وقال في المجمع (٣/ ١٩٩) وهكذا رواه الطبراني في الكبير (١٢٣٢) ورواه احمد (٥/ ٢٢٥) عن ليلى امرأة بشير انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم والد قيل انها صحابية ورجاله ثقات.

(۷۵۸۱)...... اخرجه النسائي (٧/ ١٦١) وابن ماجه (٤٠١٢) واحمد (٣/ ٩١) و (٣/ ٣١٥) و (٥/ ٢٥١) الحاكم (٥/ ٥٠٥، ٥٠٦) والحميدي (٧٥٢) وهو صحيح بمجموع طرقه

اور سوال کیا کہ کون سا جہاد افضل ہے یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل جہاد ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔ یہ شاہد ہے مرسل ہے جید ہے۔

۷۵۸۲:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابوداؤد حضری نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو طارق بن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ انصاف کہنا۔

حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہو:

۷۵۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو محمد بن عمرو رزاز نے ان کو اسماعیل بن محمد فسوی قاضی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد بن حمدان مروزی نے ان کو ابوشہاب معمر بن محمد بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن حسان نے اور حسن بن دینار نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میں اپنے آپ سے کمتر کو دیکھوں اور اس کو نہ دیکھو جو مجھ سے اوپر ہو۔

اور مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب رہوں اور مجھے یہ وصیت فرمائی کہ میں حق بات کہوں اگرچہ حق کڑوا ہو۔ اور مجھے وصیت کی کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ میں پیچھے رہوں۔ اور مجھے وصیت کی کہ میں اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کروں۔ اور مجھے وصیت کی تھی کہ میں لوگوں سے کسی شئی کا سوال نہ کروں (یعنی کسی سے کچھ نہ مانگو) اور مجھے وصیت کی کہ میں کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھوں بے شک یہ جنت کا خزانہ ہے۔ الفاظ کے سب برابر ہیں۔

جہاد کی قسمیں:

۷۵۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو محمد بن طلحہ بن مصرف نے ان کو زبید نے ان کو عامر نے ان کو ابوجحیفہ نے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ جہاد تین قسم کی ہیں ایک ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا۔ دوسرا زبان کے ساتھ جہاد کرنا تیسرا ہے دل سے اول نمبر جہاد وہ ہے کہ جس پر ہاتھ کے ساتھ جہاد کرتا غالب ہو۔ اس کے بعد زبان کے جہاد کا نمبر ہے۔ اور جس وقت دل اچھائی کو اچھائی نہ سمجھے اور برائی کو برائی نہ سمجھے لہٰذا اس کو اوندھا اور الٹا کر دیا جاتا ہے یعنی او پر والی سمت کو نیچے کر دیا جاتا ہے۔

۷۵۸۴:...... (مکرر ہے) اور اسی سند کے ساتھ کہا محمد بن طلحہ نے جامع بن شداد سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمٰن بن یزید قاری کے پاس تھا ان کے پاس اسود بن یزید کی موت کی اطلاع پہنچی ہم نے اس کی تعزیت کی تو وہ کہنے لگے میرے بھائی اسود فوت ہو گئے ہیں اس کے بعد کہا۔ کہ کہا تھا عبداللہ نے کہ نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے اور باقی اصحاب ریب رہیں گے۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن یہ اصحاب ریب کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ وہ لوگ ہوں گے جو اچھائی کی تلقین نہیں کریں گے اور برائی سے نہیں روکیں گے۔

خصص اسلام:

۷۵۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقبری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے

(۷۵۸۲)...... اخرجه ابوداؤد (۴۳۴۴) والترمذی (۲۱۷۴) وابن ماجه (۴۰۱۱) واحمد (۲۵۶/۵) وهو صحيح بمجموع طرقه

(۷۵۸۳)...... قال فی المجمع (۲۱۶/۴) رواه الطبرانی وفيه ابوالجوزی ولم اعرفه وبقية رجاله ثقات

ان کو ابو اسحاق نے ان کو خالد بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا۔ اسلام ایک حصہ ہے۔ نماز دوسرا حصہ ہے۔ زکوۃ تیسرا حصہ ہے۔ رمضان کے روزے رکھنا ایک حصہ ہے (چوتھا) پانچواں حصہ حج ہے۔ چھٹا حصہ جہاد ہے۔ ساتواں حصہ اچھائی کا حکم کرنا ہے آٹھواں حصہ برائی سے روکنا ہے۔ اور وہ شخص ناکام و نامراد ہو گیا جس کا کوئی بھی حصہ نہ ہو۔

یہ موقوف ہے۔ اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حبیب بن حبیب کی حدیث سے اس نے ابو اسحاق سے اس نے حارث سے اس نے علی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرفوع روایت کے جیسے ذیل میں ہے۔

نجات پانے والے:

۷۵۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو یعلی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حبیب بن حبیب حمزہ کے بھائی نے اس نے اس کو مرفوع ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا کہ اسلام ایک حصہ ہے اور اس نے شک کا اظہار نہیں کیا۔ اور شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۵۸۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی علوی نے ان کو ابو طیب محمد بن علی بن حسن صوفی ان کو سہل بن عمار نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو سالم مرادی نے ان کو عمرو بن حرم نے ان کو جابر بن زید نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانے میں میری امت کو بادشاہ کی طرف سے سختیاں پہنچیں گی اس سے وہی شخص نجات پائے گا۔ جو اللہ کے دین کو پہچانے گا اور اس کو بچا لے گا۔

اور وہ آدمی جو اللہ کے دین کو پہچانے گا اور اس پر خاموش رہے گا۔

اگر وہ کسی ایسے آدمی کو دیکھے گا جو کوئی خیر کا عمل کر رہا ہے تو اسی پر وہ اس سے محبت کرے گا اگر ایسے آدمی کو دیکھے گا جو باطل پر عمل کر رہا ہے تو اسی پر وہ اس سے نفرت کرے گا تو وہ شخص اسی روش کو نجات پائے گا۔

۷۵۸۸:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابو احمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو طارق بن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے اور عرض کیا کہ وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے نہ تو اچھائی کا حکم کیا اور نہ ہی برائی سے روکا۔

عبداللہ نے کہا کہ وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے اپنے دل سے اچھائی کو اچھا نہ سمجھا اور برائی کو برا نہ سمجھا۔

خوبصورت حدیث:

۷۵۸۹:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو عمارہ بن ربیع بن عملیہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی کہ اس سے خوبصورت حدیث ہم نے نہیں سنی مگر کتاب اللہ۔ اس کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے فرمایا بے شک بنی اسرائیل پر جب مدت دراز ہو گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے تھے انہوں نے اپنی طرف سے ایک کتاب گھڑ لی تھی۔ ان کے دلوں نے اس کو حد سے زیادہ چاہا ان کی زبانوں کو وہ میٹھی لگی۔ حالانکہ حق گردش کرتا تھا۔ ان کے درمیان اور ان کی بہت سی شہوات کے درمیان یہاں تک کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے اس طرح پھینک دیا کہ گویا اس کو وہ

(۷۵۸۷) ـــ (۱) فی (ب)

فجاهد علیه بلسانه و یده و قلبه فذاک الذی سبقت له السوابق

جانتے ہی نہیں ہیں۔

کہا کہ اس کتاب کو بنی اسرائیل پر پیش کرو اگر وہ تمہاری اس کتاب پر موافقت کریں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور اگر وہ تمہاری مخالفت کریں تو ان کو قتل کردو۔ کہا کہ نہیں بلکہ اس کو فلاں اپنے عالم کے پاس بھیجو اگر وہ تمہاری موافقت کر لے تو اس کے بعد تمہارے خلاف کوئی بھی اختلاف نہیں کرے گا۔ اور اگر وہ عالم اختلاف کر لیتا ہے تو اس کو قتل کر دو اس کے بعد تمہارے خلاف کوئی بھی اختلاف نہیں کرے گا۔ (چنانچہ یہ منصوبہ طے ہو گیا۔)

لہٰذا انہوں نے اس کتاب کو اس عالم کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ اس نے ایک کاغذ اٹھایا اور اس میں کتاب اللہ کو لکھا اور اس کو قرن میں (ناقوس) کے اندر رکھ کر اس کو اپنے گلے میں لٹکایا اور اس کے اوپر کپڑے پہن لئے اس کے بعد وہاں لوگوں کے پاس آیا۔ انہوں نے اس پر کتاب پیش کی اور اس سے پوچھا کہ کیا تم اس کتاب پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا (یعنی وہ کتاب ہے جو قرن میں ہے۔)

اور زبان سے اس نے یوں کہا میں اس کتاب پر ایمان لایا ہوں مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کے ساتھ ایمان نہ لاؤں؟

دل میں نیت اسی اصلی کتاب کی تھی جو قرن و ناقوس میں چھپی ہوئی تھی ان لوگوں نے سمجھا کہ ہماری اس گھڑی ہوئی اور اختراع کی ہوئی (کتاب کے لئے کہہ رہا ہے) لہٰذا انہوں نے اس عالم کو چھوڑ دیا۔ (اس طرح وہ قتل ہونے سے بچ گیا۔)

فرمایا کہ اس کے اصحاب و احباب ایسے تھے جو اس کا خیال رکھتے تھے جب عالم کی وفات ہو گئی اور انہوں نے غسل دینے کے لئے اس کے کپڑے اتارے تو انہوں نے ناقوس کو دیکھا تو اس میں اصلی کتاب تھی۔ انہوں نے کہا کیا تم نے اس کے قول کو نہیں سمجھا تھا جو انہوں نے کیا تھا کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا ہوں۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کتاب پر ایمان نہ لاؤں۔ اس نے تو اس قول سے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا ہوں جو ناقوس میں ہے۔ فرمایا کہ لہٰذا اسی بنی اسرائیل میں یہیں سے اختلاف پیدا ہوا اور وہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان سب میں اچھا اور بہتر مذہب والے وہ تھے جو اصحاب قرن تھے یعنی ناقوس والے۔

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ بے شک تم لوگوں میں سے جو بھی باقی رہے گا عنقریب منکر اور غلط باتیں دیکھے گا کسی آدمی کی نجات کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ کوئی منکر اور ایسی بری بات دیکھے جس کو بدل نہ سکے گی۔ استطاعت نہ رکھتا ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کے دل کو جانتا ہو کہ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے۔

۷۵۹۰: ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن علی بن احمد معاذی نے ان کو ابو علی صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو خبر دی ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب نے ان کو ابو طفیل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا زندوں کا مردہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو منکر کو اپنے ہاتھ سے بھی نہ بدلے اور نہ ہی زبان کے ساتھ بدلے لہٰذا نہ ہی دل سے اس کو برا جانے۔

۷۵۹۱: ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے معاویہ بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے کہ کیا میں اپنے امیر و حکمران کو معروف کام کی اور نیکی کی تلقین کروں اور اس کو برائی سے منع کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تجھے خوف ہو کہ وہ تجھے قتل کرا دے گا تو پھر نہ کرو۔

۷۵۹۲: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو عوانہ نے اور جریر نے معاویہ سے اس نے اسحٰق سے اس نے سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا کیا میں اپنے امام و خلیفہ کو امر بالمعروف کروں؟ فرمایا کہ اگر تجھے یہ خوف ہو کہ وہ تجھے قتل کر دے گا تو پھر نہ کہو۔ اور اگر تم لازمی طور پر کہنا چاہتے ہو تو پھر اتنی قدر جو تمہارے اور اس کے

درمیان ہوں۔ ابوعوانہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اپنے امام کو مشقت میں نہ ڈال۔

۷۵۹۳ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا کیا میں اس بادشاہ کے پاس نہ جاؤں اس کو امر کروں گا اور نہی کروں گا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو وہ کہے جو تو ارادہ کرتا ہے اس وقت تو ایک آدمی ہوگا۔

نہی عن المنکر نہ کرنے پر عذاب:

۷۵۹۴ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بستی کو عذاب دینے کا حکم دیا تو فرشتے چیخ اٹھے کہ اس بستی میں تیرا فلاں نیک بندہ بھی رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کیسا نیک ہے میرے محرمات کے ارتکاب کرنے والوں کے خلاف ناراض ہونے کی وجہ سے کبھی اس کے چہرے پر بل بھی نہیں آیا۔

یہی محفوظ ہے مالک بن دینار کے قول میں سے۔ اور ایک دوسرے طریق سے جو کہ ضعیف ہے مرفوعاً مروی ہے۔ جیسے ذیل میں ہے۔

۷۵۹۵ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبید بن اسحق عطار نے ان کو عمار بن سیف نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فلاں شہر کو اس کے باسیوں سمیت الٹ دو کہتے ہیں کہ جبرائیل امین نے عرض کیا بے شک ان میں تیرا فلاں نیک بندہ بھی موجود ہے جس نے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی تیری نافرمانی کبھی نہیں کی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو اسی سمیت شہر کو الٹ دے اس لئے کہ میری وجہ سے کبھی بھی ایک لمحے کے لئے بھی اس کے چہرے پر ناپسندیدگی نہیں آئی (نافرمانوں کے خلاف۔)

۷۵۹۶ ــــ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن حامد قطان نے ان کو احمد بن حسین صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مالک بن دینار نے کہا ہم لوگوں نے جب دنیا کے معاملے پر آپس میں اتفاق کرلیا ہے ہم لوگ ایک دوسرے کو نہ تو امر بالمعروف کرتے ہیں اور نہ ہی نہی عن المنکر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اسی حالت پر زیادہ دیر نہیں چھوڑیں گے کاش کہ معلوم ہوتا کہ کونسا عذاب نازل ہوجائے۔

بعض کو بعض کے ذریعہ دفع کرنا

۷۵۹۷ ــــ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو حاتم رازی نے ان کو ابومعمر ہزلی نے ان کو ابوعبید حداد نے وہ عبدالواحد بن واصل ہے ان کو راشد (امام مسجد بن عروبہ) نے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض

اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرنا نہ ہوتا تو زمین میں فساد برپا ہوجاتا۔

ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نماز کے ساتھ بے نماز سے اور حاجی کے ساتھ غیر حاجی سے اور زکوٰۃ دینے والے کے ساتھ زکوٰۃ نہ دینے والے سے دفع کرتا ہے (اور حفاظت کرتا ہے)

میں نے کہا کہ یہ معمول تو جب تک اللہ چاہے گا جاری رہے گا۔ اور کبھی وہ انہیں چھوڑ کر نظر انداز کردے گا تو پھر سب کے سب ہلاک

ہو جائیں گے جب فساد بہت ہو جائے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو آپ کے اعمال و نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔ پیچھے آنے والی حدیث گزر چکی ہے۔

٧٥٩٨: ..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اس نے زینب بنت ابو سلمہ سے اس نے حبیبہ سے اس نے اپنی والدہ رضی اللہ عنہا حبیبہ سے اس نے زینب زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتی ہیں کہ حضور نیند سے اس حالت میں اٹھے کہ چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا اور کہہ رہے تھے لا الٰہ الا اللہ تین بار یہ کلمہ پڑھنے کے بعد فرمایا عربوں کے لئے اس شر سے ہلاکت اور خرابی ہے جو کہ قریب آچکا ہے۔ یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ کھول دیا گیا ہے اس کی شکل آپ نے اپنی انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے حالانکہ ہمارے اندر نیک صالح لوگ بھی ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ ہاں جب برے لوگ زیادہ ہو جائیں گے۔ یا جب زنا عام ہو چکا ہوگا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے سفیان بن عیینہ کی حدیث سے۔

٧٥٩٩: ..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے بطور املاء کے بتایا اپنے حافظہ سے ٣٢٥ھ میں ان کو خبر دی محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عمرو بن عثمان رقی نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین پر سختیاں اتارتے ہیں۔ حالانکہ بعض ان میں نیک لوگ بھی ہوتے ہیں وہ بھی دوسروں کی ہلاکت کے ساتھ ہلاک ہو جاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بے شک اللہ سبحانہ جس وقت اپنی سزا اہل زمین پر اتارتے ہیں تو وہ نیک لوگوں کے اجل بھی لے آتی ہے۔ لہٰذا وہ بھی ان کی ہلاکت کے ساتھ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں بعد میں اپنے اعمال اور اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

زمین پر جب برائی عام ہو جائے:

٧٥٩٩: ..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن علوی نے ان کو ابو نصر محمد بن حمدویہ مقری نے ان کو محمود بن آدم نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو جامع بن ابو راشد نے ان کو منذر ثوری نے ان کو حسین بن محمد نے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دھرتی پر برائی عام ہو جائے اللہ تعالیٰ اہل زمین پر اپنا غضب نازل کرتے ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ حالانکہ ان میں اہل طاعت بھی تو ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ بعد وہ اللہ کی رحمت کی طرف رجوع کریں گے۔

٧٦٠٠: ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی اصم نے ان کو جعفر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے اس نے سنا حضرت مالک بن دینار سے انہوں نے یہ آیت پڑھی تھی۔

وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون (النمل ٤٨)

شہر میں نو افراد کا گروہ تھا جو کہ زمین پر فساد مچاتے تھے اصلاح نہیں کرتے تھے۔ مالک بن دینار نے فرمایا۔ (کہ وہاں تو نو افراد تھے اللہ نے ان کا ذکر بھی کر دیا تھا) آج ذرا غور فرمائیں کہ ہر قبیلے میں اور ہر محلہ میں (ہر شہر میں ہر ملک میں تمام ملکوں میں پوری دنیا میں) کتنے لوگ ہیں جو دھرتی پر فساد برپا کر رہے ہیں اصلاح نہیں چاہتے۔

(٧٥٩٨) أخرجه البخاري (٣٣٤٦، ٣٥٩٨، ٧٠٥٩، ٧١٣٥) ومسلم في الفتن ١ و ٢ والترمذي (٢١٨٧) وابن ماجه (٣٩٥٣) وأحمد (٦/٤٢٨ و ٤٢٩)

کہ مومنوں میں سے بعض کی بعض کے ساتھ باہم مہربان ہونے کی مثال اور ان کے بعض کی بعض کے ساتھ خیر خواہی اور ان کے بعض کی بعض کے ساتھ شفقت سے ایسے ہیں جیسے اس کے جسم کا کوئی حصہ بیمار ہو جائے تو اس کے لئے اس کا پورا جسم بے آرامی و بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے جب اس کا بعض جسم درد کر رہا ہو۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے اسحق بن ابراہیم سے۔

مؤمن مؤمن کیلئے مثل دیوار ہے:

۷۶۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی کوفی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو یزید بن ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ بے شک مومن مومن کے لئے مثل ایک دیوار کے ہے جس کی ایک اینٹ دوسری کے ساتھ مل کر اس کو مضبوط بناتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو آپس میں ایک دوسری میں ڈال کر دکھایا کہ ایسے۔ بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ابواسامہ سے۔

سفارش کرنے پر اجر:

۷۶۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے اور ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان دونوں کو ابوالازہر نے ان کو ابواسامہ نے بھی ان کو برید بن عبداللہ بن ابوبردہ نے اس نے اپنے دادا ابوبردہ سے اس نے ابوموسیٰ سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب ان کے پاس سائل آتا۔

فرمایا کہ اور قطان کی ایک روایت میں ہے۔ ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سفارش کرو تم اجر دیے جاؤ گے اللہ تعالیٰ جو چاہے گا اپنے نبی کی زبان پر فیصلہ کرائے گا۔

۷۶۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے بھی اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ جب ان کے پاس آیا۔ اور بسا اوقات یوں کہا کہ جب ان کے پاس سائل آیا۔ یا صاحب حاجت آیا۔ تو فرمایا سفارش کرو۔

اور کہا اپنے رسول کی زبان پر جو کچھ اس نے چاہا۔ نقل کیا ہے اس کو بخاری نے ابوکریب سے اس نے ابواسامہ سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق یعنی برید سے۔

جو کسی کی پردہ پوشی کرے گا بروز قیامت اس کی پردہ پوشی کی جائے گی:

۷۶۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو

(۷۶۱۱)...... اخرجه البخاری (۴۸۱) و (۲۴۴۶) و (۶۰۲۶) ومسلم فی البر (۶۵) والترمذی (۱۹۲۸) والنسائی (۷۹/۵) واحمد (۴۰۵/۴ و ۴۰۹) وقال أبوعیسی: هذا حدیث حسن صحیح

(۲)...... فی ن (السامة)

(۷۶۱۲)...... اخرجه البخاری (۱۴۳۲) و (۶۰۲۷) و (۷۴۷۶) ومسلم فی (۲۶۲۷) وأبوداود (۵۱۳۱) والترمذی (۲۶۷۲) والنسائی (۷۸/۵) واحمد (۴۰۰/۴ و ۴۰۹ و ۴۱۳) والحمیدی (۷۷۱) والبیهقی (۱۶۷/۸) والقضاعی فی مسند الشهاب (۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱) کلهم من حدیث أبی موسی مرفوعاً

وقال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح

فی ط ولا یشتمه بدل ولا یسلمه

زید نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے یہ کہ سالم بن عبداللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ مسلم مسلم کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور مشکل کھول دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی قیامت کی مشکلات میں سے ایک مشکل آسان کر دے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا یحییٰ بن بکیر سے اور مسلم نے قتیبہ سے اس نے لیث سے۔

۷۶۱۵:... ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن یعقوب ایادی نے بغداد میں ان کو ابوجعفر عبداللہ بن اسماعیل نے بطور املاء کے ان کو احمد بن عبدالحمید عطاردی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مؤمن کی تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں اور جو شخص کسی مؤمن کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی مدد کرنے میں لگا رہتا ہے وہ جب تک اپنے بھائی کی معاونت کرتا رہتا ہے۔ یہ دوسرے طریق سے اعمش سے منقول ہے۔

مسلمان پر روزانہ صدقہ لازم ہے:

۷۶۱۶:... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوعلی سقا نے ان کو محمد بن یزداد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ہشام بن عبدالملک نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابوبردہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر ہر روز ایک صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے عرض کیا گیا کہ اگر وہ کچھ نہ پائے؟ (یعنی صدقہ کرنے کو کچھ بھی نہ ہو۔)

فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔

عرض کیا گیا کہ اگر وہ استطاعت نہ رکھے یا نہ پائے کوئی چیز۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معروف کا حکم کرے یا کہا کسی چیز کی تلقین کرے۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے کبھی راوی کہتا تھا کہ اگر وہ کوئی چیز نہ پائے۔ فرمایا کہ حاجت مند کی اور مجبور کی مدد کرے عرض کیا گیا کہ اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے۔ فرمایا کہ شر و برائی سے رک جائے بے شک یہی صدقہ ہے اس کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۷۶۱۷:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر محمد بن محمد بن احمد بن رجاء نے دونوں کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو محاضر بن مورع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو ابوالقاسم نے ان کو بنت احمد بن منیع نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومراوح غفاری نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے؟

(۷۶۱۴) اخرجہ البخاری (۲۴۴۲) و (۶۹۵۱) ومسلم (۲۵۸۰) وابوداؤد (۴۸۹۳) والترمذی (۱۴۲۵) واحمد (۹۱/۲) وابن حبان فی الاحسان (۵۳۳) والبیہقی (۹۴/۶) و (۲۰۱/۸)

(۱) فی ب (ولا یشتمہ) (۲) فی الاصل (من مکان)

(۷۶۱۶) اخرجہ البخاری (۱۴۴۵) و (۶۰۲۲) ومسلم (۱۰۰۸) والنسائی (۶۴/۵) والدارمی (۲۰۹/۲) واحمد (۳۹۵/۴ و ۴۱۱)

ایمان باللہ۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس کے مالک کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو اور قیمت زیادہ ہو۔

اور محاضری کی روایت میں ہے کہ جس کی قیمت زیادہ مہنگی ہو کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یہ فرمایئے کہ اگر میں نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ کسی کام کرنے والے کی مدد کر یا مجبور ہے بس کے لئے خود محنت کر۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ بتایئے کہ اگر میں بعض عمل سے عاجز آ جاؤں؟ فرمایا پھر تو اپنے شر کو لوگوں سے روک دے۔ بے شک وہی صدقہ ہے تیرا تیرے نفس پر اور محاضری کی ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے کہا یہ بتایئے کہ اگر میں اس سے عاجز ہو جاؤں؟ فرمایا کہ پھر تو اپنے شر سے لوگوں کو بچا یہی صدقہ ہے جس کے ذریعہ اپنے اوپر صدقہ کر سکتا ہے۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے خلف سے اس نے ہشام سے۔

۷۹۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے کہ سعید بن ہلال نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابوسعید مولیٰ مہدی سے اس نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد آدم کے ہر فرد پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اس پر صدقہ واجب ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ کیا صدقہ ہے؟ کہاں سے آئے گا ہمارے پاس صدقہ کہ ہم اس کا صدقہ کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر و بھلائی کے دروازے بہت سارے ہیں۔ تسبیح کرنا۔ تحمید کرنا۔ تکبیر کہنا تہلیل (لاالٰہ الا اللّٰہ) پڑھنا اچھائی کی تلقین کرنا۔ برائی سے روکنا۔ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بہرے کو سنوانا۔ اندھے کو راستہ بتانا۔ حاجت مند کو اس کی حاجت پر رہنمائی کرنا کوشش کر کے اپنے پاؤں کے ساتھ پریشان فریادی کے ساتھ (مدد کے لئے) چلنا اور اپنے بازوؤں کے ساتھ کوشش کر کے کمزور کا بوجھ اٹھانا یہ سب صدقات ہیں تیری طرف سے تیرے اپنے نفس پر۔

حاجت مند کی حاجت پوری کرنا بھی صدقہ ہے:

۷۹۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو سلیمان بن مہران نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو البختری نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! دولت مند لوگ اجر لے گئے ہیں (یعنی نیکی کے کاموں میں خرچ کر کے سارے اجر کما لیتے ہیں۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نمازیں نہیں پڑھتے ہو۔ روزے نہیں رکھتے ہو۔ جہاد نہیں کرتے ہو۔ ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یہ کام تو ہم بالکل کرتے ہیں مگر یہ کام تو وہ بھی کرتے ہیں جیسے ہم کرتے ہیں۔ وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں مگر ہم صدقہ نہیں کر سکتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اندر تو کثیر صدقہ ہے۔ تیرے ذرا سے اضافی بولنے میں جس سے تو حاجت مند کی حاجت پوری کر دے تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور جو شخص سن نہیں سکتا اس کو سنوا دینے میں صدقہ ہے۔

اور رزاز کی روایت میں یوں ہے کہ حاجت مند کی حاجت پوری کرنا صدقہ ہے اور نابینا آدمی کو راستہ خود دیکھ کر بتا دینا صدقہ ہے اور تیری اضافی طاقت میں جب کہ تو کمزور کی اعانت کر دے صدقہ ہے اور تیرا راستے سے تکلیف دہ شئی کو ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی گھر والی کے ساتھ تیرا

(۷۹۱۷)...... أخرجه البخاري (۲۵۱۸) ومسلم في الإيمان (۱۳۶) وأحمد (۳۸۸/۲) و (۱۵۰/۵ و ۱۷۱)

(۷۹۱۸)...... أخرجه أحمد (۱۶۸/۵، ۱۶۹)

(۱)...... في أ (المهدي)

(۷۹۱۹)...... أخرجه أحمد (۱۵۲/۵ و ۱۶۸)

(۱)...... كلمة غير مقروءة

صحبت کرنا بھی صدقہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایک انسان ہم میں سے اپنی انسانی و جنسی خواہش پوری کرتا ہے اس میں بھی صدقہ ہے؟ اس میں بھی اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بتاؤ ذرا کہ اگر تم اس فعل کو بے محل پر غیر حلال جگہ پر تو کیا تجھ پر گناہ ہوگا؟ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ بالکل گناہ ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ برائی کو شمار کرتے اس کا حساب لگاتے ہو اور خیر کو شمار نہیں کرتے اس کا حساب نہیں لگاتے۔

اور ابوالبختری کی روایت میں ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بطور مرسل روایت ہے اور اس کے گئی شواہد موجود ہیں اسی کے الفاظ میں۔

راستہ وغیرہ میں بیٹھنے کی ممانعت:

۷۶۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن زریع نے "ح" اور انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے مسدد نے ان کو بشر بن مفضل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبدالرحمن بن اسحق نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میدانوں اور او نچائیوں پر بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر یہ کہ تم اس کا حق ادا کرو لوگوں نے پوچھا کہ اس کا حق کیا ہے یا رسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کا جواب دینا جب وہ الحمدللہ کہے اور نگاہیں نیچی رکھنا، اور راستے کی رہنمائی کرنا۔

۷۶۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حسین بن عیسیٰ نے نیساپوری نے ان کو ابن مبارک نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو اسحق بن سوید نے ان کو ابوحجیر عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی قصہ میں کہ تم لوگ مدد کرو مجبور مظلوم کی اور راستہ بتاؤ بھٹکے ہوئے کو۔

۷۶۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن سعید بن مویہ نسوی نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو یونس بن عبید اللہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحق نے ان کو براء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے وہ لوگ راستے پر بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہرحال اگر تم لوگ راستے پر بیٹھتے ہی ہو تو پھر راستے کی رہنمائی کیا کرو۔ اور سلام کا جواب دیا کرو اور مظلوم کی اعانت کیا کرو۔

۷۶۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حکیم مروزی نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو شعبی نے نہ بیٹھے ربیع بن خیثم کسی راستے میں کسی نشست پر مگر فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں کسی آدمی پر ظلم ہو اور میں اس کی مدد نہ کرسکوں یا کوئی آدمی کسی پر زیادتی کرے اور میں اس کے بارے میں گواہی دینے کا مکلف نہ بن جاؤں یا کوئی شخص مجھے سلام کرے اور میں اس کا جواب نہ دے سکوں۔ یا کسی سوار سے کوئی شئی گرجائے اور میں اٹھا کر اس کو نہ دے سکوں۔ کہتے ہیں کہ شعبی نے یہ ذکر کیا تھا اور ہم لوگ ان کے پاس ان کے گھر میں آتے جاتے تھے۔

۷۶۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحق فزاری نے اس نے صفوان بن عمرو سے اس نے ابوالیمان سے اس نے یزید بن اسود سے انہوں نے کہا کہ البتہ تحقیق میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے۔ اس امت کے سلف میں سے کہ ایک آدمی اگر دریائے دجلہ میں گر جاتا تو آواز لگاتا اے اللہ کے بندو پہنچو مدد کے لئے۔ تو لوگ

(۷۶۲۰)...... أخرجه الحاكم (۴/۲۶۴، ۲۶۵)

(۱)...... رواه بنحوه البخاري (۲۴۶۵) و (۶۲۲۹) وأبوداود (۴۸۱۵) وأحمد (۳/۳۶ و ۴۷) و (۲/۳۰)

میں نے اس روایت کو اسی طرح پایا ہے ابو نصر سے۔

فرشتوں کے ذریعہ مومن کی حفاظت:

۷۶۲۱:۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار نے ان کو احمد بن محمد بن نصر لباد نے ان کو حبان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن زوران خیاط نے ان کو حسن بن عیسیٰ نیساپوری نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نے کہ اسماعیل بن یحییٰ معافری نے اس کو خبر دی ہے کہ سہل بن معاذ بن انس نے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن کی حمایت کرے کسی منافق سے جو اس کو عیب لگائے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیں گے جو قیامت میں جہنم کی آگ سے اس کی حفاظت کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کسی شئی کی تہمت لگائے یا نے ساتھ وہ اس کو عیب دار دکھانے کا ارادہ کرتا ہے۔

اور لباد کی ایک روایت میں ہے جو شخص کسی مسلمان عورت کو تہمت لگائے جس سے وہ اس کو عیب لگانا چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر روک دے گا اس وقت تک جب تک وہ اس تہمت سے بری نہ ہو جائے اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے سنن میں عبداللہ بن محمد بن اسماعیل سے اس نے ابن مبارک سے۔

۷۶۲۲:۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو العباس قاسم بن قاسم سیاری نے ان کو ابو الموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ بن سلیم بن زید مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے سنا اسماعیل بن بشیر مولیٰ ابن فضالہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے اور ابو طلحہ بن سہل انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں کوئی ایسا مرد جو کسی مسلمان کو رسوا کرتا ہے کسی ایسے مقام پر جس میں وہ اس کی حرمت کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کی عزت کو گھٹاتا ہے مگر اللہ اس کو ایسے مقام پر بے عزت کرے گا جس میں وہ چاہتا ہوگا کہ اس کی نصرت ہو۔

اور نہیں کوئی آدمی جو کسی مسلمان کی مدد کرتا ہے ایسے مقام پر جس میں اس کی عزت کم کی جاتی ہے اور اس کی حرمت توڑی جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس مدد کرنے والے انسان کی ایسے مقام پر نصرت کرے گا جہاں وہ چاہے گا کہ اس کی نصرت کی جائے۔

مومن کی عزت کا دفاع کیا جائے:

۷۶۲۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے ان کو ابن عیاش نے یعنی عبداللہ قتبانی نے ان کو موسیٰ بن جبیر نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے سامنے کسی مومن کو ذلیل کیا جائے اور وہ اس کی مدد کرنے پر قادر ہو مگر پھر بھی اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کے سامنے ذلیل کرے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کو برا کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس جہنم کا کھانا کھلائے گا۔ اور جو شخص مومن کو برا لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مثل اہل جہنم کا لباس پہنائے گا۔

۷۶۲۴:۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو طاہر

(۷۶۲۲):۔ عزاه في الجامع الصغير الى احمد (۳/۴۸۷) وقال حديث حسن

(۷۶۲۳):۔ عزاه في الجامع الصغير الى البيهقي في الشعب (۸/۱۶۸) عن ابي الدرداء وقال حديث حسن.

(۲/۲) [illegible] (۸/۱۰۱)

فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ نے دونوں کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے ان کو حکم نے ان کو ابن ابودرداء نے ان کو ابودرداء نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی بے عزتی کی (برا بھلا کہا) ایک اور آدمی نے پلٹ کر اس کو اس کا جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتے ہوئے جواب دے اس کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب بن جائے گا۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن ابوالدرداء اور اصل وہ بلال بن ابودرداء ہے۔

۷۶۳۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو احمد بن حجاج مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابوبکر نہشلی نے ان کو مرزوق نے اور ابن کثیر نے ان کو ام درداء نے ان کو ابودرداء نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کا جہنم کی آگ سے دفاع کرے گا۔

مسلمان بھائی کی غائبانہ مدد کرنا

۷۶۳۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر نے ان کو لیث بن ابوسلیم نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا سوائے اس کے کہ اس نے کہا عنہ نار جھنم ۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی۔

انا لننصر رسلنا والذین امنوا (غافر۵۱)

بے شک ہم رسولوں کو بھیجتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں الخ۔

۷۶۳۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو ابویحییٰ ناقد نے ان کو ابراہیم بن حمزہ زبیری نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو حمید نے ان کو حسن نے ان کو انس نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غائبانہ اپنے بھائی کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے۔ عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو حمید نے ان کو حسن نے انس رضی اللہ عنہ سے اور اس کو روایت کیا ہے یونس بن عبید نے ان کو حسین نے ان کو عمران بن حسین نے موقوف روایت کے طور پر۔

۷۶۳۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب نے اپنی اصل تحریر سے ان کو خبر دی اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے ان کو عمران بن حسین نے ۔ فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غائبانہ مدد کرے اور وہ اس کی نصرت کی استطاعت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں مدد کرے گا۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی سند سے مرفوع روایت بھی منقول ہے۔

۷۶۳۹ ۔۔۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد کعبی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن بن ابوالحسن نے ان کو عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص

(۷۶۳۵)۔۔۔ عزاہ فی الجامع الصغیر الی احمد فی مسندہ (۶/۴۴۹ و ۴۵۰) والترمذی کلاھما عن ابی الدرداء

(۷۶۳۷)۔۔۔ عزاہ فی الجامع الصغیر الی البیہقی فی السنن (۸/۱۶۸) والضیاء کلاھما عن انس وقال : حدیث صحیح

(۷۶۳۹)۔۔۔ راجع تعلیقنا السابق

غائبانہ اپنے بھائی کی مدد کرے حالانکہ وہ مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

مسلمان بھائی کو خفیہ طور پر نصیحت کرنا:

۷۶۳۰: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عبد الحکیم بن منصور نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو عمران نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غائبانہ اپنے بھائی کی مدد کرے حالانکہ وہ مدد کرنے پر قادر ہو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

۷۶۳۱: ... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان حناط نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو سعید بن عبد الجبار زبیدی نے ان کو یزید بن اسود نے ان کو صالح بن زیدون نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ام درداء سے وہ کہتی ہیں۔ جس شخص نے خفیہ طریقے سے اپنے بھائی کو وعظ نصیحت کی اس نے اس شخص کو زینت بخشی اور جس نے اس کو اعلانیہ اور ظاہری وعظ کیا اس نے اس کو عیب دار کیا۔ یا عیب لگایا۔

۷۶۳۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے احمد بن ابو الحواری سے ان کو عبد الرحمن بن مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بن حی کی عادت تھی کہ وہ جب کسی کو نصیحت کرتے تھے تو اس نصیحت کو تختیوں میں لکھ کر اس کو دے دیتے تھے۔

میں نے کہا اور اسی کی مثل ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ وہ جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس کی سیدھی نسبت کسی آدمی کی طرف نہیں کرتے تھے بلکہ وہ یہ کہتے تھے کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ ایسا ایسا کہتے ہیں۔

۷۶۳۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو عاصم نے۔ اور ہمیں حدیث بیان کی امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو عمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ بصری نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو عبید اللہ بن ابو زیاد نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے بھائی کا غائبانہ اس کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو آزاد کرے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ اس کو آگ سے نجات دے گا۔ یہ ابو عبد اللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں اور امام کی روایت میں ہے کہ ہمیں خبر دی شہر بن حوشب نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو جہنم سے بچالے۔

مومن مومن کے لئے آئینہ ہے:

۷۶۳۴: ... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو مطلب بن عبد اللہ بن حنطب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے۔ جہاں اس کی حیثیت دیوالی ہو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اس کے پیٹھ پیچھے اور اس کی ہونے والی اس کی نقصان کو اس سے روک دیتا ہے اور مومن مومن کا آئینہ ہے۔ اسی طرح کہا ہے ثوری نے۔

۷۶۳۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا۔ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ

(۷۶۳۳) عزاه في الجامع الصغير إلى أحمد في مسنده (۶/۴۶۱) والطبراني في الكبير (۲۴/۱۷۶) كلاهما عن أسماء بنت يزيد وقال: حديث حسن.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے جہاں اس کو ملتا ہے۔ اس کے نقصان کو اس سے روکتا ہے اور اس کے پیٹھ پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۷۶۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علان بن ابراہیم کرخی نے ہمدان میں ان کو حسین بن اسحاق عجلی نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو ابراہیم بن بشار رمادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے کہا گیا آپ کو اس بات سے خوشی ہوگی کہ آپ کا عیب آپ کو بتایا جائے؟ فرمایا بہرحال اگر دوست کی طرف سے ہو تو پھر بہت اچھی بات ہے اور اگر ڈانٹنے والے یا خوش ہونے والے دشمن کی طرف سے ہو تو پھر خوشی نہیں ہوگی۔

۷۶۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوسعید احمد بن محمد شرمقانی سے اس نے احمد بن محمد بن عمرو شافعی سے اس نے سنا محمد بن عبدوسے اس نے سنا سہل بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے تھے۔ جس کا اصل پاک ہو اس کا ظاہری اور موجودہ منظر بھی خوبصورت ہوتا ہے۔

۷۶۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن بصری نے ان کو محمد بن عمرو بن نافع نے ان کو ابوجعفر نے ان کو علی بن حسن نے ان کو سعید نے ان سے قتادہ نے ان سے انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ مومن ایک دوسرے کے لئے خیر خواہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ ان کے گھر و رہائش جدا جدا ہوتی ہے اور ان کے جسم جدا جدا ہوتے ہیں۔ اور منافق ایک دوسرے سے دھوکہ کرنے والے ہوتے ہیں وہ آپس میں جھگڑتے ہیں اگرچہ ان کے گھر و رہائش ایک ساتھ ہو اور جسم بھی ایک ساتھ ہوں۔

اس سند میں راوی ضعیف ہے۔

مومن کا دوسرے مومن کی حاجت روائی کرنا:

۷۶۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب سے ان کو ابوالفضل عباس بن الولید بن مزید بیروتی نے ان کو خبر دی ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالوہاب بن ہشام بن غاز نے ان کو ان کے والد ہشام نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے صاحب اقتدار یا بادشاہ تک رسائی کا ذریعہ بن جائے کسی نیکی کروانے کے لئے یا کسی مشکل کام کو آسان کروانے کے لئے اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرے گا پل صراط پر گذرتے وقت جس دن بہت سے قدم پھسل پڑیں گے۔

اس کے بعد میں نے ملا محمد بن عبدالوہاب سے اس نے مجھ کو ایسی ہی حدیث بیان کی اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے نبی کریم سے اسی مذکورہ حدیث کی مثل۔

۷۶۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن ابوداؤد المنادی نے ان کو ابوجعفر نے ان کو یونس بن محمد بن موہب نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو نصر بن حاجب ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ایک سائل کھڑا ہوا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے دوبارہ سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سائل سے منہ نہیں پھیرتے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سائل سے یونہی منہ نہیں پھیرتا مگر یہ کہ میری اس میں کوئی غرض و مصلحت ہو۔ میں اس وقت یہ چاہ رہا تھا کہ تم میں سے کوئی آدمی اس کے لئے سفارش کرے لہٰذا اس کو بھی اجر مل جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک مسلم کی حاجت پوری کرنے میں

رہتا ہے جب تک وہ اپنے کسی بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے۔

جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ یہ جان لے کہ اللہ کے نزدیک اس کا کیا مقام ہے اس کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے خود اس کے نزدیک اللہ کا کیا مقام ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اسی مقام پر رکھتا ہے جہاں وہ رب کو رکھتا ہے۔

۷۶۵۱ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس ازہری سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر بن خاقان نے ان کو علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عیسیٰ بن یونس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ جب ابو حنیفہ کو بتایا گیا کہ وہ جعفر فرائضی کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو ان سے پوچھا گیا اے اللہ کے ولی آپ اس کافر کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں؟ کہ میں اس سے مومن کے بارے میں پوچھوں اور وہ مجھے اس کے بارے میں کوئی جواب دے۔

مومن کی حاجت روائی پر حج وعمرہ کا ثواب:

۷۶۵۲ ..... ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو بکر بن خالد اسدی نے ان کو ابو حمزہ ثمالی نے ان کو علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے ایک آدمی آیا اس نے ان سے کہا اے ابو محمد میرے ساتھ فلاں آدمی کے پاس چلئے میرا ان سے فلاں کام ہے۔ انہوں نے طواف چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ چلے گئے۔ جب چلے گئے تو ایک آدمی نے جو اس کا حاسد تھا جس کے ساتھ وہ گئے تھے آیا اور کہنے لگا اے ابو محمد آپ نے طواف چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ چلے گئے! کہتے ہیں کہ حسن بصری نے اس سے کہا میں اس کے ساتھ کیسے نہ جاتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی کسی حاجت کے لئے جائے اور اس کی حاجت پوری ہو جائے تو اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرہ لکھ دیا جاتا ہے اور اگر حاجت پوری نہ ہو تو اس کے لئے ایک عمرہ لکھا جاتا ہے میں نے تو ایک حج اور ایک عمرہ کما لیا ہے اور اپنے طواف کے لئے بھی لوٹ آیا ہوں۔

مومن کی حاجت روائی اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے:

۷۶۵۳ ..... ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی بن محمد دامغانی نے بیہقی نے ان کو ابو احمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن بن شعیب مدائنی نے مصر میں۔ ان کو احمد بن علی بن افلح نے ان کو یحییٰ بن یزید مہ نے جنی ابن الحارث نے ان کو ان کے والد نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی ایک شخص کے لئے میری امت میں سے اس کی کوئی حاجت پوری کرتا ہے یا ارادہ کرتا ہے کہ وہ خوش ہو جائے اس کے ساتھ اس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

امام احمد نے فرمایا کہ اللہ کا خوش ہونا اس بندے کی اطاعت کو احسن طریقے سے قبول کرنا اور اس کو پسند کرنا ہے۔

۷۶۵۴ ..... ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو المغلس حبیب بن خالد بن عبدالملک بن قدامہ ضمیری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ ذکر کرتے تھے عابدین ربیعہ ضمیری سے کہ علی بن بکیر نے

(۷۶۵۲) (۱) کررت فی الأصل لحذف للمکرر

عزاہ السیوطی فی الجامع الصغیر إلی هذا المصدر وقال . حدیث ضعیف

(۷۶۵۴) (۱) فی (ر) أبی

۷۶۶۸ ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو اسماعیل سلمی نے ان کو ابو صالح عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو اسحاق بن عبدالرحمٰن نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک داؤد علیہ السلام! اپنے رب کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے کون سا بندہ تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد! میرے بندوں میں سے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کا دل صاف ہو جس کے ہاتھ صاف ہوں جو کسی کے پاس برے ارادے سے نہیں آتا اور کسی کی غیبت نہیں کرتا۔ (وہ اس صفت پر تا ابد باقی رہے کہ) پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں مگر وہ اپنی اس فطرت سے نہیں ٹلتا۔ مجھے محبوب رکھتا ہے اور اس کو بھی محبوب رکھتا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے میرے بندوں میں محبوب بناتا ہے۔ داؤد علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! بے شک تو جانتا ہے کہ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں اور اس کو بھی محبوب رکھتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ مگر میں تجھے تیرے بندوں کے نزدیک کیسے محبوب بناؤں؟۔

فرمایا ان کو تذکیر وعظ کیجئے میری آیات کے ساتھ میری آزمائش اور میری نعمتوں کے ساتھ۔ اے داؤد! کوئی بھی بندہ نہیں ہے جو مظلوم کی مدد کرے یا اس کے ظلم کے وقت اس کے ساتھ چلے مگر میں اس کے قدم جما دوں گا جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے۔

حاجت روائی کرنے والے پر فرشتوں کا سایہ ہوتا ہے:

۷۶۶۹: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل سامری نے ان کو حسن بن عرفہ عبدی نے ان کو علی بن ثابت جزری نے ان کو جعفر بن میسرہ اشجعی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کی کسی حاجت کو پوری کرنے چلتا ہے حتیٰ کہ اس کو پورا کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ پانچ ہزار فرشتوں کے ذریعہ اس پر سایہ کرتے ہیں وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس پر رحمت بھیجتے ہیں اگر صبح کو چلتا ہے تو شام تک اور اگر شام کو چلا تو صبح تک فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں۔ جو بھی قدم اٹھاتا ہے ہر قدم کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ہر قدم کو جب رکھتا ہے تو اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

اور راوی نے دوسری بار خطیئۃ کی جگہ سیئۃ کہا۔ جعفر بن میسرہ ضعیف ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

فریادرسی کرنے والے کے لئے مغفرت:

۷۶۷۰: ... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوداؤد خفاف نے جو ابو یحییٰ خفاف کے بھائی ہیں ان کو غسان بن فضل نے ان کو عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی نے ان کو زیاد بن ابوحسان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص پریشان حال مظلوم کی فریادرسی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر مغفرتیں لکھ دیتا ہے ان میں سے ایک ایسی ہوتی ہے جس میں اس کے تمام معاملے کی اصلاح اور درستگی ہوتی ہے اور بہتر باقی قیامت میں اس کے لئے بطور درجات کے ہوں گی۔

امام احمد نے فرمایا: اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مسلم بن صفت نے زیاد سے اور زیاد بن ابوحسان کے لئے اس کو روایت کرتے ہیں۔

(۷۶۷۰) عزاه في الجامع الصغير إلى الخرائطي في مكارم الأخلاق والبيهقي في هذا المصدر كلهم عن أنس وقال: حديث ضعيف.

(۱) في (ن) التميمي.

جائیں گی) اور جو شخص کسی ناحق اور باطل امر میں جھگڑا کرے اور وہ جانتا ہو ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے ہٹ جائے۔ اور جو شخص کسی مؤمن کے بارے میں وہ بات کہے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو ٹھہرائے گا جہنمیوں کی پیپ کی جگہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دے اس غلط بات کو۔

۷۶۷۴:...ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ بجیر بن ریسان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ ان سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف مدد چاہتے تھے وہ یمن کے عامل بھی تھے حضرت ابن عباس نے اس سے کہا کہ تم ہو سے ظالم آدمی ہو کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تیرے بارے میں سفارش کرے یا تیرا دفاع کرے۔

ظالم کے ساتھ چلنے کی ممانعت:

۷۶۷۵:...ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو جو اسماعیل ترمذی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبداللہ بن سالم نے ان کو زبیر بن محمد بن ولید نے ان کو عامر نے ان کو عیاش بن مؤنس نے یہ کہ ابوالحسن نمران رحبی نے اس کو حدیث بیان کی ہے یہ کہ اوس بن شرحبیل بنی مجمع میں سے ہیں اس نے اس کو حدیث بیان کی کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو شخص ظالم کے ساتھ چل کر اس کو تقویت دے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے وہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

ہمارے شیخ نے اس کی سند کو ثابت نہیں کیا۔ اور روایت صحیح ہے جیسے میں نے اس کو لکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جریر بن عثمان بھی کہتے ہیں کہ شرحبیل بن اوس۔

عصبیت کی ممانعت:

۷۶۷۵:...(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابن مثنی نے اور حسن بن خلد نے ان دونوں کو زیاد بن ربیع حمدی ابوخراش نے ان کو عباد بن کثیر شامی جو فلسطینی ہیں فلسطین کی ایک عورت سے جسے فسیلہ کہتے تھے اس نے سنا تھا اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا بات عصبیت میں سے ہے کوئی آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ عصبیت یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی قوم کی ظلم پر اعانت کرے۔ کہا موسیٰ نے ہمیں محمد بن مثنی نے کہا جاتا تھا کہ فسیلہ واثلہ بن اسقع کی بیٹی ہے۔

مؤمن سے قتال کرنا کفر ہے

۷۶۷۶:...ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو ابوقلابہ عبدالملک بن محمد نے ان کو یحییٰ بن حماد نے آپ کو رجاء کو ابویحییٰ صاحب سقط نے اس نے سنا یحییٰ بن ابوکثیر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایوب ختیانی سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

[۷۶۷۵] عزاه في المجمع (٥/ ٢٠٤) إلى الطبراني في الكبير (٦١٩) وقال: وفيه عياش بن مؤنس ولم أجد من ترجمه وبقية رجاله وثقوا وفي بعضهم كلام.   (١) في الأصل: (عن).

[۷۶۷۶] أخرجه البيهقي (٨/ ٢٠) والديلمي في الفردوس (٥٤٠٥).   (١) في ت:

میں نے کہا کہ عبداللہ بن موہب کی کتاب میں۔ عبیداللہ بن موہب ہے ثقہ ہے۔ واللہ اعلم۔

زبان کا صدقہ:

٧٦٨٢:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد بخاری نے ان کو صالح بن محمد حافظ نے ان کو مروان بن جعفر سمری نے (یہ سمرہ بن جندب کے اولاد میں سے کوفے میں) ان کو مسلم بن سعید نے ان کو منصور بن زاذان نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا افضل صدقہ زبان کا صدقہ ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ زبان کا صدقہ کیا ہے؟ فرمایا کہ سفارش کرنا جس کے ذریعے قیدی چھڑایا جائے جس کے ذریعے خون محفوظ ہو جائے۔ جس کے ذریعے اچھائی واحسان اپنے مسلم بھائی تک پہنچایا جائے اور اسی طرح روایت کی گئی ہے محمد بن یحییٰ وعلی سے اس نے مروان بن جعفر سے۔

٧٦٨٣:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم مجاہد بن عبداللہ بن مجاہد بجلی نے کوفے میں ان کو مسلم بن محمد بن احمد بن مسلم تمیمی نے ان کو حضرمی نے ان کو مروان بن جعفر نے ان کو محمد بن حانی طائی نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو مسلم بن سعید نے ان کو ابوبکر نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ بن جندب نے اس نے اس کو بطور مرفوع روایت کیا ہے۔ اور اس نے کہا ہے۔ تیرے مسلم بھائی تک۔ اور اس نے یہ لفظ بھی زیادہ کیا ہے۔ (کہ وہ سفارش) دفع کرے گا وہ ناپسندیدہ امر کو۔

٧٦٨٣:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو ابوبکر ہذلی نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ بن جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہ شفاعت ہے جس کے ذریعے قیدی چھڑایا جائے۔

٧٦٨٣:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان واسطی نے ان کو ابوہمام نے یحییٰ ابن ابوبدر نے ان کو مغیرہ بن سقلاب نے ان کو معقل بن عبیداللہ نے ان کو عمرو نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بات سے بہتر کوئی صدقہ نہیں ہے۔ ابوعلی معقل بن عبیداللہ نے کہا کہ اس روایت کا متابع نہیں آیا ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ اس سے کسی اور نے روایت کی ہو سوائے مغیرہ بن سقلاب کے اور وہی حرانی ہے اس سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن یزید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل کے۔

سچ اور حق گوئی صدقہ ہے:

٧٦٨٥:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعلی نے ان کو علی بن اسماعیل بن یونس صفار بغدادی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو عمر بن زیاد نے ان کو ابراہیم بن یزید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچ کی بات سے بڑھ کر کوئی صدقہ اللہ کو زیادہ محبوب نہیں ہے اور کہا گیا کہ یہ مروی ہے ابراہیم سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے طاؤس سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ابوعلی نے کہا مگر وہ غیر محفوظ ہے۔

٧٦٨٦:..... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن بشر نے بن صالح حافظ نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن ابوموسیٰ عطائی نے ان

(٧٦٨٢)..... قال في المجمع (٨/١٩٣): رواه الطبراني في الكبير (٦٩٦٢) وفيه أبوبكر الهذلي وهو ضعيف. ورواه القضاعي في مسند الشهاب (١٢٧٩) وعندهم أفضل الصدقة اللسان.

(٧٦٧٦)..... (١) في ن (زياد)

مومن، مومن کے لیے دو ہاتھوں کی مثل ہے:

۷۶۹۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو نصر منصور بن منصور سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو علی حسین بن محمد اللہ شیخ صالح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ابو عثمان سعید بن اسماعیل نیشاپوری کو خواب میں ان کی وفات کے تین دن بعد۔ میں نے ان سے کہا اے ابو عثمان! اہم نے کون سا عمل افضل پایا؟ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں پر بغیر احسان جتلائے خرچ کرنا اور بغیر کسی طمع اور لالچ کے جزاء کا تقاضا کرے۔

۷۶۹۲:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن ابو المعروف فقیہ نے ان کو بشر بن احمد اسفرائنی نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا اعمش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عمرو بن مرہ سے اس نے ابو البختری سے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلمان نے کہ مومن مومن کے لئے دو ہاتھوں کی مثل ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو بچاتا ہے۔

۷۶۹۳:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ولید بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے ہیں۔ تیرا وہ بھائی جو ایسا ہے کہ جب بھی تجھے ملتا ہے تجھے وہ تیرا حصہ یاد دلاتا ہے جو تیرا حصہ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے تیرے لئے تیرے اس بھائی سے کہ جب بھی تجھے ملے تیرے ہاتھ پر دینار رکھ جائے۔

سفارش کا اجر:

۷۶۹۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسعر نے مجھے حدیث بیان کی جواب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ سفارش کا اجر اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کا فائدہ جاری رہے (اس کے لئے جس کے لئے سفارش کی گئی تھی۔)

وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو اسامہ نے ان کو سفیان ثوری کو زیاد بن ابو عثمان نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو بطور امانت یا بطور وکالت صدقہ حوالے کیا جائے اور وہ اس کو دیانت داری کے ساتھ برمحل خرچ کرے اس کو بھی صدقہ کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے اور صدقہ کرنے والے کا اجر بھی کم نہیں کیا جاتا۔

تحقیق ہم نے روایت کی ہے ایک حدیث اسی مفہوم میں جو کہ ثابت ہے (وہ یہ ہے۔)

امانتدار صدقہ کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے:

۷۶۹۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے برید نے اپنے دادا ابو بردہ سے اس نے ابو موسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک امانت دار خازن (کیشیئر) جو دیا کرتا ہے وہ چیز جس کا اس کو امر دیا گیا ہے مکمل پوری پوری خوش دلی سے یہاں تک کہ وہ اس شخص کو پہنچا دیتا ہے جس کا اس کو کہا گیا ہے وہ شخص بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار ہوتا ہے۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے ابو اسامہ کی حدیث سے۔

۷۶۹۶:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر باوردی نے ان کو مفضل بن غسان غلابی نے ان کو عبدالعزیز بن ابان نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ایوب کسی عورت کا یا کسی بڑھیا کا سامان اٹھاتے تھے (وہ عورت بصری تھی) بصرہ سے مکہ تک صرف نصف درہم معاوضے پر۔

(۷۶۹۵) اخرجه البخاری (۲۲۶۰) و (۱۴۳۸) ومسلم (۱۰۲۳) والنسائی (۵/۷۹) واحمد (۴/۴۰۹ و ۴۰۹)

۷۶۹۶ ۔۔۔۔۔۔ (مکرر ہے) ہمیں خبر دی غالبی نے ان کو عبدالعزیز بن ابان نے ان کو ثوری نے وہ کہتے ہیں کہ منصور علاج اپنے محلہ کی کسی بڑھیا سے کہتے تھے کہ آپ کا کوئی کام ہو بازار میں، میں بازار سے لے آتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی غالبی نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو ایک شیخ نے (بنی تیم اللہ کے) وہ کہتے ہیں۔ طلحہ بن مصرف ام عمارہ بنت میسر تیمی کے پاس آ کر اور اس سے کہتا تھا:

کیا آپ کا کوئی کام ہے؟ یا آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟ یہ عمارۃ کی حفاظت کے لئے کرتے تھے۔ میں ہمیشہ ان کو دیکھتا تھا کہ وہ ان کے پاس آتے تھے اور ان کے لئے کوئی چیز ایک پیسہ کی یا کم یا زیادہ کی کوئی چیز خرید کر لا دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ عمارۃ کا بھی انتقال ہو گیا اور طلحہ بن مصرف کا بھی انتقال ہو گیا کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی غالبی نے اور سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ یعلی بن حکیم کی موت کی خبر لایا اس کی ماں کے پاس شام سے مگر وہاں پر ان کی ماں کے سوا کوئی دوسرا نہیں تھا وہ تین دن رات صبح و شام اس کے دروازے پر آتا رہا مگر جب بھی آتا وہ نماز پڑھ رہی ہوتیں حتیٰ کہ وہ خود فوت ہو گئیں۔

فرشتوں کے ذریعہ مدد حاصل کرنا:

۷۶۹۷ ۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو ابو عبدالملک بن عبدالحمید نے ان کو روح نے ان کو اسامہ بن زید نے "نحو"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو ابان بن صالح نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر پھرتے ہیں محافظ فرشتوں کے علاوہ وہ لکھتے ہیں جو بھی درختوں کا پتہ جھڑتا ہے لہٰذا جس وقت تمہارے کسی ایک انسان کو زمین پر کوئی تکلیف و حاجت درپیش ہو اور وہ تعاون پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ گناہوں سے توبہ کرے اور یوں کہے عباد اللّٰہ اعینونا یا کہا تھا اعینونا رحمکم اللّٰہ اے اللہ کے بندو ہماری فریاد رسی کرو یا یوں کہا تھا ہماری مدد کرو اللہ تمہارے اوپر رحم کرے۔

بے شک ان کی مدد کی جائے گی۔ یہ الفاظ حدیث جعفر کے ہیں۔ بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جن کا نام محافظ فرشتے ہے وہ لکھتے رہتے ہیں درختوں کا جو بھی پتہ جھڑتا ہے تم میں سے کسی ایک کو جو بھی کوئی تکلیف پہنچے یا کسی معاون کی ضرورت پڑے کسی جنگل یا میدان میں اس کو چاہئے کہ یوں کہے اعینونا عباد اللّٰہ رحمکم اللّٰہ ان شاء اللہ اس کی مدد کی جائے گی۔

۷۶۹۷ ۔۔۔۔۔۔ (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے پانچ حج کئے تھے تین پیدل اور دو سواری پر یا تین سواری پر اور دو پیدل ایک حج میں میں راستے سے بھٹک گیا اور اس وقت میں تھا بھی پیدل لہٰذا میں نے یہی پکارنا شروع کیا۔

یا عباد اللّٰہ دلونی علی الطریق

اے اللہ کے بندو مجھے راستہ بتلاؤ۔

کہتے ہیں کہ میں بار بار یہی کہتا رہا یہاں تک کہ میں راستے پر آ گیا وہ ہو گیا۔ یا جیسے میرے والد نے فرمایا۔

۷۶۹۸ ۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو یزید نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ انصاری نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو

(۷۶۹۶) ۔۔۔ مکرر (۱) فی ن (القصص)

سلیمان نے وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر لوگ کمزور کے لئے اللہ کی مدد کو جان لیتے تو سینگی بکری سمیت پانی پینے کی زحمت نہ کرتے۔

اور یزید بن ہارون کی روایت میں ہے۔ اگر جان لیں جو کچھ اللہ کی مدد میں ہے کمزور کے لئے۔

۷۶۹۹:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواسحق محمد بن یحییٰ سے کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس سراج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن عبدالعزیز کروی سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے اپنے بھائی کو خط لکھا اور کہا کہ تم نے مجھے کبھی کسی مریض کے بارے میں نہیں بتایا کبھی کسی جنازے کے بارے میں نہیں بتایا مجھے کسی خیر کے بارے میں نہیں بتایا۔

حیاء مکمل خیر ہے:

۷۷۰۰:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے اور محمد بن فضل بن جابر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن عبدالاول نے ان کو ابوخالد احمر نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوبکر محمد نے ان کو ابراہیم بن احمد اصفہانی حافظ نے ان کو ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن عمران اخنسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوخالد احمر سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے عطاء بن سائب سے اس نے ان کے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خیر کے کام بہت سارے ہیں۔ اور ان پر جو لوگ عمل کرتے ہیں وہ کم ہیں۔

یہ تمتام کی روایت کے الفاظ ہیں کہتے ہیں ابن جابر نے کہا میں نے سنا اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے عطاء سے اس حدیث کو۔

اور اخنسی نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بشیر نے کہا کہ میں نے کہا بے شک اس (حیا) سے ضعف ہے اور بے شک اسی (حیا) سے عجز ہے۔ اس نے کہا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم اس کے مقابلے میں صحیفہ پیش کرتے ہو۔ میں تجھے کوئی حدیث پیش نہیں کروں گا جب تک تجھے پہچانوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اے ابونجید بے شک یہ ٹھیک ہے۔ وہ لوگ بار باریہی کہتے رہے یہاں تک کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ اسی طرح کہا ہے اس کی سند میں ابونعامہ سے منقول ہے۔ اس نے حمید بن ہلال سے اس نے بشیر سے اس نے عمران سے اور اس کی مخالفت کی ہے نضر بن شمیل نے اس نے اس کو روایت کیا ہے ابونعامہ سے۔

۷۷۰۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن طاہر عنبری ابن بنت یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ابونعامہ عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حجیر بن ربیع سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصین نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں حیا سب کا سب خیر و بھلائی ہے اور حیا خیر و بھلائی ہی کو لاتا ہے۔

پھر کہا بشیر بن کعب نے بے شک ہم کتاب اللہ میں پاتے ہیں کہ حیاء سے وقار ہوتا ہے۔ اور اسی سے ضعف و کمزوری۔

عمران نے کہا یہ کون ہے اے حجیر؟ اس نے جواب دیا کچھ نہیں ہے یہ ہمارا ہی ایک آدمی ہے۔ عمران نے کہا تم مجھ سے سن رہے ہو کہ میں اس کو حدیث بیان کر رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تم مجھے حدیث بتاتے ہو دوسری کتابوں سے میں آج کے بعد آپ کو کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحق بن ابراہیم سے۔

ایمان ونفاق کے شعبے:

۷۷۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن مطرف نے ان کو حسان بن عطیہ نے انہوں نے ابوامامہ سے (وہ کہتے ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء اور کلام کرنے میں عاجزی و درماندگی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ بیہودہ بکواس کرنا اور بے باکی سے بولنا نفاق کے دو شعبے ہیں۔

۷۷۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عصام بن عبدالمجید اصفہانی نے ان کو اسماعیل بن عبدالملک نے بن ابوشیبہ نے خزاز ان کو ابواسحق نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ اور بیہودہ بکواس کرنا ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جائے گا۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو معاذ بن بن معاذ نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ وغیرہ نے۔

(۷۷۰۵)...... هو في مسلم برقم ٦١ في كتاب الإيمان طريق إسحاق بن إبراهيم أخبرنا النضر حدثنا أبو نعامة العدوي قال: سمعت حجير بن الربيع العدوي يقول: قال لي عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث حماد بن زيد.

(۷۷۰٦)...... إسناده صحيح أخرجه الترمذي (٢٠٢٧) وأحمد (٢٦٩/٥) ورجال إسناده ثقات

(۷۷۰۷)...... إسناده صحيح. أخرجه الترمذي (٢٠٢٧) وأحمد (٢٦٩/٥) ورجال إسناده ثقات

حدثنا أبو سلمة عن أبي هريرة مرفوعاً وأخرجه ابن ماجه (٤١٨٣) من طريق إسماعيل بن موسى ثنا هشيم عن منصور عن الحسن عن أبي بكرة مرفوعاً. وهشيم مدلس وفي سماع الحسن من أبي بكرة اختلاف، قال في الزوائد: رواه ابن حبان في صحيحه وقول الدارقطني: إن الحسن لم يسمع من أبي بكرة الجواب عنه أن البخاري احتج في صحيحه برواية الحسن عن أبي بكرة في أربعة أحاديث وفي مسند أحمد ومعجم الطبراني الكبير التصريح بسماعه من أبي بكرة عن عدة أحاديث والمثبت مقدم على النافي)

حیا، امانت وغیرہ کا چھن جانا:

۷۷۲۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوقبیل نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض ونفرت کرتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔ جب اس سے حیا چھین لیتا ہے تو آپ اس سے ملیں تو وہ خود بھی ناپسندیدہ ہوتا ہے اور دوسرے سے بھی نفرت کرتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ اس سے امانت چھین لیتا ہے۔ جب اس سے امانت چھین لیتا ہے تو اس سے شفقت رحمت بھی چھین لیتا ہے۔ جب اس سے رحمت چھن جاتی ہے تو اس سے اسلام کا پٹہ اور (اس کا عہد) چھن جاتا ہے۔ جب اسلام کا عہد چھن جاتا ہے تو آپ اس کو ملتے ہیں تو وہ شخص ایک سرکش شیطان ہی کی صورت میں ملتے ہیں۔

اعاذنا اللہ ثم اعاذنا اللہ من ھذا اللعنۃ و الوبال۔

۷۷۲۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو مورق عجلی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حیاء اور ایمان ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں جب کسی بندے سے دونوں میں سے کوئی ایک چھن جاتا ہے تو دوسرا اس کے پیچھے پیچھے چلا جاتا ہے۔

۷۷۲۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمن سلمی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوقاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کدیمی نے ان کو معلی بن مفضل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حسن بن مسلم بن بشیر بن عجل نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حیاء اور ایمان ایک کڑے میں جڑے ہیں جب ایک چھین لیا جاتا ہے تو دوسرا اس کے پیچھے چلا جاتا ہے۔

۷۷۲۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بختری نے بطور املاء کے ان کو محمد بن غالب بن حرب ضبی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو یعلی بن حکیم نے میں خیال ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حیاء اور ایمان اکٹھے جڑے ہوئے ہیں۔ جب دونوں میں سے ایک اٹھا دیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا دیا جاتا ہے۔

محمد بن غالب نے کہا کہ ہمیں اس کے ساتھ حدیث بیان کی ابوسلمہ نے الفوائد میں اور اس کو انہوں نے مسند کیا اور اسی کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے جریر بن حازم نے مگر اس نے اس کو یوں نہیں کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حلم اور حیاء:

۷۷۲۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو خبر دی عون نے ان کو حسن نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عابد بن منذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تیرے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون سی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلم اور حیاء۔ (حوصلہ اور شرم) اس نے پوچھا یا رسول اللہ!

(۷۷۲۴)۔۔۔ إسنادہ ضعیف لأجل ابن لھیعۃ

(۷۷۲۵)۔۔۔ إسنادہ ضعیف جداً فی إسنادہ أبو عتبۃ أحمد بن الفرج كذبوہ

(۷۷۲۶)۔۔۔ إسنادہ ضعیف جداً فی إسنادہ محمد بن یونس الكدیمی كذبوہ　　　(۱)۔۔۔ فی ن (الفضل)

(۷۷۲۷)۔۔۔ إسنادہ حسن. أخرجه الحاكم (۱/ ۲۲)

اس بارے میں روایت کی گئی ہے ہشام سے اس نے حسن سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے جو اس میں تاکید ہے اس مسند روایت کے لئے۔

۷۷۳۱:ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیز حیاء کی علامات میں سے ہیں:

(۱)ــــ بولنے سے پہلے اس کو تولنا۔

(۲)ــــ جس چیز میں معذرت کرنے کی حاجت پڑے اس سے دور رہنا۔ (از راہ بردباری کم عقل کی بات نہ ماننا)یا

(۳)ــــ از راہ عقل مندی بے عقل کی بات نہ ماننا۔

ذوالنون مصری نے کہا بہر حال اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ کہ تم قبرستان کو نہ بھولو اور قبریں جس چیز کو بوسیدہ کرتی ہیں ان کے بوسیدہ کرنے کو نہ بھولو اور یہ کہ سر کی حفاظت کرو۔ اور پیٹ جس پر مشتمل ہے اور جس کو محفوظ کرتا ہے اور یہ کہ تم زینت دنیا کو چھوڑ دو میں نے کہا۔

۷۷۳۱:ــــ (مکرر ہے) تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ کنواری لڑکی گھر کے کونے میں بنی ہوئی پردہ گاہ میں رہتے ہوئے جتنا حیاء دار ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ حیاء دار تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چیز کو ناپسند کرتے تھے تو ہم اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر واضح طور پر پہچان لیتے تھے۔

ہمیں اس کے بارے میں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحق نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے۔

ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان اصبہانی نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ابو عتبہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابن مہدی وغیرہ سے۔

۷۷۳۲:ــــ ہمیں خبر دی امام ابو عثمان نے ان کو ابو علی زاہر بن احمد نے ان کو محمد بن معاذ نے ان کو حسین بن حسن مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی عروہ بن زبیر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب کہ وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ اے مسلمانوں کی جماعت اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں جب میدان میں قضاء حاجت کرنے جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ سے شرم و حیاء کے مارے گھونگھٹ نکال لیتا ہوں اور اپنے کپڑے کے ساتھ منہ چھپا لیتا ہوں۔

۷۷۳۳:ــــ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو عبدالرحمن بن بشر نے ان کو بہز بن اسد نے ان کو شعبہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے منصور نے "نسخ"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو

(۷۷۳۱)ــــ مکرر. أخرجه البخاري (۳۵۶۲) و (۶۱۰۲) و (۶۱۱۹) ومسلم (۲۳۲۰) وابن ماجة (۴۱۸۰) وأحمد (۳/۷۱ و ۷۹ و ۸۸ و ۹۱ و ۹۲)

(۷۷۳۳)ــــ أخرجه البخاري (۳۴۸۳) و (۳۴۸۴) و (۶۱۲۰) وأبو داود (۴۷۹۸) وابن ماجة (۴۱۸۳) ومالك في الموطأ في قصر الصلاة في السفر (۹۴) وأحمد (۴/۱۲۱ و ۱۲۲) و (۵/۲۷۳)

منصور بن معتمر نے وہ کہتے ہیں میں نے ربعی بن خراش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک نبوت اولیٰ کے کلام میں سے لوگوں نے جو بات پائی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو حیا نہ کرے تو پھر جو تیرا جی چاہے کر۔ دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ بخاری نے اس کو آدم بن ابی ایاس سے روایت کیا ہے۔

جب حیا نہ ہو تو جو چاہے کرے:

۷۷۳۳ ۔ ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے "ح" کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو الحسن نے ان کو قعنبی نے ان کو شعبہ نے منصور سے اس نے ربعی بن خراش سے اس نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک پہلی نبوتوں کے کلام میں سے ہے کہ جب تو شرم و حیا نہ کرے تو جو چاہے ہو کر۔ الفاظ ابو الحسن کے ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس مذکورہ قول کے معنی و مفہوم کے بارے میں دو قول ہیں ایک قول تو یہ ہے کہ اس سے مراد اس بات پر دلالت ہے کہ عدم حیا "نہ کرنے" اور وہ برائی کی دعوت دیتا ہے تو آدمی کو اس کے برے انجام سے نہیں بچ سکتا۔ بے شک عقلاء کے نزدیک برائیوں سے قباحت میں جو چیز سب سے بڑی رکاوٹ کرتی وہ مذمت ہے جو کہ معاشی سزا سے بھی بڑھ کر ہے۔ لہٰذا جو شخص مذمت کو خوش دلی سے قبول کرے اور اس کا خوف بھی نہ کرے۔ وہ اس کو کسی قبیح فعل سے نہیں روک سکتی جس سے رکاوٹ بنی تھی۔ وہ کسی شے سے باز نہیں آتا جو بر مقصد والے آپ کو بے آبرو بے عزت کرتا ہے جس کے چہرے پر رونق بے عزت ہونے کی وجہ سے باقی نہ رہی ہو جس کا نہ کوئی وزن ہو نہ اس کی کوئی قدر و قیمت ہو جیسے لوگ ہوتے ہیں کہ ساتھ لاحق کر چکے ہوں اور سے ان کی گنتی میں شمار کر چکے ہوں لہٰذا وہ ان کے نزدیک اس سے بدتر حالت میں ہو چکا ہو۔

پس گویا کہ اس قول نے ساتھ اس بات پر متنبہ کیا کہ ترک حیا کا یہ نقصان ہے تاکہ انسان ترک حیاء سے بچے اور اجتناب کرے اور حیاء کرنے سے اس میں ایک خوف پیدا ہوتا جو انسان کو فعل قبیح سے روکتا ہے اور اس کا نتیجہ وہ فعل قبیح کے نقصان سے بچ جاتا ہے۔

اور دوسرا قول یہ کہ بے شک قول مذکورہ کا معنی ہے کہ جب تو کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس کے کرنے سے حیا کی جاتی ہے تو اس کے بعد تیرے اوپر کوئی حرج نہیں ہے پھر جو ہوتا ہے جو کرو اس کا مطلب اچھے ہیں اور حق ہیں۔ اللہ نے اور اس کے رسول نے کیا مراد لی ہے؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔

۷۷۳۵ ۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عمرو بن محمد بن منصور نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ساجر بن قیم سے وہ کہتے ہیں جب تم حیا نہیں کرتے تو پھر آپ جو چاہیں ہو کریں۔

یعنی یہ گناہ کے عمل میں سے نہیں ہے بلکہ جب آدمی کی نیت صحیح ہو اور لوگوں کے سامنے نماز پڑھنے کا ارادہ کرے پس نہ ان سے شرم نہیں کی بلکہ اس نے ارادہ کیا عبادت کا پس گویا اس وقت ہے جب اس نے لوگوں سے شرم نہیں کی اور اللہ کے لئے عمل کر لیا۔

۷۷۳۶ ۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن حاتم نے ان کو شیخ بن عمرو نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو فضیل بن غزوان نے ان کو منصور نے ان کو ربعی بن خراش نے ان کو ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آخری بات جو باقی رہ گئی نبوت اولیٰ میں سے وہ یہ ہے کہ جب تم شرم نہیں کرتے تو جو چاہو کرو۔

ابو اسامہ نے کہا کہ کہتے ہیں۔ کہ مطلب یہ ہے جس قدر استطاعت ہو زیادہ سے زیادہ خیر و بھلائی کا کام کیجئے۔

امام احمد نے فرمایا۔ کہ یہ عبارتیں کی کتاب میں اس حدیث کے معنی و مطلب کے بارے میں جو ملا تھا کہ یہ امر بمعنی خبر کے ہے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حیا نہیں کرتا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یا جس نے حیا نہیں کی اس نے وہی کیا ہے جو اس نے چاہا ہے۔ اور اسی کی مثل ہے یہ قول:

فلیتبوأ مقعده من النار

اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

یعنی یہاں بھی امر بمعنی خبر۔ مطلب ہے کہ اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا ہے۔ کہتے ہیں کہ بعض نے کہا کہ یہ قول وعید پر مبنی ہے اس کا معنی ہے کہ جب تم نے حیا نہیں کی تو جو چاہو کرو بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو بدلہ دیں گے۔ یہ اسی کی مثل ہے قول باری تعالیٰ:

فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر

جو چاہے پس وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کرے۔

یعنی جو چاہیں آپ کریں اللہ تعالیٰ آپ کو بدلہ دینے والا ہے جیسا کرو گے ویسی جزا پاؤ گے۔

ابو سلیمان خطابی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے مراد نبوت اولیٰ۔ یہ مراد ہے کہ حیا ہمیشہ سے محمود و مستحسن رہی ہے انبیاء و رسل کی زبان پر اور ممدوح رہا ہے جو منسوخ نہیں ہوا ان شریعتوں میں جو منسوخ ہوئی تھیں پس پہلے لوگ اور بعد والے لوگ اس بارے میں ایک ہی منہاج پر اور ایک ہی راستے پر ہیں۔ اور آپ کا یہ فرمان اذا لم تستحی فاصنع ما شئت تو اس کے امر والے ہیں اور معنی اس کے خبر کے ہیں۔ گویا کہ فرمایا ہے کہ جب تیرے پاس حیا نہ ہو جو آپ کو فعل قبیح سے روکے تو آپ نے وہی کیا ہے جو آپ نے چاہا ہے۔ مراد ہے کہ نفس نے جس چیز کا تجھے حکم دیا ہے اور تجھے جس بات پر ابھارا ہے اسی قبیل سے ہے جس کے انجام کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ جس نے حیا نہیں کی وہ اس نے وہی کچھ کیا ہے جو اس نے چاہا۔

اس میں ایک وجہ اور ہے۔ آپ نے اس سے یہ مراد لی ہے۔

افعل ماشئت.

یعنی آپ وہ کیجئے جو آپ چاہیں۔

کوئی بھی چیز جس سے حیا نہیں کی جاتی۔ یعنی جس چیز پر حیا کرتا ہے اس کو نہیں کرتا ہے۔ اور اس میں ایک تیسری توجیہ بھی ہے وہ یہ کہ اس کا معنی وعید ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا قول:

اعملوا ما شئتم

تم جو چاہو سو عمل کرو۔

یعنی میں تم سے نمٹ لوں گا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سارے اقوال اگرچہ الفاظ میں مختلف ہیں مگر معنی میں متفق ہیں۔

اور شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

جس وقت کوئی شخص باجماعت نماز کی حفاظت کرتا ہے دوسروں سے شرم کرنے کی وجہ سے تو یہ دو صورتوں پر ہے ان دونوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کو اس بات کا خوف ہو کہ اس کے پڑوسی اس کی برائی کریں گے کہ یہ مسجد سے الگ نہیں ہوتا تا کہ وہ اچھائی کریں اور اس کی تعریف کریں۔ تو یہ صورت ریاکاری ہے جو بکھا ہے یہ صورت غیر پسندیدہ ہے۔

حفاظت جماعت کی دوسری صورت یہ ہے کہ اس کا حیا کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ سے ہو اور وہ اس بات سے ڈرتے ہوں اگر اس نے جماعت چھوڑی تو دنیا میں اس کو اللہ تعالیٰ یہ سزا دیں گے کہ مسلمان اس کے خلاف اس کی مذمت میں اپنی زبانیں دراز کریں گے اور اگر وہ جماعت کے ساتھ وابستہ رہے گا تو دنیا میں اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیں گے وہ اس کی تعریف کریں گے اور اس کی تعریف میں اپنی زبانیں کھول دیں گے تو اس صورت میں اس کے دل میں لوگوں کی طرف سے اس کی برائی کرنے کا خوف۔ اور اس کا یہ پسند کرنا کہ لوگ اس کی تعریف کریں دونوں کا تعلق اللہ عزوجل کے ساتھ ہے اس کے ماسوا کے ساتھ نہیں ہے تو یہ پسندیدہ ہے (ایک اور صورت حیا کرنے کی یہ ہے۔) کہ جیسے ایک بیٹا باپ سے، عورت اپنے شوہر سے، جاہل عالم سے، شاگرد استاذ سے، چھوٹا بڑے سے یا ایک فرد ایک جماعت سے شرم و حیا کرتا ہے۔ لہٰذا اکثر یہ ارادہ کرتا ہے کہ کوئی فعل غیر اکمل طریقے پر کرے، لوگوں کے حقوق میں سے کسی حق کے ساتھ جو وہ اکمل کا حق ہے لہٰذا حیا کرتے ہوئے یہ خوف کرتا ہے کہ کوئی فعل اس سے یا یہ صورت واقع ہو جائے گا کہ وہ (مذکورہ لوگوں میں سے کوئی) اس کی مذمت کرے گا اور اس کو چھوڑ دے گا یا کسی آدمی کی طرف سے اس طرح کا حیا کرنا بھی محمود ہے اور پسندیدہ ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں ناقص کی طرف کامل کے حق کی رعایت کی گئی ہے (کمتر کی طرف سے برتر کے حق کا خیال کیا جا رہا ہے۔) اور یہ اس کی طرف سے اس کا بات یقین واذعان ہے ان کامل و برتر کے لئے اس بات کا کہ وہ صاحب فضل ہیں اور صاحب فضیلت ہیں اس کے مقابلے میں اس کی ذات سے۔

۷۷۳۷ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو ابو الاسود نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو اسامہ بن زید لیثی نے یہ کہ ابو داؤد مولیٰ بنی محمد زہری نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ عورت مرد پر لذت کے اعتبار سے ننانوے حصے زیادہ ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر حیا اور شرم ڈال دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا:

۷۷۳۸ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابو الولید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابو حبیب نے ان کو ابو الخیر نے انہوں نے سنا سعید بن زید سے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آپ کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی کہ تم اللہ سے حیا کرنا جیسے تم اپنی قوم کے کسی نیک صالح آدمی سے شرم و حیا کرتے ہو۔

اسی طرح کہا سعید بن زید نے۔ اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا کہ سعید بن یزید ازدی روایت کرتے ہیں اپنے چچا زاد سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور یہ روایت کی گئی ہے جعفر بن زبیر سے اور وہ ضعیف ہے وہ روایت کرتا ہے قاسم سے وہ ابو امامہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۷۳۹ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ہلال بن علاء رقی نے ان کو ابو ہمام نے ان کو معارک بن عباد اللہ بصری نے ان کو ابو عباد نے ان کو ان کے دادا ابو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ شرم کرے ایک انسان تم میں سے اپنے دو فرشتوں سے جو اس کے ساتھ ہیں جیسے وہ اپنے پڑوس کے دو نیک آدمیوں سے حیا کرتا ہے حالانکہ وہ دونوں دن رات اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔

(۷۷۳۸) ـــ عزاہ الشوکانی فی الفوائد المجموعة ص: ۲۳۹ إلی الطبرانی عن ابن عمرو.　　(۱) ـــ فی ن (داؤد)

(۷۷۳۹) ـــ إسنادہ ضعیف. أخرجه الترمذی (۲۸۰۰) وفی إسنادہ لیث بن أبی سلیم ضعیف الحدیث.

اس کی سند ضعیف ہے۔ اور اس کے لئے ایک شاہد ہے وہ بھی ضعیف ہے۔

فرشتوں سے حیاء کرنا:

۷۷۳۹:ـــــ (مکرر ہے) ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن علی آبار نے ان کو سلیمان بن نعمان نے ان کو حسن بن ابو جعفر نے ان کو لیث نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ان کے والد نے ان کو زید بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں منع نہ کروں برہنہ ہونے سے بے شک تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے نیند میں ہو یا بیداری میں ہاں مگر ایک وقت ایسا ہے جب وہ تم سے علیحدہ ہوتے ہیں جب کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے یا وہ جب بیت الخلاء میں جاتا ہے خبردار ان سے شرم کیا کرو خبردار ان کا اکرام کیا کرو۔

۷۷۴۰:ـــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو جمیل خداء نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے اللہ نہ پائیں مجھے۔ (یا فرمایا تھا کہ) میں نہ پاؤں اس قوم کا زمانہ جو علیم کی اتباع نہ کریں اور حلیم سے حیا نہ کریں (مراد اللہ تعالیٰ ہے) وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل عجمیوں جیسے ہوں گے اور زبانیں عربوں جیسی ہوں گی۔

میرے والد نے کہا کہ عجم چوپائے ہیں۔ اور اس کی تفسیر یہ قول رسول ہے کہ:

العجماء جرحها جبار.

”نجات کے اسباب۔ صدق ملجا۔ صدق تقویٰ۔ مراعات وفا۔ تحقیق حیا“

تقویٰ، سچائی، وفا اور حیا:

۷۷۴۱:ـــــ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا محمد بن حسن بن خالد حربی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبداللہ فرغانی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جنید رویم، جریری اور ابن عطاء کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ جنید نے کہا نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر جائے پناہ کی سچائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت وضاقت عليهم انفسهم وظنوا ان لا ملجاء من الله الا اليه.

اور ان تین آدمیوں پر جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ جب ان پر زمین اپنی فراخی کے باوجود تنگ ہو گئی اور ان کے دل خود ان پر تنگ ہو گئے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ اللہ کی طرف سے ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے سوائے اللہ کے۔

رویم نے کہا۔ نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر تقویٰ کی سچائی کے ساتھ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وينجي الله الذين اتقوا بمفازتهم.

عذاب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نجات دیتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔

جریری نے کہا۔ نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر وفا کی رعایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(۷۷۴۰)ـــــ أخرجه البخاري (۱۳۹۹) و (۲۳۵۵) و (۲۹۱۲) ومسلم في الحدود (۳۵) و (۳۶) وأبو داؤد (۴۵۹۳) والترمذي (۱۴۳۲) و (۱۴۳۳) والنسائي (۵/۴۵) وابن ماجه (۲۶۷۳) و (۲۶۷۳) و (۲۶۷۵) والدارمي (۱۹۳/۱) و (۱۹۶/۲) وأحمد (۲۲۸/۲ و ۲۳۹ و ۲۵۴ و ۲۷۴ و ۲۸۵ و ۳۱۹ و ۳۸۲ و ۳۸۶ و ۴۰۶ و ۴۱۵ و ۴۵۳ و ۴۵۶ و ۴۷۵ و ۴۸۲ و ۴۸۵ و ۴۹۹ و ۵۰۱) و (۳۲۶/۵)

الذین یوفون بعہد اللہ و لا ینقضون المیثاق

اہل جنت وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کو نہیں توڑتے۔

اور ابن عطاء نے فرمایا نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر حیاء ثابت ہو جانے کے بعد۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الم یعلم بان اللہ یری

کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ (پیچھے تقویٰ کی بات مذکور ہے۔)

حیا کیا ہے؟

۷۷۳۱:۔ (مکرر ہے) میں نے سنا ابا سعید بن عبدالملک بن ابو عثمان زاہد سے اس نے سنا علی بن جہضم سے مکہ مکرمہ میں اس نے سنا ابو عبداللہ قاری سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی سے حیاء کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا نعمتوں کو دیکھنا اور کوتاہی کو دیکھنا۔

لہٰذا ان دونوں حالتوں کے درمیان ایک حالت پیدا ہوتی ہے جس کو حیاء کہتے ہیں۔

۷۷۳۲:۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے انہوں نے سنا سعید بن عثمان حناط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔

جس چیز نے اللہ سے حیا کرنے کو ابھارا وہ یہ بات ہے لوگوں کو اس بات کی معرفت حاصل ہو جائے کہ ان کی طرف اللہ کے احسانات کیا گیا ہیں۔ اور ساتھ ساتھ ان کو اس بات کا علم ہو کہ اللہ نے ان پر جو اپنا شکر کرنا فرض کیا ہے اس کو وہ لوگ کیسے ضائع کر رہے ہیں۔

حالانکہ اس کے شکر کی کوئی انتہا نہیں ہے جیسے اس کی عظمت کی حد نہیں ہے۔

۷۷۳۳:۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا عبدالواحد بن بکر سے انہوں نے سنا محمد بن احمد بن یعقوب سے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالملک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے حیاء ہیبت اور رعب کا جو دل میں ہوا ایسی خوف کے ساتھ جو تجھ سے تیرے رب کے بارے میں پہلے واقع ہو چکی ہے۔

۷۷۳۴:۔ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد رازی سے اس نے سنا محمد بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ حیا پیدا ہوتا ہے محسن کے احسانات پر نظر رکھنے سے اس کے بعد محسن کے ساتھ اپنی جفاؤں پر نظر کرنے سے آپ جب ایسے ہی ہو گئے تو ان شاء اللہ آپ کو حیاء ظاہر ہو جائے گا۔

۷۷۳۵:۔ ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے اس نے سنا نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب عطار سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو محمد بلاذری سے انہوں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے گناہ کرنا چھوڑ دیا ہے اللہ کے کرم سے حیاء اور شرم کرتے ہوئے اس کے بعد کہ پہلے انہوں نے اس کی سزا اور اس کی پکڑ کے ڈر سے چھوڑ دیے تھے اگر اللہ تعالیٰ تجھے یہ کہہ دے کہ تم جو چاہو عمل کرو میں تمہیں نہیں پکڑوں گا تیرے گناہ کی وجہ سے تو تیرے لیے یہ مناسب ہے کہ تو اس کے کرم کی وجہ سے اور زیادہ شرم و حیا کرے اگر تو آزاد اور شریف ہے اور شکر گزار بندہ ہے وہ کیسے نافرمانی کرے گا حالانکہ اس نے تجھے بچایا ہے۔

(سعدیت و غیرہ ث۔)

۷۷۳۶:۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد بن نصیر نے۔ ان کو حدیث بیان کی ہے جنید بن محمد نے وہ کہتے

ہیں کہ مجھے ایک رات مغرب و عشاء کے درمیان سری سقطی نے کہ میری طرف سے اس کلام کی حفاظت کیجئے ۔ شوق اور انس دل کے اوپر پرواز سے منڈلاتی ہیں پھر اگر وہ اس میں دیانت داری کو پاتے ہیں تو اس دل کو وہ اپنا مسکن اور ٹھکانہ بنا لیتے ہیں، ورنہ وہاں سے وہ کوچ کر جاتے ہیں ۔
اے بلال کے اس کلام کو مجھ سے محفوظ کر لیجئے ۔ کہ ضائع نہ ہو جائے ۔

بد قسمتی کی علامات

۷۷۴۷ :۔ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو سالم بن حسن جلالی نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا وہ کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں بد قسمتی کی علامات ہیں۔ (۱) دلوں میں سختی (۲) آنکھوں میں جمود (اللہ کے خوف سے نہ رونا) (۳) حیا کی کمی (۴) دنیا کی رغبت (۵) لمبی لمبی آرزوئیں ۔

۷۷۴۸ :۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو القاسم یوسف بن صالح نحوی نے ان کو ابو بکر محمد بن قاسم انباری نے ان کو محمد بن احمد مقدمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو ابن ابو زائدہ نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ایک زمانے تک ایک دوسرے کے ساتھ معاملات کرتے تھے دین داری کے ساتھ ۔ اس کے بعد لوگوں سے دین چلا گیا تو پھر ایک دوسرے کے ساتھ معاملات کرتے تھے وفاداری کے ساتھ ایک زمانے تک ۔ اس کے بعد وفا بھی ختم ہو گئی ۔ تو پھر لوگ ایک زمانے تک ایک دوسرے سے معاملات کرتے تھے اخلاق و مروت کے ساتھ وہ بھی ختم ہو گئی تو پھر ایک زمانے تک ایک دوسرے کے ساتھ معاملہ کرتے تھے حیاء کے ساتھ پھر حیا بھی لوگوں میں سے رخصت ہو گیا اب لوگ لگ گئے امید و طمع میں اور خوف میں ۔

۷۷۴۹ :۔ ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فراس فقیہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن مؤمل عدوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک دیہاتی آدمی سے وہ کہتا تھا ۔ مکارم چلے گئے مگر کتابوں میں رہ گئیں ۔

صبح کے وقت میں برکت ہے :

۷۷۵۰ :۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو معلی بن اسد نے ان کو عمرو بن مساور نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی حاجت کا ارادہ کرو تو صبح سویرے اپنی حاجت پوری کرو (یعنی کسی بھی کام کو صبح سویرے شروع کرو ۔) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت میں برکت کی دعا کی تھی ۔
اللهم بارک لامتی فی بکورها اے اللہ میری امت کے لئے صبح سویرے میں برکت ڈال دے ۔ اور جب تم کسی آدمی سے اپنی حاجت کا سوال کرو تو اس کے آگے چہرہ جھکا لو اس لئے کہ حیا دونوں آنکھوں میں ہوتی ہے ۔
اس کو روایت کیا احمد بن یوسف سلمی نے ان کو معلی بن اسد نے اور اس نے بیچ متن میں اضافہ کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کوئی حاجت بھی آدمی سے طلب نہ کرو اور رات کو بھی کوئی حاجت تلاش نہ کرو ۔ اور حدیث مسند میں اضافہ کیا ہے کہ بلکہ اپنی حاجت کو جمعرات کے روز پورا کرو ۔

۷۷۵۰ :۔ (مکرر ہے) اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن جریج نے ان کو عمرو بن مساور نے مختصر طور پر سوائے اس کے کہ اس نے اضافے کو

(۷۷۵۰) روی الشطر الأول منه الترمذي (۱۲۱۲) وأبو داود (۲۶۰۶) وابن ماجه (۲۲۳۶) و (۲۲۳۸) وأحمد (۱/ ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶) و (۳/ ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۳۲) و (۴/ ۳۸۴ و ۳۹۰ و ۳۹۱) والطبراني في الكبير (۷۳۴۹) و (۷۴۹۶) و (۷۴۹۹) وابن حبان في الإحسان (۴۷۳۶) و (۴۷۳۷) وبقيته صحيحة ولم أقف عليه بتمامه

مسند میں ذکر نہیں کیا۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابن عدی نے ان کو عمران سختیانی نے ان کو محمد بن جامع نے ان کو عمرو بن عباد اور مجلی نے ان کو ابوحمزہ نصبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں تم رات کو کسی کام کی تلاش میں نہ نکلو اور کسی حاجت کو نابینا آدمی سے بھی طلب نہ کرو جب تم کسی آدمی سے کوئی حاجت مانگو تو اس آدمی سے اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوا کرو اس لئے کہ حیاء آنکھوں میں ہوتی ہے اور صبح سویرے اپنی حاجت کے لئے نکلا کرو بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میری امت کے لئے اس کی صبح سویرے میں برکت دے۔

۷۷۵۱: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا محمد بن عبداللہ واعظ سے اس نے سنا علی بن محمد جرجانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں لوگوں کا مومن سے ڈرنا اس کے اللہ سے ڈرنے کے بقدر ہوتا ہے۔ اور لوگوں کا مومن سے حیاء کرنا اس کے اپنے اللہ سے حیاء کرنے کے بقدر ہوتا ہے اور لوگوں کا مومن سے محبت کرنا بھی بقدر اس کے اپنے اللہ سے محبت کرنے کے بقدر ہوتا ہے۔

۷۷۵۱: ــــ (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن احمد مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبدوس نیشاپوری نے ان کو قطن بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ زید بن علی نے کہا بے شک اللہ کی عظمت سے حیاء کرتا ہوں اس بات سے کہ میں اس کی بارگاہ میں کوئی ایسا عمل پہنچاؤں جس کو میں اس کے ماسوا سے چھپاتا ہوں۔

۷۷۵۲: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد باوردی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ عمری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک تم اگر مجھ سے شرم و حیاء کرنے لگ جاؤ تو میں لوگوں کو تیرے عیب بھلوا دوں گا۔ اور زمین کے خطوں کو تیری گناہ بھلوا دوں گا اور تیرے اعمال نامے سے تیری لغزشات مٹا دوں گا اور میں خود بھی قیامت کے دن تجھ سے حساب کتاب کی تحقیق نہیں کروں گا۔

فصل: ــــ ستر عورت کرنا (شرم گاہ ڈھانکنا)

فرماتے ہیں کہ منجملہ اللہ سے حیاء کرنے میں (شرم گاہ ڈھکنا بھی) داخل ہے اس کے بعد لوگوں سے بھی شرم گاہ ڈھکنا بھی اسی میں داخل ہے کیونکہ شریعت میں جیسے ستر ڈھکنے کا حکم ہے اسی طرح لوگ اپنے اپنے طبائع اور مزاجوں کے حکم سے بھی شرم گاہ کھولنے کو گھٹیا پن حماقت و ذلالت سمجھتے ہیں اور شمار کرتے ہیں۔

۷۷۵۳: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ پڑھا گیا محمد بن مسلمہ واسطی پر اور میں سن رہا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید بن ہارون سے ان کو خبر دی بہز بن حکیم بن معاویہ قشیری نے "ح" وہ کہتے ہیں کہ۔

ہمیں خبر دی احمد بن سلمان نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابوعمر حوضی نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہماری شرم گاہوں کے بارے میں کیا حکم ہے ہم حکم میں اسے کس قدر ڈھکیں کس قدر نہ ڈھکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حفاظت کیجئے اپنی شرم گاہ کی مگر اپنی بیوی سے اور اپنی لونڈی سے میں نے کہا یا رسول اللہ! لوگ بعض بعض میں ہوں یعنی سب اکٹھے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم استطاعت رکھو کہ وہ شرم گاہ نہ دیکھیں تو نہ دیکھیں (یعنی

(۷۷۵۲) ــــ سقط من (أ) (۱) ــــ سقط من ن

چھپا کر رکھو) وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ جب ہمارا کوئی آدمی خلوت میں ہو علیحدگی میں ہو؟ (یعنی کیا پھر شرم گاہ کھول سکتا ہے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ کہتے ہیں کہ یہ بتاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنی شرم گاہ کے مقام پر سامنے رکھ دیا۔

امام احمد نے فرمایا کہ یہ الفاظ ہیں عبدالوارث بن سعید کی حدیث کے۔ اور حضور کا یہ فرمان ہے کہ اللہ سبحانہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے یا اس صورت ہے کہ وہ اپنی نگاہوں پر بھی چھپنا اور پردہ کرنا لازم کر لے تاکہ بندہ اپنی شرم گاہ کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے۔ تاکہ اس کے بندے کی شرم گاہ نہ دیکھی جائے۔ بے شک اللہ سے چھپنا و پردہ کرنا چونکہ ممکن نہیں ہے۔ مگر بے پردہ چیز بے پردہ ہی دیکھی جاتی ہے اس لئے بندہ کھلی کو کھلی ہی دیکھتا ہے لہٰذا وہ اس میں پردہ کرنے والا ادب کو ترک کر دیتا ہے اور وہ مستور کو مستور ہی　دیکھا جاتا ہے لہٰذا اس نے اس کا ادب قائم کیا ہے اس میں پردہ ڈھکنے سے لہٰذا اس سے حیا کرنا یا اس کے ذریعے اور اس میں پردہ ڈھکنا درست ہے۔

۷۷۵۴: ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن خلف عسقلانی نے ان کو معاذ بن خالد نے ان کو زہیر بن محمد نے اس کو شرحبیل بن سعد نے کہ اس نے سنا جابر بن صخر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک ہم لوگ منع کر دیئے گئے ہیں کہ ہماری شرم گاہیں نظر آئیں۔

شرم کی وجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ہوش ہو جانا:

۷۷۵۵: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حسین بن شجاع بن حسین صوفی نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم انباری نے ان کو محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے دونوں نے کہا۔ ان کو خبر دی ہے روح نے ان کو زکریا بن اسحاق نے ان کو عمرو بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مل کر کعبے کے لئے پتھر اٹھا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند باندھ رکھا تھا چنانچہ ان کے چچا عباس نے کہا بھتیجے تم ایسے کرو کہ اس تہبند کو کھول کر اپنے کندھے پر رکھ لو پھر پتھر اس پر رکھ کر اٹھاؤ۔

آپ نے چچا کی بات مانتے ہوئے ایسے کیا مگر آپ شرم کے مارے گر کر بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد حضور نے کبھی ایسا نہ کیا۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث روح سے۔

برہنہ چلنے کی ممانعت:

۷۷۵۶: ہمیں خبر دی ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حفص جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم بن زیاد سبلان نے ان کو یحییٰ بن سعید اموی نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زکریا نے ان کو ابو علی قبانی نے ان کو سعید بن یحییٰ اموی نے ان کو ابو عثمان بن حکیم انصاری نے ان کو خبر دی ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے ان کو مسور بن مخرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں بھاری پتھر اٹھا کر لا رہا تھا اور میں نے ہلکی پھلکی

(۷۷۵۳)۔۔۔ إسناده حسن. أخرجه أبوداؤد (۴۰۱۷) والترمذي (۲۷۶۹) و (۲۷۹۴) وقال أبوعيسى: (هذا حديث حسن) وأخرجه ابن ماجة (۱۹۲۰) وأحمد (۳/۵)

(۷۷۵۴)۔۔۔ إسناده ضعيف. أخرجه الحاكم (۳/۴۴۳) وفي إسناده: معاذ بن خالد، لين الحديث

(۷۷۵۵)۔۔۔ أخرجه البخاري (۳۶۴) ومسلم في الحيض (۷۷) وأحمد (۳/۳۱۰)

(۷۷۵۶)۔۔۔ أخرجه مسلم (۳۴۱) وأبوداؤد (۴۰۱۶)

چادر مٹی رنگ کی تھی وہ کھل گئی اور گر گئی اور میرے پاس بھاری پتھر تھا میں اس کو رکھ بھی نہیں سکتا تھا لہٰذا میں نے اس کو اس کی جگہ پر پہنچا دیا۔
تبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فوراً جا اپنے کپڑے کو اٹھا لے اور تم ننگے مت چلو۔
یہ الفاظ ابو نصر کی حدیث کے ہیں اور ابن نافع کی حدیث مختصر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ننگے مت چلو۔ مگر اس نے قصہ ذکر نہیں کیا۔
اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سعید بن یحییٰ سے مکمل طور پر۔

شرمگاہ دیکھنے کی ممانعت:

۷۷۵۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو ضحاک نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی سعید نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی آدمی کی شرمگاہ نہ دیکھے اور عورت بھی عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے اور آدمی ایک ہی کپڑے میں آدمی سے نہ ملے اسی طرح عورت عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ ملے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے۔

ران کھلی رکھنے کی ممانعت:

۷۷۵۸: ... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابو کثیر مولیٰ محمد بن جحش نے ان کو محمد بن جحش نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گذرے معمر کے پاس اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور معمر کی دونوں رانیں کھلی ہوئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معمر! آپ اپنی رانوں کو ڈھک دیجئے کیونکہ ران ستر ہے۔
۷۷۵۹: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے کہ انہوں نے کہا مجھے خبر دی عامر بن سعد بن ابی وقاص نے کہ ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس پہننے سے منع کیا تھا اور دو طرح کی بیع سے منع کیا تھا۔ بیع ملامسہ سے اور بیع منابذہ سے منع فرمایا تھا۔ بیع ملامسہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ سے چھو لیتا ہے دن ہو یا رات ہو۔ وہ اس کو بیع شمار کرتا تھا۔ منابذہ کی صورت یہ ہوتی کہ ایک آدمی دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دیتا ہے اور دوسرا بھی اپنے کپڑا پھینک دیتا ہے بس ان دونوں میں بیع کا عقد ہو جاتا ہے اس چیز میں بیع کو نہیں دیکھا جاتا۔ اور نہ ہی دونوں میں تحقیق ہوا ضروری ہوتا ہے۔ (جاہلیت کی ان دونوں طرح کی بیع کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا تھا۔)
اور دو طرح کا پہناوا منع ہے۔ ایک اشتمال صماء ہے۔ صماء کی صورت اس طرح ہوتی ہے کہ ایک آدمی اپنے کپڑے کو دونوں کندھوں میں سے کسی ایک کندھے پر ڈال لیتا۔ پس اور دوسرے کندھے یا پہلو کو بغیر کپڑے کے ظاہر اور ننگا رکھتا ہے اس پر کپڑا نہیں ہوتا۔
اور دوسرا پہناوا احتباء کرنا ہے اپنے کپڑے کے ساتھ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انسان بیٹھے ہوئے اوپر سے کپڑا لپیٹتا ہے اس کی شرمگاہ

(۷۷۵۷) أخرجه مسلم (۳۳۸)
(۷۷۵۸) بسناد حسن: أخرجه أحمد (۵/۲۹۰) وورد الحديث أيضاً من جرهد في الترمذي وغيره.
(۱) في ن: نا أحمد بن أبي العيسى نا يحيى بن بكير نا إسحاق نا يحيى بن أبي العيسى نا يحيى بن بكير نا الليث بن سعد.
(۷۷۵۹) أخرجه البخاري (۵۸۲۰) ومسلم (۱۵۱۲) والدارمي (۲/۲۵۳)

نیچے سے ظاہر ہوتی ہے اس پر کوئی کپڑا وغیرہ نہیں ہوتا۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ ابن بکیر سے۔

۷۷۶۰:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن بشر نے (جو خطاب کا بھائی ہے) ان کو عبید اللہ بن عمر جشمی نے ان کو یزید بن خالد نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی حبیب بن ابو ثابت نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابو طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی دونوں رانوں کو ظاہر مت کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کو نہ دیکھنا۔

۷۷۶۱:... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق مزکی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نصر بن سابق نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عتبہ بن نافع نے ان کو اسحاق بن اسعد نے ایک آدمی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بکریوں کی طرف نکلے ان میں آپ کا اجرت پر رکھا ہوا چرواہا تھا وہ ننگا پھر رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر فرمایا میری کتنی اجرت ہے ہمارے ذمے؟ اس نے کہا کیوں یا رسول اللہ؟ کیا میں نے بکریاں چرانے کا کام صحیح نہیں کیا اور صحیح دیکھ بھال نہیں کی؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہمارے اندر وہ شخص ہو جو اکیلا اور خلوت میں رہتے ہوئے بھی اللہ سے حیا کیا کرے۔

خلوت میں ستر کھولنے کی ممانعت:

۷۷۶۲:... اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو العباس ان کو محمد بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو محمد بن ابو جہم نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مزدور کو اجرت پر رکھا کہ وہ آپ کی بکریاں چرائے گا یا بعض دیگر کاموں کے لئے بھی۔ اس کے بعد ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آ کر کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کے فلاں مزدور کو دیکھا ہے کہ وہ ننگا پھرتا رہتا ہے وہ اس بارے میں کوئی پرواہ بھی نہیں کرتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس پیغام بھیج کر اس کو بلوایا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی ننگا ہی چلا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔
جو شخص جلوت میں اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا وہ اس سے خلوت میں بھی حیا نہیں کرتا اس کو اس کا حق دے دو تاکہ یہ یہاں سے چلا جائے۔

۷۷۶۳:... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ سلیمان بن زیاد حضرمی نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ وہ اور اس کا ایک ساتھی جس کا نام ایمن تھا وہ دونوں گذر رہے تھے انہوں نے دیکھا کہ قریش کے کچھ نوجوانوں نے اپنے تہہ بند اتارے ہوئے ہیں اور ان کو رسیوں کی صورت میں بٹ کر ان کے ساتھ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں وہ اسی حالت میں ننگے (کھیل کر رہے ہیں) عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا جب ہم ان کے پاس سے گذرے۔ میرے ساتھی نے کہا کہ یہ لوگ اس کو اچھا کام یا ثواب سمجھتے ہیں یا لوگوں نے کہا کہ یہ راہب یا پادری ہیں چھوڑو ان کو (یعنی انہیں اپنی حالت پر رہنے دو) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سمجھانے کے

(۷۷۶۰) إسناده حسن. أخرجه أبو داود (۳۱۴۰) وابن ماجه (۱۴۶۰) وأحمد (۱/۱۴۶) والحاكم (۴/۱۸۱) كلهم من طريق ابن جريج قال: أخبرت عن حبيب بن أبي ثابت عن عاصم بن ضمرة عن علي مرفوعاً.

(۷۷۶۱) في إسناده رجل لم يسم.

(۷۷۶۲) إسناده ضعيف. في إسناده ابن لهيعة.

(۷۷۶۳) إسناده صحيح. رواه أحمد (۱۹۱/۳)

لئے گھر سے نکلے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو سب سے پہلے بڑھ کر حضور غصے کی حالت میں باہر تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے اور میں پتھر کی آڑ میں کھڑا ہو گیا، ناگاہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

سبحان الله لا من الله استحيوا ولا من رسوله استتروا

اللہ پاک ہے یہ نہ تو اللہ سے حیا کرتے ہیں اور نہ ہی اللہ کے رسول سے چھپتے ہیں۔

اور ام ایمن ان کے پاس تھی یا راوی نے نام ام ایمن کہا تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے دعا کریں۔ استغفار کریں عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مشکل ان کے ہو رہے ہیں۔ استغفار نہیں کروں گا۔ اور اس کو روایت کیا ابن وہب نے سلیمان بن زیاد سے انہوں نے اس میں کہا ہے کہ ام ایمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اس نے کہا یا رسول اللہ ان کے حق میں استغفار کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بخش دے ان کو اور یہ روایت زیادات الفوائد میں ہے۔

۷۷۵۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو النعمان نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اندھیرے میں جا کر نہاتے تھے اور وہ پیٹھ کر کے بیٹھتے تھے اس بات کے ڈر سے کہ اس کی شرم گاہ کھل جائے۔

فصل: غسل خانے میں

۷۷۵۴: ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو عبد اللہ بن شداد نے ان کو ابو عذرہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا غسل خانوں میں داخل ہونے سے۔ اس کے بعد مردوں کے لئے اجازت دی تھی کہ وہ تہبند یا لنگوٹ کے ساتھ غسل کیا کریں۔

۷۷۵۵: (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابو الاصبغ عبد العزیز بن یحییٰ نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابن طاؤس نے انہوں نے تحقیق کی ہے اپنے والد طاؤس سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو اس گھر سے جسے حمام کہا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ جسم کی میل کچیل دور کرتا ہے۔ اور بیمار کو فائدہ دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص داخل ہو اس کو چاہئے کہ ستر ڈھکے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن اعین نے ابن اسحاق سے اس نے ابن طاؤس سے بطور موصول روایت کے۔

حمام میں ستر ڈھکنے کا حکم

۷۷۵۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو عبد اللہ بن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں منع کرتا ہوں اس گھر سے جس کو حمام کہا جاتا ہے۔

(۷۷۵۴) إسناده ضعيف. أخرجه أبو داؤد (۴۰۰۹) والترمذي (۲۸۰۲) وابن ماجه (۳۷۴۹) وأحمد (۶/۱۳۲ و ۱۳۹ و ۱۷۹) وفي إسناده أبو عذرة مجهول.

(۷۷۵۵) منكر. إسناده حسن. أخرجه الحاكم (۴/۲۸۸) والطبراني في الكبير (۱۰۹۲۶ و ۱۰۹۳۲) وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه. ووافقه الذهبي.

راوی نے اس جیسی روایت مرسل نقل کی ہے اور وہی محفوظ ہے۔

۷۷۶۷: ــ اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بشار نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گھر سے بچو جس کو حمام کہتے ہیں۔

لوگوں نے کہا کہ وہ تو میل کچیل صاف کرتا ہے اور گندگی دور کرتا ہے اور یہ فائدہ دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر جو بھی اس میں داخل ہو تم میں سے اس کو چاہئے کہ وہ ستر ڈھکے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے روح بن قاسم نے ان کو ابن طاؤس نے اور ایک جماعت نے سفیان ثوری سے اس نے ابن طاؤس سے بطور مرسل روایت کیا ہے ثوری سے بطور موصول روایت ہے مگر محفوظ نہیں ہے۔

۷۷۶۸: ــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو سعید بن عثمان اہوازی نے ان کو صلت بن مسعود نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری جگہ حمام ہیں۔ کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ ! حمام میں مریض کا علاج ہوتا ہے اور اس میں میل کچیل دور ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کرنا چاہتے ہو تو پھر نہ کرو مگر اس حالت میں کہ تم ستر ڈھکنے والے ہو۔

۷۷۶۹: ــ ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے۔ اور ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن ایوب نے یعقوب بن ابراہیم (یعنی ابن حنین سے۔)

ان کو محمد بن ثابت بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن سوید نے اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے عبداللہ بن سوید سے اور انہیں کہا خطمی ان کو ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے دن پر اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا وہ چپ رہے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تمہاری عورتوں میں سے وہ ہرگز حمام میں داخل نہ ہوا کریں (یعنی بغیر لباس کے۔)

کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہ حدیث ان کو پہنچائی انہوں نے اس کو لکھا ابوبکر بن عمرو بن حزم کی طرف کہ آپ محمد بن ثابت سے پوچھئے ان کی حدیث کے بارے میں وہ تیار ہو گئے اور اس نے ان سے پوچھا پھر انہوں نے عمر کی طرف لکھا۔ لہٰذا عمر بن عبدالعزیز نے عورتوں کو حمام میں جانے سے منع کر دیا۔

یہ الفاظ یعقوب کی روایت کے ہیں۔ اس نے یحییٰ کا ذکر نہیں کیا اور اس کا نام ابن حنین ہے۔

(۷۷۶۹) رواه مختصراً دون قوله ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام إلا بمئزر ــ الخ. البخاري (۶۰۱۸) و (۶۱۳۶) و (۶۴۷۵) ومسلم في الإيمان (۷۴، ۷۵) وأبو داود (۵۱۵۴) والترمذي (۲۵۰۰) ومالك في صفة النبي صلى الله عليه وسلم (۲۲) وأحمد (۲/۲۶۷ و ۲۶۹ و ۴۳۳) و (۴/۳۱) و (۶/۶۹ و ۳۸۴)

ورواه بتمامه الحاكم (۴/۲۸۹) وفي إسناده محمد بن ثابت بن شرحبيل: مقبول وأبو صالح كاتب الليث صدوق كثير الغلط.

نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبید اللہ بن جعفر نے ان کو خبر پہنچی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افسوس ہے حمام کے لئے کیونکہ وہ ایسے حجاب ڈیرے کی جگہ ہے جو ستر کو نہیں ڈھانکتی۔ اور پانی ہے جو پاک نہیں رہتا۔ یا طہارت کو پاک نہیں کرتا (یعنی یہ جگہ اکثر ناپاک رہتی ہے) اشتروں کی میل کچیل کنار اور شیطانوں میگ ینگ ہیں کسی آدمی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ ان میں بغیر رومال کے یعنی ستر ڈھکے داخل ہو مسلمانوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی عورتوں کو فتنوں میں نہ ڈالیں مرد عورتوں پر ذمہ دار مقرر ہیں انہیں قرآن کی تعلیم دو اور ان کو تسبیح کرنے کا حکم دو۔

۷۷۷۴: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو دراج ابوسمح نے اس کو حدیث بیان کی ہے۔

سائب سے یہ کہ کچھ عورتیں ام المومنین ام سلمہ کے پاس اہل حمص سے آئیں وہ اصحاب حمامات میں سے تھیں انہوں نے پوچھا کہ کیا حمام میں بھی کوئی گناہ ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی جگہ کپڑے اتارتی ہے اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان احادیث کے ساتھ عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے مطلقاً منع کر دیا گیا ہے۔ یہ ان کے لئے اس لئے ہے کہ ان پر پردہ کرنے کا مبالغہ کے ساتھ حکم ہے۔ یہ روایت منقطع ہے۔

حمام میں تہبند کے ساتھ داخل ہونا:

۷۷۷۵: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل ماسرجسی نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ البصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے ان کو عبدالرحمٰن بن رافع نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک تمہارے اوپر عجمیوں کی فتح ہوگی تم وہاں پر ایسے مکان پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا تو ان میں مرد بغیر تہبند کے داخل نہ ہوں اور عورتوں کو منع کرو کہ وہاں میں داخل نہ ہوا کریں مگر مریضہ یا بچہ جننے والیاں۔ جو ناپاک ہوں۔

اس حدیث میں عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی اکیلے ہے جو اس کو روایت کرتے ہیں۔ اور اکثر اہل علم اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑتے۔ اور ابوداؤد نے اس کو نقل کیا ہے سنن میں احمد بن یونس سے اس نے زہیر سے اس نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے یہ حدیث مطلقاً نہی والی احادیث سے زیادہ ضعیف نہیں ہے۔

اور دوسرے طریق سے مروی ہے حضرت عمر سے بطور مرفوع روایت کے۔ مگر وہ بھی قوی نہیں ہے اور ہم نے روایت کی ہے نافع سے اور بکیر بن عبداللہ بن اشج سے کہ انہوں نے اس مسئلہ میں نہی کو نہی تنزیہی پر محمول کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۷۷۶: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے ان کو عبید اللہ بن ابوجعفر نے یہ کہ عمر بن خطاب نے فرمایا کسی مومن مرد کے لئے حلال نہیں کہ وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہو اور نہ ہی کسی ایمان والی عورت کے لئے ہاں مگر بیماری کی وجہ سے ہو۔ بے شک میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جو عورت اپنے گھر کے سوا دوسری جگہ اپنی اوڑھنی اتارتی ہے وہ اس حجاب کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اس

ساتھ مندل بن علی اکیلے ہیں۔

ستر کا حکم:

۷۷۹۳۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو خبر دی جنیدی نے ان کو بخاری نے ان کو عبداللہ بن ابو سعود ان کو حسن بن ابو القاسم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے شریک سے حدیث مندل ہی ان سے اعمش نے اس نے ابو وائل سے اس نے عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس وقت کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو دونوں ننگے نہ ہو جائیں جانوروں کی طرح انہوں نے فرمایا کہ جھوٹ بولا میں نے ہی خبر دی تھی اعمش کو عاصم سے اس نے ابو قلابہ سے۔

فصل:۔۔۔۔۔ عورتوں کا حجاب اوران کے ستر کے پردہ کے بارے میں سخت حکم

تحقیق ہم ذکر کر چکے ہیں کتاب الصلوٰۃ میں اور کتاب النکاح میں اور کتاب السنن کے اندر اس مذکورہ مفہوم کی جتنی روایات آئی ہیں جو کہ اس موضوع پر کافی ہیں۔ اور یہاں پر بھی ہم بعض ان احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو فی الوقت ہم پیش کر سکتے۔

۷۷۹۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابو قلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں سب لوگوں سے ان چیزوں کو زیادہ جانتا ہوں۔ کہ جب زینب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کی گئی اور گھر میں ان کے ساتھ رہنے لگی آپ نے ولیمہ کا کھانا تیار کر دیا لوگ آئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیٹھے رہ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے گئے تو بھی لوگ وہیں وہ بیٹھے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر گئے تو بھی وہ بیٹھے ہوئے تھے (مسلسل مہمانوں کے بیٹھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دشواری پیش آ رہی تھی۔)

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

یایھا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ
ولکن اذا دعیتم فادخلوا . تا . فاسئلوھن من وراء حجاب (الاحزاب ۵۳)

اے ایمان والو مت داخل ہوا کرو نبی علیہ السلام کے گھروں میں ہاں مگر یہ ہے کہ اگر تمہارے لئے اجازت مل جائے کھانے کی مگر اس کے پکنے کا انتظار نہ کریں۔ اور جب بلائے جاؤ تو داخل ہوا کرو۔ (یہ لمبی آیت انس رضی اللہ عنہ نے یہاں سے آخر تک پڑھی) (چیز مانگ لیا کریں ازواج مطہرات سے پردے کے پیچھے سے۔

اس آیت کے بعد پردہ مقرر کر دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے۔

۷۷۹۵۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور مسدد نے۔ دونوں نے کہا ان کو خبر دی حماد بن زید نے ان کو سالم علوی نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں کہ جب حجاب کی آیت نازل ہوئی۔ تو اس وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوا کرتا تھا۔ نبی کریم نے فرمایا اے بیٹے رک جاؤ، یا پیچھے رہو۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یوسف نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو سالم نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے گھر پر داخل ہوا کرتا تھا بغیر اجازت مانگے۔ ایک دن جب میں اندر داخل ہونے کے لئے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ پر رک

(۷۷۹۴)۔۔۔ اخرجہ البخاری (۴۷۹۲)

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے دونوں نے کہا ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی ان ہیجڑوں کو جو عورتوں جیسی شکل وصورت ولباس بناتے ہیں اور ان عورتوں کو بھی جو مردوں کے ساتھ مشابہت بناتے ہیں (خواہ وہ لباس میں ہو یا جسمانی انداز پر) یا الفاظ فقیہ کی روایت کے ہیں، بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث قتادہ سے اس نے شعبہ سے۔

۷۸۰۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر مسلم بن ابومریم سے اس نے ابوصالح سمان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اس نے کہا وہ عورتیں ہوں گی کپڑے پہننے والیاں ننگی رہنے والیاں (یعنی باریک وزرق برق وچست لباس کی وجہ سے) مردوں کی طرف جھکنے والیاں اور مردوں کو اپنی طرف برائی کے لئے مائل کرنے والیاں۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی (یعنی جنت سے بہت ہی دور رکھی جائیں گی۔)

حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو برس دوری کی مسافت سے پائی جاسکے گی۔ یہ روایت موقوف ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک۔

۷۸۰۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو ان کے ماموں ابوعوانہ نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی مالک نے مسلم بن ابومریم سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورتیں ہوں گی کپڑے پہننے والیاں مگر بے لباس ننگیاں زبردستی مردوں کی طرف جھکنے والیاں، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

حاکم نے کہا ابوعبداللہ کی سند غریب ہے، مالک سے یہی روایت مؤطا میں موقوف ہے۔

اہل جہنم کی قسمیں:

۷۸۰۱:۔۔۔ (مکرر ہے) امام احمد نے فرمایا اس کو روایت کیا ہے سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسمیں ہیں اہل جہنم کی میں نے تا حال انہیں نہیں دیکھا (یعنی بعد میں آئیں گے) وہ لوگ ایسے ہوں گے کہ ان کے ہاتھ میں چابک دوڑے ہوں گے گائے کی دم کی شکل وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے۔ اور ایسی عورتیں ہوں گی لباس پہننے والیاں ظاہراً مگر درحقیقت بے لباس ہوں گی مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی ان کے سر ایسے ہوں گے جیسے بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانیں ہوتی ہیں۔ وہ جنت میں نہیں داخل ہو سکیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پاسکیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی دور سے مہکے گی۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے۔ اور مجھے خبر دی ہے ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو سہیل اس نے ذکر کیا ہے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے۔

مرد وعورت کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنا:

۷۸۰۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو خلد بن مخلد نے ''ح''۔

(۷۷۹۹)۔۔۔ اخرجه البخاری (۵۷۷۵) وابوداؤد (۴۰۹۷) والترمذی (۲۷۸۴) وابن ماجه (۱۹۰۳) واحمد (۱/ ۳۳۰ و ۳۳۹)

(۷۸۰۱)۔۔۔ اخرجه مسلم (۲۱۲۸) إلا انه قال: (وريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا) ومالك في اللباس (۷)

(۷۸۰۱)۔۔۔ مكرر. اخرجه مسلم (۲۱۲۸) واخرجه احمد (۲/ ۳۵۶ و ۴۴۰) دون قوله: (وان ريحها ليوجد من كذا وكذا)

قط۔۔۔ إسناده حسن. اخرجه ابوداؤد (۴۰۹۸) واحمد (۲/ ۳۲۵)

اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی اس آدمی پر جو عورت کی طرح لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مرد جیسا لباس پہنتی ہے۔

۷۸۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حدیث بیان کی امیہ بن بسطام نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو عمر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔

(۱)..... والدین کا نافرمان۔

(۲)..... ہمیشہ کا شرابی۔

(۳)..... بہت زیادہ احسان جتلانے والا۔

اور تین لوگ ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

(۱)..... وہ مرد جو عورت جیسا لباس پہنے۔

(۲)..... اور وہ عورت جو مرد جیسا لباس پہنے۔

(۳)..... اور دیوث (یعنی جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ لوگوں کو زنا کرنے کی اجازت دے۔)

۷۸۰۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان حافظ نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جس نے مردانہ جوتی پہن رکھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں جیسی بننے والی عورتوں کے لئے لعنت فرمائی۔

بہترین جوان اور بدترین بوڑھے:

۷۸۰۵:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوسوید نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوسلیمان فراء نے ان کو ابومسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھوں کے ساتھ مشابہت اپناتے ہیں اور تمہارے برے بوڑھے وہ ہیں جو تمہارے جوانوں کے ساتھ مشابہت بناتے ہیں۔

۷۸۰۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن قوہیار نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ابراہیم بن سلیمان زیات نے ان کو عمر بن کثیر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی مردوں میں سے ان لوگوں کو جو مخنثوں جیسے بنتے ہیں اور ان عورتوں کو مردوں جیسی بنتی ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کو (سزا کے طور پر) اپنے گھروں سے نکال دو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو (عادات واطوار میں) تمہارے بزرگوں کی مشابہت بناتے ہیں۔ اور تمہاری بدترین بزرگ وہ ہیں جو جوانوں سے مشابہ بنتے ہیں اور تمہاری بری عورتیں وہ ہیں جو تمہارے مردوں جیسی بنتی ہیں اور تمہارا بدتر

(۷۸۰۵)..... إسناده ضعيف. أخرجه أبو داود (٤٠٩٩) وفي إسناده عبد الله بن جريج مدلس وهو هنا قد عنعن

(۱)..... في (ن) الفرار

مرد وہ ہیں جو تہبند کی عورتوں جیسے بنتے ہیں۔ عمر بن کثیر نے اس اضافے کے نقل کرنے میں یحییٰ سے تفرد کیا ہے۔

۷۸۰۷:۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو ابو معمر نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن یزید بن مرد انبہ نے ان کو رقبہ بن مصقلہ نے ان کو حکم نے ان کو عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ نے انہوں نے کہا کہ مجھے اچھا لگتا ہے کہ میں جوان آدمی کو پیچھے سے دیکھوں تو مجھے بزرگ لگے مگر جب چہرہ دیکھوں تو وہ جوان ہو اور مجھے بہت برا لگتا ہے کہ میں بوڑھے کو دیکھوں پیچھے سے تو میں اس کو جوان سمجھوں سامنے سے دیکھوں تو وہ بوڑھا ہو۔

۷۸۰۸:۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو منصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو ابو سعید محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو عبدالمومن بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے مسجد کے کسی دروازے پر اچانک ایک عورت سواری پر گذری جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئی تو سواری بدکی وہ گر گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا (تاکہ اتنے میں وہ سنبھل جائے) مگر اس کا کپڑا کھل گیا لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یا رسول اللہ! اس نے شلوار پہنی ہوئی ہے (مطلب یہ کہ ستر کھلنے کا امکان نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پریشان نہ ہوں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی اللہ تعالیٰ شلواریں پہننے والیوں پر رحم کرے۔ اسی طرح روایت کیا گیا ہے خارجہ سے اس نے محمد بن عمرو سے۔

مرد و عورت کے لیے خوشبو کے رنگ:

۷۸۰۹:۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو جریری نے ان کو ابو نضرہ نے ان کو شیخ طفاوہ نے حدیث بیان کی اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لیے یعنی مرد کے لیے خوشبو ایسی ہونی چاہیے جس کی خوشبو موجود ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو خبردار بے شک عورتوں کی خوشبو وہ ہونی چاہیے جس کا رنگ ہو مگر اس کی خوشبو نہ پائی جائے۔

۷۸۱۰:۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبدالرحمن محمد بن عبداللہ تاجر نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے عاصم سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس آئے وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت ہونے لگے ان میں ایک آدمی تھا جس کے ہاتھ میں خوشبو تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کی بیعت کرتے رہے اور اس کو پیچھے کرتے گئے اس آخر میں بیعت کیا اور فرمایا کہ بے شک مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ مخفی ہو اور خوشبو ظاہر ہو عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو مخفی ہو۔

ابو عبداللہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن ابو طالب سے اور ابو حامد بن شرقی نے ان کو سری بن خزیمہ نے اور ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی ہمارے شیخ ابو بکر بن اسحق نے اپنی کتاب سے ان کو ابو العباس محمد بن حسن تمامی نے ان کو سعید بن سلیمان نے اس نے اسے مذکور کی مثل ذکر کیا ہے ایک جیسے تمام میں۔

بال وغیرہ میں جوڑ لگانے کی ممانعت

۷۸۱۱:۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں۔ ان کو ابو الموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ

(۷۸۰۹) ۔۔ إسناده صحيح ۔ أخرجه أبو داود (۲۱۷۴) و (۴۰۴۸) والترمذي (۲۷۸۷) والنسائي (۸/۱۵۱) وأحمد (۲/۲۰۳) و (۲/۴۴۷)

مسجد کے راستے میں ابوعبید کے ساتھ ساتھ چلا۔ انہوں نے کہا اے ابوعبید۔ عورتوں کے لئے راستے کا وسط اور بیچ نہیں ہے فرمایا کہ وہ کناروں کناروں پر چلا کریں۔

۷۸۲۲: ... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابوالجماہر سلمہ اور محمد بن عثمان تنوخی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبدالعزیز بن محمد نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شداد بن ابوعمرو بن حماس نے ان کو ان کے والد نے ان کو حمزہ بن ابواسید انصاری نے ان کو ان کے والد نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جب کہ وہ مسجد سے نکل رہے تھے۔

چنانچہ مرد عورتوں میں خلط ملط ہو گئے تھے راستے میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عورتوں سے کہ دور رہا کریں اور پیچھے پیچھے رہ جائیں۔ ایسا نہ کریں کہ راستے کے بیچ میں گھس بیٹھیں بلکہ راستے کے کناروں کو لازم کر لیں (اس واقعے کے بعد) عورتیں دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے بسا اوقات الجھ جاتے تھے دیوار میں کسی چیز میں ان کے لگ کر چلنے کی وجہ سے اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ عورت کا کپڑا البتہ اٹک جاتا تھا دیوار میں کسی چیز کے ساتھ اس کے دیوار کے ساتھ لگ کر چلنے کی وجہ سے۔ اور باقی روایت برابر ہے۔

۷۸۲۳: ... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو علی بن سعید نے ان کو صلت بن مسعود نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو شریک بن عبداللہ بن ابونمر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ عورتوں کے لئے راستے کا وسط اور بیچ نہیں ہے۔

ابواحمد نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کوئی اس کو شریک سے روایت کرتا ہے سوائے مسلم بن خالد کے واللہ اعلم۔

(۷۸۲۲) إسناده ضعيف. في إسناده أبو عمرو بن حماس مقبول

(۷۸۲۳) ...إسناده ضعيف في إسناده مسلم بن خالد صدوق كثير الأوهام

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد کا مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیری والدہ ہے؟ میں نے کہا جی ہاں ہے۔

آپ نے فرمایا جا بس اسی کا اکرام کر بے شک جنت اس کے پیروں کے پاس۔

اور ابن خیثمہ کی ایک روایت میں ہے اس کے پیروں تلے جنت ہے۔ ایسے ہی فرمایا۔

۷۸۳۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو حجاج نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن نے ان کو ان کے والد نے ان کو معاویہ بن جاہمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ کے پاس آیا یعنی جاہمہ۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں آپ نے پوچھا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ کہا کہ زندہ ہے آپ نے فرمایا بس اسی کے ساتھ لگا رہ بے شک جنت اس کے قدموں تلے ہے۔ پھر دوسری بار پھر تیسری بار کہا متعدد مجلسوں میں۔

۷۸۳۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیہ نے رائے میں اس نے کہا کہ ان کو محمد بن فرج ازرق نے خبر دی ہے۔ ان کو حجاج بن محمد نے۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی سند کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا بے شک جاہمہ حضور کے پاس آیا اور کہا کہ میں جہاد کا ارادہ کر چکا ہوں اور میں آپ کے ساتھ مشورہ کرنے آیا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیری والدہ حیات ہے؟ اس نے بتایا کہ حیات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس اسی کو لازم کر لو یعنی خدمت کرو بے شک جنت اس کے قدموں کے پاس ہے۔

۱۔ اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے صنعانی کی حدیث سے حجاج بن محمد سے اسی طرح اور اس نے کہا ہے کہ بے شک جاہمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔

۲۔ اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن یحییٰ نے اپنے والد سے اس نے ابن جریج سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن طلحہ نے اس نے روایت کی ریحانہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے معاویہ بن جاہمہ سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۳۔ اور وہ ہی بخاری ہے جس نے اپنی تاریخ میں اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

۴۔ اور حجاج بن جریج کی روایت زیادہ صحیح ہے واللہ اعلم۔

۵۔ اور محمد بن اسحاق بن یسار پر اختلاف کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ مروی ہے اسی سے اس نے زہری سے اس نے ابو طلحہ بن عبداللہ سے اس نے معاویہ سلمی سے اسی متن کے ساتھ۔

۶۔ اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے محمد بن اسحاق سے اس نے محمد بن طلحہ بن عبدالرحمن بن ابوبکر سے اس نے معاویہ بن جاہمہ اسلمی سے اس نے کہا کہ میں حضور کے پاس آیا۔ اس کی مثل کے ساتھ۔

۷:۔۔۔ اور درست جو ہے وہ روایت ہے ابن جریج کی محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے معاویہ بن جاہمہ سے۔

۸:۔۔۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابو عاصم نے ابن جریج سے۔

والدین کی خدمت پر حج وعمرہ اور جہاد کا ثواب

۷۸۳۵:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو منصور ظفر بن محمد بن احمد بن زیاد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابو حامد احمد بن لیث بن سہل بخارا

(۷۸۳۳)۔۔۔ اسنادہ حسن. اخرجہ النسائی (۶/۱۱) واحمد (۳/۴۲۹) وفی اسنادہ طلحۃ بن عبداللہ بن عبدالرحمن مقبول لکن یشھد لہ ماقبلہ

نے ان کو ابو عبداللہ بن جعفر شیبانی نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو میمون بن نجیح نے ان کو ابو الحسن نے ان کو حسن بصری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں جہاد کی خواہش رکھتا ہوں اور میں اس پر قادر نہیں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں میری ماں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پس اللہ سے ڈرو اس کے بارے میں جب تم ایسا کرو گے تو تم کو حج کرنے کا عمرہ کرنے کا اور جہاد کرنے کا ثواب مل جائے گا جب تجھے تیری ماں بلائے تو تو اللہ سے ڈر اور اس سے نیکی کر۔

۷۸۳۶: ہمیں حدیث بیان کی امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے املاء کے طور پر ان کو ابو حامد محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو محمد بن صالح اشج نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابی رواد نے ان کو نافع نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا اپنا باپ پر سوچے رہنا اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے جس سے تو ان کو ہنسائے اور خوش کرائے اور وہ تجھے ہنسائیں اور خوش کریں۔ یہ افضل ہے تیرے لئے اللہ کی راہ میں تیرے تلوار کے ساتھ جہاد کرنے سے۔ مروی ہے عبداللہ بن عبدالعزیز سے یہ قوی نہیں ہے۔ البتہ اس کے متن کے لئے شواہد ہیں جو گذر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۷۸۳۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو ابو بدر شجاع بن ولید نے ان کو عبداللہ بن شبرمہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اور ابو بکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عصام بن عبدالمجید اصفہانی نے اصفہان میں ان کو مومل بن عبدالملک نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو محمد بن طلحہ نے عبداللہ بن شبرمہ نے ان کو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ تمام لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون سب سے زیادہ مستحق ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری امی۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کون؟ فرمایا کہ اس کے بعد بھی تیری امی۔ اس نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ فرمایا کہ تیری امی۔ اس نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا والد۔

اور ابو بدر کی روایت میں ہے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون زیادہ حق دار ہے سب لوگوں سے میرے حسن سلوک کا؟

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث محمد بن طلحہ سے۔

۷۸۳۸: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو النضر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو ابن شبرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو زرعہ سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرو۔ اس نے پوچھا پھر کس سے کروں؟ فرمایا کہ پھر تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا کہ پھر کون؟ پھر فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا کہ پھر کون؟ فرمایا کہ پھر تیرا باپ۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے وہیب کی حدیث سے۔ اور بخاری اس کا شاہد لائے ہیں ابن شبرمہ کی روایت کے ساتھ وہ عبداللہ ہے۔ اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث عمارہ سے انہوں نے ابو زرعہ سے۔

(۷۸۳۵) قال في مجمع الزوائد (۸/۱۳۸): رواه أبو يعلى والطبراني في الصغير والأوسط ورجالهما رجال الصحيح غير ميمون بن نجيح ووثقه ابن حبان.

(۷۸۳۷) أخرجه مسلم في البر (۱) والبخاري (۵۹۷۱) وابن ماجه (۲۷۰۶) وأحمد (۲/۳۲۷، ۳۹۱)

رشتہ داروں سے صلہ رحمی

۷۸۳۹:ــــ ہمیں خبر دی ابو منصور عبد القاہر بن طاہر امام نے اپنی اصل کتاب سے اور ابو نصر بن قتادہ اور عبد الرحمن بن علی بن حمدان نے ان سب لوگوں نے کہا ان کو ابو عمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو ابو مسلم انصاری نے حدیث بیان کی بہز بن حکیم سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟

فرمایا: کہ اپنی والدہ سے نیکی کرو۔ اس نے پوچھا کہ اس کے بعد کس سے؟ فرمایا اپنے ماں کے ساتھ۔ پھر پوچھا کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ والد کے ساتھ۔ اس کے بعد جو زیادہ قرابت دار ہو درجہ بدرجہ اس سے کرو۔

۷۸۴۰:ــــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ کے سامنے پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا اس نے کہا ہمیں خبر دی ہے یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی بہز بن حکیم نے معاویہ قشیری سے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا کہ ماں کے بعد پھر کس سے کروں؟ فرمایا پھر بھی ماں کے ساتھ۔ پھر میں نے پوچھا کہ ماں کے بعد کس سے کروں؟ فرمایا پھر بھی اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا اس کے بعد کس سے کروں؟ فرمایا کہ اس کے بعد اپنے والد کے ساتھ پھر درجہ بدرجہ قرابت داروں سے۔

۷۸۴۱:ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو محمد جعفر بن محمد نصیر خلدی نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن علی عمری نے ان کو معلی بن مہدی نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو منصور نے ان کو عبید اللہ بن علی بن عرفطہ سلمی نے ان کو خراش (ابو سلام) سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں تین بار وصیت فرمائی تھی اور ایک آدمی کو اس کے والد کے بارے میں دو بار وصیت کی تھی اور ایک آدمی کو اس کے قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وصیت فرمائی تھی اگرچہ اس پر بہت ہی کثیر احسان ہو جس کو وہ ادا کرے عفان نے اس کا متابع بیان کیا ہے ابو عوانہ سے۔ اور کہا مسدد نے کہ روایت ہے ابو عوانہ سے اس نے علی بن عبید اللہ بن عرفطہ سے۔

۷۸۴۲:ــــ ان کو خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عمر بن مدرک قاضی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو سری بن اسماعیل نے ان کو شعبی نے ان کو مسروق نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ! میں دیہاتی آدمی ہوں اور میں آسودہ حال ہوں۔ میری ماں باپ ہیں اور بہن بھائی ہیں۔ چچا ہیں پھوپھی ہیں ماموں ہیں خالہ ہیں ان سب میں سے میرے صلہ رحمی کرنے کا ان میں کون زیادہ حق دار ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں اور باپ تیری بہن تیرا بھائی اور قریبی رشتہ دار۔

۷۸۴۳:ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عمر بن مدرک نے ان کو حرمی بن حفص نے ان کو زیاد بن عبد الرحمن نے ان کو عاصم بن بہدلہ نے ان کو ابو وائل نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ ہیں بہن بھائی ہیں چچا پھوپھی ہیں ماموں خالہ ہیں ان میں سے کون میرے صلے کا زیادہ حق دار ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ پھر تیرا والد پھر تیری بہن پھر تیرا بھائی اس کے بعد زیادہ قریبی پھر قریبی۔

۷۸۴۴:ــــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو عبد اللہ بن رجاء نے ان کو مسعودی نے ان کو ایاد بن لقیط نے ان کو ابو رمثہ تمیمی نے پھر رباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ خطبہ دے رہے تھے اور وہ

(۷۸۴۲)ــــ إسناده ضعيف جداً. في إسناده السري بن إسماعيل متروك الحديث.

کہہ رہے تھے کہ اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے تو دے اپنی ماں کو پھر باپ کو پھر بہن کو پھر بھائی کو پھر قریبی رشتہ دار کو پھر اس کے بعد قریبی کو اس کے بعد کچھ لوگ آ گئے بنی یربوع سے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ ایک آدمی نے کہا انصار میں سے یا رسول اللہ! مولا بنی یربوع نے فلاں کو قتل کیا تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کوئی نفس دوسرے نفس کے خلاف جنایت نہیں کیا جاتا۔ (گناہ)

۷۸۳۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو بقیہ نے ان کو بحیر بن سعید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو مقدام بن معدی کرب نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری ماؤں کے بارے میں پھر وصیت کرتا ہے تمہارے باپوں کے بارے میں پھر وصیت کرتا ہے تمہیں سب سے زیادہ قریبی رشتہ داروں کے بارے میں (درجہ بدرجہ)

جنت کا درمیانی دروازہ:

۷۸۳۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں نہیں بدلہ دے گا بیٹا اپنے باپ کا مگر یہ کہ اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے۔

اور ایک دوسری روایت میں جریر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بیٹا اپنے والد کا بدلہ نہیں دے گا۔

نقل کیا ہے اسکو مسلم نے کئی طریقوں سے سفیان سے اس نے زہیر وغیرہ سے اس نے جریر سے۔

۷۸۳۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن شیبان نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عطاء نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو فضل بن موفق نے ان کو مسعر بن کدام نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابو عبدالرحمٰن نے ان کو ابو درداء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ والد ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں میں سے یا جنت کے درمیان والے دروازوں میں سے۔ اس کی حفاظت کریں یا اس کو ضائع کریں۔ اور سفیان کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک والد جنت کا درمیان والا دروازہ ہے پس تو حفاظت کر اس دروازے کی یا اس کو چھوڑ دے۔

۷۸۳۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو جعفر

(۷۸۳۳)۔۔۔ إسناده صحيح. أخرجه أحمد (۲/۲۲۶) و (۳/۹۵) و (۵/۳۷۷) وأخرجه النسائي (۵/۶۱) مختصراً

(۱)۔۔۔ في التقريب أبو سلمة

(۷۸۳۵)۔۔۔ رواه البخاري في الأدب المفرد (۶۰) وابن ماجه (۳۶۶۱) والحاكم (۴/۱۵۱) والطبراني في الكبير (۲۰/۲۷۰، ۲۷۱) وأحمد (۴/۱۳۱، ۱۳۲) وقال السيوطي في الجامع الصغير حديث حسن.

(۷۸۳۶)۔۔۔ أخرجه مسلم (۱۵۱۰)

(۷۸۳۷)۔۔۔ أخرجه أحمد في مسنده (۵/۱۹۶) و (۶/۴۴۵ و ۴۴۸ و ۴۵۱) والترمذي (۱۹۰۰) وابن ماجه (۲۰۸۹) و (۳۶۶۳) والحاكم (۴/۱۵۲) وقال هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي.

وقال السيوطي في الجامع الصغير حديث صحيح

بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابو عبدالرحمٰن سلمی نے کہ ایک آدمی کو اس کی ماں نے حکم دیا کہ وہ شادی کرے اس کے بعد اس کو حکم دے دیا کہ اس کو طلاق دے دے۔ اس نے حضرت ابودرداء سے مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ میں نہ تو تمہیں بیوی کو طلاق دینے کا کہوں گا اور نہ ماں کی نافرمانی کرنے کا۔ ابودرداء نے کہا میں ابھی تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے وہ فرماتے تھے کہ والد جنت کا بیچ والا دروازہ ہے تو اس کی حفاظت کر۔ اور چاہے تو اس کو ضائع کر۔ اس آدمی نے کہا بلکہ میں اس کی حفاظت کروں گا۔ لہٰذا اس نے بیوی کو طلاق دے دی۔

۷۸۴۹:..... ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن نے ان کو حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ۔

میری ایک بیوی تھی جسے میں چاہتا تھا اور میرے والد اس کو ناپسند کرتے تھے (اس کی عادات کی وجہ سے)۔ والد نے مجھے کہا کہ اس کو طلاق دے دے میں اپنے والد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا اور میں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم طلاق دے دو۔ لہٰذا اس نے طلاق دے دی۔

۷۸۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان کو ابوبکر یعنی ابن ابواویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد نے اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جنت میں دکھایا گیا تھا، میں جنت میں چل رہا تھا کہ یکایک ایک آدمی کی قرآن مجید پڑھنے کی آواز سنائی دی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا یہ حارثہ بن نعمان کی آواز ہے۔ ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی۔ اسی طرح کہا ہے محمد بن ابوعتیق اور موسیٰ بن عقبہ نے۔

۷۸۵۱:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن حسن خلیل قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا میں نے ایک قاری کی آواز سنی جو قراءت کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا حارثہ بن نعمان ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے اور حارثہ اپنی ماں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی اور حسن سلوک کرتا تھا۔

تین مسافروں کی نیک اعمال کی بدولت رہائی:

۷۸۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے صالح بن کیسان سے ان کو نافع نے یہ کہ حضرت عبداللہ بن نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی پیدل سفر کر رہے تھے انہیں بارش نے گھیر لیا لہٰذا انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لے لی اور ابھی اسی میں بیٹھے ہی تھے کہ پہاڑ کے اوپر سے ایک پتھر گرا جس نے غار کے دہانے کو بند کر دیا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے اعمال کو یاد کرو جو تم نے خالص اللہ کی رضا کے لئے کئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے اسی خالص عمل کے ساتھ اور اسی کے ذریعے اور وسیلے سے اللہ سے دعا کرو

(۷۸۴۹)..... أخرجه ابن ماجة بسند حسن.

شاید وہ تم سے اس مشکل کو کھول دے۔ لہٰذا ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ میرے بوڑھے والدین تھے۔ اور میری بیوی بچے بھی تھے۔ بچے چھوٹے چھوٹے تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا جب شام کو میں بکریاں واپس لے کر آتا تو سب سے پہلے میں اپنے والدین کو ان کا دودھ پلاتا تھا ایک دن میں درختوں کی تلاش میں دور نکل گیا واپسی دیر سے ہوئی جب میں بکریاں لے کر آیا تو میرے والدین سو چکے تھے۔ میں نے برتن دھویا اور اس میں دودھ نکالا اور وہ دودھ لے کر والدین کے سرہانے ان کے جاگنے کا انتظار کرتے کھڑا ہو گیا بچے میرے پیروں میں بلبلا رہے تھے میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں پہلے ان کو پلاؤں اور والدین کو جگانا بھی ناپسند کیا میں رات بھر اسی حالت میں رہا حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم سے اتنی اس چٹان کو ہٹادے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں چنانچہ چٹان اس قدر ہٹ گئی کہ وہ آسمان کو دیکھنے لگے۔

اتنے میں دوسرے نے کہا اے اللہ میرے چچا کی لڑکی تھی میں اس سے محبت کرتا تھا اور وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس سے گناہ کرنے کی بات کی تو اس نے کہا کہ میں اس وقت مانوں گی جب تم مجھے ایک سو دینار دو گے لہٰذا میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کئے اور لے کر اس کے پاس پہنچ گیا اور اسے دے دیا۔ جب میں اس کے پیروں کی طرف بیٹھا تو اس نے کہا کہ تو اللہ سے ڈر اور تو اس مہر کو نہ کھول مگر حق کے ساتھ۔ لہٰذا میں اس کے پاس سے اٹھ گیا۔ اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے اور ہماری مشکل کشائی کر۔ اللہ نے ان کے لئے اس سوراخ میں اور اضافہ کر دیا۔

اب تیسرے نے کہا اے اللہ میں اجرت پر لوگوں سے کام کرواتا تھا ان کو مزدوری میں ایک فرق گئی غلہ دیتا تھا۔ ایک مزدور نے جب کام پورا کر لیا تو میں نے اس کو مزدوری دی اس نے اس کو کم سمجھا اور لینے سے انکار کر دیا ناراض ہو کر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو بڑھانا شروع کر دیا حتیٰ کہ میں نے اس کے ساتھ گائے اور ان کا چرواہا جمع کر لیے ایک عرصے بعد وہ واپس آیا اور کہنے لگا۔ اللہ سے ڈر اور مجھے میرا حق دے دے میں نے اسے کہا جا لے جا یہ گائے اور ان کو چرانے والا یہ سب تیرے ہیں۔ اس شخص نے کہا اللہ سے ڈر میرے ساتھ مذاق نہ کر۔ میں نے کہا کہ میں نے مذاق نہیں کیا یہ سب تیرا ہے لے جا لہٰذا وہ ان کو ہانک کر لے گیا اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو جانتا ہی ہے تو اس پتھر کو ہم سے ہٹادے باقی جو رہ گیا ہے۔ لہٰذا اللہ نے ان سے وہ پتھر ہٹادیا اور وہ نکل کر پیدل چلتے ہوئے چلے گئے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب وغیرہ سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے اور بخاری و مسلم نے دوسرے طریق سے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

۷۸۵۳ ـــ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو علی بن حکیم نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو مغراء نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرا۔ پرانے بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس تھا صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کاش یہ اس طرح جہاد فی سبیل اللہ میں ہوتا۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے صحابہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کاش کہ یہ آدمی اللہ کی راہ میں ہوتا۔ اور ایسا ہو جاتا۔ حضور نے فرمایا کہ شاید یہ والدین کی خدمت کی مشقت اٹھا رہا ہو تو بھی یہ اللہ کی راہ میں ہوگا یا یہ شخص اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی مشقت برداری کر رہا ہو تو بھی یہ فی سبیل اللہ ہوگا یا اپنے نفس کی مشقت اٹھا رہا ہو تا کہ اس کو لوگوں سے مستغنی کر دے تو بھی یہ فی سبیل اللہ ہوگا۔

۷۸۵۴ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو اصبغ نے ان کو ابن وہب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین کے ساتھ

(۷۸۵۲)... اخرجه البخاری (۲۲۳۳) و (۳۴۶۵) و (۵۹۷۴) ومسلم (۲۷۴۳) واحمد (۲/۱۱۶)

نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کر دیتا ہے اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے باب صلۃ الرحم میں جو کچھ روایات آئی ہیں عمر کی زیادتی کے بارے میں۔

والدین کی زیارت پر حج کا ثواب:

۷۸۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد حفار نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو حزم بن ابوحزم نے ان کو میمون بن سیارہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ اس کو درازی عمر عطاء کرے اور ان کے رزق میں اضافہ کرے ان کو چاہئے کہ وہ والدین کے ساتھ نیکی کرے اور صلہ رحمی بھی کرے۔

۷۸۵۶:...... ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے اور ابوالحسن علی بن عبداللہ بیہقی دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوجعفر احمد بن حسین حذاء نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو مستلم بن سعید نے ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی بیٹا جو نیکی کرنے والا ہے جو نظر شفقت سے دیکھتا ہے مگر اس کے لئے ہر ایک نظر کے بدلے میں ایک حج مقبول لکھ دیا جاتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اگر وہ ہر روز سو مرتبہ بھی نظر اٹھا کر دیکھے؟ فرمایا کہ جی ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

۷۸۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن اسحاق بغوی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث بن ابراہیم بن اعین البصری جو قبیلہ بنی عجل سے ہیں ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی والد اپنے بیٹے کی طرف دیکھتا ہے اور اس کو خوشی ہوتی ہے اس بیٹے کے لئے ایک جان کی آزادی کی طرح ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہا کیا یا رسول اللہ اگر وہ تین سو ساٹھ بار دیکھے؟ فرمایا اللہ بہت بڑا ہے اس سے۔

۷۸۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں۔ کہ بیٹا اپنی ماں کے قریب تر ہو ایسی جگہ جہاں اس کا نفس بن سکے یہ افضل ہے اسی شخص سے جو اللہ کی راہ میں تلوار چلاتا ہے۔ اور ماں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا افضل ہے ہر چیز سے۔

۷۸۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو محمد بن حامد نے خبر دی ان کو حدیث بیان کی مکی بن عبدان نے ان کو حسن بن ہارون نے ان کو منصور بن جعفر نے ان کو نہشل بن سعید نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی بیٹا نیکی کرنے والا جو اپنی والدہ کی طرف نظر شفقت سے دیکھتا ہے مگر اس کو ہر نظر کے بدلے میں حج مقبول کا اجر ملتا ہے۔

صحابہ نے پوچھا کیا اگر چہ وہ ایک دن میں سو بار بھی دیکھے؟ فرمایا کہ اللہ اس سے بہت بڑا ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے سند میں منصور بن جعفر یہ والد ہے حسین بن منصور سلمی نیشاپوری کا۔

(۷۸۵۴)...... إسناده ضعيف. أخرجه الحاكم في مستدركه (۴/۱۵۴) والبخاري في الأدب المفرد (۲۲) من طريق زبان بن فائد به وزبان بن فائد ضعيف الحديث كلما في التقريب وكلاهما روياه بلفظ: (من بر والديه طوبى له زاد الله في عمره)

(۷۸۵۶)...... إسناده ضعيف. في إسناده محمد بن حميد وهو ابن حيان الرازي قال في التقريب حافظ ضعيف وفي إسناده أيضاً زافر بن سليمان صدوق كثير الأوهام.

(۷۸۵۷)...... إسناده ضعيف. في إسناده إبراهيم بن أعين البصري العجلي قال في التقريب: ضعيف.

(۷۸۵۹)...... إسناده ضعيف جداً. في إسناده نهشل بن سعيد قال في التقريب متروك.

وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کرلیا ہے کیا میرے لئے توبہ ہے؟ حضور نے پوچھا کیا تیری ماں زندہ ہے؟
اور ابن قتادہ کی روایت میں ہے کہ کیا تیرے والدین ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں ہیں۔ فرمایا کہ تیری خالہ ہے؟ کہا کہ جی ہاں ہے۔ فرمایا جا اس کے ساتھ حسن سلوک کر۔ اور ابن قتادہ کی ایک روایت میں ہے کہ پھر اس کے ساتھ نیکی کر۔

۷۸۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی دونوں نے کہا ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو ام ایمن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اہل بیت کو وصیت فرمائی تھی۔
کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں عذاب دیا جائے اور تم جلا دیے جاؤ اور اپنے رب کی اطاعت کرنا اور اپنے والدین کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تم اپنی ہر شئی سے نکل جاؤ۔
اور جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑنا، جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑے گا اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو جائے گا اور بچانا تم اپنے آپ کو شراب سے بے شک وہ ہر شر کی چابی ہے اور بچانا تم اپنے آپ کو معصیت سے بے شک وہ اللہ کو ناراض کرتی ہے۔ اور کوئی معاملہ ان کے اہل سے نہ چھیننا۔ اور اگر تم دیکھو کہ تمہارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اگر لوگ مرجائیں اور تم ان میں ہو تو ثابت قدم رہو۔ اور تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کرو اپنی استطاعت کے مطابق۔ اور اپنی لاٹھی ان سے نہ اٹھانا اور ان کو اللہ سے ڈراتے رہنا۔
اس کو روایت کیا ہے معمر نے اسماعیل بن امیہ سے اس نے نبی کریم سے بطور مرسل کے۔ اس کے بعض مفہوم کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے راشد ابو محمد نے شہر بن حوشب سے اس نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی سات باتوں کی اس نے ان کو ذکر کیا ہے اور روایت کی گئی ہے امیہ مولاۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فصل:...... والدین کی نافرمانی کرنا، اور اس بارے میں جو وعیدیں احادیث میں آئی ہیں

۷۸۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریر نے "ح"۔
اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو اسحق بن شاہین نے ان کو خالد نے ان کو جریری نے ان کو عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں خبر نہ دوں؟
ہم نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لگائے ہوئے تھے اس کے بعد سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار اور جھوٹی بات کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ آپ یہ لفظ بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کیا آپ چپ نہیں کریں گے؟
یہ الفاظ خالد کی روایت کے ہیں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن شاہین سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے طریق سعید سے اس نے جریری سے۔

۷۸۶۷:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن یعقوب عدل نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو محمد قرشی نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

(۷۸۶۵)...... إسناده ضعيف. مكحول لم يدرك أم أيمن وروى عنها مرسلاً

بن سوقہ نے ان کو محمد بن عبداللہ ثقفی نے ان کو وراد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا اور یہ دعویٰ کیا وراد نے کہ اس نے اپنے ہاتھ سے لکھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تین چیزوں کو حرام کیا ہے۔

اور تین چیزوں سے منع کیا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا۔ بیٹیوں کو زندہ زمین میں دفن کرنا۔ دینے کے لئے منع کرنا اور لینے کے لئے لاؤ دے وہ کرنا۔ اور تین چیزوں سے منع کیا تھا۔ مال کو ضائع کرنا، بھیک کر سوال کرنا مانگنا اور قیل وقال وحجت بازی کرنا۔

اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے محمد بن سوقہ سے۔

۷۸۷۲:...ہمیں خبر دی ابو عمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو مطرز قاسم بن زکریا نے ان کو عبید اللہ نے ان کو شیبان نے ان کو منصور نے مسیب بن رافع سے اس نے وراد سے اس نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی طرف لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر حرام کیا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا۔ دینے کے لئے منع کرنا اور لینے کے لئے ہاتھ پھیلانا اور مکروہ قرار دیا ہے تمہارے لئے حجت بازی کرنے کو کثرت سے مانگنے کو اور مال ضائع کرنے کو۔ بخاری نے اس کو روایت کی سعد بن حفص سے اس نے شیبان سے۔

والدین کے نافرمان پر جنت حرام ہے:

۷۸۷۳:...ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو زیاد بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ جنت میں داخل نہ ہوگا ولد الزنا (حرامی) اور دائمی شرابی اور والدین کا نافرمان۔

۷۸۷۴:...ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن اسحاق صفار نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو مجاہد نے انہوں نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جنت داخل نہیں ہوگا والدین کا نافرمان اور نہ ہی عادی شرابی اور نہ ہی احسان جتلانے والا۔

۷۸۷۵:...ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن ابوالجعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں نبیط سے اس نے جابان سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں نہیں داخل ہوگا جنت میں والدین کا نافرمان اور نہ ہی احسان جتلانے والا اور نہ ہی زانیہ کا بیٹا اور نہ ہی عادی شرابی۔

(۷۸۷۱)...أخرجه مسلم في الأقضية (۱۳) من طريق محمد بن سوقة بهذا اللفظ.

(۷۸۷۲)...رواه بتمامه البخاري (۶۴۷۳) و (۷۲۹۲) وأحمد (۴/۲۵۰، ۲۵۱ و ۲۵۴، ۲۵۵) ورواه دون شطره الأول البخاري (۲۴۰۸) و (۵۹۷۵) ومسلم في الأقضية (۱۲) و (۱۳) والدارمي (۲/۳۱۱) وأحمد (۴/۲۴۶)

(۷۸۷۳)...ذكره الشوكاني في الفوائد (۵۹۳) ط المكتب الإسلامي وقال: لا أصل له

(۷۸۷۴)...إسناده حسن. أخرجه النسائي (۸/۳۱۸) والدارمي (۲/۱۱۲) وأحمد (۳/۲۸ و ۴۴)

اس کو روایت کیا جریر نے منصور سے اس نے اس کی سند میں مجاہد کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسن مصری نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن اسد بن موسیٰ نے ان کو مؤمل نے سفیان ثوری نے زید یامی سے ان کو جابان نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ۔

جنت میں داخل نہیں ہوگا عادی شرابی، قطع رحمی کرنے والا، نہ ہی ولد الحرام، نہ ہی والدین کا نافرمان، نہ ہی وہ شخص جو محرم عورتوں سے برائی کرے۔

اگر یہ روایت صحیح ہو تو پھر ولد زنا (حرامی) محمول ہوگا اس شر پر کہ جو اپنے ماں والا عمل کرے۔ (یعنی زنا کی اولاد جو خود بھی زنا کرے نیک صالح نہ ہو) واللہ اعلم۔

تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے کتاب السنن میں وہ تمام روایات جو اس بارے میں مذکور ہیں۔

تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ نظر کرم نہیں فرماتے:

۷۸۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو نصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو عاصم نے ان کو عمر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین شخص ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ اور تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے جو تین جنت میں نہیں جائیں گے ایک تو والدین کا نافرمان ہے اور دوسری مترجلہ عورت یعنی جو مردوں جیسی بنتی ہے یعنی مردوں جیسی مشابہت بناتی ہے۔ اور دیوث (اپنی بیوی سے برائی کروانے والا۔)

اور وہ تین جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہیں کرے گا۔ والدین کا نافرمان، دائمی شراب پینے والا اور دے کر احسان جتلانے والا۔

ایسی ہی ابو عامر روایت لائے ہیں اور اس میں اس کے سوا دوسروں نے اس کا متابع نقل کیا ہے دونوں جگہ والدین کے نافرمان کا ذکر ہے۔

جریج عابد کی داستان ماں کے دل کی حفاظت کی فضیلت کے بارے میں:

۷۸۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حسن بن علی حافظ نے ان کو ابو یعلی نے ان کو ہدبہ اور شیبان نے دونوں نے کہا ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابو رافع نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جریج نامی شخص اپنے گرجے میں عبادت کرتا رہتا تھا۔ اس کی ماں اس کے پاس آئی اور بولی اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے کلام کر۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اس کی صفت بیان کرنے لگے کہ اس عورت نے ایسے کیا اتنے میں حضور نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے ماتھے پر ایسے رکھ لیا۔ اور موسیٰ نے کہا ہے اپنی حدیث میں کہ سلیمان نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں بھنویں پر رکھ لیا۔ بہر حال شیبان نے اس نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ہمارے سامنے ابو رافع نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صفت بیان فرمائی جو کہ رسول اللہ کی صفت بیان کر رہے تھے۔ بے شک شان یہ ہے کہ جہاں ماں نے اس کو بلایا اس نے اپنی ہتھیلی اپنے بھنوں کے اوپر رکھ لی۔ پھر اپنا سر اٹھایا وہ اس کو بلا رہی تھی اور بولی اے جریج! میں

(۷۸۷۷)..... إسناده ضعيف. أخرجه أحمد (۱۳۴/۲) والنسائي (۸۰/۵) ورواه الحاكم مختصراً (۱۴۷/۴) كلهم من طريق عبد الله بن يسار عن سالم بن عبد الله عن أبيه مرفوعاً

وعبد الله بن يسار هو الأعرج قال في التقريب: مقبول

تیری ماں ہوں مجھ سے کلام کر۔ مگر اس عورت نے ایسے وقت میں اس کو پکارا جب اتفاق سے وہ نماز پڑھ رہا تھا۔

اس نے دل میں کہا اے اللہ! میری امی بھی پکار رہی ہے اور میں نماز بھی پڑھ رہا ہوں (رب میں کیا کروں ماں کو دیکھوں یا نماز کو۔) چنانچہ اس نے نماز کو ترجیح دی اور نماز کو پسند کیا (مگر ماں نے ناراض ہو کر بددعا دے دی) پھر وہ چلی گئی۔ پھر آ گئی۔ دوسری مرتبہ اس نے کہا اے جریج میں تیری ماں ہوں۔ مجھ سے بات کر لے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اپنی نماز میں مصروف رہا۔ پھر تیسری مرتبہ بھی آئی اور مذکورہ الفاظ کہے۔ اس نے پھر اپنا مذکورہ عمل (نماز) کو جاری رکھا تو ماں نے ناراض ہو کر بددعا دی اے اللہ! یہ جریج میرا بیٹا ہے اور میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی ہے اس نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اے اللہ اس کو موت نہ دینا یہاں تک کہ آپ اس کو بدکار عورتیں دکھا دینا۔ فرمایا کہ اگر وہ یہ دعا دے دیتی کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے تو وہ ہو جاتا۔ اتفاق سے اس کے عبادت خانے کے قریب ایک بھیڑوں کا چرواہا آ کر پناہ لیتا تھا۔ چنانچہ ایک عورت بستی سے نکلی اور اس چرواہے کے پیچھے چڑھ گئی اس نے اس عورت کے ساتھ برائی کر لی جس سے وہ حاملہ ہو گئی اور اس کا لڑکا پیدا ہوا۔ اس سے پوچھا گیا کہ یہ کہاں سے لائی ہو؟ یہ کس کا ہے؟ اس عورت نے چرواہے کو تو چھپا لیا اور اس عابد جریج کا نام لگا دیا اور کہا کہ اس گرجے میں جو رہتا ہے یہ اس کا ہے۔ اور موسیٰ نے کہا کہ اس جھونپڑی کا مالک کون ہے؟ لوگ اس کے پاس آئے اور اپنے کلہاڑے اور کدال ساتھ لائے انہوں نے اس کو بلایا اتفاق سے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہا تھا اس نے ان کے ساتھ بات نہیں کی۔ لہٰذا انہوں نے اس کے عبادت خانے کو ڈھانا شروع کیا اس نے جب یہ حال دیکھا تو ان کے پاس اتر آیا لوگوں نے اس سے کہا کہ اس بچے سے پوچھ لو چنانچہ اس نے اس بچے کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بچہ مسکرایا۔ اس عابد نے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے اس بچے نے بتایا کہ بھیڑوں کا چرواہا میرا باپ ہے۔ جب انہوں نے اس کی یہ کرامت دیکھی تو بولے ہم نے جو کچھ تیرا عبادت خانہ توڑا ہے ہم وہ سونے چاندی سے بنوا دیتے ہیں۔ اس نے کہا نہیں بلکہ تم لوگ اس کو دوبارہ مٹی کا ہی بنا دو۔ جیسے پہلے تھا۔ شیبان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اس نے کہا پھر وہ اس پر چڑھ گیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا شیبان سے۔

۷۸۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو الخیر جامع بن احمد او کیل محمد آبادی نے اپنے اصل سماع سے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو جریر بن حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سیرین سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں کلام کیا تھا جھولے میں مگر تین افراد نے ایک تو عیسیٰ علیہ السلام نے۔ اور دوسرا فرد جریج تھا۔ یہ بنی اسرائیل کا ایک عابد تھا اس نے ایک اپنا عبادت خانہ بنایا تھا اس میں عبادت کرتا رہتا تھا ایک دن وہ نماز پڑھ رہا تھا اس کی ماں آئی اس نے جریج کو آواز دی اس نے سوچا اللہ میں نماز میں ہوں اور میری ماں بھی پکار رہی ہے مگر وہ نماز کی طرف متوجہ ہو واپس لوٹ کر چلی گئی پھر وہ دوسرے دن آئی اس نے دوسرے دن بھی ایسے ہی کیا اس کے بعد وہ تیسرے دن آئی اس نے پھر ایسے کیا۔ (اب اس کی ماں کو غصہ آیا تو اس نے اس کو بددعا دے دی) اے اللہ جریج کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن بنی اسرائیل جریج کی بزرگی کا ذکر کر رہے تھے کہ ان کی طوائفوں میں سے ایک طوائف نے کہا اگر تم لوگ چاہو تو میں اس کو فتنے میں واقع کر سکتی ہوں تمہارے لئے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو چاہتے ہیں (کہ کوئی تماشہ بنے) وہ چلی گئی اور وہ جریج کے در پے ہوئی مگر اس نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی چنانچہ وہ اس چرواہے کے پاس گئی جو اس کے گرجے کی چھاؤں میں اپنی بکریاں بیٹھاتا تھا اس نے اس چرواہے کو اپنے اوپر قدرت دی اس کے ساتھ برائی کی اور اس سے حاملہ ہو کر لڑکا جنا اور لوگوں سے کہا کہ یہ جریج کا ہے۔ بنی اسرائیل اس کے پاس آ گئے اور آ کر اس کو مارا پیٹا گالی گلوچ کی اور اس کا عبادت خانہ توڑ دیا۔ اس نے پوچھا کہ بات کیا ہے؟ مجھے کیوں مارتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ تم نے اس طوائف کے ساتھ زنا کیا تھا اور اس نے یہ بچہ جنا ہے۔ جریج نے پوچھا کہ لڑکا کہاں

پڑا ہے؟ فرمایا کہ اس بچے کو لایا گیا۔ جریج نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی (کہ اے اللہ آپ حق اظہار کو خوب جانتے ہیں مجھ پر جو الزام لگایا گیا ہے تو ہی اس سے میری صفائی دے۔ دعا کے بعد اس بچے کے پاس آکر اس بچے کو اپنی انگلی کے ساتھ اس کے سینے میں چوکا دیا۔ اور کہا کہ اے بچے! تمہارا باپ کون ہے؟ (اللہ کی قدرت سے بچہ بول اٹھا) کہ میرا باپ چرواہا ہے۔ فرمایا کہ لوگ پھر تو اس پر کود پڑے اس کو چومنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم تمہارا گرجا سونے کا بنوا دیتے ہیں۔ اس عابد نے کہا کہ نہیں مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بس تم ویسا بنوا دو جیسے تھا۔

اور تیسرا فرد بھی ایک بچہ تھا ایک عورت اس کو اپنی گود میں لیے بیٹھی تھی اس کو دودھ پلا رہی تھی اچانک اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار سواری پر گزرا۔ وہ عورت کہنے لگی اے اللہ! تو میرے اس بیٹے کو بھی اس سوار جیسا بنا دے۔ بچے نے یہ بات سنی تو ماں کا دودھ چھوڑ کر سوار کو دیکھنے لگا اس کو دیکھ کر کہا اے اللہ! تو مجھے ایسا نہ بنانا۔ اس کے بعد وہ اپنی ماں کا دودھ چوسنے لگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جو اس بچے کے دودھ چوسنے کی نقل کر رہے تھے اپنی انگلی اپنے منہ میں رکھ کر چوس کر دکھائی۔

اس کے بعد وہ عورت اسی بچے کو لیے گزر رہی تھی اچانک ایک ایسی لونڈی کے پاس سے گزری جس کو لوگ مار پیٹ رہے تھے۔ بچے کی ماں نے دیکھا تو کہنے لگی اے اللہ! میرے بیٹے کو ایسا نہ بنانا چنانچہ اس بچے نے پھر دودھ چھوڑ کر اس عورت کی طرف دیکھا اور کہنے لگا اے اللہ! مجھے اس عورت جیسا بنانا۔ پھر اس وقت ماں بیٹے میں اس بات پر مذاکرہ ہوا۔ خاتون نے کہا بیٹے میرے قریب سے خوبصورت جوان سوار گزرا میں نے کہا اللہ! میرے بیٹے کو ایسا بنانا تو تم نے کہا اے اللہ! مجھے ایسا نہ بنانا۔ پھر اس لونڈی کے پاس گزر ہوا تو میں نے کہا کہ میرے بیٹے کو ایسا نہ بنانا تو تم نے کہا اللہ! مجھے اس جیسا بنانا۔ اب بچے نے کہا اے میری ماں! وہ سوار جو تیرے پاس سے گزرا تھا وہ سرکش ظالم تھا۔ اور تم نے یہ دعا کی کہ اللہ تو اس کو بھی ویسا بنا دے اس لیے میں نے کہا تھا اللہ مجھے ایسا نہ بنا۔ (اور باقی رہا اس لونڈی کا مسئلہ) تو یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ تم نے چوری کی ہے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے نہ چوری کی ہے نہ ہی زنا کیا ہے۔ اور وہ کہہ رہی ہے حسبی اللہ۔ مجھے اللہ کافی ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے اس نے جریر بن حازم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب اس نے یزید بن ہارون سے اس نے جریر سے۔

والدین کی پکار پر لبیک کہنا:

۷۸۸۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابن ریان اسدی نے ان کو لیث بن سعد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علوی نے ان کو ابو الاحرز محمد بن عمر بن جمیل الازدی نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو حکم بن ریان جشری نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن حوشب فہری نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ صفار کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر جریج فقیہ عالم ہوتا تو وہ جانتا کہ اس کی ماں اس کے رب کی عبادت سے افضل ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے علی بن موسیٰ نے محمد بن یونس سے اس نے حکم بن ریان سے اور میری کتاب میں واقع ہے ابن عبدان محمد بن ریان سے اور حکم زیادہ صحیح ہے اور یہ سند مجہول ہے۔

۷۸۸۱:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو یاسین بن معاذ نے ان کو عبد اللہ بن مرثد نے ان کو طلق بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے کہ اگر میں اپنے والد کو یا دونوں میں سے

(۷۸۷۹)...... اخرجه البخاری (۳۴۳۶) ومسلم فی البر (۸) واحمد (۲/۳۰۷)

ہم اس کو اس آگ میں پھینک دیں گے تو تم کیا کرو گی؟ اس نے کہا کہ میں پھر سفارش کروں گی۔ اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کو گواہ کرو اور ہم بھی تیرے ساتھ گواہی دیتے ہیں کہ تم اس سے راضی ہوگئی ہو اس خاتون نے کہا کہ میں راضی ہوگئی ہوں اپنے بیٹے سے (وہ راضی ہوگئی تو اب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے کہا کہ تم اب کہو لا الہ الا اللہ لڑکے کی زبان کھل گئی اس نے کہا لا الہ الا اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد للہ الذی انقذہ من النار

اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو جہنم سے بچالیا ہے۔

اس روایت کے ساتھ فائد ابوالورقاء متفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

چار آدمیوں کی تعظیم کی جائے:

۷۸۹۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا بے شک یہ بات سنت میں سے ہے کہ چار قسم کے لوگوں کی تعظیم کی جائے۔ عالم۔ سفید بالوں والا۔ بادشاہ۔ اور والد۔

۷۸۹۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سنت میں سے ہے کہ چار طرح کے لوگوں کی تعظیم کی جائے۔ اس نے مذکورہ لوگوں کا ذکر کیا اور اضافہ کیا اور کہا کہ کہا جاتا ہے بے شک یہ ظلم میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کو اس کے نام کے ساتھ پکارے۔ کہا کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ہشام بن عروہ سے اس نے ایک آدمی سے یہ کہ ابوہریرہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے والد کے آگے آگے چل رہا تھا انہوں نے پوچھا کہ یہ تیرا کون ہے؟ اس نے بتایا کہ میرا والد ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے آگے مت چلو اور جب تک وہ نہ بیٹھے تم بھی نہ بیٹھو اور اس کو نام لے کر نہ پکارو۔ اور اس کا نسب بھی بیان نہ کرو۔

نافرمانی کیا ہے؟

۷۸۹۴:۔۔۔ (مکرر ہے) اور اس کی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن ابو ذئب نے ان کو سعید بن ابو سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا نافرمانی کے بارے میں کہ کیا پاتے ہو تم کتاب اللہ میں والدین کی نافرمانی کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا جب وہ قسم دے تو اس کی قسم پوری نہ کرے۔ اور وہ اس سے کچھ مانگے تو نہ دے اس کو۔ اور جب والد کوئی امانت دے تو اس میں خیانت کرے یہی نافرمانی ہے۔

والدین کی دعا:

۷۸۹۵:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کیا ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن سلیمان بن حارث نے ان کو ابوعاصم

(۷۸۹۲)۔۔۔ اسنادہ ضعیف جداً۔ فی إسنادہ فائد بن عبدالرحمن الکوفی ابوالورقاء العطار متروک۔

(۷۸۹۵)۔۔۔ إسنادہ ضعیف۔ أخرجہ البخاری فی الأدب المفرد (۳۲ و ۴۸۱) وأبوداود (۱۵۳۶) والترمذی (۱۹۰۵) و (۳۴۴۸) وابن ماجہ (۳۸۶۲) وأحمد (۲/۲۵۸ و ۳۴۸ و ۴۷۸ و ۵۱۷ و ۵۲۳) وفی إسنادہ أبوجعفر المؤذن مقبول کما فی التقریب وإن کان ھو محمد بن علی کما فی إسناد الشعب فإنہ لم یدرک أباھریرۃ فیکون منقطعاً

تعلیل نے ان کو جاج صواف نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں مستجاب ہوتی ہیں والد کی دعا بیٹے کے خلاف اور مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔

فصل:...... والدین کے حقوق کی حفاظت کرنا ان کی وفات کے بعد

۷۸۹۶۔ ...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عبدالواحد نے ان کو ابو جعفر حارثی نے ان کو عبدالرحمن بن غسیل انصاری نے ان کو اسید نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن عبید نے ان کو ابواسید نے اور وہ بدری صحابی تھے کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میرے والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ نیکی کرنا باقی رہ گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ نیکی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے لئے استغفار کرنا۔ اور ان کا عہد پورا کرنا۔ اور ان کے دوست کا اکرام کرنا۔ اور صلہ رحمی کرنا جن سے تیرا رشتہ والدین کی طرف سے ہو۔ یہ حقوق تیرے اوپر باقی رہ گئے ہیں۔

۷۸۹۷۔ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ہاد نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ سفر میں تھے ان کے پاس سے ایک اعرابی گذرا انہوں نے پوچھا کہ تو فلاں کا بیٹا فلاں ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کا گدھا اس کو بخش کر دیا۔ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ جب تھک جاتے تھے تو اس پر سواری کرتے تھے۔ اور اپنی پگڑی بھی اس کو دے دی جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔

جب وہ دیہاتی چلا گیا تو بعض احباب نے کہا یہ عام سا آدمی تھا یا یک دو درہم مل جانے پر بھی خوش ہو جاتا آپ نے اپنی سواری کا جانور اس کو دے دیا اور اپنی پگڑی بھی دے دی جو آپ رضی اللہ عنہ سر پر باندھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا فرماتے تھے سب سے زیادہ نیک اور مقبول صلہ اس آدمی کا صلہ ہے جو کوئی انسان اپنے والد کی وفات کے بعد اس کے اہل تعلق سے کرے۔

۷۸۹۷۔ ...... اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حسن بن علی حلوانی سے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کے والد سے اور لیث بن سعد سے اور انہوں نے اس کے آخر میں کہا ہے کہ اس آدمی کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابراہیم بن احمد نے ان کو حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے ولید بن ابوالولید کی روایت سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے اور انہوں نے اس میں کہا ہے کہ عبداللہ نے کہا بے شک اس آدمی کا والد حضرت عمر بن خطاب کا دوست تھا۔

۷۸۹۸۔ ...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن حارث نے ان کو ابوحسین نے ان کو ابن ابوملیکہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اہل تعلق تیرے والد کے اہل تعلق ہوں اپنے والد کے اہل تعلق اہل محبت سے تعلق قطع نہ کرنا۔ ورنہ اس کی وجہ سے تیرا نور اور روشنی بجھ جائے گی۔

۷۸۹۸۔ ...... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوصادق بن ابوالفوارس نے ان دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ

(۷۸۹۶)...... إسناده ضعيف. أخرجه أحمد (۳/۴۹۸) وفي إسناده علي بن عبيد الأنصاري مقبول كما في التقريب.

(۷۸۹۷)...... أخرجه مسلم (۲۵۵۲) وأبوداؤد (۵۱۴۳) والترمذي (۱۹۰۳) وأحمد (۲/۸۸ و ۹۱ و ۹۷ و ۱۱۱)

(۷۸۹۸)...... منكر. رواه البخاري في الأدب المفرد (۴۰) وقال في المجمع (۸/۱۴۷) رواه الطبراني في الأوسط وإسناده حسن

عنہ نے کہ وہ سفر میں ایک دیہاتی کے ساتھ گذرے اور اس دیہاتی کا والد حضرت عمر بن خطاب کا دوست تھا ابن عمر نے اس سے پوچھا کہ فلاں بن فلاں ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔

حضرت ابن عمر نے اپنے والد کے اہل تعلق ہونے کی وجہ سے اپنا گدھا اس کو دے دیا اور اپنی پگڑی بھی سر سے اتار کر اس کو دے دی اور فرمایا کہ اس کو بھی سر پر باندھ لو بعض احباب نے ان سے کہا۔ اس کو تو ایک درہم مل جاتا تو کافی تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اپنے والد کے اہل تعلق کی حفاظت کرو اس تعلق کو ختم نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارا نور بجھا دیں گے۔

دوستی کا نسلوں میں منتقل ہونا:

۸۹۹۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے تمتام سے اس نے موسیٰ بن داؤد سے اس نے عبدالرحمن بن بکر ملیکی سے ان کو محمد بن طلحہ بن عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق نے ان کو ان کے والد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

عرب کے ایک آدمی سے جو ان کے ساتھ دوستی رکھتا تھا۔ (اسے عفیر کہتے تھے) اے عفیر کیسے سنا تھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ دوستی ایک دوسرے کی نسلوں میں منتقل ہوتی ہے اور دشمنی بھی اسی طرح ہے۔ اور کہا اس کے ماسوائے کہ محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق۔

۸۹۹۷:۔۔۔ مکرر ہے۔ اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن فلاں بن طلحہ نے ابوبکر بن حزم سے اس نے ایک آدمی سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے نبی علیہ السلام سے مذکور کی مثل۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے فارسی نے ان کو اصفہانی نے ان کو ابو احمد نے ان کو بخاری نے ان کو بشر بن محمد نے ان کو ابن مبارک نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۹۰۰۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو جعفر نے کہ اس نے سنا عروہ بن زبیر سے وہ اپنے سجدے میں کہتے تھے اے اللہ زبیر بن عوام کی مغفرت فرما اور اسماء بنت ابوبکر کی بھی۔

والدین کی قبروں کی زیارت:

۹۰۱۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو محمد بن نعمان نے وہ حدیث کو مرفوع کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے والدین کی قبر کی زیارت کرے یا دونوں میں سے ایک کی ہر جمعہ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۹۰۱۷:۔۔۔ (مکرر ہے) کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے خالد بن خراش نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو عبدالعزیز بن ابو سلمہ ماجشون نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

(۸۹۹۷)۔۔۔ إسناده ضعيف. في إسناده: طلحة بن عبدالله بن عبدالرحمن بن أبي بكر الصديق التيمي المدني مقبول كما في التقريب.

(۹۰۱۷)۔۔۔ قال في المجمع (۵۹۱۳): رواه الطبراني في الأوسط والصغير وفيه عبدالكريم أبو أمية وهو ضعيف، ومحمد بن النعمان لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم.

اہل قبور دعاؤں کے انتظار میں رہتے ہیں:

۹۰۵۷:ــــ ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم اشنانی نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو فضل بن محمد بن عبداللہ بن حارث بن سلیمان انطاکی نے ان کو محمد بن جابر بن ابوعیاش مصیصی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عباس نے وہ کہتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت قبر کے اندر ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتا ہے وہ اس دعا کے انتظار میں ہوتا ہے جو اس کو اس کے والد سے یا اس کی ماں سے یا بھائی سے یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔ جب وہ ان کے پاس پہنچ جاتی ہے تو اس کے لئے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اہل قبور پر اہل زمین کی دعا پہاڑوں کی مثل پہنچاتا ہے۔ بے شک زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے ہدیہ ان کے حق میں استغفار کرنا ہے۔

ابوعلی حافظ نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن مبارک کی حدیث میں سے وہ اہل خراسان کے ہاں نہیں گئے اور میں نے اس کو لکھا صرف اسی شیخ سے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا تحقیق اس کو روایت کیا ہے اسی کے کچھ مفہوم میں محمد بن خزیمہ بصری نے ابوبکر نے ان کو محمد بن ابوعیاش نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابن ابوعیاش نے جو کہ اس کے ساتھ منفرد ہے۔ واللہ اعلم۔

۹۰۶۷:ــــ ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد عطار بن شبان نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو احمد بن مسروق نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن بسطام نے ان کو عثمان بن سودہ نے (ان کی والدہ عبادت گذار عورتوں میں سے تھی۔ ویسے بھی اس کو راہبہ کہتے تھے)۔ کہتے ہیں جب ان کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا اے میرا ذخیرہ اور میری پونجی اے وہ ذات جس پر میرا سہارا ہے میری زندگی میں بھی اور میری موت کے بعد بھی، مجھے موت کے وقت رسوا نہ کیجئے۔ اور میری قبر میں مجھے وحشت میں نہ ڈالئے۔

کہتے ہیں کہ ان کا انتقال ہوگیا تو میں ہر جمعہ کو ان کے پاس آتا تھا اور ان کے لئے دعا اور استغفار وغیرہ کرتا تھا اور دیگر اہل قبور کے لئے بھی۔

کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور میں نے پوچھا امی تم کیسی ہو؟ کہنے لگیں اے بیٹا موت کی تکلیف تو بڑی شدید تھی۔ اور الحمدللہ میں بڑی اچھی اور محمود برزخ میں ہوں۔ اور سوئے ریشم کا سہارا کرتی ہوں یہ قیامت تک ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کوئی حاجت ہے؟ بولی ہاں ہے میں نے پوچھا کہ کیا حاجت ہے؟ بولی یہ کام نہ چھوڑنا جو تم کر رہے ہو ہماری زیارت کرنا اور ہمارے لئے دعا کرنا۔ میں جمعہ کے دن تیرے آنے سے مانوس ہوتی ہوں جب تم اپنے گھر سے آجاتے ہو۔ اس نے کہا اے راہبہ کیا آپ کے گھر سے کوئی زیارت کرنے آیا ہے۔

وہ بولی میں بھی خوش ہوتی ہوں اور اس کے ساتھ دوسرے بھی خوش ہوتے ہیں جو میرے آس پاس ہیں۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ جو شخص زندگی میں والدین کا نافرمان تھا ان کے بعد اس نے ان کا قرض ادا کیا اگر ان پر قرض ہو۔ اور ان کے لئے استغفار کیا اور ان کو برا نہیں کہا تو وہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا اور جس نے ان کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی کی مگر اس نے ان کے مرنے کے بعد نہ تو ان کا قرض ادا کیا جو ان پر تھا۔ اور نہ ہی ان کے لئے استغفار کیا اور اس کو برا بھلا بھی کہتا رہا وہ نافرمان لکھا جائے گا۔

۹۰۸۷:ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو

(۹۰۵۷)ــــ (۱) فی أ (محمد بن جابر أبی عیاش المصیصی)

عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ ابن طاؤس سے کہا گیا۔ (ان کے والد کی وفات کے بعد) ان کے قرض خواہوں میں کہ اگر آپ قرض خواہوں سے مہلت طلب کر لیتے (تو ذرا آسانی ہو جاتی) انہوں نے کہا کہ کیا میں ان سے مہلت مانگوں اور ابو عبدالرحمن (ان کے والد) اپنی منزل سے روکے ہوئے ہیں (یعنی قرض کی وجہ سے ان کا جنت میں داخلہ نہیں ہوگا) لہٰذا انہوں نے اپنا مال جس کی قیمت ایک ہزار تھی یا پانچ سو میں بیچ دیا (باپ کا قرض اتارنے کے لیے۔)

۷۹۰۹ ..... ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن نضر جارودی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم دورقی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناموسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اپنے بڑوں کے اعتبار سے زاہدترین بندہ اور سب لوگوں سے بدترین وہ میت ہے جس پر اس کے اہل خانہ روتے تو ہیں مگر اس کا قرض ادا نہیں کرتے۔

۷۹۱۰ ..... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر احمد بن کامل قاضی نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو زکریا بن اسحاق نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اس کی والدہ وفات پاگئی ہیں۔ کیا اس کو فائدہ دے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ حضور نے فرمایا کہ بالکل فائدہ دے گا۔

اس نے کہا کہ میرا ایک باغ ہے یا (کاروبار ہے) میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ اس کو میں نے والدہ کے لئے صدقہ کر دیا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت محمد بن عبدالرحمن سے اس نے روح سے۔

۷۹۱۱ ..... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن شوذب نے بطور املاء کے مقام واسط میں ان کو محمد بن ابو العوام نے ان کو منصور بن صقیر نے ان کو موسیٰ بن امین حرانی نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے والد سے جب آپ صدقہ کرنے کا ارادہ کریں تو اسے اپنے والدین کی طرف سے کیا کرو ان کو پہنچ جاتا ہے اور تیرا اجر بھی کم نہیں ہوتا۔

والدین کی طرف سے حج کرنا:

۷۹۱۲ ..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو احمد بن یزید بن دینار نے سقیا میں ابو العوام سے ان کو محمد بن ابراہیم نے یعنی حارثی نے ان کو حنظلہ بن ابو سفیان سدوسی نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے ان کی وفات کے بعد اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے والدین کو بھی پورے حج کا ثواب ملتا ہے جب کہ ان کا اجر بھی کم نہیں کیا جاتا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی صاحب تعلق یا صاحب قرابت سے جب تعلق کو جوڑتا ہے تو یہ تعلق جوڑنا اس حج کے ذریعے تعلق جوڑنے سے افضل نہیں ہو سکتا جو کسی کے مرنے کے بعد اس کے لئے کر کے اس کی قبر میں پہنچاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت نازل کرے اس پر جو اپنی سواری میت کے لئے صدقہ کر کے خود پیدل چلتا ہے گویا کہ اس نے غلام آزاد کر لیا۔

ابو احمد فقیہ نے کہا کہ مجھے کل (یعنی جو شخص میت کے پیچھے اتنی لمبی مسافت طے کر کے دفن کے لئے جاتا ہے وہ ایسے ہے جیسے اس نے غلام آزاد کر لیا ہے۔

(۷۹۱۰) ..... رواه البخاري (۲۷۷۰) وأبو داود (۲۸۸۲) والنسائي (۶/۲۵۳)

(۱) ..... كذا بالمخطوط وصوابه محمد بن عبدالرحيم عن روح بن عبادة

(۷۹۱۱) ..... إسناده ضعيف جداً في إسناده عباد بن كثير متروك.

امام احمد نے کہا کہ اس سند میں شیخ ابو محمد اور ان کے شیخ کا شیخ دونوں مجہول ہیں۔

فصل:..... والدین کے ساتھ نیک سلوک گناہوں کے مٹانے کا سبب ہے

۷۹۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ انہیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو محمد بن ابان بن صالح نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے گویا کہ وہ ابن عباس کے پاس بیٹھے تھے اچانک ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور بولا کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا ہے اور اس کو میرے علاوہ بھی کسی نے پیغام دیا تھا اس عورت نے مجھے چھوڑ کر اس کے ساتھ شادی کر لی میں نے صبح صبح جا کر اس آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ اب کیا میری توبہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں یا کوئی ایک؟ اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا قرب ڈھونڈو اس عمل کے ساتھ جس پر تجھے قدرت ہو۔ اس کے جانے کے بعد ہم نے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اگر وہ بتاتا کہ دونوں یا ایک زندہ ہے تو میں اس شخص کے لئے امید کر سکتا تھا کہ اس کے گناہ کو مٹانے (والی والدین کے ساتھ نیک سلوک سے زیادہ مٹانے والی کوئی چیز نہیں ہے۔

۷۹۱۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو عقیل بن مدرک نے اس کو اس کے ابن عم نے شہر بن حوشب سے کہ ایک اعرابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا اے ابوذر! میں نے حاجی قتل کیا ہے وہ بھی بیت اللہ کے حاجی کو کیا میری توبہ ہے؟

ابوذر نے پوچھا ہلاک ہو جائے کیا تیرے والدین زندہ ہیں کہا کہ نہیں۔ پوچھا کہ دونوں میں سے ایک؟ بتایا کہ نہیں ہے۔ فرمایا کہ اگر دونوں یا ایک زندہ ہوتا تو میں تیرے لئے امید کر سکتا تھا۔ اب تو میں تیری کوئی خلاصی نہیں پاتا ہوں ہاں مگر ایک کام کر کے۔ اس شخص نے کہا الحمد للہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ کیا تم اس کو زندہ کر سکتے ہو جیسے تم نے اسے قتل کر دیا ہے؟ (یعنی اس طرح بچ جاؤ) (یعنی یا تو اس کو زندہ کر دو) اس نے جواب دیا۔ نہیں اللہ کی قسم میں اس کو زندہ نہیں کر سکتا۔ فرمایا کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ تم نہ مرو؟ اس جواب نہیں اللہ کی قسم موت سے کوئی خلاصی نہیں ہے۔ اب بتائیے کہ تیسری صورت کیا ہے؟ فرمایا کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ تم زمین کی سرنگ میں چھپ جاؤ یا آسمان پر کوئی سیڑھی رکھ کر چڑھ جاؤ؟ (اس طرح بچ جاؤ) پس کہا آدمی نے کہ وہ چیخ رہا تھا رو رہا تھا۔ اتنے میں ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ اس نے گمان کیا وہ ایک ایسا آدمی تھا کہ اس کے دوست مر چکے ہیں۔ پس ابوہریرہ نے فرمایا اے اللہ کا بندہ صبر کر۔ اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ بتایا کہ میں ابوہریرہ ہوں۔ فرمایا کہ اس نے غلطاً بیت اللہ کے حاجی کو قتل کر دیا ہے۔ کیا اس کی توبہ ہے؟ انہوں نے پوچھا ہلاک ہو جائے کیا تیرے والدین زندہ ہیں۔ اس نے کہا کہ نہیں ہیں۔ اس نے بھی کہا کہ اگر وہ دونوں زندہ ہوتے یا دونوں میں سے ایک بھی ہوتا تو میں تیرے لئے امید رکھتا تھا۔ لیکن ایک صورت ہے کہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کر اور شہید ہو جا۔ (قریب ہے تیری مغفرت ہو جائے۔)

۷۹۱۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو یزید نے ان کو سلیمان نے ان کو سعد بن مسعود نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے والدین زندہ ہیں اور وہ صبح ان دونوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے مگر اس کے لئے جنت کے دونوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور جب شام کو وہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے تو پھر دروازے اس کے لئے جنت کے کھل جاتے ہیں۔ اور اگر دونوں میں سے کوئی ایک ناراض ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے منہ پھیر لیتا ہے یہاں تک وہ راضی ہو جائیں۔ کہتے کہ میں نے پوچھا اگر والدین ظالم ہوں (یعنی ناحق ناراض ہو) فرمایا کہ اگرچہ وہ ظالم ہوں اگرچہ وہ ظالم ہوں۔ اور دوسرے طریق مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۷۹۱۶: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو خطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن موسیٰ سرخسی نے نیشاپور میں ان کو سعید بن یعقوب طالقانی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو والدین کی اطاعت کرتا ہے اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں خواہ اگر والدین میں ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور جو شخص اس حال میں شام کرتا ہے کہ وہ والدین کے بارے میں اللہ کا نافرمان ہوتا ہے اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر دونوں میں سے ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اس آدمی نے پوچھا کیا اگرچہ والدین اس پر ظلم کریں؟ آپ نے جواب دیا اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔

سات بڑے گناہ:

۷۹۱۷: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید جریری نے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر کے پاس آیا کہنے لگا۔ کہ میں بہادر ورط تو لوگوں کے ساتھ ہوتا تھا میں نے بہت سارے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے میں چاہتا ہوں آپ میرے بڑے بڑے گناہ گنوائیں انہوں نے اس کو سات یا آٹھ گناہ شمار کئے۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی کو قتل کرنا۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ پاک دامن عورت کو تہمت لگانا۔ جھوٹی قسم کھانا۔
اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کیا تیری والدہ ہے؟ بولا کہ ہے۔ فرمایا تم اس کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاؤ اور اس کے لئے نرم بات کرو اللہ کی قسم تم جنت میں ضرور داخل ہو جاؤ گے۔ اور تحقیق اسی مفہوم میں روایت کی گئی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع روایت کے اس میں جو گزر چکی ہے اس باب میں۔

۷۹۱۸: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے اور ابو الحسین بن فضل قطان نے اور ابو محمد سکری نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو محمد بن فضیل بن غزوان ضبی نے ان کو داؤد اودی نے ان کو عامر نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جس کو یہ بات خوش لگے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی طرف دیکھے جس پر آپ کا معاملہ ختم ہو گیا تھا اسے چاہئے کہ وہ یہ تین آیات پڑھے۔

قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم. (سورۃ الانعام پارہ ۸ آیت ۱۵۱۔۱۵۳)

آپ کہہ دیجئے تم لوگ آ جاؤ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں جو چیزیں رب نے تمہارے اوپر حرام کیا ہے۔

نوٹ: ... یہ تینوں آیات اور ان کا ترجمہ قارئین قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھ لیں۔

۷۹۱۹: ہمیں خبر دی ابو حامد فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ حضرت مسروق اپنی والدہ کی جوئیں خود نکالتے تھے (والدہ کی خدمت کا حق ادا کرتے تھے۔)

۷۹۱۹ مکرر: اور وہ کہتے ہمیں خبر دی یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو خالد نے ان کو ہشام نے وہ کہتے ہیں کہ محمد ابن سیرین علیہ الرحمہ اپنی والدہ کے لئے مہندی وغیرہ خود بناتے تھے (کپڑے رنگنا وغیرہ حلیہ کی ضروریات۔)

۷۹۲۰: وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جریر نے ان کو مغیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب اپنی والدہ کا ہاتھ چومتے تھے اور ان کے کام میں ان کی مدد کرتے تھے۔

(۷۹۱۶) عزاہ السیوطی فی الجامع الصغیر محصورا الی ابن عساکر عن ابن عباس وقال حدیث ضعیف.

والدین کی خدمت عبادت سے بڑھ کر ہے:

۹۲۰۷: (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں میں ساتھ تھا منکدر بن محمد بن منکدر کے انہوں نے ایک گھر کی طرف اشارہ کیا کہ میرے والد چھت پر آیا کرتے تھے اپنی والدہ اور پنکھا جھلتے رہے جب صبح کی نماز پڑھ لی تو میرے والد نے ان سے کہا مجھے اپنی رات تیری رات سے زیادہ بہتر نہیں لگی۔

۹۲۱۷: ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن منکدر نے کہا کہ میرا بھائی رات بھر نماز پڑھتا رہا اور میں رات بھر والدہ کے پیر دباتا رہا اور اس نے یہ چاہا کہ میری رات اس کی رات کے بدلے میں ہو جائے۔

۹۲۲۷: ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابوعلی سقاء نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو ابراہیم حربی نے اور عبدالرحمٰن بن یوسف بن فراس نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی یعقوب دورقی نے ان کو ابوالصقر نے ان کو اشجعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات ام مسعر نے مسعر سے پانی مانگا کہتے ہیں کہ وہ پانی کا کٹورا لے کر آیا تو اتفاق سے وہ سو گئی تھیں لہٰذا یہ ہاتھ میں پانی کا برتن لئے رات بھر پیروں پر کھڑے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی پھر ان کو پانی پلا کر ہی بیٹھے۔

والدین کی خدمت کا صلہ دنیا میں:

۹۲۳۷: ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے انہوں نے ابن طاؤس سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک آدمی تھا اس کے چار بیٹے تھے وہ آدمی بیمار ہو گیا ایک بیٹے نے تین سے کہا کہ یا تو تم لوگ باپ کی تیمارداری کرو اور اس کی میراث نہ لو (میں لوں گا تم لوگ ثواب لو) یا میں تیمارداری کرتا ہوں اور میراث میں سے کچھ بھی نہیں لوں گا (یعنی وراثت تم لوگ لے لو) تینوں نے کہا کہ تیمارداری تم کرو اور تجھے میراث میں سے کچھ بھی نہیں دیں گے۔

فرمایا کہ اس ایک نے باپ کی خدمت کی آخر وہ مر گیا۔ اس نے حسب وعدہ کچھ بھی حصہ نہیں لیا فرمایا کہ اس نے خواب میں کسی کو دیکھا کہ اس سے کہہ رہا ہے کہ تم فلاں جگہ پر آ کر سو دینار لے جاؤ اس نے خواب میں ہی سوچا کہ اس میں کیا برکت ہوگی؟ کہنے والوں نے کہا کہ نہیں ہوگی۔ صبح ہوئی تو اس نے یہ خواب اپنی بیوی کو بتایا تو اس نے کہا کہ جاؤ تم وہ لے آؤ اس میں برکت یہ ہوگی۔ کہ تم اس سے کپڑے بنالو گے اور اس سے عیش کر لو گے۔ کہتے ہیں کہ اس نے جانے سے انکار کر دیا۔

جب اس نے شام کی تو پھر وہ سونے کے لئے آیا پھر خواب میں اس کو کہا گیا کہ فلاں جگہ آ جاؤ اور مجھ سے دس دینار لے جاؤ اس نے کہا کہ اس میں برکت ہوگی؟ کہنے والوں نے کہا کہ نہیں صبح ہوئی تو اس نے وہ خواب اپنی بیوی سے ذکر کیا اس نے آج بھی پہلی والی بات کہی۔ مگر اس نے آج بھی لینے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے تیسری رات خواب میں دیکھا کہ تم فلاں فلاں جگہ پر آ کر مجھ سے ایک دینار لے جاؤ۔ اس نے پوچھا کیا اس میں برکت ہوگی؟ کہنے والوں نے کہا کہ جی ہاں ہوگی۔ وہ گیا اور ایک دینار لے آیا۔ پھر وہ اس کو لے کر بازار چلا گیا اس نے دیکھا کہ ایک آدمی نے دو مچھلیاں اٹھائی ہوئی ہیں۔ اس نے پوچھا کہ یہ کتنے میں بیچو گے؟ اس نے کہا کہ ایک دینار میں۔

اس نے اس آدمی سے وہ دو مچھلیاں خرید لیں۔ وہ لے کر چلا گیا گھر میں جا کر اس نے جب ان کا پیٹ چاک کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ دونوں کے

(۹۲۲۷) (۱) فی ن صواعق

پیٹ میں ایک بیش قیمتی موتی رکھا ہوا ہے۔ اور وہ اتنی قیمتی ہے کہ لوگوں نے اس جیسا دیکھا ہی نہیں ہے۔

(اس نے ایک موتی کو تو چھپایا) اور ایک موتی کو اس نے بادشاہ کے پاس بیچنے کے لئے بھیجا موتی چونکہ صرف اسی آدمی کے پاس تھا اور کہیں نہیں تھا۔ اس لئے اس آدمی نے وہ موتی بیچنے دام منہ مانگے اس نے کہا کہ میں اس کے بدلے میں تم سے خچر پر لادنے کے وزن سونا لوں گا بادشاہ نے اتنا سونا اس کو دے کر اس کو خرید لیا۔

بادشاہ نے اس موتی کو جب غور سے دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ موتی اکیلا نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے ساتھ ایک مثل اور بھی ہوگا اس کی مثل کو بھی طلب کرو اور ما لگو یہ موتیوں کی جوڑی ہوگی۔ دوسرا موتی تلاش کرو خواہ اس سے بڑی قیمت کے ساتھ ملے۔ فرمایا کہ لوگ اس کے پاس آئے اور پوچھا کہ تیرے پاس اس جیسا اور بھی ہے ہم اس سے دگنی قیمت دیں گے جو پہلے دی ہے اس نے پوچھا کہ واقعی تم لوگ دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ضرور دیں گے لہٰذا اس نے اس موتی کا بھائی موتی یعنی اس جیسا دوسرا بھی ان کو دوہری قیمت کے بدلے میں ان کو دے دیا۔ (یوں باپ کی خدمت کا صلہ دنیا میں اس کو مل گیا۔)

۷۹۲۴: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ جب ابو موسیٰ اور ابو عامر رسول اللہ کے پاس آئے اور حضور سے بیعت ہوئے اور اسلام لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی عورت نے کیا کیا ہے جس نے ایسے ایسے دعوی کیا تھا ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو اس کے اہل میں چھوڑ آئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مغفرت ہو گئی ہے۔ ان لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کیا تھا۔ فرمایا کہ اس کی بوڑھی ماں تھی۔ ان لوگوں کے پاس ایک ڈرانے والا آیا اور آ کر بتایا کہ آج رات تمہارے اوپر دشمن غارت کرے گا یعنی لوٹ مار کرے گا۔ انہوں نے وہاں سے کوچ کر لیا تا کہ وہ اپنی قوم کے سردار کے پاس پہنچ جائیں اور اس عورت کے پاس اب کوئی سواری کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔ لہٰذا اس عورت نے اپنی ماں کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا جب یہ تھک جاتی تھی تو اس کو بٹھا دیتی تھی۔ مگر وہ سخت گرم پتھریلی زمین تھی گرم پتھروں پر ضعیف ماں بیٹھ یا لیٹ نہیں سکتی تھی۔ لہٰذا یہ اس کو اس طرح کرتی تھی کہ اس کو اپنے پیٹ کے ساتھ ملاتی اور اپنی ٹانگیں اس کی ٹانگوں کے نیچے رکھ دیتی تھی حتیٰ کہ وہ بچ گئی اور نجات پا گئی۔ یہ روایت مرسل ہے۔

والدین کا حق:

۷۹۲۵: ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے اور ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن بجیٰ دقری نے کوفے میں دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو جعفر بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عمرو بن حماد نے ان کو خبر دی ایک آدمی نے اس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف کرنے نکلے انہوں نے دیکھا ایک دیہاتی کو دیکھا جس کے ساتھ اس کی ماں بھی تھی اس نے اسے اپنی پیٹھ پر سوار کیا ہوا تھا اور وہ یہ رجز پڑھ رہا تھا اور یوں گنگنا رہا تھا شعر پڑھتے ہوئے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں اس کی سواری ہوں میں اس سے نفرت نہیں کرتا یا میں اس سے الگ نہیں ہوں گا۔ جس وقت سوار تھک کر پریشان ہو جاتے ہیں میں پریشان نہیں ہوں گا میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ اس نے جو مجھے پیٹ میں اٹھایا تھا اور مجھے دودھ پلایا تھا۔ وہ اس مدت سے بہت زیادہ تھی۔

فــمــا حـملتهـــا لا انـــفــر

وإذا الــركـــاب ذعـــرت لا اذعــر

لبیک اللھم لبیک

بما حملتنی ورضعتنی اکثر

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوحفص اس کو بھی ہمارے ساتھ طواف میں داخل ہوجائے شاید ہمارے اوپر بھی رحمت نازل ہوجائے کہتے ہیں کہ وہ بھی شامل ہوگیا وہاں کو طواف کروار ہا تھا اور وہ یہی شعر کہہ رہا تھا۔

اور حضرت علی اس کو شعر کا جواب دے رہے تھے ان الفاظ میں۔

ان تبرھا فاللہ اشکر

یجزیک بالقلیل الاکثر

اگر تم ماں کے ساتھ نیکی کر رہے ہو تو اللہ تعالیٰ بھی بہت بڑا قدر دان ہے وہ قلیل عمل کے ساتھ کثیر جزا عطا کرے گا۔

۷۹۲۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ ان کو احمد بن سلمان نے ان کو جعفر بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابوبردہ نے ان کو ان کے والد نے کہ اہل یمن کا ایک آدمی تھا اس نے اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کیا ہوا تھا اور اس کو طواف کروار ہا تھا بیت اللہ کے گرد اور وہ یہ کہہ رہا تھا۔ میں اس کی سواری کا اونٹ ہوں جس کو اپنے سفر کا راستہ بتا دیا گیا ہے اور معلوم ہے (میں ایسی سواری ہوں جس کے سوار پریشان ہوجانے میں میں پریشان نہیں ہوں گا۔) اس نے مجھے اس سے زیادہ ہی اٹھایا تھا۔

انی لھا بعیرھا المذلل

اذا ذعرت رکابھا لم اذعر

وما حملتنی اکثر

اس کے بعد وہ کہنے لگا کیا خیال ہے تیرا میں نے اس کو بدلہ دے دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک بار اس کے آہ بھرنے یا ٹھنڈی سانس لینے کا بھی نہیں۔

۷۹۲۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعید بن عامر ضبعی نے ان کو اسماء بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سعید نے وہ میرے نانا ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی سرکش وظالم ہوتا تھا تو اس کے بارے میں امید کی جاتی تھی کہ شاید وہ نیک ہوجائے اور جب وہ والدین کا نافرمان ہوتا تھا تو اس کے اعمال کے بارے میں ڈرتے تھے۔

بڑے بھائی کا حق مثل والد ہے:

۷۹۲۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان برلسی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو جریر بن حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر میرے ہاتھ میں ہے میں نے جا کر ابن سیرین سے پوچھا؟ تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تیرے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تمہارا بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا کہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور تم اس سے قطع تعلق نہ کرو کہتے ہیں کہ میرے اور میرے بھائی جریر بن حازم کے درمیان کوئی بات تھی (یعنی ناراضگی تھی۔)

۷۹۲۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے۔ ان کو ابراہیم بن محمد مروزی نے ان کو علی بن حجر نے ان کو ولید بن مسلم

(۷۹۲۹)۔۔۔ قال السیوطی فی الجامع الصغیر حدیث ضعیف.

نے ان کو محمد بن صاحب عمری نے ان کو سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے بھائیوں کا حق ان کے چھوٹے بھائیوں پر ایسے ہوتا ہے جیسے والد کا حق اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔

٧٩٣٠: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو خبر دی عمر بن سنان نے ان کو احمد بن مفضل نے ان کو واقدی نے ان کو عبد اللہ بن شبیب نے ان کو ہاشم بن کثیر بن کلیب جملی نے ان کو ان کے والد نے وہ مدنی تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھائیوں میں سے بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔

اور اس کو بھی روایت کیا ہے غیر واقدی کے علاوہ عبد اللہ بن شبیب سے اور کہا گیا ہے کہ واقدی سے جس نے محمد بن شبیب سے۔

فصل ..... جس کام میں معصیت نہیں اس میں صلہ رحمی کرنا اگرچہ (صاحب رحم و صاحب رشتہ) کافر ہے

٧٩٣١: ... ہمیں خبر دی ابو علی رودباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو فاطمہ بنت منذر نے ان کو ان کی دادی اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ خواب میں میری امی آئی تھیں اور وہ جیسے کہ وہ کچھ طلب کر رہی تھیں کیا میں اسے دے سکتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تم ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

اس کو روایت کیا ہے سعدان بن نصر سے ان کو سفیان نے۔

حمیدی وغیرہ نے اس کی متابعت کی ہے انہوں نے بھی اس کو روایت کیا ہے سفیان سے اس نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اسماء سے کہ ان کی والدہ مشرکہ تھیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبروهم وتقسطوا اليهم ان الله يحب المقسطين (سورة ممتحنة ۔ ٨)

تمہیں اللہ تعالیٰ منع نہیں کرتا کہ تم نیکی کرو اور (انصاف کرو) ان لوگوں کے ساتھ جو دین میں تم سے نہیں لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے بھی نہیں نکالا۔ بے شک اللہ پسند کرتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبد اللہ بن نمیر اور ابو اسامہ نے وغیرہ نے ہشام سے اس نے اپنے والد سے اس نے اسماء سے۔

٧٩٣٢: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئی تھیں۔

انہوں نے ان کو ذکر کیا اور کہا کہ ام سعد نے کہا تھا۔ کیا اللہ نے تمہیں حکم نہیں فرمایا والدہ کے ساتھ نیکی کرنے کا اور اس کی بات ماننے کا۔ اللہ کی قسم میں نہ تو کھانا کھاؤں گی اور نہ ہی پانی پیوں گی یہاں تک کہ میں مر جاؤں گی ورنہ تم اللہ کے ساتھ کفر کرو۔ وہ لوگ جب اس کو کھلانے کا ارادہ کرنے کی کوشش کرتے تھے تو لکڑی کے ساتھ اس کا منہ کھول کر اس میں کھانا پانی داخل کرتے تھے۔

٧٩٣٠: ذكر في الصحيحة (٥٩٤٨)

٧٩٣١: رواه البخاري (٥٩٧٨)

لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱) .. ووصینا الانسان بوالدیه حسناً (العنکبوت ۸)

(۲) وان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک به علم فلا تطعهما
وصاحبهما فی الدنیا معروفاً (لقمان ۱۵)

(۱) ہم نے انسان کو لازمی حکم دیا ہے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا۔

(۲) اگر وہ تجھے مجبور کریں شرک کرنے پر جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے پس ان کی اطاعت نہ کیجئے اور دنیا میں اچھے طریقے پر ان کی رفاقت کرنا چاہئے۔

ایمان کا پچپنواں شعبہ

صلہ رحمیاں کرنا

۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم. (سورۃ محمد آیت ۲۲)

قریب ہے کہ اگر تم حاکم اور ذمہ دار بن جاؤ تو تم زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتے منقطع کرو (قطع رحمیاں کرو)

نوٹ:۔۔۔ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اگر تم جہاد سے منہ پھیرو یا میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرو تو اس کی نحوست یوں طور سامنے آئے گی کہ تم زمین میں فساد کرو گے اور رشتہ ناتے منقطع کرو گے۔

آیت میں۔قطع ارحام کو فساد فی الارض قرار دیا ہے۔اس کے بعد یعنی فساد فی الارض کی خبر دینے کے بعد اس کے متصل ہی یہ بات بتادی ہے کہ یہ قطع رحمی کرنا ایسا فعل ہے جس کے مرتکب پر اللہ کی لعنت ثابت اور پکی ہو جاتی ہے۔لہٰذا وہ لعنت اس شخص سے یہ قوت سلب کر لیتی ہے کہ وہ اپنی سمع سے اور اپنی بصر سے فائدہ اٹھائے بس وہ شخص اللہ کی دعوت کو سنتا ہے اور اس کی آیات کو دیکھتا ہے اور اس کے دلائل کو دیکھتا ہے مگر وہ دعوۃ الٰہی کی اجابت نہیں کرتا اس کو قبول نہیں کرتا اور حق کی اتباع نہیں کرتا گویا کہ اس نے اللہ کی دعوت و پکار کو سنا ہی نہیں جیسے اللہ کی طرف سے اس کے لئے کوئی بیان واقع ہوا ہی نہیں لہٰذا اس کو وہ لعنت جانور کی مثل یا اس سے بھی بدتر بنا دیتی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا۔

۲۔اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم. (محمد آیت ۲۳)

یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔

اور دوسرے مقام پر واصل اور قاطع کے بارے میں یعنی صلہ رحمی کرنے والے اور قطع رحمی کرنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

۳۔انما يتذكر اولوا الالباب الذين يوفون بعهد الله ولا ينقضون الميثاق

والذين يصلون ما امر الله به ان يوصل ويخشون ربهم ويخافون سوء الحساب والذين صبروا ابتغاء وجه ربهم واقاموا الصلوٰة وانفقوا مما رزقنهم سراً وعلانية ويدرؤن بالحسنة السيئة اولئك لهم عقبى الدار. جنات عدن يدخلونها الخ (آیات ۱۹ تا ۲۳ سورۃ رعد)

سمجھی بات ہے کہ صاحب عقل ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔وہ لوگ۔ ہیں جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور وعدے کو نہیں توڑتے۔ وہی لوگ ہیں جو جوڑتے ہیں اللہ نے جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے ڈرتے رہتے ہیں۔اور وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے صبر کرتے ہیں اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے اس میں چھپ کر اور ظاہرا بھی خرچ کرتے ہیں اور وہ برائی کو نیکی کے ذریعہ دور کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے عقبیٰ کا گھر ہے ہمیشہ کا باغات میں جن میں وہ داخل ہوں گے۔

۴۔والذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه ويقطعون ما امر الله به ان يوصل ويفسدون في الارض اولئك لهم اللعنة ولهم سوء الدار. (سورۃ رعد آیت ۲۵)

وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں اس کو پکا کرنے کے بعد اور جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے وہ کاٹتے ہیں (قطع رحمی کرتے ہیں) اور زمین میں وہ فساد کرتے ہیں انہی کے لئے لعنت ہے اور انہیں کے لئے برا گھر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ملا کر بیان کیا ہے صلہ رحمی کرنے کو (یہ وہی چیز ہے جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے) اور خشیت الٰہی کے ساتھ اور اللہ کے حساب کے خوف کو۔ اس کے بعد صبر کرنے کو اقامت صلوٰۃ کو اور زکوٰۃ کو محض حصول رضائے الٰہی کے لئے اور ان تمام امور کو عقل مندوں کے فعل میں سے قرار دیا ہے۔ ان کے بعد اس پر جنت کا وعدہ دیا ہے اور ملائکہ کی زیارت کرنا ان کی اور ان پر سلام بھیجنا اور ان کا ان کی مدح کرنا۔

ان مذکورہ امور کو ملا کر بیان کرنے کے بعد مذمت جزیل کو بھی ملا کر بیان کیا ہے

قطع رحمی کرنا اللہ کے عہد کو توڑنا فساد فی الارض کرنا اس کے بعد یہ خبر دی ہے کہ ان سب کے لئے لعنت ہے اور ان کا برا انجام ہے۔ لہٰذا ان دونوں طرح کی آیات سے وہ فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ جو صلہ رحمی کرنے میں ہے اور وہ جو بڑا گناہ قطع رحمی کرنے میں ہے اور اس مفہوم میں جو آیات و احادیث وارد ہوتی ہیں ان سب کو ابو عبد اللہ حلیمی نے ذکر کیا ہے۔

۷۹۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی محمد بن عبدالجبار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن کعب قرظی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں بے شک قیامت کے دن رحم یعنی رشتہ کو اللہ تعالیٰ ایک زبان عطا کریں گے وہ عرش کے سامنے کے نیچے کھڑے ہو کر کہے گا یا رب میں کاٹا گیا تھا یا رب مجھ پر ظلم کیا گیا تھا یا رب میرے ساتھ برائی کی گئی تھی اس کا رب اس کو جواب دے گا کیا تو راضی نہیں ہے اگر میں جوڑوں اس کو جس نے تجھے جوڑا تھا اور کاٹ دوں اس کو جس نے تجھے کاٹ دیا تھا۔

۷۹۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حاتم بن اسمٰعیل نے ان کو معاویہ بن ابو مزرد مولیٰ بنو ہاشم نے اس حدیث بیان کی ابو حباب سعید بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

بے شک اللہ تعالیٰ نے جب ساری مخلوق کو پیدا کر لیا تو رحم یعنی رشتہ کھڑا ہو گیا اس نے رحمٰن کی کوکھ یا دامن کو پکڑ کر عرض کی اللہ نے فرمایا کہ یہ کیفیت ہے تیری کٹ جانے کی وجہ سے اس نے کہا جی ہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ میں جوڑوں گا اسے جو تجھے جوڑے گا اور میں کاٹوں گا اسے جو تجھے کاٹے گا؟ اس نے جواب دیا جی ہاں۔ اللہ نے فرمایا یہی ہو گا تیرے لئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو اگر چاہو۔

فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفالها. (محمد ۲۲-۲۴)

قریب ہے کہ تم لوٹ جاؤ اور زمین پر فساد پھیلاؤ اور رشتوں کو کاٹو۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرہ کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں اندھا کر دیا ہے۔

کیا یہ لوگ قرآن کو غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑ چکے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن حمزہ سے اس نے حاتم سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے۔

لفظ حقو کی تحقیق:

حقو کے لفظی معنی کمر یا کوکھ کے ہیں یا تہبند باندھنے کی جگہ۔ یا تہبند وغیرہ جب کہ اللہ کی ذات ان تمام نسبتوں سے پاک ہے اس لئے

(۷۹۲۴): رواہ البخاری (۴۸۳۰، ۴۸۳۱) ومسلم (۲۵۵۴) واحمد (۲/۳۳۰)

۷۹۳۹ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو ابو توبہ نے ان کو یزید بن ربیعہ رحبی نے ان کو ابوالاشعث صنعانی نے ان کو ابوعثمان صنعانی نے ان کو ثوبان نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں عرش کو پکڑ کر کہیں گی اے اللہ بے شک میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں پس مجھے توڑا نہ جائے۔ اور امانت کہے گی اے اللہ میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں کہ مجھ میں خیانت نہ کی جائے اور نعمت کہے گی اے اللہ میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں کہ میری ناشکری نہ کی جائے۔

رحیم اور رحمٰن میں نسبت:

۷۹۴۰ــــ ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سعید بن ابومریم نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن اسحٰق قرشی نے ہراۃ میں ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن حکم بن ابومریم نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو معاویہ بن ابومزرد نے ان کو یزید بن رومان نے ان کو عروہ نے اس کو عائشہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رحم رحمٰن سے جڑی ہوئی ایک شاخ ہے جو اسکو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹے گا میں بھی اس کو کاٹوں گا۔

اور صنعانی کی ایک روایت میں ہے کہ رحم اللہ سے وابستہ ایک شاخ ہے جو اس کو ملائے گا میں اس سے ملاؤں گا جو اس کو کاٹے گا میں اس سے کاٹوں گا۔

۷۹۴۱ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن علی نے ان کو بشر بن شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوردادلیثی سے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو (رشتہ کو) پیدا فرمایا اور میں نے اس کا نام اپنے نام ہی سے نکال کر رکھا جو شخص اس کو جوڑے رکھے گا میں بھی اس کو جوڑ کر رکھوں گا اور جو شخص کاٹے گا میں بھی اس کو کاٹوں گا۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث معمر سے اور ابن عیینہ سے سند عالی سے کتاب السنن میں باب قسم صدقات میں۔

شیخ حلیمی نے فرمایا فاصل قولہ انا الرحمن (میں رحمٰن ہوں) حضور کا یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے رحم کو پیدا کیا اور اس کا نام کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمٰن۔ اور رحم دونوں اسم ہیں جو کہ رحمت سے مشتق ہیں۔

اور میں رحمٰن ہوں اس لئے کہ میری رحمت ہر شئی کو احاطہ کر چکی ہے۔ اور یہ رحم ہے کیونکہ جوار فی الرحمن موجب رحمت ہے جو شخص اس حق کو پہچان لے میں اس کو اپنے خیر دوں گا اور جو اس سے غافل ہو میں اس کو اس خیر سے محروم کر دوں گا۔

جنت کے قریب کرنے والے اعمال:

۷۹۴۲ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن زیاد نے ان کو اسحاق بن یوسف

(۷۹۳۹)ــــ قال السیوطی فی الجامع الصغیر حدیث ضعیف.

(۷۹۴۰)ــــ رواہ البخاری (۵۹۸۹) ورواہ من حدیث عبداللہ بن عمرو مرفوعاً الترمذی (۱۹۲۴) واحمد (۲/۱۶۰) وقال الترمذی: ہذا حدیث حسن صحیح.

(۷۹۴۱)ــــ إسنادہ صحیح. أخرجہ ابوداود (۱۶۹۴) والترمذی (۱۹۰۷) واحمد (۱/۱۹۱ و ۱۹۴)

چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (لمبی عمر ملنا مراد ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابراہیم بن منذر سے۔

۷۹۳۶: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث بن سعید نے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مجھے خبر دی انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی زندگی میں برکت ہو اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

بخاری نے اس کو ابن بکیر سے روایت کیا ہے۔ اور مسلم نے اس کو عبدالملک سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے۔

صلہ رحمی، درازی عمر اور رزق میں برکت:

۷۹۳۷: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحق ہمدانی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کو لمبی زندگی اور رزق میں اضافہ پسند ہو اس کو چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔

معمر نے کہا کہ میں نے سنا عطاء خراسانی سے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل شیخ حلیمی کا قول۔ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں سے بعض لوگ وہ ہوتے ہیں کہ جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے ان کی زندگی میں متعدد سالوں کے اضافے کا فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ اور اگر وہ قطع رحمی کرتے ہیں تو وہ اس مدت سے کم مدت زندہ رہتے ہیں۔ شیخ نے عمر میں زیادتی کو اس پر محمول کیا ہے اور اس میں مفصل کلام کیا ہے۔ اور ان پر مخفی نہیں ہے کہ دو عددوں میں سے کون سا عدد زندہ رہے گا۔

۷۹۳۸: ...ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ابواسحق نے ان کو وہب بن ابوثابت نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محبوب رکھتا ہے کہ اس کی عمر میں درازی کی جائے اور اس کے رزق میں فراخی کی جائے۔ اور اس سے بری موت دفع کر دی جائے اور اس کی دعا قبول کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

۷۹۳۹: ...ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ہے ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ قطان نے ان کو اسحاق بن خالویہ واسطی نے ان کو علی بن بحر نے ان کو ہاشم بن یوسف نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحق نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں درازی عطا کرے اور اس کے رزق میں فراخی کرے اور اس سے بری موت کو دفع کرے اس کو چاہئے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے اور صلہ رحمی کرے۔

نساء سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دیتا ہے اور وہ وراثت کو عبادت کرتا ہے یعنی نساء ہے یعنی مہلت دینا خیر ہے اجل میں زیادتی نہیں ہے۔

ایسے ہی فرمایا:

(۷۹۳۶)... رواه البخاري عن ابن بكير (۵۹۸۶) ومسلم في البر (۲۱) عن عبدالملك عن ابيه عن جده

(۷۹۳۸)... في إسناده محمد بن إسحاق مدلس

(۷۹۳۹)... قال في المجمع (۸/۱۵۲، ۱۵۳) رواه عبدالله بن احمد والبزار والطبراني في الأوسط ورجال البزار رجال الصحيح غير عاصم بن ضمرة وهو ثقة

نے اس کو روایت کیا ہے باب الزکوۃ میں وہ جو حضور ﷺ کا قول مروی ہے کہ مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور صاحب قرابت پر صدقہ کرنا دو نیک عمل ہیں ایک تو صدقہ ہے اور دوسرے وہ صلہ رحمی بھی ہے اور اسی طرح حضور ﷺ کا یہ قول کہ افضل صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار پر ہو جو عداوت رکھتا ہے۔

اور ابوذر کی حدیث میں ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں رشتہ جوڑ کر رکھوں۔ اگرچہ مجھے نظر انداز کیا جائے اور ابوطلحہ کے صدقہ کرنے والی حدیث اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام آزاد کرنے والی حدیث اور زینب زوجہ ابن مسعود والی حدیث اور دیگر احادیث بھی ہیں جو صلہ رحمی اور حفظ قرابت پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۹۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن جعفر نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو علاء بن عبدالرحمن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بے شک میری ایک قرابت داری ہے میں ان کے ساتھ جوڑ تا رہتا ہوں اور وہ مجھ سے توڑتے رہتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ نیکی کرتا رہتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے رہتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ حوصلہ اور بردباری سے کام لیتا ہوں اور وہ مجھ پر جہالت کا ثبوت دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر معاملہ درحقیقت ایسے ہی ہے جیسے تم کہہ رہے ہو تو گویا تو ان کو اور تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار رہے گا جب تک تم اسی حالت پر رہو گے۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ابوموسیٰ سے اور محمد بن بشار سے۔

بہترین اخلاق:

۷۹۵۶:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم بن خراسانی نے بغداد میں ان کو ابوزید نے احمد بن محمد بن طریف نے ان کو خبر دی نعیم بن یعقوب نے ابوالمحمد سے ان کو ان کے والد نے ان کو ابواسحق نے ان کو حارث نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کیا میں تجھے پہلے اور پچھلے لوگوں کے بہترین اخلاق کے بارے میں رہنمائی نہ کروں؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ اس کو عطا کیجئے جو آپ کو محروم رکھے اور اس کو معاف کیجئے جو آپ کے اوپر ظلم و زیادتی کرے اور اس کے ساتھ تعلق جوڑیے جو آپ سے منقطع کرے۔

درگزر کرنا اور تعلق جوڑنا:

۷۹۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان نجار نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن یونس زاہد نے بغداد میں ان کو جعفر بن ابوعثمان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ساتھ تعلق جوڑیے جو تم سے منقطع کرے اور اس سے درگذر کیجئے جو آپ کے اوپر ظلم کرے۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا میرے والدین کے ساتھ نیکی کرنا ان کی موت کے بعد بھی کچھ باقی رہ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں ان دونوں کے لئے استغفار کرنا اور ان کی وصیت پوری کرنا اور صلہ رحمی کرنا اس رشتہ کی جو صرف والدین کی طرف سے ہے۔

۷۹۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے اس نے عکرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا وصل اور ملاپ یہ نہیں ہے کہ جو تجھ سے

(۷۹۵۵)...... رواہ مسلم فی البر (۲۲) واحمد (۲/۳۰۰ و ۴۱۲ و ۴۸۳)

(۷۹۵۶)...... فی إسنادہ نعیم بن یعقوب قال العقیلی لایتابع علی حدیثہ

جوڑے تو بھی اس کے ساتھ جوڑے۔ یہ تو بدلہ ہوا بلکہ جوڑنا تو یہ ہے کہ جو تجھ سے تعلق قطع کرے تم اس کے ساتھ جوڑو۔

تعلق جوڑنا عمر درازی کا سبب ہے

۷۹۵۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمن سلمی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا میں نے جلدی سے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ یا یوں کہا تھا کہ انہوں نے جلدی کی اور میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھ سے فرمانے لگے اے عقبہ کیا میں تجھے دنیا اور آخرت کے بہترین اخلاق کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ جو تجھ سے کاٹے اس کے ساتھ جوڑیے اور جو تجھے محروم کرے اس کو عطا کیجئے ،اور تجھ پر ظلم کرے اس سے درگزر کیجئے۔

خبردار جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر میں درازی کی جائے اور اس کے رزق میں فراخی کی جائے وہ صاحب قرابت لوگوں سے جوڑ پیدا کرے۔

اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے یحییٰ بن ایوب سے اس نے عبیداللہ بن زحر سے اس نے قاسم سے۔

قطع رحمی اور ظلم کرنے کی سزا

۷۹۶۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد بن ابی عثمان زاہد سے اس نے ابو سہل بن بشر بن احمد تمیمی سے اس نے محمد بن یحییٰ بن سلیمان مروزی سے اس نے عاصم بن علی سے اس نے شعبہ سے اس کو عیینہ بن عبدالرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوبکرہ ثقفی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ نہیں کوئی گناہ جو اس قابل ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو دنیا میں سزا دینے میں جلدی کرے باوجود یکہ وہ اس کا گناہ اس کے لئے آخرت میں بھی جمع رہے (یعنی آخرت میں بھی اس کی سزا موجود ہے) مگر وہ قطع رحمی کرنا اور ظلم کرنا ہے۔ (یا زنا کرنا)

۷۹۶۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حسین بن عمر بن برہان غزال نے اور ابوالحسین قطان نے اور ابو محمد عسکری نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو حجاج بن ارطاۃ نے ان کو محمد بن عبدالعزیز راسبی نے ان کو مولیٰ ابوبکرہ نے ان کو ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گناہ ایسے ہیں جن کی سزا دینے میں جلدی کی جاتی ہے اور وہ معاف نہیں کئے جاتے ظلم اور قطع رحمی۔

۷۹۶۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو ابو حماد اسلمی نے ان کو عبداللہ بن ابی اوفی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے حلقے میں عرفہ کی شام کے وقت حضور نے مجھ سے فرمایا کسی آدمی کے لئے حلال نہیں ہے جس نے شام کی ہے درانحالانکہ وہ قطع رحمی کرنے والا ہے مگر وہ ہم سے اٹھ جائے۔ ایک آدمی کے سوا کوئی نہیں اٹھا جو حلقہ رسول کے آخر میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ سیدھا اپنی خالہ کے پاس گیا اور اس کو یہ بات بتائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ جب خالہ نے اس سے پوچھا کہ اس وقت تم کیسے آئے ہو۔ اس کے بعد وہ شخص واپس آیا اور اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے تم ہی صرف مجلس سے اٹھے ہو؟ اس نے حضور کو وہ بات بتائی جو اس نے اپنی خالہ سے کی تھی اور جو خالہ نے اس سے کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم بیٹھے رہو تم نے اچھا کیا۔ خبردار بے شک اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔

(۷۹۶۲)ــــ(۱) فی ن (داہم)

قطع رحمی کرنے والے کے اعمال آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں

۷۹۶۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو قدامہ بن موسیٰ نے ان کو ابن دینار نے کہ حضرت کعب الاحبار ایک دن جامع مسجد دمشق میں بیٹھے وعظ فرما رہے تھے حتیٰ کہ جب وہ فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ ہم لوگ دعا کرنا چاہتے ہیں جو شخص تم میں سے اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے ساتھ اور وہ قاطع رحم بھی ہے وہ ہم لوگوں میں سے اٹھ کر چلا جائے لوگوں میں سے ایک آدمی اٹھ کر چلا گیا اور وہ اپنی پھوپھی کے پاس گیا اس کے اور پھوپھی کے درمیان قطع تعلق تھا اس کے پاس جا کر اس سے صلح کر لی پھوپھی نے پوچھا کہ تم کیا دیکھ کر آئے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت کعب سے سنا وہ ایسے ایسے فرما رہے تھے اور حضرت کعب نے فرمایا کہ ہر جمعرات اور پیر کو لوگوں کے اعمال اللہ کے ہاں پیش کیے جاتے ہیں سوائے قطع رحمی کرنے والے کے کہ اس کے اعمال آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں۔

۷۹۶۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کے بعد ایک حلقے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمانے لگے کہ میں قطع رحمی کرنے والے کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ وہ ہم لوگوں میں سے اٹھ جائے ہم اپنے رب سے دعا کرنا چاہتے ہیں اور بے شک آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے کے آگے کانپ جاتے ہیں۔

۷۹۶۵:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو سالم بن شیخ نے بصرہ میں ان کو خبر دی خزرج بن عثمان نے ابو ایوب مولیٰ عثمان بن عفان سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شب جمعہ میں اعمال پیش ہوتے ہیں اس میں کسی قطع رحمی کرنے والے کے اعمال نہیں اٹھائے جاتے۔

اور اسی اسناد کے ساتھ راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کی میراث کاٹ کھائے جس میراث کو اللہ نے مقرر کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص سے جنت کی میراث کاٹ لیں گے۔

۷۹۶۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن منادی نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے ان کو خزرج نے ان کو ابو ایوب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خمیس کی شام یعنی شب جمعہ کو تشریف لائے لوگ ان کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے۔ وہ فرمانے لگے کہ میں ہر قطع رحمی کرنے والے کو تکلیف دوں گا کہ وہ ہمارے ہاں سے اٹھ جائے۔ کہتے ہیں کہ ایک نوجوان اٹھ کر چلا گیا اور وہ سیدھا اپنی پھوپھی کے پاس گیا۔ جس نے کئی سال سے اس سے قسم کھا رکھی تھی۔ اس نے جا کر پھوپھی کو سلام کیا۔ اس نے پوچھا کہ اے بھتیجے تم کیسے آئے ہو؟ اس نے بتلایا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ہر قطع رحمی کرنے والے شخص کو قسم دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ہاں سے اٹھ کر چلا جائے۔ یہاں تک کہ تیسری بار کہا اب اس شخص کی پھوپھی نے کہا کہ تم جاؤ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور جا کر ان سے ان کی وجہ معلوم کرو۔ چنانچہ وہ واپس گیا اور جا کر پوچھا اور پھوپھی کے پاس جانے والی بات بتائی۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ بے شک اولاد آدم کے اعمال ہر جمعرات کو پیش ہوتے ہیں۔

یعنی شب جمعہ میں۔ مگر قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کیا جاتا۔

(۷۹۶۶)...... قال فی المجمع (۸/۱۵۱): رواہ أحمد ورجالہ ثقات

ڈرتا رہا اور صلہ رحمی کرتا رہا اس کی عمر میں درازی ہوگی اور اس کا مال زیادہ ہوگا اور اس کے گھر والے اس سے محبت کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے یا ابوالبختری سے؟ انہوں نے کہا جی ہاں (یحیٰی کہتے ہیں کہ ابوالبختری کا نام سعید بن فیروز ہے اور وہ صاحب علی ثقہ تھیں ہیں۔

۷۹۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن حبیب نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو ابوبکر بن ابواویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابن طارق نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو یحیٰی بن ابی الکثیر یمامی نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ثواب کے اعتبار سے زیادہ عجلت والی طاعت صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ ایک گھر والے اپنے مالوں میں اضافہ پاتے ہیں اور ان کی اپنی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے جب صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور بے شک گرفت و پکڑ کے اعتبار سے سب سے زیادہ جلدی والا گناہ ظلم و بدکاری اور جھوٹی قسم ہے جو مال کو بھی لے جاتے ہیں۔ اور رحم کو بے اولاد کر دیتے ہیں اور گھروں کو ویران کرتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں اہل علم نے یحیٰی پر اختلاف کیا ہے۔ ایک قول ہے کہ اسی مذکور کی طرح ہے۔ اور دوسرا قول ہے کہ یحیٰی سے وہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور تیسرا قول ہے کہ ابوہریرہ سے منقطع روایت کے طور پر مروی ہے اور یہ بات زیادہ صحیح ہے۔

صلہ رحمی کے ذریعہ تسکین حاصل کرنا:

۷۹۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ابیوردی نے ان کو حسن بن حبیب عبدی نے ان کو مجمع بن یحیٰی نے ان کو سوید بن عامر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رشتوں کو تازہ رکھو اگرچہ سلام کے ساتھ ہو۔ اور اس کا معنیٰ ہے کہ اپنے رشتوں میں صلہ رحمی رکھو گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلہ رحمی کرنے کو تشبیہ دی ہے پانی کے ذریعے حرارت کو تسکین دینے کے ساتھ۔

اور شیخ حلیمی نے اس کو حکایۃ عن غیرہ کہا ہے۔

سلام کے ذریعہ رشتوں کا ترو تازہ رکھنا:

۷۹۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ہیثم بن خارجہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن مسافر جوہری نے ان کو ہیثم بن خارجہ ابو احمد نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو مجمع بن جاریہ نے ان کو ان کے چچا نے اس کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رشتوں کو ترو تازہ رکھو اگرچہ سلام کے ذریعہ۔ احمد بن عبید نے کہ ان کے چچا یزید بن جاریہ ہیں۔

قسموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو نشانہ بنانے کی ممانعت:

۷۹۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ اس کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہ:

ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم

اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ۔

(۷۹۷۱)...... قال فی المجمع (۳/۱۸۰): (رواہ الطبرانی فی الأوسط وفیہ ابو الدهماء الأصبح وثقہ النفیلی وضعفہ ابن حبان)

(۷۹۷۳)...... قال الهیثمی فی المجمع (۸/۱۵۲): (رواہ البزار وفیہ یزید بن عبداللہ بن البراء الغنوی وهو ضعیف)

یعنی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کم نہ کرو یہ کہہ کر کہ تم میں سے کوئی یوں کہے میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی کہ میں صلہ رحمی نہیں کروں گا۔ اور نہ ہی کوئی خیر وصلاح کا کام کروں گا نہ ہی اپنے مال میں سے صدقہ کروں گا بلکہ ایسی قسم کا انکار کر دیجئے اور جس بات کو نہ کرنے کی قسم کھائی ہے اس کو کر لیجئے یہ حضرت قتادہ کا قول ہے۔

٨٩٧٤:۔ (منکر ہے) ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو خبر دی ہے اسامہ بن زید لیثی نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو سراقہ بن مالک بن جعشم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے کنبے قبیلے کا دفاع کرے۔ جب تک وہ گناہ نہ کرے۔

٨٩٧٥:۔ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابو علی حسین بن محمد زیاد نے ان کو محمد بن عباد مکی نے ان کو ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابو یحییٰ اسلمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو خالد بن عبداللہ لیثی نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے کہ جو اپنے کنبے قبیلے کا دفاع کرنے والا ہو جب تک کوئی گناہ نہ کرے۔
ابو علی نے کہا کہ میں کسی ایک کو نہیں جانتا جس نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہو خالد بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو سعید سے۔

امام احمد نے فرمایا: تحقیق شمار کیا ہے ابن ابی حاتم نے خالد کو صحابہ کرام میں سے حالانکہ ان کی صحابیت ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(٨٩٧٤) منکر. بإسناده ضعيف. رواه أبو داؤد (٥١٢٠) وفي إسناده أيوب بن سويد الرملي: قال أحمد: ضعيف وقال ابن معين: ليس بشيء يسرق الأحاديث وقال النسائي: ليس بثقة وقال أبو حاتم لين الحديث وقال ابن حبان في الثقات كان رديء الحفظ يخطئ وقال [illegible] يتكلمون فيه

ایمان کا ستاونواں

شعبہ حسن خلق کا باب ہے

غصے کو دبانا، عاجزی و نرمی کرنا اور تواضع کرنا بھی اس میں داخل ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حسن خلق کا معنی ہے نفس کی سلامتی سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ اچھے اور محمود افعال کی طرف۔ یہ کبھی تو ذات الٰہی میں ہوتا ہے اور کبھی لوگوں کے مابین میں ہوتا ہے۔

اور وہ ذات الٰہی میں اس طرح ہوتا ہے کہ بندہ اللہ کے اوامر و نواہی کے بارے میں شرح صدر رکھتا ہو۔ جو اس پر فرض ہے وہ اس کو بطیب خاطر ادا کرے اس کی طرف پورے میلان و رجحان کے ساتھ۔ اور جو چیز اس پر حرام ہے اس سے بھی بطیب خاطر بڑی فراخدلی کے ساتھ رک جائے اس سے گھٹ کر اور متنگدل ہو کر نہیں۔ اور خیر کے نفلی کاموں میں رغبت رکھے اور بہت سارے جائز اور مباح امور کو لوجہ اللہ ترک کر دے جب وہ دیکھے کہ ان چیزوں کا ترک کر کے ان کے کرنے کے مقابلے میں عبدیت الٰہی کے قریب تر ہے۔ بخوشی معاملات کرنے میں اپنے حقوق کو قربان کرے۔

لوگوں سے ان کا مطالبہ و تقاضا نہ کرے جب کہ وہ خود دوسروں کے وہ حقوق جو اس پر لازم ہوں وہ پورے پورے ادا کرے۔ (یہاں تک اپنے حقوق قربان کرے کہ) اگر خود بیمار ہو جائے اور دوسرا اس کی عیادت نہ کرے یا یہ شخص سفر سے آئے اور اس کو کوئی ملنے نہ آئے یا اگر کسی کو سلام کرے اور وہ اس کو جواب نہ دے یا یہ کسی کا مہمان بنے اور وہ ضیافت نہ دے اور اس کا اکرام نہ کرے یا یہ کسی سے سفارش کرے اور وہ نہ مانے یا یہ کسی پر احسان کرے اور وہ اس کا شکر یہ ادا نہ کرے یا کچھ لوگوں کے پاس جائے اور وہ لوگ اس کو ٹھکانہ نہ دیں یا یہ کسی سے بات کرے اور وہ اس کی بات سننے کے لئے خاموشی اختیار نہ کرے یا دوست کو ملنے کی اجازت چاہے مگر وہ اجازت نہ دے یا کسی سے رشتہ مانگے اور وہ انکار کر دے تو یہ شخص ان تمام امور میں اور تمام معاملات میں کسی بات کو برا نہ مانے یا مثلاً قرض میں مہلت مانگے اور آگے والا مہلت نہ دے یا قرض میں کمی کی درخواست کرے اور وہ کم نہ کرے اور اسی کی مثل دیگر معاملات تو یہ شخص اپنے تمام حقوق کی قربانی دے دے۔ مگر نہ ہی اس پر ناراض ہو نہ ہی اس کو برا مانے نہ ہی اس پر گرفت کرے ان امور اور معاملات میں سے کسی حالت پر بھی۔ اور کسی طرح بھی اپنے دل میں یہ خیال نہ لائے کہ دوسرے نے ایسا کر کے اس پر ظلم کیا ہے یا اس سے نفرت کی ہے بلکہ یہ شخص جب اپنے مد مقابل کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنے یا ویسا ہی بدلہ کرنے کی قدرت پالے تو یا اپنے حریف کے ساتھ نہ ہی زیادتی کرے نہ ہی ویسا سلوک کر کے مذکورہ امور کا بدلہ لے بلکہ اس سب کچھ کے بدلے میں یہ ایسا سلوک کرے جو مقابل کے سلوک اور رویے سے احسن اور افضل ہو اور بر و تقویٰ کے قریب تر ہو اور اس چیز کے زیادہ لائق ہو جس کی تعریف کی جائے اور اس کے سلوک کو پسند کیا جائے بلکہ جو چیز اس پر لازم ہو اخلاقاً اس کو ایسے ادا کرے جیسے اپنے حقوق کو وصول کر رہا ہو مثلاً جب کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو یہ دلی طبع پرسی کرے اور اگر وہ کوئی جائز سفارش کرے تو یہ پوری کرے اور اگر وہ اس سے قرض میں مہلت مانگے تو اس کو مہلت دے۔ اور اگر وہ کسی معاملے میں اس کی مدد کا محتاج ہو تو یہ اس کی مدد کرے۔ اور اگر وہ خرید و فروخت میں کچھ رعایت مانگے تو اس کو رعایت دے۔ یہ نہ دیکھے کہ سامنے والے نے اس کے ساتھ کب کیسا معاملہ کیا تھا اس سے پہلے۔ اور یہ بھی نہ دیکھے کہ وہ لوگوں کے ساتھ کیسا معاملہ کرتا ہے بلکہ جو معاملہ احسن ہو اس کو اپنا امام اور پیشوا بنالے اور اسی رخ پر چلے اور اپنے مسلم بھائی کی مخالفت نہ کرے۔

اور حسن خلق کبھی تو فطری اور عطائی ہوتا ہے اور طبیعت میں ودیعت ہوتا ہے اور کبھی کسبی ہوتا ہے اپنی کوشش سے اس کو اختیار کیا جاتا ہے۔ جس

شخص کی جبلت اور فطرت میں اس میں سے کچھ حاصل ہو اس کے لئے اس کا اکتساب ہی ٹھیک ہے بلکہ اپنے اکتساب کو اس جوہر کے ساتھ ملا کر جو طبیعت میں ودیعت ہے حسن خلق میں اضافہ کرے۔

سب کو یہ بات عادۃً سب کو معلوم ہے کہ صاحب رائے جب عقل مندوں کے ساتھ ہم نشینی کرتا ہے تو عقل و فراست میں اضافہ کرتا ہے اور عالم جب علماء کے ساتھ میل جول رکھتا ہے تو اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح صالح اور عاقل علماء اور عقلاء کی صحبت اختیار کرے عمل و صلاح کو زیادہ کرتا ہے تو اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خلق جمیل کا مالک بھی اپنے حسن خلق میں اضافہ کرے گا جب اخلاق حسنہ سے آراستہ لوگوں کے ساتھ صحبت و ہم نشینی اختیار کرے گا اور توفیق ارزانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

۷۹۷۶: ... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابو مسرہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق خزاعی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبد اللہ بن احمد بن ابو مسرہ نے ان کو عبد اللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابی ایوب نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابن عجلان نے قعقاع بن حکیم سے اس نے ابو صالح سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔

ایک روایت میں ابن اعرابی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کامل ترین ایمان:

۷۹۷۷: ... ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن محمد بن ابراہیم اشنانی نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن ایوب نے ان کو ابن عجلان نے ان کو قعقاع بن حکیم نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو ابن عجلان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ نیک اخلاق و عادات کی تکمیل کروں۔ مرسل کیا ہے یحییٰ بن ایوب نے اس کے آخر کو۔

۷۹۷۸: ... ہمیں خبر دی ابو طاہر بن قتادہ نے ان کو ابو عمر بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو سعید بن منصور نے۔ اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے۔ ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو حاکم یحییٰ بن منصور نے ان کو ابو بکر شی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبد العزیز نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو قعقاع نے ان کو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ میں صالح اخلاق کو مکمل کروں۔

اور ایک روایت میں ہے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن عجلان نے۔

(۷۹۷۶)... صحيح. رواه أبو داؤد (۴۶۸۲) وأحمد (۲/۴۷۲) والترمذي (۲/۲۳۲) والبزار في كشف الأستار (۳۴) وروى أحمد (۲/۲۵۰ و ۵۲۷) وابن حبان (۱۹۸/۶) وزاد (وخياركم خياركم لنسائهم) ورواه أحمد (۶/۴۷ و ۹۹) بلفظ (إن من أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً وألطفهم بأهله)

(۷۹۷۸)... إسناده حسن. أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۲۷۳) والحاكم (۲/۶۱۳) من طريق محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة مرفوعاً

قال: وهذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه) ووافقه الذهبي وابن عجلان إنما أخرج له مسلم مقروناً.

محاسن اخلاق:

۷۹۷۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو القاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے اور ابو سعید بن ابی عمرو نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو یعقوب بن ابی یعقوب عدل اصبہانی نے ان کو ابراہیم بن نوح اھوازی نے ان کو عمر بن ابراہیم بن خالد نے ان کو یوسف بن محمد بن منکدر نے ان کو ان کے والد نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اخلاق خوبیوں کے مکمل اور محاسن افعال کے کمال کے ساتھ۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۷۹۸۰:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبدالرحمن بن ابی بکر نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو حسین نے مکحول سے اس نے شہر بن حوشب سے کہ کہا جریر نے میں اس کو نہیں جانتا مگر عبدالرحمن بن غنم سے اس نے معاذ بن جبل سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ایسا آدمی ہوں جو اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میری تعریف کی جائے۔ گویا وہ اپنے نفس کے بارے میں ڈر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ تجھے کیا چیز مانع ہے اس سے کہ زندگی گذارے اس حال میں کہ تیری تعریف ہو اور تو مرے تو قیمتی ہو سوائے اس کے نہیں کہ میں محاسن اخلاق پر پیدا کیا گیا ہوں۔

۷۹۸۱:...... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق موذن نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن حب نے ان کو محمد بن احمد بن یزید بن ابی العوام نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو محمد حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والے ان میں سے اچھے اخلاق والے ہیں اور تم میں سے اچھے وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھے ہوں۔

اور عبدالخالق کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۷۹۸۲:..... ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی محمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو خبر دی سعید بن عامر نے ان کو خبر دی محمد نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مذکورہ حدیث کی مثل۔

۷۹۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالعزیز بن یحییٰ نے ان کو محمد یعنی ابن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حارث بن عبدالرحمن بن مغیرہ نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

بے شک مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والے ان میں سے اچھے اخلاق والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ نے کہا اور وہ محمد بن یحییٰ ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ دونوں محفوظ ہوں گے ابوہریرہؓ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۷۹۸۴:...... (مکرر ہے) وہ حدیث جو ابھی گذری ہے اس کی جو کہ کہا ہے محمد بن یحییٰ نے وہ مرسل ہے ابو قلابہ کی سیدہ عائشہ سے۔
ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو علی بن عبدالعزیز بغوی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو

خالد حذاء نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامل ترین ایمان والے مومنوں میں سے ہو وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور جو اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ شفیق ہیں۔ تحقیق روایت کیا ہے یعقوب بن ابوعباد نے ابن عیینہ سے اس نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اس نے ابوسعید خدری سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مومن اچھے اخلاق والے ہیں جو متفق اخلاق والے ہیں جو محبت کرتے ہیں اچھے اور محبت سکھلاتے ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے جو نہ خود محبت کرتا ہے نہ الفت دیتا ہے۔

بہترین شخص وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو:

۷۹۸۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن حسین نے خسرو گردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو سعید بن زنجویہ نے ان کو یعقوب بن ابو عباد نے ان کو ابن عیینہ نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اس روایت میں یعقوب اس اسناد کے ساتھ منفرد ہے۔

۷۹۸۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو محمد بن عبیداللہ منادی نے ان کو وہب بن جریر نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے شعبہ نے اعمش سے ان کو ابو وائل نے مسروق سے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بیہودہ گوئی کرتے تھے نہ ہی گالی و بکواس کرتے تھے۔ بلکہ آپ یہ فرماتے تھے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو۔ اور ابن وہب کی ایک روایت میں ہے بے شک تم میں سے میرے نزدیک پسندیدہ شخص وہ ہے جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہو۔ اور ابن وہب کی ایک روایت میں ہے بے شک میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے تم میں سے اچھا ہو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن عمرو سے۔ اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا ہے کئی طریقوں سے اعمش سے ابو عمر حوضی کے الفاظ کے مطابق۔

اور اس کو روایت کیا ہے سلیمان بن حرب نے اور عمرو بن مرزوق نے شعبہ سے وہب بن جریر کی حدیث کے الفاظ کے مطابق۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابو مسلم نے ان کو سلیمان نے اور کہا دوسرے نے کہ مروی ہے اعمش سے انہوں نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

۷۹۸۶:۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن الہاد نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں خبر دوں اس کے بارے جو تم میں سے میرے نزدیک محبوب ہے اور تم میں سے کے اعتبار سے مجھ سے قریب تر ہو گا قیامت کے دن؟ لوگ خاموش ہو گئے آپ نے اپنے الفاظ دو یا تین بار دہرائے۔ اس کے بعد لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔

۷۹۸۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عمران بن موسیٰ سختیانی نے ان کو سفیان براء بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن شقیق نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو تم میں سے بہتر لوگوں

(۷۹۸۵)۔۔۔۔ اخرجه البخاري (۳۵۵۹) و (۳۷۵۹) و (۶۰۲۹) ومسلم (۲۳۲۱) والترمذي (۱۹۷۵) واحمد (۱۶۱/۲ و ۱۸۹ و ۱۹۳) وقال أبو عيسى: (هذا حديث حسن صحيح)

(۷۹۸۶)۔۔۔۔ راجع التخريج للحديث السابق

کے بارے میں خبر دے دوں یعنی جو تم میں سے اچھے اخلاق والے ہیں۔ کیا میں تمہیں خبر دوں کہ امت کے بدترین لوگوں کے بارے میں وہ لوگ ہیں جو گندے بکھرے بالوں والے، بیہودہ بکواس کرنے والے ہیں۔

۷۹۸۸: ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد صوفی ہروی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسین بن عبداللہ قطان نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو ابو عامر نے ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو سلمہ بن وہرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہی ہیں جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے اچھے ہیں۔ نرم مزاج کے مالک ہیں جو محبت کرتے ہوں یا مہمان نواز ہوں اور سب سے بدترین تم میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو گندے میلے کچیلے، بکواس کرنے والے بیہودہ مذاق کرنے والے ہوں۔ زیادہ بولنے والے اور بکواس کرنے والے ہوں۔

۷۹۸۹: ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین ابن بشران نے وہ ابو محمد سکری نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے۔ دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے سعدان بن نصر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو مکحول نے ان کو ابو ثعلبہ خشنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگوں میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب اور تم میں سے ہم نشینی کے اعتبار سے میرے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سے میرے نزدیک ہم نشینی کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ بعید قیامت کے دن وہ ہوں گے جن کے اخلاق گندے ہوں گے۔

اور اس کو روایت کیا ہے یزید بن ہارون نے داؤد بن ابی ہند سے اس نے اس میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ کہ تم میں سے برے اخلاق والے بکواس کرنے والے، منہ پھٹ، بیہودہ بکواس کرنے والے ہیں۔ ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے مگر اس نے ہم نشینی کا لفظ اور قیامت کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۷۹۹۰: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو زیاد بن علاقہ نے اس نے اسامہ بن شریک سے وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا دیہاتی لوگوں کو کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر رہے تھے۔ کیا ہمارے اوپر حرج ہے فلاں فلاں بات میں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندو اللہ نے حرج کو ختم کر دیا ہے۔ مگر جو شخص اپنے بھائی کی عزت میں کچھ کمی کرے یہی حرج ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کون سی چیز بہتر ہے جو بندے کو عطا کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا حسن خلق ہے۔

وہ بدترین شے جو لوگوں کو دی گئی:

۷۹۹۱: ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحاق نے ایک آدمی سے جو قبیلہ مزینہ اور جہینہ سے تھا۔ اس نے کہا وہ کون سی شے بدتر شے ہے جو لوگ دیئے گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ برا اخلاق ہے آپ۔ دیکھئے اس چیز کو جس کو تم ناپسند کرتے ہو کہ وہ تمہاری طرف نسبت کر کے بیان کی جائے جب تو اپنے گھر میں ہو اس کا عمل نہ کرے۔ یعنی ایسے فعل کا عمل نہ کر۔

(۷۹۸۷) (۱) فی الاصل [illegible]

(۷۹۸۸) عزاہ السیوطی فی الجامع الصغیر للشعب (ھذا المصنف) عن ابن عباس ورمز لہ [illegible]

(۷۹۸۹) قال فی المجمع (۸/۲۱) رواہ احمد والطبرانی ورجال احمد رجال الصحیح

(۷۹۹۰) اخرجہ الحمیدی (۸۲۴) وابن ماجہ (۳۴۳۶) وقال فی الزوائد اسنادہ صحیح رجالہ ثقات

۷۹۹۲:۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبداللہ بن ابو مظفر حرانی نے ان کو احمد بن عبداللہ حرانی نے ان کو زہیر نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو مزنی نے ان کو جہنی نے وہ کہتے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا وہ کون سی خیر ہے جو مسلمان عطا کیا گیا ہے؟ فرمایا کہ حسن خلق پھر اس نے پوچھا کہ وہ کون سی بدتر چیز ہے جو انسان کو عطا ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سیاہ دل اور خوبصورت شکل کہ جب وہ اپنے آپ کو دیکھتے اس کا اپنا سراپا اچھا (عجب، خود پسندی آئے) پس تم یہ دیکھو کہ تم کس چیز کو پسند کرتے ہو کہ محفل میں تمہارے بارے میں اس چیز کا تذکرہ ہو پس جب خلوت میں جاؤ تو اسی کو کرو۔

۷۹۹۳:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ اخمیمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو جعفر بن احمد بن علی معافری نے ان کو سعید بن کثیر بن عفیر نے ان کو مالک بن انس نے ان کو ان کے چچا ابوسہل بن مالک نے ان کو عطاء بن ابی رباح نے ان کو عبداللہ بن عمر نے یہ کہ ایک آدمی نے نبی کریم سے کہا کہ کون کون سا مومن افضل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ اس نے کہا اس کے بعد کون سا مومن؟ فرمایا جو ان میں موت کو زیادہ یاد کرے اور موت کے لیے سب سے بہتر تیاری کرے۔ فرمایا وہی لوگ عقل مند ہیں۔

نیکی اور گناہ کیا ہیں؟

۷۹۹۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن ابواحمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر نے ان کو ان کے والد نے نواس بن سمعان سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں ایک سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا مجھے ہجرت سے کسی چیز نے نہ روکا مگر ایک سوال نے۔ کیونکہ ہم میں سے کوئی آدمی جب ہجرت کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا مگر میں نے آپ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکا پیدا کرتا ہو اور تو اس کے بارے میں ناپسند کرے کہ لوگ اس پر آگاہ ہو جائیں۔

عبدالرحمن کی حدیث اور زید کی حدیث کے الفاظ مختصر ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا۔ پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن حاتم سے اس نے عبدالرحمن بن مہدی سے۔

۷۹۹۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابوالعباس بن یعقوب اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابوالیمان نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو یحییٰ بن جابر نے ان کو نواس بن سمعان نے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نیکی کیا ہے؟ اس نے کہا جو بات تیرے دل میں کھٹکا پیدا کرے اور تو یہ ناپسند کرے کہ لوگ اس کو جان جائیں۔

۷۹۹۶:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد نے ان کو ابوالیمان نے ان کو صفوان نے ان کو عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر نے ان کو ان کے والد نے نواس بن سمعان سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکور کی مثل۔

(۷۹۹۳)۔۔۔ قال فی المجمع (۵/۳۱۷) : رواہ البزار (۷/۱۹۱) فی حدیث طویل ورجالہ ثقات

(۷۹۹۴)۔۔۔ رواہ مسلم (۲۵۵۳)

مؤمن حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور تہجد گزار کا درجہ پاتا ہے:

۷۹۹۶۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ خشاب نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو عمرو بن ابو عمرو نے ان کو مطلب بن عبداللہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ حسن خلق کی برکت سے انسان کو روزہ دار اور شب بیدار کے درجے پر پہنچا دیتے ہیں۔

۷۹۹۷۔۔۔۔ (مکرر ہے) اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب اسکندرانی نے ان کو عمرو نے ان کو مطلب نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے:

بے شک مؤمن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور تہجد گذار کا درجہ پالیتا ہے۔

۷۹۹۸۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو سعید بن اعرابی نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو منصور بن سلمہ نے ان کو لیث بن سعد نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابوالنضر نے ان کو لیث بن سعد نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو الطیب سہل بن محمد نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو العباس نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ان کے والد نے اور شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی لیث بن سعد نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ہاد نے ان کو عمرو بن ابو عمر نے ان کو مطلب نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آدمی البتہ پالیتا ہے اپنے حسن خلق کی وجہ سے درجات رات کو تہجد گذاری کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے۔

یہ الفاظ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں۔ اور امام کی روایت میں ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک مؤمن البتہ پالیتا ہے درجہ قائم اللیل کا اور صائم النہار کا اپنے حسن خلق کی وجہ سے اور کہا ہے انہوں نے اس کی اسناد میں ابن الہاد سے اس نے عمرو بن ابی عمرو سے اس نے عبدالمطلب بن عبداللہ سے۔

۷۹۹۹۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری اور احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو داؤد بن مہران دباغ نے ان کو عبدالحمید بن سلیمان نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک بندہ البتہ پالیتا ہے اپنے حسن خلق کی وجہ سے درجہ روزے دار کا جو دن بھر روزہ رکھتا ہے اور عبادت گذار کا جو رات بھر عبادت کرتا ہے۔ اس کی اسناد میں عبدالحمید بن سلیمان متفرد ہے۔

۸۰۰۰۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویعقوب اسحاق بن جابر قطان نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک آدمی اپنے حسن خلق کی وجہ سے رات کو ہمیشہ قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے سحریوں کے وقت۔

(۷۹۹۷)۔۔۔۔ مکرر۔ إسناده ضعيف. أخرجه أبو داؤد (۴۷۹۸) وابن حبان في الإحسان (۴۸۰) من طريق عمرو بن أبي عمرو عن المطلب بن عبدالله عن عائشة مرفوعاً والمطلب بن عبدالله كثير الإرسال قال أبو حاتم في روايته عن عائشة مرسلة ولم يدركها

اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۰۰۱: ... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عمران موسیٰ بن ابراہیم حربی نے سن ستائیس میں ان کو خبر دی عبداللہ بن لہیعہ نے ان کو ابو عقیل نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمی داخل ہوں گے دونوں کی نماز ایک جیسی ہوگی دونوں کا روزہ ایک جیسا ہوگا۔ دونوں کا حج ایک جیسا ہوگا دونوں کا جہاد ایک جیسا ہوگا اور غیرہ کا کام کرنا ایک جیسا ہوگا مگر دونوں میں سے ایک دوسرے پر فضیلت پا جائے گا وجہ میں اپنے حسن خلق کی وجہ سے (وہ بڑی فضیلت) جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان کا فاصلہ ہے۔

۸۰۰۲: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اور ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو یعلیٰ بن مملک نے ان کو ام درداء نے وہ اس کو روایت کرتی ہیں حضرت ابو درداء سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص رفق اور نرمی کا حصہ عطا کیا گیا وہ خیر کا حصہ عطا کیا گیا اور جو شخص اپنے نرمی کے حصے سے محروم کر دیا گیا بس وہ بڑی خیر سے محروم ہو گیا۔

اور ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کے ترازو کے اعمال میں جو چیز سب سے زیادہ وزنی ہوگی وہ اس کا اچھا اخلاق ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے بیہودہ گوئی کرنے والے الفحش بکواس کرنے والے کو۔

حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں

۸۰۰۳: ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابو الولید طیالسی نے اور حفص بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی شعبہ نے" ح "انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو درداء نے ان کو ابن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو قاسم بن ابی بزہ نے ان کو عطا کیخارانی نے ام درداء سے اس نے ابو درداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

ترازو کے اعمال میں حسن خلق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔

۸۰۰۴: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ابو النضر اور شبابہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی شعبہ نے اس نے اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا ہے۔ نہیں ہوگی کوئی چیز زیادہ ثقیل میزان کے اندر حسن خلق سے۔

۸۰۰۵: ... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابی العوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو ابراہیم بن نافع نے ان کو حسن بن مسلم نے اپنے اصول عطاء بن نافع سے وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے تھے بی بی ام درداء کے پاس انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی کہ اس نے سنا تھا ابو درداء سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک سب سے زیادہ ثقیل ترین چیز میزان کے اندر قیامت کے دن حسن خلق ہوگا۔

۸۰۰۶: ... اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے ان کو معلی بن اسد عمی نے ان کو ابو بدر حمی نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں اے ابو ذر کیا میں تمہیں دو خصلتیں بتاؤں

(۸۰۰۲) إسناده ضعيف. أخرجه الترمذي (۲۰۱۳) والحميدي (۳۹۳) وروى بعضه أحمد (۶/۴۵۱) وفي إسناده يعلى بن مملك مقبول

(۸۰۰۳) إسناده صحيح. أخرجه أبو داؤد (۴۷۹۹) وأحمد في مسنده (۶/۴۴۲)

(۸۰۰۶) قال في المجمع (۸/۲۲): رواه أبو يعلى والطبراني في الأوسط ورجال أبي يعلى ثقات

بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی پھلکی ہیں اور ترازو میں سب سے زیادہ وزنی ہیں دیگر چیزوں سے۔ میں نے عرض کی جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لمبی خاموشی اور حسن خلق قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مخلوق اس جیسے کوئی عمل نہیں کرتی۔

دو چیزوں کی کثرت سے دخول جہنم:

۸۰۰۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مسعودی نے ان کو داؤد بن یزید اودی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس چیز کے بارے میں لوگ جس کے ساتھ کثرت سے جہنم میں داخل ہوں گے کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ دو سوراخ ہیں منہ اور شرم گاہ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے لوگ کثرت کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے؟ حضور نے فرمایا اللہ کا ڈر اور حسن خلق۔

۸۰۰۸:۔۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابو الطیب بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو حامد بن محمد بن عبد اللہ ہروی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبد اللہ بن مسلم نے ان کو مسلم بن خالد زنگی نے ان کو علاء بن عبد الرحمن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی شرافت و بزرگی اس کے دین کے اندر اور اس کے حسب کے اندر اس کا حسن خلق ہے۔

دو چیزوں میں حسد درست ہے:

۸۰۰۹:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم تمیمی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن سعید بوشنجی نے ان کو روح بن صلاح مصری نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح لخمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد کرنا دو آدمیوں کے بارے درست ہے ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ اس کے احکام کو قائم کرے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام سمجھے۔ اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ مال عطا کرے وہ اس کے ذریعے اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے اور رشتہ جوڑ کر رکھے۔ اور اللہ کی اطاعت کا عمل کرے اور مجھ سے عہد لیا کہ ہوں ان دونوں کی مثل۔ اور وہ شخص جس میں چار خصلتیں ہوں ان کو یہ بات کوئی نقصان نہیں دے گی کہ دنیا جس قدر بھی اس سے سمٹ جائے ایک حسن خلق دوسرے سوال نہ کرنا۔ تیسرے سچ گوئی کرنا چوتھے امانت کی حفاظت کرنا۔

نیک سیرت و نیک خصلت نبوت کا جزء ہے:

۸۰۱۰:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفا نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیری نے ان کو قابوس بن ابو ظبیان نے ان کو ان کے والد نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک نیک سیرت اور نیک خصلت اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

(۸۰۰۷)۔۔۔۔ إسناده ضعيف أخرجه أحمد (۲/ ۳۹۵) والحاكم (۱/ ۱۲۳) من طريق مسلم بن خالد عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة مرفوعاً.
قال الحكم: (هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه)
ورده الذهبي بقوله: (قلت بل مسلم ضعيف وما خرج له)
وأخرجه الحاكم (۱/ ۱۲۳) وفي إسناده عبد الله بن سعيد بن أبي سعيد المقبري: متروك.

(۸۰۰۹)۔۔۔۔ قال السيوطي في الجامع الصغير: رواه ابن عساكر عن ابن عمرو وقال حديث حسن

(۸۰۱۰)۔۔۔۔ إسناده ضعيف. أخرجه أبوداود (۴۷۷۶) وأحمد (۱/ ۲۹۶) والبخاري في الأدب (۴۹۱) وفي إسناده قابوس بن أبي ظبيان فيه لين

۸۰۱۱:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابواسامہ کلبی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو صنعانی محمد بن ثور نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن محمد بن سلمہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو صنعانی محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو علی بن حازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مہربانی کو پسند کرتا ہے اور اخلاقی بلندیوں اور اخلاقی پستیوں کو ناپسند کرتا ہے۔

۸۰۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اخلاقی بلندیوں کو اور اعلیٰ اخلاق کو۔ اور گھٹیا اور پست اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔ عبدالرزاق نے اس کی مخالفت کی ہے اور اس کو روایت کیا ہے معمر سے اس نے ابوحازم سے اس نے طلحہ بن کریز خزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کیا۔

حسن خلق، صبر اور سماحت:

۸۰۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن یوسف فقاکی نے ان کو ابوسعید عبید بن عبدالواحد کوفی نے ان کو ضرار بن صرد نے۔ ان کو عاصم بن حمید نے ان کو ابوحمزہ نے وہ ثمالی ہیں اس نے عبدالرحمٰن بن حبیب سے اس نے کمیل بن زیاد نخعی سے وہ کہتے ہیں کہا علی بن ابی طالب نے اے سبحان اللہ کس قدر دنیا سے بے رغبت ہیں بعض لوگ خیر میں۔ تعجب ہے اس آدمی کے لئے جس کے پاس اس کا مسلمان بھی کسی حاجت کے لئے آیا ہے اور وہ اپنے آپ کو خیر کے لئے اہل نہیں سمجھتا اگر ہوتا وہ نہ امید کرتا ثواب کی اور نہ ڈرتا عذاب سے تو بھی اس کے لئے مناسب تھا کہ وہ مکارم اخلاق میں جلدی کرتا۔ بے شک وہ راستہ دکھتا ہے کامیابی کی راہ کا۔ چنانچہ ایک آدمی آپ کی طرف اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میری والدہ اور والد آپ کے اوپر قربان اے امیر المؤمنین کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں اور بہر خیر۔ اور انہوں نے حدیث ذکر کی حاتم طائی کی بیٹی کی آمد کے بارے میں بھی اور اس کو ذکر کیا اور اس کے والد کے اخلاق کو ذکر کیا کہ اس نے کبھی کسی طالب حاجت کو یا سوالی کو خالی واپس نہیں کیا تھا۔ اور ہم نے اس کو اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اس کو بے شک اس کے والد مکارم اخلاق کو پسند کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی مکارم اخلاق کو پسند فرماتا ہے چنانچہ ابوبردہ بن نیار کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا واقعی اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کو پسند کرتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہیں داخل ہو گا جنت میں کوئی ایک بھی مگر حسن خلق کے ساتھ۔

۸۰۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حجاج بن دینار نے ان کو محمد بن ذکوان نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو عمرو بن عبسہ نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا صبر اور سماحت اور حسن خلق۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صبر سے آپ نے یہ مراد لیا ہے اللہ کی حرام کردہ چیزوں (محارم اللہ) سے رک جانا اور سماحت یہ ہے کہ جو چیز اللہ نے اس پر لازم کر دی ہے اس کو ادا کرنے میں فراخ دلی اور طیب خاطر سے کام لے۔ اور خلق حسن: نیک اخلاق ہیں اور ان پر عمل

(۸۰۱۱)...... اخرجہ الحاکم (۱/۴۸) والطبرانی فی الکبیر (۵۹۲۸) وابونعیم فی الحلیۃ (۳/۲۵۵) و (۸/۱۳۳) وقال السیوطی فی الجامع الصغیر: حدیث صحیح۔

کرتا۔ میں نے اس کو ایسی ہی پایا ہے درج شدہ۔ اور یہی تفسیر اس کے بعض راویوں سے بھی آئی ہے۔

۸۰۱۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو حجاج بن دینار نے ان کو محمد بن ذکوان نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عمرو بن عبسہ نے وہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پاکیزہ کلام کرنا اور کھانا کھلانا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اس شخص کا اسلام کہ مسلمان جس کے ہاتھ سے اور اس کی زبان سے سلامت رہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ ایمان کون سا افضل ہے آپ نے فرمایا حسن خلق۔

اسلام ہی حسن خلق ہے:

۸۰۱۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بیہقی نے ان کو خبر دی احمد بن محمد بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو حمید بن عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو کعب بن مالک نے کہ ایک آدمی نے بنی سلمہ میں سے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کے بارے میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق اس کے بعد اس آدمی نے دوبارہ سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے۔ حسن خلق حتیٰ کہ پانچ بار فرمایا۔

جنت میں گھر کی ضمانت:

۸۰۱۷:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عثمان دمشقی نے ان کو ابو کعب ایوب بن محمد سعدی نے ان کو حدیث بیان کی ہے سلیمان بن حبیب محاربی نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں جنت میں گھر دلانے کا ضامن ہوں اس شخص کے لئے جنت کے آ۔۔۔ میں جو ریاکاری اور دکھاوا ترک کر دے اگرچہ وہ حق پر ہو اور میں جنت کے وسط میں گھر دلانے کی ضمانت دیتا ہوں اس شخص کے لئے جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ مذاق میں ہی کیوں نہ ہو اور میں جنت کے اوپر کے حصے میں گھر دلانے کا ذمہ دار ہوں اس شخص کے لئے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

دو خصلتیں مؤمن میں جمع نہیں ہو سکتیں:

۸۰۱۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبید نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حیاد نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی مسلم بن ابراہیم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو عبداللہ بن غالب نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ کسی مؤمن میں نہیں ہوتیں۔ یا نہیں ہونی چاہئیں۔ بخل اور بداخلاقی۔ اور حافظ کی ایک روایت میں ہے کہ وہ دونوں مؤمن میں جمع نہیں ہوتیں۔

۸۰۱۹:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن

(۸۰۱۵)...... قال في المجمع (۱/۵۳): رواه أحمد وفي إسناده شهر بن حوشب وقد وثق على ضعف فيه

(۸۰۱۷)...... إسناده حسن. أخرجه أبو داؤد (۴۸۰۰)

(۸۰۱۸)...... إسناده حسن أخرجه الترمذي (۱۹۶۲)

(۸۰۱۹)...... حديث ضعيف. أخرجه أحمد (۳/۵۰۲) وأبو داؤد (۵۱۹۲) شطره الأول وراجع سلسلة الأحاديث الضعيفة للألباني (۷۹۳)

مبارک نے ان کو معمر نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو رافع بن مکیث کے بعض لڑکوں نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بداخلاقی نحوست و بدشگونی ہے اور حسن خلق بڑھوتری ہے اور صدقہ بری موت کو ہٹاتا ہے۔

۸۰۲۰:... اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد سقبانی نے ان کو ابوسعید طاوی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے عثمان سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

بدشگونی بداخلاقی ہے:

۸۰۲۱:... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن علی فقیہ نے ان کو ابواحمد محمد بن احمد بن قطر یف نے ان کو ابوعمران موسیٰ بن سہل جونی نے ان کو اسمٰعیل بن ابراہیم جارودی نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بدشگونی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بداخلاقی۔

۸۰۲۲:... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن محمد اہوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو اسمٰعیل بن ابراہیم جارودی نے ان کو عبیداللہ بن سفیان عمرانی نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے پھر اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا: کہا گیا یا رسول اللہ۔

ابن عبید نے اپنی اسناد میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے اور وہ سب سے کمتر ہے اور کیسے ہو سکتا ہے وہ ضعیف الاسناد ہے۔ اور تحقیق روایت کیا ہے ابوبکر عبداللہ غسانی نے حالانکہ وہ ضعیف ہے حبیب بن عبید رحبی سے اس نے سیدہ عائشہ سے بطور مرفوع روایت کے حضور نے فرمایا۔ بدشگونی بداخلاقی ہے۔

۸۰۲۳:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو ہاشم بن قاسم سمرقندی نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو میمون بن ابوشبیب نے ان کو معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو جہاں بھی ہو کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے اور زیادہ وصیت کیجئے فرمایا کہ برائی کے بعد نیکی ضرور کیجئے وہ اسے مٹا دے گی میں نے عرض کی اور زیادہ کیجئے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ اچھا اخلاق رکھئے۔

بدی کے پیچھے نیکی برائی کو مٹا دیتی ہے:

۸۰۲۴:... اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو عطیہ عنبری نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو لیث نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا بے شک معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی مجھے وصیت کیجئے یا رسول اللہ۔

۸۰۲۵:... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو حامد بن محمود نے ان کو اسحاق بن سلیمان نے ان کو ابوسنان نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو میمون بن ابی شبیب نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن روانہ کیا تو معاذ نے کہا۔

جب میں صفوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سوار ہوا تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں ان لوگوں کو نہیں دیکھتا مگر وہ آپ سے میرے

(۸۰۲۳) راجع حدیث: (۸۰۲۴)

(۸۰۲۵) أخرجه من حدیث أبي ذر مرفوعاً: الترمذي (۱۹۸۷) وأحمد (۱۵۳/۵ و ۱۵۸ و ۱۷۷) ومن حدیث معاذ: الترمذي (۱۹۸۷) وأحمد (۲۲۸/۵ و ۲۳۶) وحسنه الألباني في المشكاة (۵۰۸۳)

بارے میں پوچھیں گے لہٰذا مجھے وصیت کیجئے جو کہ جامع ہو۔

آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو تم جہاں کہیں بھی ہو اور بدی کے پیچھے نیکی ضرور کرنا جو کہ برائی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں میں گھل مل جاؤ اچھے اخلاق کے ساتھ۔

۸۰۲۶: ...... ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ نے "ح"۔

کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابوالعباس محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے "ح" وہ کہتے ہیں اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابی بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو میمون بن ابی شبیب نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اللہ سے ڈرو جہاں کہیں بھی تم ہو اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا اور جب تم گناہ کا عمل کرو اس کے ساتھ نیکی کا اضافہ بھی کرو وہ اس برائی کو مٹا دے گی۔

اور حافظ کی ایک روایت میں ہے کہ برائی کے پیچھے نیکی کرو کیونکہ وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اخلاق حسنہ کا سلوک کرو۔ اسی طرح انہوں نے کہا۔ ابوذر سے اور وہ دونوں مرسل ہیں اور سفیان زیادہ یاد رکھنے والا ہے سوائے اس کے کہ اس کے پاس شواہد ہیں حضرت معاذ سے۔

۸۰۲۷: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضیل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ہے حرملہ بن عمران تجیبی نے یہ کہ ابوشمیط سعید بن ابوسعید مہری نے حدیث بیان کی اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ معاذ بن جبل نے سفر کرنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرنا اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے اور زیادہ کیجئے فرمایا جب تم برائی کرو تو پھر نیکی بھی کرنا اس نے کہا یا رسول اللہ اور زیادہ کیجئے۔ فرمایا استقامت رکھنا اور چاہئے کہ آپ کے اخلاق اچھے رہیں۔

۸۰۲۸: ...... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوسعید یحییٰ بن یحییٰ سلیمان جعفی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے اس کو حدیث بیان کی حرملہ نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ چاہئے کہ تیرے اخلاق لوگوں کے ساتھ اچھے ہوں۔

شرافت، مروت، حسب اور تدبیر:

۸۰۲۹: ...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو اسحاق بن جابر قطان نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو مالک بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن سعید نے کہ معاذ بن جبل فرماتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جو آخری وصیت فرمائی تھی جب میں اپنا پیر رکاب میں ڈال چکا تھا۔ فرمایا اپنے اخلاق لوگوں کے لئے اچھے کرنا اے معاذ بن جبل!

۸۰۳۰: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان

(۸۰۲۷) ...... قال ابن حجر فی اللسان فی ترجمة سعید بن ابی سعید المهری (وهذا احد الأربعة التی ذکر ابن عبدالبر أنها لاتوجد لها أصل من بلاغات مالک)

(۱) ...... فی (ن) الزنجی بن خالد وهو خطأ والتصویب من البیهقی والحاکم واحمد

(۸۰۳۰) ...... أخرجه البیهقی (۱۳۶/۷) و (۱۹۵/۱۰) والحاکم (۱۹۳/۲) واحمد (۳۶۵/۲) کلهم من طریق مسلم بن خالد عن العلاء بن عبدالرحمن عن أبیه عن أبی هریرة مرفوعاً وفی إسناده مسلم بن خالد الزنجی قال الذهبی ضعیف

کو مسلم بن خالد نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مومن کی شرافت اس کا دین ہے۔ اور اس کی مروت اس کی عقل ہے۔ اور اس کا حسب اس کا خلق ہے۔

۸۰۳۱ ــــ ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ اخمیمی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کے دادا سے اس نے ابو ادریس خولانی سے اس نے حضرت ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں۔ اور رک جانے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں اور حسن خلق جیسا کوئی حسب نہیں۔

بہترین میراث، دوست، فائدہ اور رہبر:

۸۰۳۲ ــــ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عیسیٰ بن محمد مروزی نے ان کو حسن بن حماد عطار نے ان کو ابو حمزہ محمد بن میمون سکری نے ان کو خبر دی ابراہیم صائغ نے ان کو حماد نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توفیق بہترین فائدہ و رہبر ہے حسن خلق بہترین ساتھی ہے عقل بہترین دوست ہے۔ ادب بہترین میراث ہے۔ عجب اور خود پسندی سے بڑھ کر کوئی زیادہ شدید وحشت و نفرت کی چیز نہیں ہے۔

سب سے بڑی بیماری:

۸۰۳۳ ــــ ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد قطان نے مقام سادہ میں۔ ان کو ابوالعباس صرصری نے ان کو ابو عیسیٰ انباری نے ان کو ابوحاتم عسکری نے ان کو قاسم بن عبداللہ جری نے ان کو عبدالرزاق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معمر کثرت کے ساتھ مجھے یہ کلام دہرواتے تھے کہتے کہ مجھ پر اس کو پھر دہرا دائے عبدالرزاق۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے حدیث بیان کی معمر قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا احنف بن قیس سے کہ مجھے بتایئے مروت یا شفقت؟ انہوں نے فرمایا:
آپ اپنے اوپر وسیع اخلاق کو لازم کر لیجئے۔ اور فعل قبیح سے رک جانے کو اور یقین جانئے کہ وہ بیماری جس نے طبیبوں کو تھکا دیا ہے وہ وہ زبان ہے جو گندی ہو اور وہ فعل جو ردی ہو۔

۸۰۳۴ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابو عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں میں نے سامری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے تمیم بن حسان سے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا احنف بن قیس سے اے ابوبحر مجھے بتایئے ایسا امر جس کا انجام سب سے زیادہ اچھا ہو؟ انہوں نے اس سے کہا لوگوں کے ساتھ خلق حسن کے ساتھ سلوک کیجئے اور فعل قبیح سے رک جایئے۔ پھر اس سے کہا کہ کیا میں تجھے دلالت کروں سب سے بڑی بیماری پر؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا بغیر کسی منفعت کے برائی کمانا اور گندی زبان، گندے اخلاق۔

۸۰۳۵ ــــ ہمیں خبر دی احمد بن محمد صوفی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو بہلول بن اسحٰق بن بہلول نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن متوکل نے ان کو ہلال بن ابی ہلال قسملی نے ان کو انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا اخلاق ایمان کو خراب کر دیتا ہے جیسے صبر (ایلوا) کھانے کو خراب کر دیتا ہے۔ حضرت انس نے فرمایا: کہا جاتا تھا مومن اچھے اخلاق والا ہوتا ہے اور اس کے مفہوم میں روایت کیا گیا ہے دوسری اسناد ضعیف کے ساتھ۔

(۸۰۳۱) ــــ في إسناده إبراهيم بن إبراهيم بن هشام بن يحيى بن يحيى الغساني قال أبو حاتم: كذاب وقال ابن الجوزي قال أبو زرعة كذاب.
(ب) ــــ غير واضح بالأصل
(۸۰۳۵) ــــ في إسناده هلال بن أبي هلال القسملي قال ابن معين ضعيف ليس بشيء وقال البخاري مقارب الحديث وقال ... ثم ضعيف.

اچھے اخلاق گناہوں کو پگھلا دیتے ہیں:

۸۰۳۶:...... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن ابو معاذ نے اور ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے شیبان نے ان کو عیسیٰ بن میمون نے ان کو محمد بن کعب نے اور کہا ہے ابن عبدالعزیز نے کہ میں نے سنا محمد بن کعب قرظی سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حسن خلق گناہوں کو ایسے پگھلاتا ہے جیسے سورج برف کو۔

ابن عبدالعزیز نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ بے شک برے اخلاق عمل کو ایسے خراب کر دیتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو اس کی ساتھ عیسیٰ بن میمون منفرد ہے محمد بن کعب سے اور وہ ضعیف تھا اور دوسرے طریق سے ابو ہریرہ سے مروی ہے اور وہ طریق ضعیف ہے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو اسلم بن سہل محشل نے ان کو حسن بن سلمہ بن ابو کبشہ نے ان کو یعقوب بن اسحق حضرمی نے ان کو نضر بن محمد جرمی نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حسن خلق گناہ کو ایسے پگھلاتا ہے جیسے جیسے سورج برف کو اور بے شک بد خلق عمل کو ایسے خراب کرتا ہے جیسے صبر (ایلوا) شہد کو۔ نضر بن معبد ابو قحذم اس کے ساتھ منفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

حسن خلق مہار ہے اللہ کی رحمت سے صاحب اخلاق کے لئے:

۸۰۳۷:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر احمد بن سعید بن فرضخ اخمیمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حاتم عقبہ بن محمد بن حبیب بلخی زاہد نے ان کو ابن شمیلہ مروزی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو زبیر بن عبدالواحد حافظ اسد آبادی نے ان کو ابو سعید محمد بن قاسم بن حامد فریابی نے ان کو محمد بن حمدان نے ان کو ابن ابو شمیلہ نے ان کو فضل بن موسیٰ شیبانی نے ان کو سفیان بن سعید ثوری نے اس کو سعید بن ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو موسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق مہار ہے اللہ کی رحمت سے صاحب خلق کی ناک میں۔ اور وہ مہار ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے اور فرشتہ اس شخص کو خیر کی طرف کھینچتا ہے اور خیر اس کو جنت کی طرف کھینچتی ہے اور بد خلقی مہار ہے عذاب الٰہی سے بد خلقی والے کی ناک میں اور وہ مہار شیطان کے ہاتھ میں ہے اور شیطان اس کو کھینچتا ہے شر اور برائی کی طرف اور شر و برائی اس کو کھینچتی ہے جہنم کی طرف اور ابن یوسف کی ایک روایت میں ہے۔ من غضب اللہ، عذاب اللہ کی جگہ اور باقی برابر ہے اور روایت ابو یوسف عالی ہے۔ اور ہمارے شیخ کی روایت غیر عالی واقع ہوئی ہے۔

اور یہ روایت ایک اور دوسری ضعیف وجہ سے بھی مروی ہے فضل بن موسیٰ سے۔ جیسے ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد صالح بن محمد بن داؤد ترمذی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی ترمذی نے ان کو خبر دی ابو شعیب صالح بن کامل نے ان کو محمد بن عبدہ نے ان کو فضل بن موسیٰ نے اس نے ذکر کیا ہے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم میں۔ مگر دونوں اسناد میں ضعیف ہیں اور اس کو روایت کیا ہے ایک شیخ نے اہل نیساپور سے کہا جاتا ہے اس سے محمد بن محمد بن حامد بن محمد بن ابراہیم ابو بکر حیری نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان ثوری نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل وہ اس میں جو مجھے خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی ہے ابو سعید بن ابی بکر بن ابی عثمان نے ان کو محمد بن حامد نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے اس شیخ سے اور اس روایت کی اس طریق سے کوئی اصل نہیں ہے۔

۸۰۳۸:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عبدان جوالیقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عبداللہ بن

یزید بجلی نے ان کو ابوغسان مسمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا داؤد بن فراہیج سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں اللہ کی قسم نہیں خوبصورت کیا اللہ نے کسی آدمی کے خلق کو اور اس کی صورت کو پھر کھائے اس کو آگ (یعنی اس کو آگ نہیں جلائے گی۔)

اور اس کو روایت کیا سوار بن عمرو نے بھی ابوغسان محمد بن مطرف سے۔

۸۰۳۹:... ہمیں خبر دی امام ابواسحق اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی جوسقانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو قاسم بن عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابن آدم کی سعادت میں سے ہے حسن خلق اور اس کی شقاوت بدبختی میں سے بد خلقی۔

۸۰۴۰:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد نے بطور املاء کے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن کامل نے ان کو ابوعبدالرحمن بن بندار مکی نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو مسعر نے ان کو شبابہ بن حجاج نے ان کو معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایمان باللہ کے بعد کسی آدمی کو کسی خیر کا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سوائے نیک اخلاق کے اور نہیں فائدہ دیا کسی آدمی کو کفر باللہ کے بعد کسی شر کا اس عورت سے جو تیز زبان ہو بداخلاق ہو۔

تین آدمیوں کی دعا مقبول نہیں:

۸۰۴۱:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن ہیثم مقری نے بغداد میں ان کو معاذ بن مثنیٰ عنبری نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے شعبہ سے اس نے فراس سے اس نے شعبی سے اس نے ابوبردہ بن ابوموسیٰ سے اس نے ابی موسیٰ سے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جو اللہ سے دعا کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول نہیں کرتا ایک وہ آدمی جس پر قرض ہے مگر وہ اس کی شہادت نہیں دیتا اقرار نہیں کرتا۔ دوسرا وہ آدمی جو کم عقل کو اس کا مال دیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ولا تؤتوا السفہاء اموالکم. اور تم اپنے مال بے عقلوں کو نہ دو۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کے پاس بداخلاق عورت ہو اور اس کو طلاق نہیں دیتا۔

۸۰۴۲:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو عبدالمنعم بن ادریس نے ان کو عبدالصمد بن معقل نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب۔ آپ نے چار سو سال تک فرعون کو مہلت دے رکھی حالانکہ وہ یہ کہتا تھا کہ میں سب سے بڑا رب ہوں اور تیری آیات کی تکذیب کرتا تھا اور تیرے رسولوں کا انکار کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ فرعون کے اخلاق اچھے تھے سہل الحجاب تھا مگر اس کو لوگ آسانی سے مل سکتے تھے لہٰذا میں نے پسند کیا کہ میں اس کو اس بات کا بدلہ دے دوں۔

۸۰۴۳:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن محمد سے وہ کہتے تھے میں نے سنا محمد بن نعیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن شعیب اسدی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو وہب نے ان کو ہشام نے حسن سے فرمایا کہ جس شخص کے اخلاق برے ہوں وہ اپنے آپ کو عذاب دیتا ہے۔

۸۰۴۴:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن مکرم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم: ... ناشر

(۸۰۳۹) (۱) فی الاصل ومن شقوته حسن الخلق والتصویب من الجامع الصغیر للسیوطی و من (ن) قال السیوطی فی الجامع الصغیر: حدیث ضعیف.

سے وہ کہتے ہیں کہ کہا فضیل نے تم مت میل جول رکھو سوائے اچھے اخلاق والوں کے بے شک وہ خیر ہی لاتا ہے۔ اور مت میل جول کرو بد اخلاق کے ساتھ کیونکہ وہ شر اور برائی ہی لاتا ہے۔

فصل:...... جو مسلمان بھی ملے اس کے ساتھ خوبصورت اور چمکتے چہرے کے ساتھ ملنا یعنی ہنستے مسکراتے ہوئے پیش آنا

۸۰۳۵:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو حامد بن شرقی نے ان کو ابو الازہر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو بیان نے اور اسماعیل بن ابی خالد نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو بیان بن بشر نے ان کو قیس بن ابی حازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی رسول اللہ کو دیکھا کہ وہ مجھے مل کر جانے لگے ہوں یا سامنے آ کر انہوں نے مجھے دیکھا ہو ہمیشہ ہنستے مسکراتے دیکھا ہے۔

ہاشمی کی روایت میں ہے مگر میرے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے۔

۸۰۳۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو بکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن ادریس نے ان کو اسماعیل نے ان کو قیس نے جریر سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مل کر جدا ہوئے ہوں یا سامنے آئے ہوں جب سے میں مسلمان ہوا ہوں آپ ہمیشہ میرے سامنے مسکرا دیے۔ البتہ میں نے آپ کی خدمت میں دعا فرمائی۔ اے اللہ اس کو جمادے اور اس کو رہنما بنا اور ہدایت یافتہ بنا۔ دونوں نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث بیان سے۔

۸۰۳۷:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو الاسود نے نضر بن عبدالجبار سے ان کو ابن لہیعہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن عمر ضبی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو عبداللہ بن حارث بن جزء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مسکرانے والا کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا۔ اور ابو الاسود کی ایک روایت میں ہے ابن جزء سے اور باقی برابر ہے۔

مسلمان بھائی کے ساتھ مسکرا کر گفتگو کرنا:

۸۰۳۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو الحسین بن بشران نے اور ابو زکریا یحییٰ بن ابراہیم نے لوگوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو بکر احمد بن سلمان بن حسن فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو ابو عامر خزاز صالح بن رستم نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابو ذر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر اچھائی کے کسی بھی کام کو حقیر اور معمولی نہ سمجھنا

(۸۰۳۵)　أخرجه البخاری (۳۸۲۲) ومسلم فی فضائل الصحابة (۱۳۴) والترمذی (۳۸۲۰) و (۳۸۲۱)

(۸۰۳۶)　أخرجه مسلم فی فضائل الصحابة (۱۳۵)

(۸۰۳۷)　أخرجه الترمذی (۳۶۴۱) وأحمد (۴/۱۹۰ و ۱۹۱) ومن طریق ابن لهیعة عن عبدالله بن المغیرة عن عبدالله بن المغیرة عن عبدالله بن الحارث بن جزء. وفی إسناده ابن لهیعة ضعیف.

اگرچہ تم اپنے بھائی سے مسکرا کر بھی ملو۔ اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے بوجہ طلق۔ چمکتے چہرے کے ساتھ۔

ابوزکریا نے علاوہ ابن بشران نے اپنی روایتوں میں اضافہ کیا ہے اگرچہ اپنے پانی کے ڈول سے پانی مانگنے والے کے برتن میں پانی انڈیلنا ہی کیوں نہ ہو۔ اور تم جب سالن پکاؤ تو اس کا شوربہ قدرے زیادہ بناؤ چنانچہ پڑوسی کے لئے بھی اس میں کچھ حصہ رہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو غسان سے اس نے عثمان بن عمر سے مختصر اصرف اس قدر تک بوجہ طلق۔

۸۰۴۹ ..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عفان نے ان کو ابوتمیمہ ہجیمی نے ان کو ابوجری جابر بن سلیم نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معروف اور نیکی کے کاموں میں سے کسی چیز کو حقیر مت سمجھ اگرچہ تم مسلمان بھائی سے مسکرا کر بھی بات کرو یہ بھی ایک نیکی کا کام ہے۔

کسی بھی نیکی کو معمولی اور حقیر نہیں سمجھنا چاہئے:

۸۰۵۰ ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن راشد قزاز نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابوسلمہ اور سہل بن بکار نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے عبد السلام صاحب سعام نے۔ ان کو حدیث بیان کی ہے عبیدہ ہجیمی نے ان کو ابوجری ہجیمی نے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اپنی سواری پر اس کو میں نے مسجد کے دروازے پر باندھا یا اور اندر داخل ہو گیا ایک حضور نے اپنی دو چادریں لپیٹ رکھی تھیں میں نے کہا علیک السلام حضور نے فرمایا علیک السلام مردوں کا سلام ہے میں نے کہا ہم دیہاتی لوگ ہیں ہمارے اندر جہالت ہے ہم اسی لئے آئے ہیں کہ آپ ہمیں اس چیز کی تعلیم دیں جو اللہ نے آپ کو تعلیم دی ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی نیکی کو حقیر اور معمولی نہ سمجھنا اگرچہ آپ اپنے ڈول میں سے پانی پینے والے کے برتن میں ڈال دیں اور اگرچہ آپ اپنے بھائی کو اپنے فراخ اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ملیں۔

میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کسی چیز کو گالی نہ دینا۔ ابوجری کہتے ہیں قسم ہے جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے میں نے اس کے بعد کسی چیز کو گالی نہیں دی نہ اونٹ کو نہ ہی کسی غلام کو۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو تہبند لٹکانے سے بے شک یہ تکبر میں سے ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔

اور مجھے حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی تھا پہلی امتوں میں سے اس پر دو چادریں تھیں وہ ان میں اکڑ رہا تھا غرور کر رہا تھا یہاں تک اس نے اپنے سائے کی طرف دیکھا تو اس کو اپنا سراپا بہت اچھا لگا چنانچہ اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک نیچے اترتا جائے گا۔

۸۰۵۱ ..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو حجاج نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو ابومیمونہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں جب آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں لہٰذا آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیں گے جو بھی چیز اللہ نے پیدا کی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے کہ اگر

(۸۰۴۸) رواہ مختصر أمسلم (۲۶۲۶) وأحمد (۱۷۳/۵)

(۸۰۴۹) رواہ مسلم فی اللباس (۲۰ و ۵۰) والترمذی (۱۹۷۱) وأحمد (۱۵۹/۲ و ۲۳۰) ونحوہ رواہ البخاری (۳۴۸۵، ۵۷۹۰)

والنسائی (۲۰۶/۸) وأحمد (۶۶/۲ و ۲۲۲ و ۳۹۰ و ۴۵۶) و (۲۰/۳)

(۸۰۵۱) قال فی المجمع (۱۹/۵) رواہ أحمد ورجالہ رجال الصحیح خلا أبی میمونہ وھو ثقہ

میں اس کو کروں تو اس کے ذریعہ جنت میں چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا سلام کو عام کرو۔ اور کلام پاکیزہ کرو۔ اور رشتوں کو جوڑ کر رکھو۔ اور رات کو نماز پڑھو لوگ جب سو رہے ہوں اس کے بعد جنت میں سلامتی کے ساتھ جاؤ۔

سلام و مصافحہ کرنے والے کے لیے سو رحمتیں:

۸۰۵۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن اسحاق بن خراسانی نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو ابو حفص عمر بن عامر تمام نے ان کو عبیداللہ بن حسن قاضی نے ان کو جریری نے ان کو ابو عثمان مہدی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب دو مسلمان باہم ملاقات کرتے ہیں اور ہر ایک دونوں میں سے دوسرے پر سلام کرتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے زیادہ اچھے اور خوش چہرے کے ساتھ ملتا ہے۔

ان دونوں کے درمیان ایک سو رحمت نازل ہوئی ہے پہل کرنے والے کو نوے اور مصافحہ کرنے والے کو دس ملتی ہیں۔ یہ ابو زکریا کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

۸۰۵۳:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے عبدالوہاب بن عطاء سے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک صدقہ میں سے ہے کہ آپ لوگوں پر سلام کریں اور آپ کا چہرہ چمک رہا ہو۔

اور روایت ہے عبدالوہاب سے اس کو خبر دی سعید نے ان کو عبیداللہ بن رزیق نے ان کو حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ میں سے ہے کہ تو لوگوں پر سلام کرے اور تو چمکتے چہرے والا ہو۔ اسی طرح یہ مرسل آئی ہے۔

۸۰۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابو عباس بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

اور ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو سلیمان بن احمد طبرانی نے ان کو معاذ بن مثنی نے اور محمد بن محمد تمار نے دونوں نے کہا ان کو ابن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو ابو عباد نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم لوگ اپنے مالوں کے ساتھ لوگوں کے لئے گنجائش نہیں رکھتے ہو (یعنی سب کی سب ضرورتیں پوری نہیں کر سکتے ہو) لیکن تمہاری فراخی چہرہ اور حسن خلق ان کے لئے پورا ہو سکتا ہے۔ (یعنی یہ چیز سب کو پوری ہو سکتی ہے ظاہر ہے انسان سب کو مال تو نہیں دے سکتا لیکن اخلاق سب کو دے سکتا ہے۔

متفرد ہے ان کے ساتھ ابو عباد عبداللہ بن سعید اپنے والد سے اور روایت کی گئی ہے عبداللہ بن ادریس ازدی سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے ایک ضعیف طریق ہشام بن عروہ اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بطور مرفوع روایت مروی ہے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن

(۸۰۵۲)..... قال السيوطي في الجامع الصغير: (رواه الحكيم وابو الحكيم وابو الشيخ عن عمر وهو حديث حسن)

(۸۰۵۳)..... إسناده ضعيف. فهو من مراسيل الحسن

(۸۰۵۴)..... إسناده ضعيف. أخرجه البزار (۱۹۷۷) و (۱۹۷۸) في كشف الأستار وأبونعيم في الحلية (۱۰/ ۲۵) والحاكم (۱/ ۱۲۴)

وفي إسناده عبدالله بن سعيد المقبري ضعيف.

صفار نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن یحییٰ بن عمرو عسکری عدل نے اصفہان میں اور اس کا لقب سمعان ہے ان کو اسحاق بن محمد بن اسحاق عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے ساتھ ایمان کے بعد عقل کی سردار چیز محبت کرنا ہے لوگوں کے ساتھ اور اہل محبت دنیا وی میں ان کے لئے جنت میں ایک درجہ ہے اور جس شخص کا جنت میں درجہ ہو وہ جنت میں ہوگا اور نصف علم اچھے طریقے سے سوال کرنا ہے۔ اور معیشت میں میانہ روی آدمی زندگی ہے آدھے خرچ سے کفایت کرتی ہے۔ پرہیزگاری آدمی کی دو رکعتیں گناہ گار کی ہزار رکعت سے افضل ہیں۔ اور مسلمان کا دین بھی مکمل نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی عقل مکمل ہو جائے۔ اور دعا علم کو اور قضا کو واپس لوٹا دیتی ہے۔

چھپ کر دیا ہوا صدقہ رب کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔ اور ظاہر دیا ہوا صدقہ، بری موت سے بچاتا ہے لوگوں کے ساتھ کئے ہوئے نیکی کے کام صاحب عمل کو بری موتوں سے آفات سے اور مصائب سے بچاتے ہیں۔ اور دنیا میں اہل نیکی آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے۔ اچھائیاں لوگوں کے مابین ختم ہو جاتی ہیں اور اللہ کے اور کرنے والے کے مابین ختم نہیں ہوتیں۔

یہ اسناد ضعیف ہے اور اس میں حمل عکسری اور عمی پر ہے۔

تین عمدہ اوصاف:

۸۰۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابومنصور احمد بن محمد بن عبداللہ حیری صوفی نیساپوری نزیل بغداد نے ان کو عبداللہ بن احمد بن عامر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن موسیٰ رضا نے ان کو موسیٰ بن جعفر مرتضیٰ نے ان کو ابو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد علی بن حسین نے اپنے والد سے انہوں نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دین کے بعد عقل کی سردار لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے اور خیر کا عمل کرنا ہر نیک اور بد کے ساتھ۔

اور ہم سے روایت کی ہے لوگوں کی طرف دوستی کرنے میں۔ علی بن یزید سے اس نے ابن مسیب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔ اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابوالجویریہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۰۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو بھی عبداللہ بن بکر نے ان کو حدیث بیان کی ہے بشر ابوالنصر نے یہ کہ عبدالملک بن مروان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کے پاس عمرو بن العاص موجود تھے عبدالملک نے سلام کیا اور بیٹھ گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جوان کی مروت کس قدر کامل ہے۔ عمرو بن العاص نے کہا۔ اے امیر المومنین اس نے چار اوصاف کو حاصل کیا ہے اور تین اوصاف کو چھوڑ دیا ہے جو اوصاف اس نے اخذ کی ہیں وہ یہ ہیں جب ملتا ہے تو مسکرا کر ملتا ہے۔ جب بات کرتا ہے تو اچھی بات کرتا ہے۔ اور جب کوئی بات کرے یہ سنے تو احسن طریقے سے سنتا ہے۔ اور جب اس کی مخالفت کی جائے تو آسان مشقت والی صورت اختیار کرتا ہے۔ اور تین چیزیں جو ترک کر دی ہیں وہ یہ ہیں اس نے مذاق کرنا چھوڑ دیا ہے اس آدمی کے ساتھ جس کے عقل اور دین پر وہ یقین نہیں کرتا۔ اور اس نے کمینہ خصلت رذیل لوگوں کی مخالفت کرنا ترک کر دی ہے۔ اور اس نے ایسی کلام کرنا بھی چھوڑ دیا ہے جس سے کسی وقت بھی معذرت کرنا پڑے۔

۸۰۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبدالعزیز واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں اہل جنت کی علامات پانچ ہیں: خوبصورت چہرہ، مہربان دل، نرم زبان۔ محارم سے اجتناب کرنا میرا خیال ہے انہوں نے یہ بھی کہا تھا اور حسن خلق۔ اور اہل جہنم کی علامات بھی پانچ ہیں: بداخلاقی، سنگدلی، گناہوں کا ارتکاب کرنا

غلیظ و گندی زبان ، ترش رو چہرہ۔

ہم نے سنا ابونصر بن قتادہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوحامد احمد بن علی بن حسن مقری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن عیسیٰ شیبانی سے وہ کہتے ہیں۔ سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ اور فضیل بن عیاض اور عبداللہ بن مبارک جمع ہوئے اور بعض نے بعض سے کہا کیا اس حدیث نبی کا معنی اور مفہوم یہ نہیں ہے ۔۔۔ بے شک حسن خلق روزہ دار اور شب بیدار کے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر وہ لوگ تین چیزوں پر متفق ہوئے چہرے کی مسکراہٹ، تکلیف پہنچانے سے رک جانا اور نیکی کو عام کرنا۔

۸۰۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں حدیث نبی میں حسن خلق کے بارے میں فرمایا کہ حسن خلق کشادہ روئی اور غصے سے ایک طرف ہو جانے کا نام ہے۔

۸۰۶۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن احمد بن مروزیہ فارسی نے ان کو خبر دی حامد بن مبارک نے ان کو اسحٰق بن یسار نصیبی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں البتہ مجھے پسند آتا ہے قراء میں سے ہر چمکتے چہرے والا خوش رو یعنی مسکراتے چہرے والا بہر حال جس کو تم ملو ترش روئی کے ساتھ اور وہ آپ کو ملے ترش روئی کے ساتھ جیسے کہ وہ آپ کے اوپر احسان کرتا ہے اپنے عمل کے ساتھ پس نہ زیادہ کرے اللہ قراء میں اس جیسوں کو۔

فصل:...... درگذر کرنا، معاف کرنا، مکافات اور بدلہ کو ترک کرنا

۸۰۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر ابن شہاب سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے سیدہ عائشہ ام المؤمنین سے اس نے کہا حضور جب بھی دو امروں کے درمیان اختیار دیے گئے تو آپ نے دونوں میں سے آسان تر عمل کو پسند کیا جب کہ اس میں گناہ نہ ہو اور اگر وہ کام گناہ تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ بعید ہوگئے اس سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے کوئی انتقام اور بدلہ نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت ریزی کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا خود انتقام لے لیتے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

۸۰۶۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مہاجر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے ہاتھ سے نہ کسی خادم کو مارا تھا نہ ہی کسی عورت کو اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو مارا تھا۔ ہاں مگر یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے تھے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہشام بن عروہ کی حدیث سے

(۸۰۶۷)...... اخرجه البخاری (۳۵۶۰) و (۶۱۲۶) ومسلم فی الفضائل (۷۷) و (۷۸) وابوداود (۴۷۸۵) ومالک فی حسن الخلق (۲) واحمد (۱۱۶/۶ و ۱۸۲ و ۲۶۲) ورواه مختصراً احمد (۱۶۲/۶ و ۱۸۹ و ۲۰۹)

ورواه البخاری (۶۷۸۶) واحمد (۲۲۳/۶) بلفظ:

ماخير النبی صلی الله عليه وسلم بين امرين الا اختار ايسرهما ما لم يأثم فاذا كان الاثم كان ابعدهما منه والله ما انتقم لنفسه فی شیء يؤتی اليه قط حتی تنتهک حرمات الله فينتقم لله

(۸۰۶۸)...... رواه مسلم (۲۳۲۸) وابوداؤد (۴۷۸۶) وابن ماجه (۱۹۸۴) والدارمی (۱۴۳/۲) واحمد (۳۲/۶ و ۲۰۶ و ۲۲۹ و ۲۳۲ و ۲۸۱) مطولاً ومختصراً

اس نے اپنے والد سے۔

۸۰۶۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو سعید بن منصور نے۔ ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی علی بن حمشاذ نے اور محمد بن ایوب نے ان کو ابوالربیع نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے مجھے کبھی آپ نے اف تک نہیں کہا اور نہ ہی کسی ایسی چیز پر کچھ کہا جو خادم کر لیتا ہے کہ تم نے ایسا کیوں کیا یا تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سعید سے اور ابوالربیع سے۔

۸۰۷۰:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے عمر بن احمد عبدوی حافظ نے ان کو خبر دی ابوسعید اسماعیل بن احمد تاجر نے ان کو احمد بن علی مثنی نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے عمرو بن ثابت سے اس نے ثمامہ بن عبداللہ سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے مجھے کسی ایسی حاجت میں آپ نے کبھی نہیں بھیجا کہ وہ کام نہ ہو سکا ہو اور مجھے آپ نے کہا ہو کاش کہ اگر یہ کام ہو جاتا تو یہ فائدہ ہوتا نہیں ہوتو یہ نقصان ہوا۔ اگر یہ مقدر ہوتا تو یہ فائدہ ہوتا۔ (یہ بھی نہیں کہا)۔

تین چیزیں حق ہیں:

۸۰۷۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو علی بن حجر نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صدقہ کسی مال کو کم نہیں کرتا اور نہیں زیادہ کرتا اللہ عفو و درگذر سے مگر اس کے بدلے میں اور عطا کرتا ہے اور نہیں عاجزی کرتا کوئی شخص اللہ کے لیے مگر اللہ اس کو بلند کر دیتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں علی بن حجر سے۔

۸۰۷۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو تربادانی عبداللہ بن محمد نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر برس پڑے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے جب اس نے کچھ زیادہ ہی بک بک کی تو ابوبکر صدیق نے بھی مقابلے میں کچھ کہنا شروع کیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے مگر ابوبکر صدیق نے حضور سے کہا یا رسول اللہ اس نے مجھ پر زیادتی کی ہے اور آپ خاموش ہیں اور میں نے جب بدلے میں اسے کچھ کہا ہے آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر جب تک تم خاموش تھے فرشتہ تیری طرف سے اس کو جواب دے رہا تھا جب تم نے خود اس سے بدلہ لینا شروع کیا ہے تو فرشتہ اوپر کو اٹھ گیا ہے اور شیطان حاضر ہو گیا ہے اب میں شیطان کے ساتھ نہیں ہم نشینی کر سکتا۔ اے ابوبکر تین چیزیں ہیں میں جانتا ہوں کہ وہ حق ہیں۔ جب کوئی شخص کسی ظلم و زیادتی کو معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت اور زیادہ کر دیتا ہے جو شخص اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے جس کے ذریعے وہ کثرت اور زیادتی کا طالب بنتا ہے تو اللہ اس کے ذریعے اس کے فقر و محتاجی کو بڑھا دیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے اوپر صدقہ کرنے کا دروازہ کھول لیتا ہے جس سے وہ اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اور زیادہ عطا کرتا ہے۔

اس کو روایت کیا ہے لیث نے سعید مقبری سے بشر بن محرز سے اس نے سعید بن مسیب سے کہ ایک آدمی نے ابوبکر صدیق کو گالی دی وہ سن کر خاموش ہو گئے اس کے بعد انہوں نے اس سے بدلہ لے لیا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم محفل سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بخاری نے کہا یہ روایت زیادہ صحیح ہے اور وہ مرسل ہے۔

۸۰۷۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان

والا محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو حجری جابر بن سلیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طویل ایک حدیث میں ہے جس کو اس نے ذکر کیا ہے کہا کہ اگر تجھے کوئی آدمی گالی دے اور تجھے عیب لگائے جس کو وہ تیرے اندر جانتا ہو تو تم اس کو عیب نہ لگاؤ کسی ایسی بات کے ساتھ جس کو تم اس میں جانتے ہو لہٰذا اس عیب لگانے کا وبال اسی پر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار:

۸۰۷۴:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل صفار نے اور ابو الحسن احمد بن یحییٰ بن احمد بن شاذان نے دونوں نے کہا کہ احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو ابو اسحق نے ابو الاحوص سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر پھٹے پرانے کپڑے دیکھے تو پوچھا کہ کیا تیرے پاس کچھ مال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے نفس پر انعام کر جیسے اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ۔ ایک آدمی میرے پاس مہمان بنا تو میں نے اس کی مہمان نوازی کی تکریم جب اس کے پاس گیا تو اس نے مہمان نوازی نہیں کی کیا میں اب اس کو کھلاؤں؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں تم اس کو کھلاؤ۔

۸۰۷۵:... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحق نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ جب کہ میرے کپڑے گھٹیا تھے۔ "حضور نے پوچھا کہ کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ نے پوچھا کہ کون سا مال ہے؟ میں نے کہا ہر طرح کا مال ہے اونٹ ہیں گھوڑے ہیں بکریاں ہیں غلام ہیں۔ آپ نے فرمایا جب اللہ نے تجھے مال عطا کیا ہے تو اس کا اثر تیرے اوپر بھی نظر آنا چاہئے اس کے بعد فرمایا۔ کیا تیرے گھر کے اونٹ اونٹنی تندرست بچے دیتے ہیں جس کے کان صحیح سالم ہوتے ہیں اس کے بعد تم استرا اٹھاتا ہے اور جا کر اس کے کان کو چیر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ جانور بحیرہ ہے یا کہا کہ تو ان کے چمڑوں کو چیر دیتا ہے۔ پھر تو آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ صرم ہے اور اسے اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے اس نے کہا جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ جو اللہ نے تجھے دیا ہے وہ حلال ہے (یعنی تم اس کو خود اپنے لئے حرام نہ کرو۔)

اور اللہ کا ساعد وبازو تیرے ساعد وبازو سے زیادہ سخت ہے اور اللہ کا استرا تیرے استرے سے زیادہ تیز ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں کسی آدمی کے پاس جاتا ہوں تو وہ پھر اکرام نہیں کرتا مجھے کھانا بھی نہیں کھلاتا اس کے بعد وہ کبھی ہمارے پاس مہمان بنتا ہے تو کیا میں اس کے ساتھ وہی بدلہ کروں جو اس نے میرے ساتھ کیا تھا۔ میں اس کو کھلاؤں؟ فرمایا کہ بلکہ تم اس کو کھانا کھلاؤ۔

اپنے بھائیوں کے ساتھ درگذر کا معاملہ کرنا:

۸۰۷۶:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابو العباس عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو اسحق بن ابراہیم فروی نے ان کو مالک بن انس نے سمی کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی کسی لغزش اور غلطی سے درگذر کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے درگذر کرے گا۔

ابو العباس نے کہا اسحاق یہ حدیث بیان کرتے تھے مالک سے وہ سمی سے اس نے ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی اپنی اصل کتاب سے سہیل سے۔

۸۰۷۷:... ہمیں حدیث بیان کی امام ابو الخطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے اس نے ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل شاشی فقیہ نے ان کو یحییٰ بن

(۸۰۷۵) (۱) فی ن: زوائد

محمد ہاشمی نے ان کو ابراہیم بن ایوب مخزمی نے ان کو سعید بن جرمی نے ان کو یعقوب بن محمد خالد سفیان بن عیینہ نے ان کو ابو اسحٰق نے حارث سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے بتلاؤں دنیا اور آخرت کا سب سے بہترین اخلاق وہ یہ ہے کہ تم اس کو معاف کرو جو تم پر ظلم کرے اور تم اس سے ملاؤ جو تم سے کاٹے اور تم اس کو دو جو تمہیں نہ دے۔

۸۰۷۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حماد بن اسامہ نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ایوب بن میسرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی مزاج پرسی کرو جو تمہاری مزاج پرسی نہ کرے اور تم اس کو ہدیہ دو جو تمہیں ہدیہ نہ دے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ایوب بن میسرہ مدنی ہے۔ احمد نے کہا کہ حدیث مرسل ہے جید ہے اس میں تاکید ہے اس کے لئے جو ہم نے ابھی تک وضاحت لکھی ہے حسن خلق کے بارے میں شروع باب سے۔

۸۰۷۹:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبداللہ ابو صالح نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو اسید بن عبدالرحمٰن خشعمی نے۔ ان کو عروہ بن مجاہد لخمی نے عقبہ بن عامر جہنی سے۔ وہ کہتے ہیں میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ بن عامر آپ اس سے تعلق جوڑیے جو آپ سے تعلق کاٹے اور اس کو آپ دیجئے جو آپ کو نہ دے اور اس کو معاف کیجئے جو آپ کے اوپر ظلم کرے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا اے عقبہ بن عامر۔ اپنی زبان کو روک رکھئے اور اپنے گناہ پر رو دیجئے اور اپنے گھر میں رہئے۔ کہتے ہیں کہ عروہ بن مجاہد فرماتے تھے جب میں یہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ تو امر واقعہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنی زبان کے مالک نہیں ہیں (یعنی ان کی زبان ان کے کنٹرول میں نہیں ہے) اور اپنی خطا پر نہیں روتے اور گھر میں نہیں ٹکتے۔

عامر بن علی نے اس کا متابع بیان کیا ہے اسماعیل سے حدیث اول میں۔

دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہترین اخلاق:

۸۰۸۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حسین بن محمد بن محمد بن فنجویہ دینوری نے ان کو عمر بن خطاب عنبری نے ان کو عبداللہ بن فضل بن واجرہ نے ان کو محمد بن ابی بکر مقدمی نے ان کو دلال بنت ابو اعدل نے صہباء سے اس نے عائشہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں دنیا و آخرت کے لحاظ سے عمدہ اخلاق کے بارے میں یہ کہ تو جوڑ پیدا کر اس آدمی سے جو تجھ سے تعلق قطع کرے اور تو اس کو دے جو تجھے محروم رکھے اور معاف کر تو اس کو جو تم پر ظلم کرے۔

۸۰۸۱:...... اور ہمیں خبر دی ابو حسن علی بن حسن بن فہر مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو الحسن علی بن عمر حافظ نے بطور املاء کے ان کو احمد بن اسحاق بن بہلول نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن یونس بن حباب نے ان کو یونس بن حباب نے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین اخلاق کے بارے میں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا آپ اس کے ساتھ جوڑیے جو آپ سے کاٹے اور اس کو دیجئے جو تجھے محروم کرے اور اس سے درگذر کیجئے جو تجھ پر ظلم کرے۔

(۸۰۷۷)...... (۱) فی ن (ایوب المخرمی)

اخرجہ المصنف فی السنن (۱۰/۲۳۵) من طریق ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب المخرمی بہ۔

(۸۰۷۹)...... (۱) فی ن (الحنفی) (۲)...... فی ن (الحمی)

(۸۰۸۰)...... (۳) فی ن (داجۃ)

۸۰۸۱ (مکرر ہے) میں نے سنا ابو عبدالرحمن سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو عمرو بن مطر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن موسیٰ حلوانی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسحاق بن منصور سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں احمد بن حنبل سے کہا گیا حسن خلق کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے۔

اپنی عزت صدقہ کرنا اور بخشنا

۸۰۸۲ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو خبر دی ابوالنضر نے ان کو محمد بن عبداللہ عمی نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور کثرت کے ساتھ یہ کہتے تھے کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ ابو ضمضم کی مثل ہو لوگوں نے کہا کہ ابو ضمضم کیا شئی ہے؟ یا رسول اللہ کہا ابو ضمضم پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جب وہ صبح کرتا تو کہتا تھا اے اللہ میں نے آج کے دن اپنی عزت صدقہ کر دی ہے اس پر جو مجھ پر ظلم کرے گا۔

۸۰۸۳ ہمیں خبر دی ابوجعفر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن لیث نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ایک قوم کے پاس تشریف لے گئے وہ لوگ چہار زانوں بیٹھے ہوئے تھے ایک پتھر کے آگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ہے کس چیز نے تمہیں بٹھایا ہے کہ تم اس کے آگے بیٹھ کر بیٹھے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ جاہلیت میں اس کے آگے ایسے بیٹھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں دلالت کروں لوگوں میں سے سخت ترین پر؟ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی تھا جب وہ اپنے گھر سے نکلتا تو یہ کہتا تھا میں نے اپنی عزت اس شخص کو بخش دی ہے جو مجھے گالی دے گا۔ فرمایا کہ تم ہر ایک اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ ابو ضمضم کی مثل ہو جائے۔ لوگوں نے کہا کون ہے ابو ضمضم؟ فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی تھا۔ جب بھی وہ گھر سے نکلتا تو کہتا تھا۔ میں نے اپنی عزت اس کو صدقہ کر دی ہے جو مجھے گالی دے۔

اسی طرح کہا ہے حضرت انس سے علاوہ بیشک شیخ اس کی ہے جس نے اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے اس نے ثابت سے اس نے عبدالرحمن بن عجلان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

۸۰۸۴ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو عبدالمجید بن ابو عبس نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے ان کو علبہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حارثہ نے وہ ایک آدمی تھا اصحاب رسول سے اس نے کہا تھا اے اللہ میں نے اپنی عزت صدقہ کر دی ہے اس پر جو میری بے عزتی کرے گا تیری مخلوق میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں ہے اپنی عزت کو صدقہ کرنے والا گزشتہ رات۔

اس نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تحقیق تیرے صدقہ کو قبول کر لیا ہے۔ میں نے کہا کہ ہمارے شیخ نے اس کی سند بیان نہیں کی۔ علبہ بن زید کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ بن جبر سے اور ابوعبد عبدالحمید سے اور شیخ وہ ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے اور تحقیق ذکر کیا محمد بن اسحاق بن یسار نے غزوہ تبوک کے اندر مرسل روایت اور وہ روایت اس کے لئے شاہد ہے۔

۸۰۸۵ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن ایوب نے ان کو حسین بن محمد بن عقیر نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو ان کے والد نے عمر بن ذر سے اس نے کہا کہ اس کا بیٹا تھا جو کہ اس کو تکلیف دیتا تھا۔ اور اس کو برا بھلا کہتا تھا۔ اس نے کہا اے عمر ہم نے نہیں پایا تجھ کو اس آدمی کے لئے جو اللہ کا نافرمان ہے اور سے علاوہ کوئی چیز اس سے جو اطاعت کرے اللہ کی اس میں۔

اہل فضل کون ہے؟

۸۰۸۶:ـــــ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یوسف نے نیساپور میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو مطرف مغیرہ شامی نے غزری سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو جمع کرے گا تو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اہل فضل کہاں ہیں؟ کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے، وہ چلائے جائیں گے اور وہ جنت کی طرف تیزی سے چلیں گے اتنے میں فرشتے ان کو ملیں گے اور وہ پوچھیں گے کہ ہم تمہیں جنت کی طرف تیزی کے ساتھ جاتا ہوا دیکھ رہے ہیں تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم اہل فضل ہیں وہ پوچھیں کہ تمہاری فضیلت کیا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے اوپر جب ظلم کیا جاتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے۔ اور جب ہماری طرف برائی کی جاتی تھی تو ہم معاف کر دیتے تھے اور جب ہمارے خلاف جہالت برتی جاتی تھی تو ہم حوصلہ کرتے تھے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم جنت میں چلے جاؤ پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کا۔ یہ متن غریب ہے اور اس کی اسناد میں ضعف ہے واللہ اعلم۔

۸۰۸۷:ـــــ ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن داود بن ابی صالح حرانی نے ان کو ابومصعب مدنی نے جس کا لقب مطرف ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابومودود نے ان کو ابوحازم نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کر سکتا حتیٰ کہ اپنے اخلاق کو خوبصورت بنائے اور نہیں شفا دے سکتا اپنے غصے کو۔ اور یہ کہ پسند کرے لوگوں کے لئے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ البتہ تحقیق کچھ لوگ بغیر اعمال کے بھی جنت میں داخل ہوں گے؟ کہا گیا کہ کس وجہ سے داخل ہوئے ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ اہل اسلام کے ساتھ خیر خواہی کی وجہ سے اور کشادہ دلی کی وجہ سے ابواحمد نے کہا کہ ابومودود کا نام عبدالعزیز ابوسلیمان ہے اس نے ہمیں اس کے بارے میں خبر دی ہے فوائد میں اس میں جو بیانات کے مابین ہے۔

۸۰۸۸:ـــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو یحییٰ بن محمد بن ابوبشر دقاق نے ان کو عمرو ناقد نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے رواسی نے ان کو محمد بن مسلم طائفی نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن اوس نے ان کو ان کے چچا عمرو بن اوس نے وہ کہتے ہیں عاجزی کرنے والے وہ لوگ ہیں جو ظلم نہیں کرتے اور جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ بدلہ نہیں لیتے۔

تکلیف پہنچنے پر درگذر سے کام لینا:

۸۰۸۹:ـــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین احمد بن عمرو رزاز نے بغداد میں ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن سنان ہروی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن جریج پر پڑھا مجاہد سے واذا مروا باللغو مروا کراما۔ جب رحمٰن کے بندے بیہودہ کام کے ساتھ گذرتے ہیں تو شرافت سے گذر جاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ جب ان کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے تو وہ درگذر کر لیتے ہیں۔

۸۰۹۰:ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعمرو بن نجید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو اسحاق بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہشیم بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ جس پر ظلم کیا گیا اور اس نے ظلم کا کوئی بدلہ نہیں لیا نہ ہاتھ سے اور نہ ہی زبان سے اور نہ ہی بغض رکھا دل میں پس یہی ہے جو لوگوں میں اپنا نور روشن کرتا ہے۔

۸۰۹۱:ـــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ابونصر تمار

(۸۰۸۸)ـــ(۱) فی ن (الجور اسی)

بہلول نے فرمایا چپ ہو جا شاید اللہ تعالیٰ میری شدت غم اور ان کی شدید خوشی سے مطلع ہو کر مجھے ان کی جگہ اور ان کو میری جگہ کر دے۔ مجھے ان کا اور ان کو مجھ سے علیحدہ کر دے۔

۸۰۹۶:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی فضیل کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں اللہ کی رضا کے لئے تم سے بھائی چارہ کرتا ہوں۔ یا یوں کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں فضیل نے کہا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو کہ میں تیرا بھائی چارہ پسند کرتا ہوں۔ اس کے بعد وہ اس کے پاس آیا تو وہ رو رہے تھے انہوں نے پوچھا کہ کس لئے رو رہے ہو۔ فرمایا کہ جو کچھ تھا اس نے وہ سب کچھ لے لیا ہے۔

انہوں نے اس سے کہا ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ہم آپ کو عطا کرتے ہیں یا کوئی ایسا ہی کلمہ کہا۔ اس نے ان سے کہا۔ سوا اس کے نہیں کہ میں رو رہا ہوں کہ کل اس کی کیا حجت ہو دلیل ہوگی۔

۸۰۹۷:... ہمیں خبر دی ابوذکریا بن ابی اسحاق نے ان کو خبر دی میرے والد نے ان کو ابو العباس سراج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عمرو بن کرم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبد الرحمن بن عفان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے ہیں کہ وہ کسی بندے کو پیار کریں تو اس پر کسی ایسے آدمی کو مسلط کرتے ہیں جو اس پر ظلم کرتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہم نے فضیل سے سنا وہ کہتے تھے کہ بندہ متقین میں سے نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کا دشمن اس کو امین سمجھے یا اس سے محفوظ ہو جائے۔

۸۰۹۸:... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عبد اللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے قتادہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئک ما علیهم من سبیل.

جو شخص اپنی مظلومیت کے بعد اپنے ظلم کا بدلہ لے وہی لوگ ہیں جن کے خلاف کوئی چارہ نہیں ہے۔

فرمایا کہ یہ لوگوں کے مابین کے بارے میں ہے۔ بہر حال جب تجھ پر کوئی ظلم کرے تو تم اس پر ظلم نہ کرو اور اگر تجھے گالیاں دے تو تم اس کو گالی نہ دو اور وہ تیری خیانت کرے تو تم اس کی خیانت نہ کرو بے شک مومن وفا کرنے والا حق ادا کرنے والا ہوتا ہے اور فاجر خائن اور دھوکہ کرنے والا ہوتا ہے۔

فصل:...... حسن معاشرت

۸۰۹۹:... اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن محمد نے اور ابن عفان نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی عبد الحمید حمانی نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ آپ کو اگر کسی آدمی سے کوئی تکلیف پہنچتی تو نہیں کہتے تھے کیا حال ہے فلاں کا کہتے ہیں ایسا ایسے بلکہ فرماتے تھے کیا حال ہے لوگوں کا کہتے ہیں ایسا ایسے۔

۸۱۰۰:... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد اصفہانی نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبد اللہ بن عمر بن میسرہ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو سالم علوی نے ان کو حضرت انس نے کہا ایک آدمی رسول اللہ کے پاس آیا اور اس پر پیلے رنگ کا نشان تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

(۸۰۹۹)...(۱) عیاض فی (۵) و غیر واضح فی (ل)

(۸۱۰۰)...(۱) فی ن عبد اللہ

عادت تھی کہ بہت کم کسی آدمی کو کسی بات کی توجہ دلاتے تھے جس کا اکرام کرتے تھے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو فرمایا اگر تم لوگ اس شخص سے کہتے کہ وہ اس نشان کو دھو دیتا۔

۸۱۰۱ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو یحییٰ زکریا بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو ابن منکدر نے اس نے سنا عروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ برا آدمی ابن عشیرہ ہے جب وہ داخل ہوا تو میں نے اس سے نرم بات کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ قیامت کے مرتبے کے اعتبار سے بدتر انسان وہ ہوگا جس کو لوگ چھوڑ دیں یا اس کی برائی سے بچنے کے لئے اس کو چھوڑ دیں۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان سے۔

۸۱۰۲ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین عبد الباقی بن قانع حافظ نے ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو آدم بن ابو ایاس نے ان کو شعبہ نے اعمش سے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ گذارتا ہے اور ان کی ایذاء پر صبر کرتا ہے وہ افضل ہے اس مؤمن سے جو لوگوں کے ساتھ نہیں گذرتا اور نہ ہی ان کی ایذاء پر صبر کرتا ہے۔

حکیم اور عقل مند لوگ:

۸۱۰۳ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو سلم بن سعید نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو ابو الزاہریہ نے اور عمیر و بن رفی نے ان کو ابو درداء نے وہ کہتے ہیں بے شک ہم لوگ کثرت کے ساتھ لوگوں کے سامنے ہنستے رہتے تھے حالانکہ ہمارے دل ان کو لعنت کرتے تھے۔

۸۱۰۴ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید داری نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو منبہ بن عبد الواحد نے ان کو ابو عمران نے ان کو ابو فاطمہ ریادی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص حکیم اور عقل مند نہیں ہے جو معروف کے ساتھ زندگی نہیں گذارتا جو شخص اپنی معاشرت سے چارہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس سے کوئی چارہ پیدا کر دے۔

کہا ابو عبد اللہ نے نہیں لکھا ہم نے اس سے مگر اسی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے نہیں کہ ہم اس کلام کو پہچانتے ہیں محمد بن حنفیہ سے اسی کے قول سے۔ اور کہا امام احمد بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے۔

۸۱۰۵ ـــ ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے اور ابو عبد اللہ بن برہان نے اور ابو الحسین بن فضل قطان نے اور ابو محمد سکری نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو حسن بن عمرو فقیمی نے ان کو منذر ثوری نے ان کو محمد بن حنفیہ نے وہ کہتے ہیں۔ وہ شخص سمجھدار نہیں ہے جو معروف طریقے سے نہ زندگی گذارے اس شخص کے ساتھ جو اپنی معاشرت سے کوئی چارہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ بنائے یا کہا تھا کہ کوئی مخرج بنائے۔

۸۱۰۶ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن جعفر بن احمد بن موسیٰ نے ان کو خبر دی عبد اللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو حاجب بن سلیمان نے ان کو وکیع نے ان کو ثوری نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو میمون بن ابو شبیب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مصعد بن

(۸۱۰۲) ـــ (۱) ساقطۃ من (ن)　　(۸۱۰۶) ـــ (۱) فی ن (ط)

صوحان عبدی نے اپنے بھتیجے سے جب تم مومن سے ملو اس کی مدد کرو اور جب تم بدکردار سے ملو تو اس کی مخالفت کرو۔

۸۱۰۷:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا ابوسلیمان نے اس دور میں تم کسی کو نہ سرزنش کرو اگر آپ کسی کو سرزنش کریں گے تو وہ تجھے عیب لگائے گا اس سے زیادہ سخت امر کے ساتھ جس کی تم نے اس کو سرزنش کی ہوگی بس اس کو چھوڑ دو پہلی بار امر کرنے کے بعد بھی اس کے لئے بہتر ہے۔

۸۱۰۸:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد فلاکسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین وراق سے وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا ان کو عثمان سے محبت کے بارے میں انہوں نے کہا محبت اللہ کے ساتھ حسن ادب کے ساتھ اور دوام ہیبت کے ساتھ ہوتی ہے۔ محبت مع الرسول اس کی نسبت اتباع اور ظاہر علم کو لازم پکڑنے سے ہوتی ہے۔ اور محبت اولاء کے احترام سے ہوتی ہے۔

اور محبت گھر والوں کے ساتھ حسن خلق کے ساتھ ہوتی ہے اور محبت بھائیوں کے ساتھ دائمی خوشی اور مسکراہٹ کے ساتھ ہوتی ہے جب تک کہ وہ گناہ نہ ہو۔ محبت جاہلوں کے ساتھ دعا کے ساتھ ان کے لئے اور شفقت کے ساتھ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کی رویت کے ساتھ بے شک اس نے تمہیں اس کیفیت میں مبتلا نہیں کیا جس سے ان کو دوچار کیا ہے۔

فصل:۔۔۔۔۔۔نرمی پہلو اور سلامتی صدر

۸۱۰۹:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن سہل نے ان کو بشر بن خالد عسکری نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو سلیمان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذکوان سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اہل یمن آئے وہ رقیق القلب اور نرم دل ہیں۔ ایمان یمانی اور برکت والا ہے حکمت یمانی ہے اور برکت والی ہے اکڑنا اور تکبر کرنا اونٹوں والوں میں ہے سکینہ اور وقار بکریوں والوں میں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے بشر بن خالد سے اور بخاری نے روایت غندر کے ساتھ اس کا شاہد ذکر کیا ہے۔

۸۱۱۰:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو ابن مسیب نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ اہل یمن آئے ہیں وہ سب سے زیادہ رقیق قلوب والے اور سب سے زیادہ کمزور دل والے ہیں۔ ایمان یمانی ہے حکمت یمانی ہے۔ سکینہ اور وقار بکریوں والوں میں ہے فخر و غرور عداوتیں میں اور اونٹوں والوں میں ہے سورج کے طلوع ہونے کی طرف (یعنی اس طرف جو قوم میں و قبائل آباد ہیں)۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس نے ابوالیمان سے۔

۸۱۱۱:۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمام محمد بن غالب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا اس سے پوچھا گیا کہ تو کیا جانتا ہے؟

اس نے کہا کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا۔ اور قرض میں یعنی رقم وصول کرنے میں درگذر سے کام لیتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا لہٰذا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

ابومسعود بدری نے کہا میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے اور بخاری

(۸۱۱۱)۔۔۔(۱) فی صحیح مسلم (۳/۱۱۹۵) المساقاۃ وفی النقد

وسلم نے ایک اور طریق اس کو روایت کیا ہے شعبہ سے۔

مومن سیدھا سادہ بھولا اور شریف ہوتا ہے:

۸۱۱۲ ــــ ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عباس بن ولید دمشقی نے ان کو علی بن عیاش نے ان کو ابوغسان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم فرمائے فیاض بندے پر جب بیچے تو فیاضی کرے جب خریدے تو بھی فیاضی کرے جس وقت تقاضا کرے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے علی بن عیاش سے۔

۸۱۱۲ ــــ (مکرر ہے) اس کو روایت کیا ہے زید بن عطاء بن سائب نے ان کو محمد بن منکدر نے سوائے اس کے کہ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا تھا ایک آدمی کو جو تم لوگوں سے پہلے گذرا تھا وہ آسانی کرتا تھا جب کوئی چیز فروخت کرتا تھا اور آسانی کرتا تھا جب کوئی چیز خرید کرتا تھا آسانی کرتا تھا جب وصول کرتا۔ آسانی کرتا تھا جب وہ تقاضا کرتا تھا۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوطاہر بن فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو اسرائیل نے ان کو زید بن عطاء نے اس نے اسے ذکر کیا ہے۔

۸۱۱۳ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے ان کو ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ہشیم نے ان کو حمید نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں (گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں سادگی اور انکساری اتنی تھی کہ) اگر مدینے کی ایک لونڈی چاہتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کسی کام کے لئے آپ کو لے جا سکتی تھی۔ بخاری نے کہا کہ محمد بن عیسیٰ نے کہا ہمیں خبر دی ہشیم نے اس نے اسے ذکر کیا اور ذکر کیا سماع حمید کا انس سے۔

۸۱۱۴ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس سیاری نے ان کو ابراہیم بن ہلال نے ان کو علی بن حسن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی یحییٰ بن عقیل نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے ذکر کرتے تھے اور غیر ضروریات بہت کم کرتے تھے نماز لمبی کرتے تھے خطبہ چھوٹا کرتے تھے بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے اور ان کی حاجت پوری کرنے سے عار نہیں کرتے تھے۔

۸۱۱۵ ــــ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد سجستانی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو ابواحمد سفیان نے حجاج بن فرافصہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابوداؤد سلیمان بن محمد مبارکی نے ان کو ابوشہاب نے سفیان ثوری سے اس نے حجاج بن فرافصہ سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المؤمن غر كريم والفاجر خب لئيم.

مومن سیدھا سادہ دھوکہ کھانے والا شریف ہوتا ہے اور منافق بدباطن رذیل ہوتا ہے۔

۸۱۱۶ ــــ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے احمد بن حباب مصیصی نے عیسیٰ بن یونس سے اس نے سفیان سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ

(۸۱۱۲) ــــ أخرجه البخاري في البيوع (۱۶) عن علي بن عياش الحمصي عن أبي غسان المدني محمد بن مطرف. به

(۸۱۱۲) ــــ مكرر: (۱) في ن (عباس عن محمد الدوري البغدادي) وهو خطأ

(۸۱۱۵) ــــ (۱) في ن (المنازلي)　　(۸۱۱۶) ــــ (۲) في ن (المقبري)

نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد مقری نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن حباب نے اس نے اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔

۸۱۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو حدیث بیان کی بشر بن رافع نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مؤمن جلدی دھوکہ میں آ جانے والا شریف ہوتا ہے اور فاجر جد باطن کمینہ ہوتا ہے۔

مؤمن الفت ومحبت کا مرکز ہے:

۸۱۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابو اویس نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یا اس کے مثل سے اصحاب رسول سے اس نے کہا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں تمہارے اکمل ترین ایمان والے کے بارے میں وہ لوگ ہیں جو تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ شریف اور نرم اخلاق والے مہمان نواز ہیں۔

وہ لوگ ہیں جو الفت ومحبت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بھی الفت ومحبت کی جاتی ہے۔

۸۱۱۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوحکیم انصاری نے ان کو حرملہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن سلیمان اشعث نے ان کو ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی صخر نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن الفت ومحبت کرتا ہے۔ اس شخص میں کوئی خیر وبھلائی نہیں ہے جو نہ تو الفت ومحبت کرے نہ اس سے کوئی محبت کرے۔

مالینی نے یہ اضافہ کیا ہے۔ اپنی روایت میں کہ کہا ابوصخر نے۔ اور مجھے حدیث بیان کی ہے صفوان بن سلیم نے اور زید بن اسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ساتھ۔

۸۱۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو احمد بن حباب نے۔

ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو محمد بن معروف [illegible] عبداللہ قرشی نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عیسیٰ بن یونس نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مؤمن مرکز الفت ومحبت ہوتا ہے اس میں کوئی خیر کی بات نہیں ہے جو نہ خود محبت کرتا ہے اور نہ اس سے کوئی محبت کرتا ہے۔

۸۱۲۱:...... ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمن نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعودی نے ان کو ابوحازم نے ان کو عون بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے کہا کہ مؤمن الفت ومحبت کرتا ہے اس میں کوئی خیر نہیں ہے جو نہ تو خود الفت کرے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔

۸۱۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو حدیث بیان کی ہے عمرو بن ابوعمرو نے ایک آدمی سے اولاد عبداللہ بن مسعود سے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (عملی طور پر) نرم خو آسان کرنے والا ہو قریب

(۸۱۱۸)...... (۳) فی ن (الا اخبرکم باحسنکم اخلاقاً)

(۸۱۲۱)...... (۱) فی أ (جعفر بن میمون) وفی ن (حفص بن عون) و کلاهما خطأ

ہو (یعنی محبت کرنے والا ہو نفرت کرنے والا نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کر دیں گے۔

۸۱۲۳۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن شعیب فقیہ نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو محاضر ابو مورع نے ان کو سعد بن سعید انصاری نے ان کو عمرو بن ابی عمرو نے ان کو مطلب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص آسان طبیعت نرم مزاج ہو قریب ہو اللہ اس کو آگ پر حرام کر دیں گے۔

مؤمن نرم برتاؤ کرنے والا ہوتا ہے:

۸۱۲۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن احمد بن حسن حریری نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو جویر بن سعید نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو ابو صالح حنفی نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ اہل جنت کون ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آسانی کرنے والا نرمی کرنے والا قریب اور سہل (اہل جنت میں سے ہے)۔

۸۱۲۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو جعفر حضرمی نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو ابو امیہ بن یعلی نے ان کو محمد بن معیقب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس پر حرام کر دی گئی ہے آگ؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیں پر لیّن پر سہل پر قریب پر۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرمی نے ان کو عبد اللہ بن عون نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبد اللہ بن عمرو ازدی نے ان کو ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے مثل۔

۸۱۲۶۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی اور احمد بن قاسم جوہری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی مصعب بن عبد اللہ زبیری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ابن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ ہر آسان پر قریب پر نرم خو آسانی کرنے والے کے لئے۔

۸۱۲۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن شعیب فقیہ نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض بن سعدیہ نے صفوان بن سلیم سے اس نے عرج سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن آسانی کرنے والا نرم مزاج ہوتا اس کی عادت وفطرت نرمی سے بنی ہوتی ہے بھولا بھالا ہوتا ہے۔ یزید بن عیاض کا تفرد ہے اس روایت میں اور وہ قوی نہیں ہے اور روایت کیا گیا دوسرے طریق سے صحیح مرسل طریقے سے۔

۸۱۲۸۔۔۔ ہمیں خبر دی عبد اللہ بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن زید نے ان کو حسین مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سعید بن عبد العزیز نے ان کو مکحول نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۱۲۵)۔۔۔ اخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق (ص ۲۳) من طريق أبو أمية بن يعلى الثقفي. به وفي الجرح و التعديل (۲/ ۲۰۳) إسماعيل بن يعلى أبو أمية الثقفي أحاديثه منكرة.

(۸۱۲۸)۔۔۔ (۱) في ن حاشية: الأنف على وزن فعل وهو الذي عقره الخطام بخشاش أو برة فهو لا يمتنع على قائده لأنه يشتكي أنفه وكان ينبغي أن يقال مأنوف لأنه فعل به ذلك لكنه جاء هكذا.

کہ مومن آسانی کرنے والے، نرمی کرنے والے ہوتے ہیں۔ یا آسان اور نرم نکیل ڈالے ہوئے اونٹ کی مثل ہوتے ہیں کہ اس کو اگر مہار تھام کر چلایا جائے تو چلتا ہے اور اگر اس کو بٹھا دیا جائے تو وہ چٹان پر بھی بیٹھ جاتا ہے یہ روایت مرسل ہے۔

۸۱۲۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نیساپوری نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن معاذ ہروی نے ان کو علی بن [illegible] سامری نے ان کو عبداللہ بن عزیز بن ابورواد نے ان کو ان کے والد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن انسان، نرم نکیل والے اونٹ کی مثل ہوتی ہیں کہ اگر تو اس کو چلائے تو وہ چل پڑتا ہے اور اگر تو اس کو بٹھائے تو بیٹھ جاتا ہے۔ مرسل ہونے کے باوجود یہ صحیح ہے۔

۸۱۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وھب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن نرم مزاج ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی نرمی کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ احمق ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز گفتگو اور مصافحہ:

۸۱۳۱:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو ابوقطن نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں میں نے کہا ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں بات کرنا شروع کی ہو پھر حضور نے اپنا سر ایک طرف کر لیا ہو یہاں تک کہ وہ بات کرنے والا خود اپنا سر ہٹاتا تھا۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا ہاتھ تھاما ہو بات کرنے کے لئے پھر آپ نے خود ہی اسے چھوڑ دیا ہو بلکہ وہ آدمی خود ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو چھوڑتا تھا۔

۸۱۳۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوبکر محمد بن ہارون بن حمید نے ان کو ابوالولید نے ان کو عمران بن زید عمی نے ان کو زید عمی نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کے ساتھ مصافحہ کرتے (ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہیں کھینچتے تھے بلکہ آگے والا آدمی خود اپنا ہاتھ پہلے کھینچتا تھا۔ اور نہ ہی اپنا منہ پھیرتے تھے بلکہ وہ آدمی چہرہ ہٹاتا تھا۔ اور نہیں دیکھے تھے یعنی آگے اس کے دو زانوں کو بھی جو آپ کے آگے بیٹھا ہوتا تھا۔

فصل:...... تواضع و عاجزی کرنا۔ بناؤ سنگھار کو ترک کرنا غیر ضروری گفتگو سے بچنا تکبر اور غرور کرنے کو فخر کرنے کو اور اپنی تعریف کرنے کو چھوڑ دینا

۸۱۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یزید نے ان کو محمد بن حسن بن فرج نے ان کو ابوعمار نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو ابوعمار حسین بن حریث نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو حسین بن واحد نے ان کو مطر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی قتادہ نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اس نے عیاض بن حمار کی مجاشع کے بھائی سے انہوں نے فرمایا ہمارے اندر ایک دن رسول اللہ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے آپ نے بات بیان فرمائی یہاں تک کہ

(۸۱۲۹)...... اخرجه القضاعی فی مسند الشهاب (۱۳۹) من طریق حامد بن محمد الهروی به. ومابین القوسین سقط من (أ)

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے یہ کہ تم لوگ تواضع اور عاجزی کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو عمار سے اور نہ زیادتی کرے کوئی ایک کسی ایک پر۔

۸۱۳۳ ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الخطاب نے ان کو ابن عدی نے ان کو شعبہ نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرنا کسی مال میں کمی نہیں کرتا۔ نہیں معاف کرتا کوئی آدمی کسی ظلم کو مگر اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ عزت دیتا ہے۔ اور جو بھی انسان عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف نے ان کو ابو الربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو العلاء نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ معاف کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے اور جو شخص تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے اسماعیل کی حدیث سے۔

۸۱۳۵ ـــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو حدیث بیان کی ابو موسیٰ ھروی نے ان کو عباد بن عوام نے ابو سہل سے ان کو ابو اسحاق بن فضل بلخی نے ان کو حدیث بیان کی ابو موسیٰ ھروی نے ان کو عباد بن عوام ابو سہل نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو عبد اللہ بن ابو امامہ نے ان کو عبد اللہ بن کعب بن مالک نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بذاذت ایمان میں سے ہے۔ عباد نے کہا کہ آپ کی مراد اس سے تقشف ہے اسی طرح کہا ہے اس نے اپنے والد سے۔ (اس سے سادگی مراد ہے اور بے تکلفی۔)

۸۱۳۵ ـــ (مکرر ہے) تحقیق ہم نے روایت کیا ہے کتاب الایمان میں حدیث محمد بن مسلمہ سے اس نے محمد بن اسحاق سے اس نے عبد اللہ بن ابی امامہ سے اس نے عبد اللہ بن کعب سے اس نے ابو امامہ سے احتمال رکھتا ہے کہ اس سے مراد ہو اس قول سے۔ ان کے والد سے یعنی ابو عبد اللہ بن ابو امامہ سے واللہ اعلم۔

۸۱۳۶ ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو عبد الرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو عبد الرحمٰن مہدی نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبد اللہ بن احمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد الرحمٰن نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو صالح بن ابو صالح نے ان کو عبد اللہ بن ابی امامہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ سادگی ایمان میں سے ہے سادگی ایمان میں سے۔ ابن بشر نے زیادہ کیا ہے اپنی روایت میں کہ عبد الرحمٰن نے کہا اس سے مراد تواضع ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرے:

۸۱۳۷ ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عاصم بن محمد نے اپنے والد سے اس نے ابن عمر سے اس نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں میں اس کو نہیں جانتا مگر مرفوع روایت کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میرے لئے عاجزی کرے اس طرح۔ یعنی آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا اپنے ہاتھ کے اندر کے حصے کے ساتھ زمین کی طرف اور اس کو زمین نے قریب کر دیا۔ میں نے اس کو اسی طرح مرفوع کیا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی اندرونی طرف کو آسمان کی طرف کیا اور ان کو آسمان کی طرف اٹھایا۔

(۸۱۳۶) ـــ (۱) فی ن (عبد اللہ) وھو خطا

۸۱۳۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عاصم بن محمد نے اپنے والد سے ان کو ابن عمر نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نے اس کو مرفوعاً کیا ہے نبی کریم کی طرف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو شخص میرے لئے عاجزی کرے اس طرح، اور اپنی دائیں ہتھیلی کو کھول دیا اور دونوں ہتھیلیوں کے اندر کے حصے زمین کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے اس کو اسی طرح اور اپنی دائیں ہتھیلی کو پھیلا لیا اور اس کے اندر والے حصے کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا اور دیکھ لیا ہمیں یزید بن ہارون نے۔

۸۱۳۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن ابوالمعروف اسفرائنی نے ان کو ابوسہل بشر بن احمد سے ان کو ابوجعفر احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن عبداللہ مدینی نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عجلان نے کہ اس نے سنا بکیر بن عبداللہ بن اشج کو وہ حدیث بیان کرتے ہیں معمر سے وہ عبیداللہ بن عدی بن خیار بن نوفل سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عمر بن خطاب سے منبر رسول پر کہتے تھے بے شک کوئی بندہ جب اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حکمت کو اونچا کرتا ہے بلند ہو اللہ تجھے بلندی عطا کرے حالانکہ وہ انسان اپنے دل میں حقیر ہوتا ہے مگر لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوتا ہے اور کوئی انسان تکبر و غرور کرتا ہے اور زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو لپیٹ دیتا ہے اور اس کو توڑ دیتا ہے زمین کی طرف اور فرماتا ہے ذلیل ہو جا اللہ نے تجھے ذلیل کر دیا ہے لہٰذا وہ اپنے دل میں بڑا ہوتا ہے اور وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر و کمتر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان کی نظروں میں خنزیر سے بھی بے عزت ہو جاتا ہے اس کے بعد حضرت عمر نے فرمایا: اے لوگو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو اس کے بندوں کے نزدیک ناپسندیدہ مت بناؤ لوگوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح کرے؟ فرمایا تم میں سے کوئی آدمی امام بنتا ہے پھر لمبی لمبی نماز پڑھاتا ہے لوگوں کو یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں میں اس کیفیت و حالت کو ناپسندیدہ بنا دیتا ہے جس میں وہ ہے۔ اور تم میں سے کوئی آدمی وعظ کرنے بیٹھتا ہے اور لمبی لمبی تقریر کرتا ہے لوگوں کے سامنے جس کو ان کے دل میں ناپسندیدہ بنا دیتا ہے اس کیفیت کو جس میں وہ تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی علی نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے اور سلیمان بن حیان نے اکٹھے کہ انہوں نے سنا تھا اس حدیث کو محمد بن عجلان سے اس نے بکیر بن عبداللہ اشج سے اس نے معمر بن حبیبہ سے اس نے عبداللہ بن عدی بن خیار سے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے کہا۔ دونوں سب کو ذکر کیا مثل حدیث سفیان کے مگر ان کی حدیث میں یہ بات نہیں ہے کہ ایک آدمی نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ آپ کی اصلاح کرے۔ اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے سند عالی کے ساتھ حدیث سفیان نے کتاب المدخل میں۔

۸۱۴۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل نے ان کو کدیمی نے ان کو سعید بن سلام عطار نے ان کو ثوری نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم بن عابس بن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حالانکہ وہ منبر پر تھے اے لوگو! عاجزی کرو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے اللہ اس کو بلند کرے گا جب کہ وہ اپنے دل میں چھوٹا ہوگا اور لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوگا اور جو شخص تکبر کرے گا اللہ اس کو نیچا کرے گا وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا اور اپنے دل میں بہت بڑا ہوگا حتیٰ کہ وہ اس کے نزدیک بے قدر ہوگا کتے سے یا کہا تھا کہ خنزیر سے۔

دو زنجیریں:

۸۱۴۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد صفار نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابو علی حنفی زمعہ نے ان کو سلمہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۸۱۳۹)۔۔۔(۔) فی أ (ابو الحسین المقری) وفی ن ابو الحسین بن محمد بن ابی المعروف الأسفرائنی المقری.

ہر آدمی کے ساتھ دو زنجیریں اس کے سر کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں ایک زنجیر زمین میں ہے اور دوسری زنجیر آسمان میں جب انسان عاجزی کرتا ہے تو دو فرشتے اس کی دو زنجیر کھینچتا جس کا سرا آسمانوں پر ہے اور جب وہ بڑائی کرتا ہے تو دو زنجیر کھینچتا ہے جس کا سرا زمین پر ہے۔

اس کو روایت کیا عبداللہ بن عبدالرحمن سمرقندی نے زہری سے۔

۸۱۴۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن علی بن خشیش مقری نے کوفے میں۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزرعہ احمد بن حسین رازی نے ان کو ابو محمد بن داؤد عبدالرحمن الکاتب نے بغداد میں ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنی زمن نے ان کو عبداللہ بن عبدالحمید ثقفی نے۔

ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو سلمہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

ہر آدمی کے سر میں دو زنجیریں لگی ہیں ایک ان میں سے ساتویں آسمان پر ہے اور دوسری ساتویں زمین میں ہے جب وہ بندہ عاجزی کرتا ہے اللہ اس کو اس زنجیر کے ساتھ اونچا کر دیتا ہے جو آسمان میں ہے اور جب وہ بندہ اپنے نفس کو اونچا کرتا چاہتا ہے اللہ اس کو نیچا کر دیتا ہے۔

۸۱۴۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر القطان نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو منہال بن خلیفہ نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی آدمی ہے اس کے سر میں حکمت ڈالی ہوئی ہے اور حکمت ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے اگر وہ عاجزی کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کی حکمت کو اونچا کرے اور وہ آدمی خود اونچا بنتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے نیچے کر دو اس کی حکمت کو۔

علی بن عبدالعزیز نے اور دیگر نے عثمان بن سعید مری اس حدیث کا متابع بیان کیا ہے۔

۸۱۴۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محبوب رملی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن سعید بن عبدالرحمن زہری نے مصر میں ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو شعبہ نے ان کو نعمان بن سالم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر کرے بڑائی جتلانے کے لئے اور جو شخص اللہ کی رضا کے لئے عاجزی کرے خشوع ظاہر کرنے کے لئے اللہ اس کو اونچا کرے گا۔

۸۱۴۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے وہ دمشق میں سکونت پذیر تھے ان کو خبر دی احمد بن عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعید بن عبدالرحمن زہری نے مصر میں اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل۔

۸۱۴۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابی المعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو مسیب بن رافع نے ان کو عامر بن عبدہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے جو شخص دوسرے کو سنوائے گا اللہ اس کو سنوائے گا اور جو دوسرے کو دکھائے گا اللہ اس کو دکھائے گا اور جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے گا جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا اور جو شخص غرور و تکبر کرے گا اللہ اس کو پست و بے عزت کر دے گا۔

قیامت کے اندھیرے:

۸۱۴۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوظبیان نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم وادی صفاح میں اترے اچانک دیکھا تو ایک آدمی درخت کے سائے تلے سو رہا ہے اس پر دھوپ آ رہی ہے۔ میں نے غلام سے کہا اس پر کسی چیز کے ٹکڑے سے سایہ کرے یہاں تک کہ وہ جاگ گیا دیکھا تو وہ حضرت سلمان فارسی تھے۔ اس نے مجھے سلام کیا میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا اے جریر بن عبداللہ کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اندھیرے کیا

ہوں گے۔ یا قیامت کے اندھیرے کیا ہیں؟'' کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں میں نہیں جانتا انہوں نے فرمایا کہ وہ ظلم ہوگا جو دنیا میں لوگوں نے ایک دوسرے پر کیا ہوگا۔

اے جریر بن عبداللہ اگر آپ جنت اس کی مثل تلاش کریں تو اس کو بھی نہیں پائیں گے اور زمین کے اوپر سے ایک لکڑی انہوں نے اٹھائی دو انگلیوں کے مابین، میں نے کہا اے ابوعبداللہ کہاں جائیں گے کھجور کے درخت اور جنت کے درخت؟'' فرمایا ان کی جڑیں اور ان کے تنے سونے کے ہوں گے اور موتی ہوں گے اور اوپر والا حصہ ان کا کھجور کے پھل ہوں گے۔

۸۱۴۸ــــ ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابو محمد بن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے دونوں نے مسعد سے اس نے سعید بن ابوبردہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اسود بن یزید سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں لوگ غافل ہیں افضل عبادت سے وہ عاجزی کرتا ہے اور حفص کی ایک روایت میں ہے کہ تم لوگ البتہ چھوڑ چکے ہو افضل عبادت کو یعنی تواضع کرنے کو۔

۸۱۴۹ــــ ہمیں حدیث بیان کی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں افضل عمل پرہیزگاری ہے اور بہتر عبادت تواضع کرنا ہے۔

۸۱۵۰ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو ابوسعید مہدی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عوام بن جویبر نے ان کو حسن نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں نہیں حاصل ہوتیں مگر حیرانی کے ساتھ خاموشی، وہ اول عبادت ہے اور تواضع۔ اور ذکر اللہ۔ اور قلت شی۔

۸۱۵۱ــــ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو میسرہ نے یہ کہ سلمان نے کہا تھا وہ جب اس کو بھی سجدہ کرتے تھے تو وہ اپنا سر نیچے کرتا تھا اور کہتا تھا میں نے اللہ کے لئے خشوع کیا ہے اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے عطاء بن سائب سے یہ کہ ابوبختری اور اس کے اصحاب ایسے تھے کہ ان میں سے کسی کی تعریف ہوتی تو وہ اپنے دل میں خود پسندی کو پاتا تھا اور اس کو ظاہر کر دیتا اور کہتا کہ میں نے اللہ کے لئے عاجزی کی ہے میں نے اللہ کے لئے عاجزی کی ہے۔

رائی کے دانہ کے برابر ایمان:

۸۱۵۲ــــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے اور عبدالعزیز بن معاویہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو یحییٰ بن حماد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنانی نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابان بن تغلب نے ان کو فضیل بن عمرو نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا۔ اور وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔

ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱) ــــ الظن الصواب حبی.

کی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے ملے اور ان سے کہا اے ابو عبدالرحمن بے شک ہم لوگ اولاد مغیرہ والی قوم میں جن کے اندر نخوت و تکبر ہے اور ابن سنان کی روایت میں ہے اے ابو عبدالرحمن ہم وہ لوگ ہیں جن میں تکبر کیا جاتا ہے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی تھی اس بارے میں؟ لہٰذا حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ نہیں کوئی آدمی جو اپنے دل میں دوسرے پر فوقیت سمجھتا ہے اور ابن سنان کی ایک روایت میں ہے کہ اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا اور نہ ہی کوئی اپنی چال میں اکڑتا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

۸۱۶۸: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو طاہر عبداللہ بن محمد بن حمدان جوزقی نے ان کو ابو بکر بن رجاء نے ان کو ابو کریب نے ان کو ابن مبارک نے بعض رواۃ سے اس نے یزید بن ابو حبیب سے اللہ کے اس قول کے بارے میں واقصد فی مشیک۔ فرمایا کہ اپنی چال میں جلدی کرنے میں میانہ روی اختیار کیجئے۔

۸۱۶۹: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو خبر دی ابو طاہر نے ان کو محمد بن محمد بن رجاء نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سلمہ بن شبیب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حمیدی سے مسجد الحرام میں وہ کہتے ہیں اس کا بیٹا اتراتے ہوئے چل رہا تھا انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم ایسی چال چل رہے ہو جس کو تیرے والد اچھا نہیں سمجھتے۔

اہل جنت اور اہل جہنم:

۸۱۷۰: ۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن علی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں سراقہ بن مالک بن جعشم سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دوں اور اہل جہنم کے بارے میں ہر بد خلق سخت رو اور جمع کرنے والا اللہ کی راہ میں نہ دینے والا مغرور اہل جہنم میں سے ہے اور اہل جنت کمزور مغلوب ہوں گے۔

عبداللہ بن عمرو نے یہ زیادہ کیا ہے کلام نبی میں کہ انہوں نے فرمایا بہت جمع کرنے والا اور بہت منع کرنے والا۔

۸۱۷۱: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب بن یوسف عدل نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو زید بن حباب نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن علی بن رباح نے ان کو ان کے والد نے ان کو سراقہ بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اہل جنت کے بارے میں جو لوگ مغلوب ہیں ضعیف اور کمزور ہیں۔ اور اہل جہنم بد اخلاق مغرور و متکبر ہیں۔

۸۱۷۲: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن بن ابی الحسین بن ابی اسحاق بزار بغدادی نے ان کو ابو محمد فاکہی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابو میسرہ نے ان کو خبر دی مقری نے ان کو موسیٰ بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اہل جہنم کے ذکر کے وقت کہ ہر سخت گو سخت مزاج اور مہلت جمع کرنے والا اور خرچ نہ کرنے والا متکبر جمع کرنے والا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صاحب غریبین نے کہا ہے۔ جعظری سے مراد ہے سخت مزاج سخت گو بد اخلاق۔ اور جواظ سے مراد ہے جو بہت جمع کرے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بہت روکے اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد موٹا آدمی ہے جو اپنی چال میں اترائے اور مٹکے۔

۸۱۷۳: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابو بکر اور عثمان ابو شیبہ کے بیٹوں

(۸۱۶۸) ۔۔۔ (۱) فی (ن): الحرث

(۸۱۶۹) ۔۔۔ (۲) فی (ن): شعب

(۸۱۷۲) ۔۔۔ (۳) ۔۔۔ سقط من (ن) ۔۔۔ (۴) ۔۔۔ فی (ن): میسرة

فرمایا کہ (ابن ام مکتوم) ہمیشہ آل رسول سے شمار کیا گیا جب سے اللہ نے اس کے معاملے اپنے نبی کو تنبیہ فرمائی تھی۔

اسی طرح انہوں نے کہا اپنی اسناد میں شعبی سے اور اس میں خلاف بھی کہا گیا ہے۔

۸۱۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو اسحاق بن موسیٰ نے ان کو احمد بن بشر نے ان کو ابوالبلاد نے ان کو مسلم بن صبیح نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ ان کے پاس ایک نابینا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس کے لئے اترج کاٹ کراسے کھانے کے لئے دے رہی تھیں شہد کے ساتھ۔ میں نے پوچھا اے مومنوں کی ماں یہ صاحب کون ہیں؟ سیدہ نے جواب دیا یہ عبداللہ بن ام مکتوم ہے۔ جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تنبیہ فرمائی تھی۔ سیدہ نے فرمایا کہ یہ شخص حضور کی خدمت میں آیا تھا مگر اس وقت ان کے پاس عتبہ۔ اور شیبہ بیٹھے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ رہے تھے۔ لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔ عبس و تولی ان جاءہ الاعمی (نبی کریم نے) تیوری چڑھائی ہے اور منہ پھیرلیا ہے اس سبب سے ان کے پاس نابینا آیا ہے۔ یعنی ابن مکتوم۔

۸۱۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوجعفر نے ربیع بن انس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ولاتصعر خدک للناس. مت بگاڑ تو اپنے چہرے کو لوگوں کے لئے۔

تاکہ غنی اور فقیر تیرے نزدیک علم سیکھنے میں برابر ہوجائیں۔ اور انہیں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ کی گئی۔ عبس و تولی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیرلیا۔

۸۱۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابوواحد یزید بن الہم نے ہیثم بن مالک طائی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ منبر پر تقریر فرما رہے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرمارہے تھے۔

بے شک شیطان کے مکائد میں اور اس کے جال میں اس کے مکائد اور جالوں میں سے ہے اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اترانا اور اللہ کی عطاؤں کے ساتھ فخر کرنا اور اللہ کے بندوں کے اوپر بڑائی کرنا اور خواہش نفس کی اتباع کرنا سوا اللہ کی ذات کے۔

بدترین بندہ:

۸۱۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو ہاشم کوفی نے ان کو زخمی نے ان کو اسماء بنت عمیس خثعمیہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ برا بندہ وہ ہے جو دوسرے پر جبر کرے اور زیادتی کرے اور سب سے بڑے جبار کو بھول جائے۔ بدترین بندہ وہ ہے جو تکبر کرے اترائے اور سب سے بڑے بلند تر کو بھول جائے بدترین بندہ وہ ہے جو بھول جائے کہ اس کے لئے انجام کار قبرستان میں جانا ہے اور قبر میں بوسیدہ ہونا ہے۔ بندہ بغاوت کرنے والا ہے سرکش ہے۔ اور معاد کو بھلانے والا ہے۔ بدترین بندہ وہ ہے جو دین کے بدلے میں دنیا کمائے اور بدترین بندہ وہ ہے جو دنیا کو شبہات کی نذر

(۸۱۷۸)...... (۲) فی (ن): عقبة

(۸۱۸۰)...... أخرجه ابن عساكر فی تاريخه عن النعمان بن بشير (الكنز ۱۴۳۹)

(۸۱۸۱)...... أخرجه الترمذی (۲۴۴۸) من طريق عبدالصمد بن عبدالوارث: به
وقال الترمذی هذا حديث غريب لانعرفه إلا من هذا الوجه وليس إسناده بالقوى.

کر دے بدتر بندہ وہ ہے جو لالچ کرنے والا ہو جس کو طمع آگے کھینچتا پھرے۔ بدتر بندہ وہ ہے جس کو اس کی خواہش گمراہ کر دے۔

اس کو ابو عیسیٰ ترمذی نے نقل کیا ہے محمد بن یحییٰ ازدی سے اس نے عبدالصمد سے۔

کہا ہے ہاشم نے وہ ابن سعد کوفی ہے اس نے اس میں زیادہ کیا ہے۔ برا بندہ وہ ہے۔

رغبت کرنے والا جس کو وہ ذلیل کر دے۔ اسناد کے قوی نہیں ہے اور ایک دوسری اسناد کے ساتھ بھی مروی وہ ضعیف ہے۔

۸۱۸۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عمرو بن سنان نے ان کو ابو یوسف محمد بن احمد صیدلانی نے "ح" ابو احمد نے کہا ہمیں خبر دی احمد بن حماد رقی نے ان کو عبدالرحمن بن خالد رقی نے دونوں کو یحییٰ ابن زیاد رقی نے ان کو طلحہ بن زید نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو شریح بن عبید نے اور کہا ابن سنان نے یزید بن شریح اس نے نعیم بن ہمار غطفانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں بدترین بندہ وہ ہے جو زبردستی کرے۔

حدیث کو ذکر کیا اس کو کم اور زیادہ کیا۔ اور کہا اس میں کہ بدترین بندہ وہ بندہ جس کی ایسی رغبت و چاہت ہو جو اس کو ذلیل کروائے۔

اہل جہنم کو جہنم میں پیپ پلایا جائے:

۸۱۸۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو عیسیٰ بن ابی عیسیٰ خیاط نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن عمر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا:

کہ دنیا میں تکبر کرنے والے اترانے والے قیامت کے دن حقیر ذروں کے مثل ہوں گے لوگوں کی صورت میں ہر گھٹیا اور ذلیل ان کے اوپر ہوگا اس کے بعد ان کے بارے میں حکم ہوگا جہنم کے ایک محل کی طرف جسے بوس کہا جائے گا اس میں وہ گھسیٹ کر ڈالے جائیں گے اور جہنمیوں کا دھواں اور پیپ پلائے جائیں گے یعنی اہل جہنم کا پسینہ۔

۸۱۸۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو ابو مصعب نے ان کو ان کے والد نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن متکبر لوگ ذروں کی شکل آئیں گے مردوں کی صورت میں جو ان کو چھپالے گی یا ان کے پاس ہر طرف سے ذلت آجائے گی وہ آگوں کی آگ میں چلائے جائیں گے جہنمیوں کی پیپ اور پسینے میں۔

۸۱۸۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو ابو الازھر نے ان کو ابو النعمان نے ان کو حماد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عطاء بن ابو مروان نے یہ کہ حضرت کعب نے کہا قیامت کے دن متکبر و مغرور لوگ پیدل چلا کر ذرات کی صورت میں جمع کئے جائیں گے جنہیں ہر طرف سے ذلت چھپائے ہوئے ہوگی۔

آگ کے صندوق:

۸۱۸۶:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو حماد بن سلمہ

(۸۱۸۲)۔۔۔۔ اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۱۳۲۹/۴)

(۸۱۸۳)۔۔۔۔ اخرجہ الترمذی (۲۴۹۲) من طریق عمرو بن شعیب۔ بہ

وقال حسن صحیح

نے ان کو ابان بن ابو عیاش نے ان کو عمارہ بن انس بن مالک نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک متکبرین قیامت کے دن آگ کے صندوقوں میں بند کر کے منتقل کیے جائیں گے۔

یہ روایت کی گئی ہے مرسل روایت کے ساتھ ابن مسعود سے۔

۸۱۸۷ ۔۔۔ جیسے ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا بے شک متکبر لوگ قیامت کے دن آگ کے تابوتوں میں بند کر کے آگ کے نچلے طبقے میں داخل کیے جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز زندگی:

۸۱۸۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن محمد نے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے تکبر اور غرور نہیں کیا جس نے اپنے خادم کے ساتھ کھایا اور بازاروں میں گدھے کی سواری کی اور بکری باندھی اور اس کو خود دوہا۔

۸۱۸۹ ۔۔۔ روایت کی قاسم عمری نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غرور سے بری وہ ہے اس کے لئے جو اون کا لباس پہنتا ہے فقرا مومنوں کے ساتھ ہم نشینی کرتا ہے اور گدھے پر سواری کرتا ہے۔ اونٹ باندھتا ہے۔ یا بکری کہا تھا ہمیں اس کی خبر دی ابو الحسن بن ابی علی سقا مقری نے ان کو محمد بن یزداد نے ان کو عمیر بن مرداس نے ان کو محمد بن بکیر حضرمی نے ان کو قاسم نے پس اس کو ذکر کیا ہے۔

۸۱۹۰ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابو الحسن محمد بن محمد کارزی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو مسلم بن اعور نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی مزاج پرسی کرتے تھے۔ جنازے میں جاتے تھے دعوت غلام کی بھی قبول کرتے تھے۔ سواری گدھے پر بھی کرتے تھے۔ پیچھے بیٹھ کر بھی خیبر والے دن گدھے پر تھے۔ قریظہ والے دن بھی گدھے پر ہی تھے جس کو نکیل ڈالی ہوئی تھی کھجور کی چھال کی رسی کے ساتھ اس کی پالان بھی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی۔

۸۱۹۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسلم بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کی سواری کرتے تھے اور غلام کی دعوت منظور کرتے تھے جنازے کے پیچھے چلتے تھے۔ بیمار کی مزاج پرسی کرتے تھے نبی کریم جنگ خیبر کے دن اور بنو نظیر کے دن ایسے گدھے پر سواری کر رہے تھے۔ جس پر کھجور کی چھال کا تنگ تھا اور اس کو نکیل ڈالی ہوئی تھی ایسی رسی سے جو چھال کی بنی ہوئی تھی۔

۸۱۹۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عیاش بن تمیم سکری نے ان کو یحییٰ بن ایوب زاہد نے ان کو ابو اسماعیل مودب نے ان کو مسلم اعور نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھتے تھے زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ بکری کو خود باندھتے تھے غلام کی دعوت قبول کرتے تھے۔

ابو اسماعیل نے کہا میں نے اسی کے بارے میں حدیث بیان کی اعمش کو مسلم سے تو انہوں نے کہا خبر دی بے شک وہ علم کی طلب کرتے تھے۔ پھر انہوں نے مجھ کو حدیث بیان کی مجاہد سے انہوں نے کہا البتہ ہوتا تھا ایک آدمی شہر کے کنارے سے آتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لے

کرتی ہیں ساتھ ساتھ پیدل والے کو سواری دینے کا بھی ارادہ کیا تھا تو کہ وہ عجمی بادشاہوں کی طرح نہ بن جائیں۔ اس کے بعد راوی نے وہ ذکر کیا جو لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ ان کے بارے میں بالآخر جو ان کے بارے میں باتیں بیان کرتے ہیں کہ وہ پیدل چلتے تھے ان کے غلام ان کے پیچھے سواریوں پر ہوتے تھے اور اس کے ذریعے ان پر لوگ عیب لگاتے ہیں۔

۸۱۹۸: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا اشعث بن سوار سے اس نے ابن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ مدائن میں داخل ہوئے اور گدھے پر سوار تھے اور انہوں نے اپنے دونوں پیر ایک طرف لٹکا رکھے تھے وہ پیچھے پہنے تھے حالانکہ وہ امیر تھے۔

۸۱۹۹: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو مسلم بن ابراہیم وراق نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو محمد بن قاسم نے وہ کہتے ہیں کہ گمان کیا عبداللہ بن حنظلہ بن راہب نے کہ انہوں نے عبداللہ بن سلام کو بازار میں دیکھا ان کے سر پر لکڑیوں کی گٹھڑی تھی میں نے ان سے پوچھا کیا اللہ نے آپ کے اوپر وسعت نہیں کر رکھی؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں لیکن میں نے چاہا کہ میں اس طرح کر کے اپنے غرور و تکبر کو مٹا دوں اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا۔

اہل خانہ کا بوجھ اٹھانا تکبر سے براءت کی علامت ہے:

۸۲۰۰: ہمیں خبر دی محمد بن ابی المعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر نے مجھے وہ مرد اچھا لگتا ہے جو اپنے گھر میں بچے کی مثل ہو جب اس سے کوئی ضرورت طلب کی جائے تو مرد والے کام کرے۔

۸۲۰۰: (مکرر ہے) کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی نے ان کو محمد بن حازم نے ان کو اعمش نے ان کو ثابت بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت اپنے گھر میں سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے اور اپنی مجلس میں قوم کے نزدیک۔

۸۲۰۱: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو بقیہ نے ان کو عمر بن موسیٰ نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنا سامان خود اٹھائے وہ کبر و غرور سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۸۲۰۲: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابوسنان ایسے تھے کہ وہ بازار سے کوئی چیز خریدتے تھے اور اس کو خود اٹھاتے تھے اگر کوئی آدمی ان سے کہتا کہ اے ابوسنان میں آپ کے ساتھ اٹھا لیتا ہوں تو وہ منع کر دیتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۸۲۰۳: کہا سفیان نے جو عرب کے شیخ تھے۔ ان کا خوبصورت باغ تھا سفیان نے کہا کہ میں نے ابوسفیان سے سنا تھا وہ کہتے تھے۔ میں نے آج بکریوں کا دودھ خود نکالا ہے اور اپنے گھر والوں کو پلایا ہے پانی کی مشکیں بھر کر لے کر آیا تھا کہ تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے۔

۸۲۰۴: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اعمش نے حنظلہ

(۸۱۹۹) ... (مسلم)

سے انہوں نے کہا کہ ربیع بن خثیم اپنا جھاڑو خود لگاتے تھے۔ ان سے کہا گیا تو فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں اس میں حصہ لوں۔

۸۲۰۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل بخاری نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے ان کو یزید بن رمان نے ان کو سالم بن عبد اللہ نے کہ وہ بازار خود جاتے تھے اپنے ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے۔

۸۲۰۶:...... وہ کہتے ہیں کہ سالم نے ایک شملہ خرید کیا اور اس کو مسجد میں لے آیا اور اسے عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز کی طرف پھینک دیا اس نے اسے تھوڑی دیر اپنے پاس رکھا پھر کہا کہ کیا ہم اس کو نہ بھیجیں جو اس کو آپ کے لئے اٹھا کر لے جائے۔ سالم نے کہا میں اس کو اٹھاؤں گا۔

۸۲۰۷:...... انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر بازار کی طرف گئے اور کچھ خرید اور سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے معاون تھے بازار سے خریداری کیا کرتے تھے اور اپنے زمانے کے افضل ترین لوگوں میں سے تھے۔ مالک سے کہا گیا کیا فاضل اور لائق فائق آدمی کو ناپسند کرتے ہیں کہ وہ بازار جائے خریداری کرے اپنی ضروریات کے مطابق پھر اپنے فضل کے ساتھ مدد کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے تحقیق تھے سالم یہ کام کرتے تھے اور مالک نے یہ آیت پڑھی۔ یأکل الطعام ویمشی فی الاسواق کھانا کھاتا ہے اور بازار میں چلتا ہے، کسی وجہ سے بازار میں جاتے ہیں مالک نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بازار میں چلتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ ناپسند کیا گیا۔ اور قاضی کے لئے درست ہے کہ وہ خود اس کی ذمہ داری بوجہ طرف داری کے خوف کے۔ کہ بسا اوقات اس کے لئے حق سے ہٹ جائے جب اس کے پاس ایسے بندے کا کیس آجائے جس نے اس کی ہمدردی یا طرف داری کی تھی عزت کے لئے۔

انسان کے لئے غرور و تکبر پسندیدہ نہیں:

۸۲۰۸:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع مکی نے مکہ میں ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن المرتفع نے ان کو ابن زبیر نے کہ وفی انفسکم افلا تبصرون کہ تمہارے اپنے اندر نشانیاں ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ فرمایا اس سے مراد پیشاب پاخانے کا راستہ (اور یہ نظام مراد ہے۔)

۸۲۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد ابو محمد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی پہنچی ہے کہ کہا گیا یا رسول اللہ کس قدر فلاں کو زیادہ مجبور کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے بعد موت نہیں ہے۔

۸۲۱۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو محمد بن منصور سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبد الوہاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا حالانکہ ابن زبیر نے اس پر زیادتی کی تھی۔ کہ جو انسان دو مرتبہ پیشاب کے راستے سے ہو کر گذرا ہو اور نکلا ہو اس کے لئے کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ فخر کرے۔

(۸۲۰۸)...... (۱) فی ن: الربیع

(۸۲۰۹)...... عزاہ العراقی فی مغنی الأسفار للمصنف

۸۲۱۱۔۔۔ کہا علی نے کہ ان میں سے بعض نے کہا کیا حال ہے اس کا جس کی ابتداء نطفہ پھینکا ہوا ہوا نتہاء مردار گندگی ہو اور وہ ان دونوں حالتوں کے درمیان گھرا ہوا ہو کہ وہ فخر کرے۔

۸۲۱۲۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد بن عبدالواحد نے ان کو خبر دی ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو خبر دی ہے ابوالعباس احمد بن یحییٰ بن کبیر نے ان کو ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں تکبر و غرور کے اندر سارے عیب موجود ہیں۔

۸۲۱۳۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عباس ضبی نے ان کو محمد بن ابوعلی نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے ان کو بیان نے وہ کہتے ہیں ابن مبارک نے فرمایا۔ عقل مندوں کے کلام میں وہ کیا چیز ہے جس کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا؟ فرمایا کہ وہ تکبر ہے۔ اور کہا گیا کہ وہ کیا چیز ہے جسے کوئی ابھی ناپسند نہیں کرتا؟ فرمایا کہ وہ عاجزی ہے۔

پانچ قبیح خصلتیں:

۸۲۱۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو مبارک بن سوید نے ان کو زید کوفی نے ایک آدمی سے اہل علم میں سے کہ کہا جاتا تھا کہ پانچ صفات ہیں جو جس میں ہو اس میں قبیح ترین صفات ہوتی ہیں بادشاہ میں تیزی۔ صاحب حسب نسب کے اندر تکبر۔ غنی آدمی کے اندر بخل۔ حرص عالم کی اندر۔ بدکاری بوڑھے کے اندر اور تین صفات ایسی ہیں جو سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں جس میں ہوں امانت داری غیر ذلت میں، سخاوت غیر ثواب میں مشقت، اٹھانا غیر دنیا کے لئے۔

۸۲۱۵۔۔۔ ہمیں خبر دی امام ابوالفتح عمری نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جہضم نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن حسن مقری نے ان کو یوسف بن حسین نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں چار صفات میں ان کے لئے ثمرہ ہے اور انجام سے جلد بازی۔ خود پسندی۔ چپک کر سوال کرنا۔ حرص و تیزی۔

جلد بازی کا ثمرہ و انجام ندامت ہے۔ خود پسندی کا انجام بغض و ناپسندیدہ ہوتا ہے۔ چپک کر مانگنے کا انجام حیرانگی ہے اور لالچ و حرص کا انجام بھوکا رہنا ہے۔

۸۲۱۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو منصور بن محمد بن ابراہیم نے ان کو علی بن محمد بن نصرویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں نہیں میرے ساتھ بیٹھا کوئی متکبر کبھی مگر اس کی بیماری مجھے بھی لگ گئی کیونکہ وہ تکبر کرتا ہے جب وہ تکبر کرتا ہے تو مجھے غصہ آتا ہے جب مجھے غصہ آتا ہے تو غصہ مجھے تکبر تک پہنچا دیتا ہے لہٰذا اس کی بیماری مجھے بھی لگ گئی ہے۔

۸۲۱۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعد سعید بن محمد بن احمد شعیثی نے ان کو ابواحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن والہ (بحر فارس) نے ان کو احمد بن اسحاق بن زبری) نے ان کو سعید بن داؤد نے ان کو ابن عیینہ نے وہ فرماتے ہیں جس شخص کا گناہ شہوت میں یعنی نفسانی خواہش میں ہو میں اس میں تو قبول ہونے کی امید کرتا ہوں۔ بے شک آدم علیہ السلام نے نافرمانی کی تھی طبعی انتہا اور خواہش کے حوالے سے جو کہ ان کے لئے بخش دی گئی۔ اور

(۸۲۱۱)۔۔۔ (۱) فی أ: وغاية لقذرة

(۸۲۱۳)۔۔۔ (۲) فی ن: (بیان)

(۸۲۱۷)۔۔۔ (۱) فی ن: بحر فارس (۲)۔۔۔ فی ن: دعوک

أخرجه أبو نعيم فی الحلية (۷/۲۷۴) من طريق سعيد به

کا فائدہ تو اسی میں ہے۔

۸۲۲۳ . . . ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو علی ثقفی سے وہ کہتے ہیں۔ قاریوں کے اعمال کے عنوان و نشان ان کا اپنے آپ کو بڑا سمجھنا ہے اور نیک خصلت لوگوں کا نشان ان کا اپنے آپ کو حقیر سمجھنا ہے۔

۸۲۲۴ . . . ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو احمد بن ہارون بن آدم نے ان کو خلف بن تمیم نے انہوں نے سنا ابراہیم بن ادہم سے وہ کہتے ہیں کسی آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے مقام اور مرتبے سے نیچے گرائے اور یہ بھی کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اپنے مقام سے اونچا اٹھائے۔

۸۲۲۵ . . . ہمیں خبر دی ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عثمان بن احمد ... نے ان کو عبدالعزیز بن معاویہ نے ان کو بشر بن وضاح نے ان کو ... ابو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں جب ابو عبداللہ مرحمی کا انتقال ہو گیا تو میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ تم میرے اوپر نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھی میں نے ان کے آگے اپنی عذر پیش کی جو وہ عذر پیش کرتے ہیں معاملات وغیرہ کا انہوں نے کہا بہرحال بے شک تم اگر مجھ پر نماز پڑھ لیتے تو تمہیں فائدہ پہنچتا۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تم نے کون سی چیز کو افضل پایا؟

اس نے اپنے ہاتھ کے ساتھ زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تواضع، تواضع۔

کمال سعادت کے لئے سات خصلتیں:

۸۲۲۶: . . . ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو القاسم عاصم بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں۔ آدمی کی کمال سعادت میں سے ہیں سات خصلتیں۔ توحید کا خالص ہونا اخروی امور پر عمل جلدی کرنا اخلاق حسن خلق، دل کا سخاوت مند ہونا۔ پاکیزہ ولادت تواضع و عاجزی کا پایا ہونا۔

۸۲۲۷ . . . . . میں نے ابو عبدالرحمن سلمی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمرو سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو سعید خیری سے وہ کہتے ہیں کہ اولیاء کی علامتیں تین ہیں۔ رفعت و بلندی حاصل ہونے کے باوجود عاجزی کرنا۔ اسباب دنیا پر قدرت کے باوجود ترک دنیا کرنا۔ طاقت و قدرت رکھنے کے باوجود انصاف کرنا۔ اسی کلام کو ہم نے روایت کیا ہے عبدالملک بن مروان سے کہ ان سے کہا گیا تھا کہ سب لوگوں سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ جو شخص بلند مقام ہونے کے باوجود عاجزی کرے۔ اور دنیا پر قدرت کے باوجود جو ترک دنیا کرے اور طاقت و قوت رکھنے کے باوجود انصاف کرے۔

۸۲۲۸ . . . ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن حسن کاتب نے بغداد میں ان کو محمد بن حسین ابن حبیب نے ان کو محمد بن حسن بن عبید نے ان کو محمد بن قاسم بن خلاد نے ان کو محمد بن حرب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالملک سے پوچھا گیا۔ پھر اس نے مذکورہ قول ذکر کیا

عاجزی کی راہ:

۸۲۲۹: . . . ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون بن ابراہیم سے اور ان سے ایک آدمی نے سوال کیا جو شخص عاجزی کرنے کا ارادہ کرے اس کا طرف راستہ کیسے ہے؟ انہوں نے کہا کہ

(۸۲۲۵) [illegible]

میں جو کچھ آپ سے کہوں اس کو تم اچھی طرح سمجھو اللہ تم پر رحم کرے جو شخص عاجزی کرنے کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو اللہ کی عظمت کی طرف متوجہ کرے بے شک پگھل جائے گا اور چھوٹا ہو جائے گا اور جو شخص اللہ کی بادشاہی کی طرف نظر کرے گا اس کی اپنی بادشاہی ختم ہو جائے گی کیونکہ تمام نفوس اس کی ہیبت کے آگے حقیر ہیں اور سب سے زیادہ شرف والی عاجزی یہ ہے کہ بندہ اپنے نفس کی طرف نہ دیکھے سوائے اللہ کے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب کہ جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے گا اللہ اس کو بلندی کردے گا کہتے ہیں۔ کہ جو شخص غربت و فقر کے ساتھ اللہ کی طرف عاجزی و ذلت کا اظہار کرتا ہے اللہ اس کو بلند کر دیتے ہیں یعنی سب سے منقطع ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے۔

۸۲۳۰ــــ اسی اسناد کے ساتھ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے تین چیزیں تواضع کی علامات میں سے ہیں اپنے نفس کو چھوٹا سمجھنا۔ اپنا عیب پہچاننے کی وجہ سے۔ لوگوں کو بڑا سمجھنا ان کے احترام کی وجہ سے حق اور نصیحت کو قبول کرنا ہر ایک سے۔

۸۲۳۱ــــ ہمیں خبر دی ابوسعد سعید بن محمد بن احمد شعیثی نے ان کو ابوعلی حسین بن احمد بن موسیٰ نے ان کو ابواحمد محمد بن سلیمان نے ان کو ابوجعفر محمد بن ہارون نے ان کو ابوصالح فراء نے انہوں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ تواضع اور عاجزی میں سے ہے کہ تم اپنے نفس کو قناعت کرو اور اس کے نزدیک جو دنیاوی نعمت میں تم سے کمزور ہو یہاں تک کہ تم جان لو کہ تمہیں کوئی فوقیت نہیں ہے اس پر تیری دنیا کے لئے اور یہ کہ اونچا دیکھا تو اپنے آپ کو اس کے نزدیک جو دنیا میں تم سے اوپر ہو یہاں تک کہ تو جان لے اس کو کہ اس کی دنیا کو تم پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ یہ ابو یوسف کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

دولت مندوں پر بڑائی:

۸۲۳۲ــــ ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو حدیث بیان کی گئی ہے اعمش سے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں جو شخص دولت مند کے لئے عاجزی کرے اس کو بہت بڑا سمجھتے ہوئے اپنے کو نفس نیچا کردے دولت مند کی تعظیم کرنے کے لئے اور اس کی طرف طمع و لالچ کرنے کے لئے اس کی مروت کی دو تہائی چلی جاتی ہیں اور آدھا دین چلا جاتا ہے۔

۸۲۳۳ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن یزداد رازی نے بخارا میں ان کو حسن بن حبیب دمشقی نے ان کو عبداللہ بن عبدالحمید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا بشر بن حارث نے میں نے اس فقیر سے بڑا تلاوت کرنے والا نہیں دیکھا جو غنی کے آگے بیٹھا ہو اور اس غنی سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا جو ایک فقیر کے پاس بیٹھا ہو۔

۸۲۳۴ــــ ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین آجری نے مکہ میں ان کو ابوالفضل بن یوسف شکلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فتح بن حرف سے وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا علی بن ابی طالب کو خواب کے اندر میں نے اس سے سنا وہ فرماتے تھے کہ تواضع فقیر کو غنی پر بلند کر دیتی ہے اور اس سے زیادہ خوبصورت غنی کی تواضع فقیر کے لئے۔

۸۲۳۵ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد وراق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فتح بن حرف سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن جراح سے وہ کہتے ہیں کہ ابن مبارک سے پوچھا گیا تھا تواضع کے

(۸۲۳۱) ــــ (۱) فی ن: (الحق)

(۸۲۳۲) ــــ (۲) فی ن: (السلمی)

ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن ابوالموالی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابوسعید نے اپنی قوم میں حاضری کا اعلان کر دیا کہ پہنچو یہاں تک کہ وہ حضری تے اپنی ٹولیاں اور مجالس بنالیں۔ پھر جب وہ آگئے تو ایک آدمی اپنی مجلس سے ان کے لئے کھڑا ہو گیا اور ابوسعید نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے بہترین مجلس وہ ہے جس میں زیادہ وزیادہ گنجائش ہو اس کے بعد علیحدہ ہو ایک کونے میں جا بیٹھے۔

مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے:

٨٢٣٢ ... ہمیں خبر دی ابو منصور ظفر بن محمد بن احمد بن محمد علوی نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو عزرہ نے ان کو محمد بن اصبہانی نے ان کو شریک نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ تھے ہم لوگ جب ہم نبی کریم کے پاس آتے تھے ہم میں سے ہر آدمی وہیں بیٹھ جاتا تھا جہاں اس کو جگہ ملتی تھی۔

٨٢٣٣ ... اور ذکر کیا گیا ہے مصعب بن شیبہ سے یحییٰ ابو عثمان بن طلحہ سے اس نے اس کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کسی مجلس میں پہنچے اگر اس کے لئے گنجائش کی جائے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ اس کو کسی جگہ تلاش کرنی چاہیے جہاں گنجائش ہو وہاں جا کر بیٹھے۔

وہ اس میں جو مجھے خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے بطور اجازت کے یہ کہ عبداللہ عکبری نے ان کو خبر دی ابوالقاسم بغوی نے ان کو خبر دی او بن نے ان کو ابن حمید نے ان کو عبداللہ بن زرارہ نے مصعب بن شیبہ سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

٨٢٣٤ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن جعفر مزکی سے انہوں نے سنا عبداللہ بن طاہر ادیب سے اس نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے اس نے عیینہ بن عمشی سے اور ادیب کے استاد سے امیر عبداللہ بن طاہر کی کنیت ابوالعباس تھی وہ کہتے تھے نہیں صدارت کرتا مگر وہی جو فائق ہو یا فائق ہو۔ جو بڑا ہو یا احمق ہو۔

٨٢٣٥ ... میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے اس نے محمد بن حسن بن خالد بغوی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن صالح سے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو محمد بن جعفر نے وہ کہتے ہیں حضرت فضیل بن عیاض سے پوچھا گیا تو اضع کے بارے میں انہوں نے کہا حق کے لئے عاجزی کرے اور اس کے مطیع ہو جائے اور اس کو قبول کرے ہر انسان شخص سے جس سے بھی سنے۔

٨٢٣٦ ... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو ابو اسحاق نے اس کو سعید بن وہب نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں بے شک بڑے گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے کہے اللہ سے ڈرو وہ کہے تو اپنی ذات کو دیکھ کہتا ہے۔

٨٢٣٧ ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مالک بن مغول سے کہا اللہ سے ڈرو اس نے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا۔

زاہد وہ ہے جو دوسروں کو افضل سمجھتے ہیں:

٨٢٣٨ ... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون

(٨٢٣٤) (١) في ن: المطول

(٨٢٣٦) (١) في ن: (موهب) وهو خطأ

نے ان کو صالح مری نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن حسن بصری کے ساتھ تواضع کے بارے میں مذاکرہ کر رہا تھا۔ فرمایا کہ ہماری طرف شیخ متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو تواضع کیا ہے؟ یہ کہ تم اپنے گھر سے جب نکلو اور کسی بھی مسلمان سے ملو تو یہ سوچو کہ تم سے افضل ہے۔

۸۲۴۹...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو حسن بن علی نے انہوں نے حدیث بیان کی زید بن حباب کو ان کو معاویہ بن عبدالکریم نے کہتے ہیں کہ حسن بصری کے آگے زہد کا یعنی تارک دنیا ہونے کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ زاہدوں میں سے بعض کا زہد لباس ہوتا ہے بعض کا کھانے پینے میں بعض کا فلاں فلاں چیزوں میں۔ حسن نے فرمایا تم لوگ کسی شئی میں نہیں ہو زاہد وہ ہوتا ہے جب وہ کسی کو بھی دیکھتا ہے کہتا ہے یہ مجھ سے افضل ہے۔

۸۲۵۰...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو منصور بن عامر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا وہیب بن خالد سے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا ایوب سے وہ کہتے ہیں جب صلحاء کا ذکر آتا ہے تو میں ان سے علیحدہ ہوتا ہوں (یعنی میں ان میں سے نہیں ہوں۔)

۸۲۵۱...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن عمر ضبی نے ان کو محمد بن حسن اسدی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مالک بن دینار نے کہا جب صالحین کا ذکر آئے تو مجھے شمار کر ان میں۔

اہل عرفات کی فضیلت:

۸۲۵۲...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو ابوسلمہ یحییٰ بن خلف نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا بکر بن عبداللہ مزنی نے اگر کوئی آدمی کہے کہ میں نے اہل عرفات کو دیکھا تو میں نے گمان کیا کہ بیشک ان کو بخش دیا گیا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں ان میں نہ ہوں گا۔

۸۲۵۳...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عبداللہ بن بکر نے وہ کہتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ عرفہ سے واپس لوٹا۔ ہم کہتے ہیں میرے والد نے کہا اے بیٹے اگر میں ان لوگوں میں نہ ہوتا تو مجھے امید ہے ان لوگوں کی مغفرت ہو جاتی۔

۸۲۵۴...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن اسحاق صواف نے ان کو علی بن حکم نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ابوسفیان سے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک آدمی آرہا تھا لوگوں نے جب اس کو دیکھا تو اس کی تعریف کرنے لگے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ میں اس کے چہرے پر آگ میں جھلسنے کا نشان دیکھ رہا ہوں۔ جب آیا اور آکر بیٹھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ آئے ہیں اور آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ سب لوگوں سے افضل ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں۔

۸۲۵۵...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو ہارون بن سوار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعیب بن حرب سے وہ کہتے ہیں ایک بار طواف کر رہا تھا اچانک ایک آدمی نے مجھے کہنی ماری میں نے مڑ کر دیکھا تو میرے

(۸۲۴۹)...... (۱) فی ن: (یزید) وهو خطا

(۸۲۵۰)...... (۱) فی ن: (سعید)

(۸۲۵۱)...... (۱) فی ن: (جانب بی وانصف)

برابر میں حضرت فضیل بن عیاض طواف کررہے تھے بولے اے ابوصالح میں نے کہا لبیک اے ابوعلی انہوں نے کہا تم یہ گمان کرتے ہو کہ اس موسم حج میں یہاں پر مجھ سے اور تم سے کوئی بدتر انسان حاضر اور موجود ہے تو تم نے برا گمان کیا ہے۔ (اللہ اکبر تواضع اور عاجزی کی انتہاء ہے کہ دونوں بزرگ وہاں پر حاضر ہونے والوں میں سے خود کو برا کہہ رہے ہیں۔)

۸۲۵۶ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے مجھے حدیث بیان کی ہے جنید بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بشر سے وہ کہہ رہے تھے میں نہیں سمجھتا کہ مجھے کسی ایک آدمی پر فضیلت و برتری حاصل ہو۔ اس سے کہا گیا کہ کیا ان ٹکڑوں پر بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں میں اپنے آپ کو ان ٹکڑوں سے بھی افضل نہیں سمجھتا ہوں۔

۸۲۵۷ ...... اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے بار بار یہ بات میں نہیں جانتا ہوں کہ ایک وقدرت ہو سکے اس بات پر کہ میں کہوں کہ میں عاقبت اور انجام کے اعتبار سے اس سے بہتر ہوں (یا میرا خاتمہ فلاں سے اچھا ہوگا۔)

۸۲۵۸ ...... ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوعمر غلام ثعلب نے ان کو سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہا محمد بن مثنی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض نے حضرت سفیان بن عیینہ سے کہا کہ اگر تم یہ خیال کرو کہ کوئی ایک بھی اس مسجد میں (ایسا ہے جس سے تم افضل ہو) تو تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

۸۲۵۹ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہہ رہے تھے کہ فضیل نے سفیان بن عیینہ سے کہا اگر تم یہ پسند کرتے ہو کہ لوگ تیری مثل ہو جائیں تو تم نے نصیحت ادا نہیں کی اپنے رب کے لئے حالانکہ درست ہو گا جب کہ تو یہ پسند کرے کہ لوگ تجھ سے بہتر ہوں۔

۸۲۶۰ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عباس خطیب نے مرو میں ان کو محمد بن دلان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے کہ تکبر کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کہ تم لوگوں کو حقیر سمجھو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا کہ عجب اور خود پسندی کیا ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے کہ تو یہ خیال کرے کہ تیرے پاس وہ چیز ہے جو تیرے ماسوا کے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں خود پسندی سے زیادہ بدتر شئی کوئی دوسری نہیں جانتا نمازیوں کے اندر۔

سرداری کا زبان سے اقرار کرنا:

۸۲۶۱ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو مالک بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا ایک آدمی سے کہ تیری قوم کا سردار کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر تو واقعی ایسا ہے تو اپنی زبان سے یہ بات نہ کہہ۔

۸۲۶۲ ...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ابن وہب نے اس کو خبر دی مالک سے وہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے کہا ایک آدمی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا آپ نے پوچھا کہ تیری قوم کا سردار کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ عمر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ اگر تم سردار ہوتے تو تم خود نہ کہتے۔

۸۲۶۳ ...... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن محمد بن یعقوب حجاجی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن موسیٰ بن

(۸۲۵۵) ...... (۱) فی أ: (أحمد بن مسروق)

(۸۲۶۰) ...... (۲) فی ن: (الترک)

(۸۲۶۳) ...... (۱) فی ن: (الحجاجی)

نعمان سے مصر میں وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یونس بن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے سنا شافعی سے وہ کہتے تھے کہ تواضع نیک اخلاق میں سے ہے اور تکبر برے اخلاق میں سے ملعون اخلاق میں سے ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شافعی کہتے تھے۔ لوگوں میں بلند مرتبے والا وہ ہے جو اپنے آپ کو مرتبے والا نہ سمجھے اور لوگوں میں سے فضیلت و بزرگ والا وہ ہے جو اپنے فضل و بزرگی کو نہ دیکھے۔

۸۲۶۴:ــــ ہمیں شعر سنائے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو جعفر بن محمد مراغی نے ان کو منصور فقیہ نے اپنے کلام سے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تنہا بھی عیش و عشرت کی زندگی گذار لیتا ہے حالانکہ وہ اجنبی نہیں ہے سرداری کے اوقات سے پہلے کون تجھ سے سرداری میں جھگڑا کرے گا۔

۸۲۶۵:ــــ شیخ امام ابو الطیب کہتے تھے جو شخص اپنے وقت سے پہلے سردار بن جائے وہ اپنی توہین و تذلیل کے در پے ہوتا ہے۔

۸۲۶۶:ــــ ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن احمد جرجانی سے انہوں نے محمد بن عمران سمسار سے اس نے سنا عبداللہ بن ایوب مخرمی سے وہ کہتے ہیں کہ شعیب بن حرب نے کہا جو شخص خوش ہو کر گناہ ہو اللہ تعالیٰ بھی اس کو سردار بنا دیتے ہیں۔

فصل:...... غصہ کو چھوڑنا، غصہ کو پی جانا

قدرت کے باوجود درگذر کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

والکاظمین الغیظ و العافین عن الناس و اللہ یحب المحسنین

۸۲۶۷:ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو حمید نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا" ح"۔

۸۲۶۸:ــــ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو محمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے ان کو شعیب نے زہری سے ان کو خبر دی ہے حمید بن عبدالرحمن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم سے وہ کہتے ہیں سخت آدمی وہ نہیں ہو جو کسی کو پچھاڑ دے اور گرا دے۔ لوگوں نے پوچھا کہ پھر مضبوط آدمی کون ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قدرت رکھے اپنے نفس کا مالک رہے۔ دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس نے ابو الیمان سے اور محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔ اور اس کو بھی نقل کیا ہے محمد بن ولید زبیری کی حدیث سے اس نے زہری سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے۔ یونس بن یزید ایلی نے زہری سے اس نے حمید سے۔

۸۲۶۹:ــــ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن علوی نے ان کو حسن بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو حامد بن محمود مقری سے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی سے وہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ ذکر کرتے ہیں زہری سے۔

۸۲۷۰:ــــ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر زہری سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضبوطی اور سختی گرا دینے سے نہیں ہے بلکہ سخت اور مضبوط وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قدرت رکھے۔

۸۲۷۱:ــــ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عمرو حرشی نے اور موسیٰ بن محمد ذہلی نے دونوں نے کہا کہ ان

(۸۲۶۶)ــــ (۲) فی ن: (عمران)

(۸۲۷۰)ــــ اخرجه المصنف من طریق مالک (۹۰۶/۲)

کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک پر اس نے اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ مثل برابر۔

۸۲۷۲ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے وہ عباس بن فضل سے ان کو عبدالاعلیٰ نے وہ ابن حماد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک بن انس پر اس نے اس کو ذکر کیا ہے مثل اس کی اسناد کے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

یحییٰ بن یحییٰ سے اور عبدالاعلیٰ بن حماد سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابو اویس مدنی نے زہری سے اس نے ابن مسیب سے۔

طاقت وقوت والے کون ہیں؟

۸۲۷۳ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو ابو بدر نے ان کو حدیث بیان کی ہے سلیمان بن مہران نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ آپس میں کس کو گرا دینے والا پچھاڑنے والا کس چیز کو سمجھتے ہو؟ کہتا ہے کہ ہم لوگوں نے کہا کہ جس کو مرد نہ گرا سکیں شکست نہ دے سکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ شخص جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے اور تم لوگ اپنے اندر رقوب کس کو کہتے ہیں؟ کہتا ہے کہ ہم لوگوں نے کہا کہ جس کا بیٹا نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ شخص جو اپنے بیٹے سے کوئی خلا اقدام نہ کروائے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے سلیمان بن عمر کی روایت سے۔

۸۲۷۴ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عجلان نے اس کو مرفوع کیا ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا جو کہ ایک پتھر کو ربع کر رہے تھے یا اس کو اٹھا کر اونچا کر رہے تھے۔ اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ یہ سخت پتھر ہے۔ اس نے کہا کہ کیا میں تم میں سے سخت کے بارے میں بتلاؤں؟ جو غصے کے وقت اپنے نفس کو ہلاک کر دے۔ ابو عبیدہ نے کہا ربع کرنے کا مطلب ہے کہ ہاتھ کے ساتھ پتھر کو سنبھالے اور گھمائے جس سے آدمی کی شدت وسختی ومضبوطی معلوم ہو سکے۔

۸۲۷۵ کہا ابو عبید نے اور اسی سے ہے حدیث ابن عباس جسے ابن مبارک روایت کرتے ہیں معمر سے وہ ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس سے کہ ایک قوم کے ساتھ گذرے جو کہ پتھر کو تیز کر رہے تھے اور یوں بھی مروی ہے کہ پتھر کو رگڑ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے لئے عمل کرنے والے ان سے زیادہ قوی ہیں اور مضبوط ہیں۔ یہ سب بلند سے ہے اور اونچا کرنے سے۔

۸۲۷۶ کہا ابو عبید نے اور ان کو خبر دی ابو النضر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو بکیر بن عبداللہ اشج نے ان کو عامر بن سعد نے یہ کہ نبی کریم کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جو کہ پتھر رو گیل موسل تیز کر رہے تھے اور رگڑ کر صاف کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا تم شدت سے ڈرتے ہو پتھر اٹھانے میں بے سوائے اس کے نہیں کہ شدت یہ کہ آدمی غصے سے بھر جائے اس کے بعد اس پر غالب رہے۔

غصہ کرنے کی ممانعت:

۸۲۷۷ ہمیں ابو عبداللہ حافظ نے خبر دی ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق حربی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو ابو حصین نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا آپ مجھے حکم فرمائیں مگر زیادہ نہ ہو تاکہ میں سمجھ لوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ مت کیا کر پھر اسی جملہ کو

(۸۲۷۷)۔۔۔ أخرجه البخاري (۸/۳۵)

بار بار دہرایا کہ غصہ نہ کر۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یوسف سے اس نے ابوبکر بن عیاش سے۔

۸۲۷۸:ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ بن حاتم نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی مجھے ایسا عمل بتایئے کہ میں کروں تو جنت میں چلا جاؤں مگر مجھ پر کوئی زیادہ حکم بھی نہ فرمانا؟ آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کر۔ دوسرا آدمی آپ کے پاس آیا اس نے کہا اللہ کے نبی مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ میں اسے کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ تو آپ نے فرمایا تم محسن اور نیکوکار ہو جاؤ اس نے عرض کی میں کیسے جانوں کہ میں محسن ہوں؟ فرمایا کہ تم اپنے پڑوسیوں سے معلوم کرو اگر وہ کہیں کہ تم محسن ہو تو پھر تم محسن ہو اور وہ کہیں کہ تم برائی کرنے والے ہو تو پھر تم برائی کرنے والے ہو اس کو روایت کیا عبدالواحد بن زیاد نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوسعید خدری سے غصے کے بارے میں اور اس کو ابومعاویہ نے اور شیبان نے روایت کیا ہے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ یا ابوسعید سے شک کے ساتھ۔ اور روایت ابوحصین اس کو روایت کرتے ہیں شک کے لئے اور اس کا شاہد حسین بن واقد کی روایت بن واقد کے لئے ہے صحت کے ساتھ۔

۸۲۷۹:ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن اور ابوسعید بن ابی عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سلیمان بن داؤد ہاشمی نے ان کو عبدالرحمن بن ابوالزناد نے ان کو عروہ نے احنف بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے چچازاد نے جاریہ بن قدامہ سے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات کہیے اور تھوڑی بات کہیے تاکہ میری سمجھ میں آ جائے آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرے میں نے ان سے بار بار یہی بات کی ہر بار وہ یہی فرماتے رہے غصہ نہ کر یہی محفوظ ہے اور اس کو روایت کیا ہے عباس دوری وغیرہ نے داؤد بن عمرو ضبی سے اس نے ابوالزناد سے اس نے ان کے والد سے اس نے عروہ سے اس نے ابن عمر وہ سے کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ۔

۸۲۸۰:ـــ ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر اور ابوسعید نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس نے اس نے ذکر کیا اور یہ وہم ظاہر ہے اس سے جس نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اس نے احنف بن قیس سے اس نے اپنے چچا سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی بات مختصر بتایئے تاکہ اس کو یاد کر لوں آپ نے فرمایا غصہ نہ کر وہ یہ بات آپ اس کے لئے بار بار دہرایا اور حضور ہر بار اس کو یہی جواب دیتے رہے کہ غصہ نہ کر۔

۸۲۸۰:ـــ مکرر ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے پھر انہوں نے اسے ذکر کیا۔

۸۲۸۱:ـــ ہمیں خبر دی علی احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو کامل نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو دراج نے ان کو عبدالرحمن بن جبیر نے ان کو عبدالرحمن بن عمرو بن العاص نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مجھے اللہ کے غضب سے کیا چیز دور کرے گی؟ آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کر۔

(۸۲۷۸) ـــ (۱) فی أ: (الحسن بن علی بن) وھو خطأ

(۸۲۷۹) ـــ (۱) فی الأصل: (السير) وھو خطأ

عبدالعزیز نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو لیث نے ان کو طاؤس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسروں کو علم دو۔ اور آسانی پیدا کرو اور مشکل پیدا نہ کرو تین بار کہا جب غصہ آجائے تو چپ ہو جاؤ جب غصہ آجائے چپ ہو جاؤ۔ دو بار فرمایا۔

۸۲۸۸ ...... اس مذکورہ مفہوم کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے حاتم بن اسماعیل نے عبداللہ بن ہارون بجلی کوفی سے اس نے لیث بن ابی سلیم سے۔

۸۲۸۹ ...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بکیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابو نضرہ نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ نے خطبہ دیا سورج کی دو مقداروں تک یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا اور ہمیں آپ نے قیامت تک ہونے والی باتوں کی خبر دی اور اللہ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد کہا اما بعد بے شک دنیا تر و تازہ ہے اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں میرے بعد بھی رکھے گا اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو خبردار تم دنیا سے بچو تم عورتوں سے بچو۔ خبردار اولاد آدم مختلف طبقات پر پیدا کئے گئے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو مومن پیدا ہوں گے اور مومن ہی زندہ رہیں گے۔ اور مومن ہی مریں گے۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو کافر ہی کافر ہی زندہ رہیں گے اور کافر ہی مریں گے۔ بعض وہ ہیں جو مومن پیدا ہوں گے مومن ہی رہیں گے اور کافر مریں گے بعض وہ ہوں گے جو کافر پیدا ہوں گے کافر زندہ رہیں گے اور مومن مریں گے خبردار وہ ایک انگارہ ہے جو اولاد آدم کے پیٹ میں سلگتا ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں اس کی آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں، جب تم میں سے کوئی آدمی یہ کیفیت پائے تو اسے چاہئے کہ وہ زمین سے لگ جائے۔ خبردار بہترین آدمی وہ ہے جس کو غصہ دیر سے آئے مہربانی جلدی آئے۔ اور برا آدمی وہ ہے جس کو شفقت دیر سے آئے اور غصہ جلدی آئے۔ جب کسی آدمی کو جلدی غصہ آئے اور جلدی مہربان ہو جائے وہ تو بہتر ہے اور جس کو غصہ دیر سے آئے اور دیر سے اترے وہ بھی برا ہے۔ خبردار تاجروں میں سے بہتر وہ ہے جس کا فیصلہ اچھا ہو اور طلب بھی اچھی ہو اور بدتر تاجر وہ ہیں جن کا فیصلہ برا ہو اور طلب بھی بری ہو۔ جب کسی میں حسن قضا اور بری طلب ہو وہ اس کا عیب ہے۔ اور جب کسی آدمی میں برا فیصلہ اور حسن طلب ہے وہ بہتر ہے خبردار لوگوں کا ڈر خوف کسی کو حق بات کہنے سے نہ روکے جب وہ اس کو جانتا ہو۔

خبردار ہر دھوکہ کرنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے دھوکے کے بقدر ایک جھنڈا نصب ہوگا۔ خبردار بے شک سب سے بڑا دھوکہ امیر عام کے ساتھ دھوکہ ہے۔ خبردار افضل جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہے۔ قیامت کے لئے۔ خبردار دنیا سے جو وقت باقی رہ گیا ہے اس کی مثال ایسے ہے۔

جیسے آج تمہارے اس دن کا حصہ باقی رہ گیا ہے اس کے وقت کے مقابلے میں گذر چکا ہے۔

۸۲۹۰ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس نے حسن نے حسن سے سنا تھا۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابو عمر احمد بن مبارک مستملی نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حسین بن ولید قرشی نے ان کو عوف نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک غصہ ایک انگارہ ہوتا ہے ابن آدم کے دل میں کیا تم اس کی گردن کی رگیں پھولی ہوئی اور آنکھیں سرخ شدہ نہیں دیکھتے جو شخص اس کیفیت میں سے کچھ محسوس کرے

اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔

اور معمر کی روایت میں ہے کہ ابن آدم کے دل میں سلگتا ہے فرمایا کہ تم دیکھتے نہیں اس کی دونوں آنکھیں سرخ ہوتی ہیں جب تم میں سے کوئی اس کیفیت کو پالے۔ پھر حدیث کو اس نے مکمل ذکر کیا۔

فرمایا کہ اس کو چاہیے کہ کسی جگہ ٹیک اور سہارا لگا لے۔ لیٹنے کی جگہ یہ ہے۔ اسی طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

۸۲۹۱: ـــ ہمیں خبر دی استاد ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن رزمویہ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن غالب نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن خالد صنعانی نے ان کو ابو وائل مری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عروہ بن محمد بن عطیہ کے پاس تھے انہوں نے اس کو کسی چیز میں ناراض کر دیا تھا۔ وہ اندر گئے وضو کر کے باہر آئے اور کہنے لگے مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی تھی میرے دادا عطیہ سعدی سے کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ کہ غضب (غصہ) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے بنایا گیا ہے اور آگ پانی کے ساتھ بجھتی ہے جب تم میں سے کوئی آدمی غصہ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے۔

اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے بکر بن خلف سے اس نے ابراہیم بن خالد سے اسی مفہوم میں۔

۸۲۹۲: ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور بے شک شیطان دو مرتبہ ابن آدم کے دل میں پھونکا مارتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کیسے اس کی رگیں پھول جاتی ہیں اور اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ یہ سند منقطع ہے۔

چند چیزیں شیطان کے اثرات سے ہوتی ہیں:

۸۲۹۳: ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین چیزیں شیطان کے اثر سے ہوتی ہیں۔ شدید غصہ، شدید جمائیاں، شدید چھینکیں، شدید قے، شدید نکسیر، کانا پھوسی کرنا اور ذکر کے وقت نیند آنا۔

۸۲۹۴: ـــ ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد عبد الملک بن محمد واعظ نے اور ان کو ابو حازم حافظ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن خلیل نے ان کو ہشام بن عمار دمشقی نے ان کو مخیس بن تمیم نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک غصہ ایمان کو ایسے خراب کر دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔

ابو حازم نے کہا اس کے ساتھ ہشام بن عمار مخیس بن تمیم سے متفرد ہے۔

۸۲۹۵: ـــ ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد بن ابی معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے وہ کہتے ہیں کہ (علماء) کہتے تھے کہ شیطان کہتا ہے ابن آدم مجھ سے کیسے غالب آئے گا جب وہ خوش ہوتا ہے میں چھپ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے دل میں ہوتا ہوں اور جب وہ غصہ کرتا ہے میں اوپر اڑتا ہوں یہاں تک کہ اس کے سر میں ہو جاتا ہوں۔

۸۲۹۶: ـــ ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو حکام بن سلم رازی نے ان کو ابو سنان نے ان کو ثابت نے عکرمہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

واذکر ربک اذا نسیت۔ یاد کرو تم اپنے رب کو جب تم بھول جاؤ۔ فرمایا کہ مراد ہے جب تم غصے میں آ جاؤ۔

(۸۲۹۴) ـــ اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۹/ ۴۱۷ رقم ۱۰۰۷) من طریق هشام بن عمار به وقال الهیثمی فی المجمع (۱۰/ ۲۱۳) فیه مخیس بن تمیم وهو مجهول وبقیة رجاله ثقات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق:

۸۲۹۷ـــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر حوضی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ جدلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ حضور فحش بات نہیں کرتے تھے اور نہ ہی بیہودہ بات کرتے تھے نہ ہی بازاروں میں کھڑے ہو کر شور کرتے تھے۔ اور حضور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کرتے تھے اور درگذر کرتے تھے۔

۸۲۹۸ـــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن جعفر ختیانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور آپ نے لوگوں کے اخلاق کے بارے میں بات کی فرمایا ایک آدمی ہوتا ہے جو راضی جلدی ہوتا ہے اس کو غصہ دیر سے آتا ہے۔ اس کو فائدہ ہوتا ہے۔

دوسرا ایک آدمی ہوتا ہے جس کو راضی خوشی دیر سے ہوتا ہے اور اس کو غصہ بھی دیر سے آتا ہے۔ اس کے لئے کفایت ہے۔

اور تیسرا وہ ہوتا ہے جو راضی دیر سے ہوتا ہے غصہ اس کو جلدی آتا ہے اس پر یہ وبال ہوتا ہے اس کو کوئی فائدہ نہیں دیتا اس پر کوئی وبال نہیں ہوتا۔

۸۲۹۹ـــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ان کے والد نے ایک شیخ سے جسے طارق کہا جاتا ہے عمرو بن مالک احمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ سے راضی ہو جائیے۔ کہتے ہیں حضور نے تین بار مجھ سے منہ پھیر لیا۔ کہتے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ بے شک رب بھی راضی ہو جاتا ہے آپ بھی مجھ سے راضی ہو جائیے۔ کہتے ہیں کہ آپ ان سے راضی ہو گئے۔

۸۳۰۰ـــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق ہمدانی نے ان کو ابن ابی حسین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں دنیا و آخرت کے بہترین اخلاق کی رہنمائی کروں؟

یہ کہ تم اس شخص کے ساتھ تعلق جوڑو جو تم سے تعلق کاٹے اور تم اس کو دو جو تمہیں نہ دے اور اس کو معاف کرو جو تم سے ظلم کرے۔

یہ روایت مرسل ہے حسن ہے اور ہم نے اس سے پہلے جزو اول میں کوئی سند ذکر کی ہیں۔

امت کے بہترین لوگ:

۸۳۰۱ـــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن حسن بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو احمد بن محمد بن ابراہیم مروزی حافظ نے ان کو محمد بن عثمان فراء نے ان کو ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن قمیر مولی علی نے اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس برس تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے والد قمیر نے حضرت علی سے روایت کی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میری امت کے بہترین لوگ احداء ہیں کہ جب غصے میں آجاتے ہیں تو فوراً رجوع کر لیتے ہیں۔

۸۳۰۲ـــــ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن عثمان فراء نے ان کو ابن قمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بہترین لوگ ان کے احداء ہیں کہ جب وہ غصے میں آجاتے ہیں تو رجوع کر لیتے ہیں اور میں بھی رجوع کر لیتا ہوں اور میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

جو شخص اللہ کی رضا کے لئے غصہ کو پی جائے:

۸۳۰۳:...... ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابو بکر محمد بن بکر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابن سرح نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید بن ابی ایوب نے ان کو ان کے والد مرحوم نے ان کو سہل بن معاذ نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص غصے کو چھپا لے جبکہ وہ اس کو نافذ کرنے پر قدرت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس کو تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے یہاں تک کہ اس کو اختیار دیں گے کہ وہ جنت کی جس حور کی خواہش کریں۔

۸۳۰۴:...... ہمیں خبر دی ابو علی نے ان کو ابو بکر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو عبد الرحمٰن بن مہدی نے ان کو بشر بن منصور نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو سوید بن وہب نے ایک آدمی سے ابنائے اصحاب نبی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مذکور) حدیث کی مثل۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو بھر دے گا امن سے اور ایمان سے مگر اس روایت میں راوی نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سب لوگوں کے سامنے بلائے گا۔ ہاں البتہ یہ اضافہ ضرور کیا ہے۔ کہ جو شخص خوبصورتی اور جمال کا لباس پہننا چھوڑ دے۔ بشر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ (چھوڑ دے) تواضع اور عاجزی کے لئے اللہ تعالیٰ اس کو عزت کی پوشاک پہنائے گا۔ اور جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاہی تاج پہنائے گا۔

۸۳۰۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبد العزیز نے ان کو عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے یونس بن عبید نے حسن سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں گھونٹ بھرتا کوئی آدمی افضل گھونٹ غصہ کے گھونٹ سے جس کو وہ چھپاتا ہے اللہ کی رضا کے لئے۔

اس کو احمد نے روایت کیا ہے احمد بن حماد بن زغبہ نے حامد بن یحییٰ بلخی سے اس نے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ سامی سے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ابن عمر کے بجائے۔

۸۳۰۶:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد شیبانی نے ان کو احمد حماد بن زغبہ نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۸۳۰۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں گھونٹ بھرتا کوئی بندہ ایسا کوئی گھونٹ جو اللہ کے نزدیک اعظم اجر والا ہو غصے کے اس گھونٹ سے جسے اس نے اللہ کی رضا طلب کرنے کے لئے غصے کو پی لیا ہو۔

۸۳۰۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے اس نے اس شخص سے سنا جس نے سنا تھا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی گھونٹ جو اللہ کو زیادہ محبوب ہو غصے کے گھونٹ سے جسے انسان پیتا ہے یا صبر کا گھونٹ مصیبت کے وقت اور کوئی قطرہ اللہ کو زیادہ محبوب نہیں آنسو کے اس قطرے سے جو اللہ کے خوف سے نکلتا ہے۔ یا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہتا ہے۔

(۸۳۰۳) ...... أخرجه المصنف من طريق أبي داؤد (۴۷۷۸)

(۸۳۰۷) ...... أخرجه ابن ماجه في الزهد باب (۱۸) من طريق يونس بن عبيد عن الحسن البصري به

زبان اور غصہ پر قابو پانے والے کی فضیلت:

۸۳۰۹:۔۔۔کہا ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الولید قرشی نے بطور املاء کے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو نافع مدینی نے ان کو محمد بن ابو نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمرہ نے کہ کہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غریبوں کمزوروں کی غلطیاں معاف کیا کرو۔

۸۳۱۰:۔۔۔ہمیں خبر دی ابو حسان محمد بن احمد بن محمد بن جعفر مزکی نے سنہ ۴۰۳ھ میں ان کو خبر دی ابو عمرو محمد بن جعفر عدل نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی غلطی معاف کرے اللہ قیامت کے دن اس کی غلطی معاف کرے گا۔

۸۳۱۱:۔۔۔ہمیں خبر دی ابو ذر عبد بن احمد ہروی نے مسجد الحرام میں ان کو ابو منصور محمد بن احمد بن نوح بن طلحہ ازہری نے بطور املاء کے ان کو محمد بن سعید بوشنجی نے ان کو سلمہ بن شعیب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ربیع بن سلیم حلقانی نے ان کو ابو عمر مولیٰ انس بن مالک نے حضرت انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے اللہ اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا اور جو شخص اپنے غصے کو روکے اللہ قیامت کے دن اس کا عذاب روک دیں گے اور جو شخص اللہ کی طرف عذر پیش کرے اللہ اس کا عذر قبول کرے گا۔

۸۳۱۲:۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو عبداللہ بن بکیر نے ان کو قاسم بن مہران نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی زبان پر کنٹرول کرے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اور جو شخص اپنے غصے پر کنٹرول کرے اللہ تعالیٰ اس کا عذاب روک دے گا اور جو شخص دنیا میں اللہ کے آگے معذرت پیش کرے گا اللہ اس کی معذرت قبول کرے گا۔

۸۳۱۳:۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسقاطی نے ان کو ابو سلمہ نے وہ یحییٰ بن خلف ہے ان کو فضل بن سنان نے غالب قطان سے اس نے حسن سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اللہ کے ذمہ جس کا بھی اجر ہو وہ جنت میں چلا جائے دو بار فرمایا لہٰذا وہ شخص کھڑا ہوگا جس نے اپنے بھائی کو معاف کیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللّٰہ

جو شخص معاف کرے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہیں۔

درگذر کرنا اور بھلائی کا حکم دینا:

۸۳۱۴:۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن احمد بن قرقوب تمار نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابو الیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ عیینہ بن حفص بن حذیفہ بن بدر آیا۔ اور اپنے بھائی حسن بن قیس بن حصن کے پاس ٹھہرا۔ اور وہ ان لوگوں کے گرفت میں سے تھا جنہیں حضرت عمر بن خطاب قریب کرتے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کے لوگ قراء تھے خواہ بوڑھے ہوں یا جوان ہوں۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کیا تیری رسائی ہے امیر المومنین تک کہ آپ میرے لئے ملاقات کی ان سے اجازت دلوائیں؟ اس نے کہا کہ میں آپ کو اجازت دلوا دوں گا۔ حضرت

(۱) ۸۳۔۔۔(۱) فی ن: (یونس) (۲)۔۔۔فی ن: (الحلقانی)

ابن عباس نے کہا کہ حر نے عیینہ آنے کے لئے اجازت مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دے دی۔ عیینہ جب امیر المومنین کے پاس داخل ہوئے تو کہنے لگے اے ابن خطاب آپ ہمیں کوئی بڑا عطیہ بھی نہیں دیتے اور ہمارے مابین آپ انصاف بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے اسے مارنے پیٹنے کا ارادہ کر لیا۔ اتنے میں حر نے انہیں کہا اے امیر المومنین بے شک اللہ عزوجل اپنے نبی کو حکم فرماتا ہے:

خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين

(اے پیغمبر) معاف کیجئے اور درگذر کیجئے اور بھلائی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے منہ پھیر لیجئے۔ اور بے شک یہ جاہلوں میں سے ہے۔

پس اللہ کی قسم جب حر نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیینہ کو کچھ بھی نہ کہا حضرت عمر کتاب اللہ پر بڑے عمل کرنے والے اور اسی پر اکتفا کرنے والے تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں ابوالیمان سے۔

درگذر کرنے کے چند واقعات:

۸۳۱۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابی حامد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مدائن میں گھر خریدا۔ حضرت سلمان فارسی کا مدائن سے گذر ہوا جب کہ وہ امیر تھے اس نے حضرت سلیمان کو کوئی باربردار سمجھا اور کہا فلانے میرے پاس آیئے وہ آئے اس نے کہا سامان اٹھا کر لے چلئے انہوں نے اسے اٹھا لیا اور چل دیئے اب راستے میں جو لوگ ان سے ملے تو کہا اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی دے دے اے امیر ہم آپ کی طرف سے وزن اٹھا لیتے ہیں۔ اور اے اللہ کے بندے ہم آپ کی طرف سے اٹھا لیتے ہیں اے عبداللہ ہم تمہاری طرف سے اٹھا لیتے ہیں۔ اس آدمی نے کہا میری ماں مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔ اور مجھے گم کر بیٹھی تھی میں نے کسی ایسے آدمی کو نہ پایا جس سے میں مذاق کروں سوائے امیر کے۔ اب اس نے ان کی خدمت میں معافی مانگنی شروع کی اور کہنا شروع کیا کہ اے ابو عبداللہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے مگر انہوں نے فرمایا کہ بس اب تم چلتے رہو اور خود ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ اس کو اس کی منزل پر پہنچا دیا۔ پھر اسے بلا کر کہا کہ آپ کے بعد آئندہ کسی سے میرے بعد مذاق نہ کرنا۔

۸۳۱۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد حمصی نے ان کو ودیزہ بن محمد غسانی نے ان کو فضل بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن حنفیہ کے درمیان کچھ بات ہو کر شکر رنجی ہو گئی ہر ایک دوسرے سے ملنے سے رک گیا لہٰذا حضرت محمد بن حنفیہ نے ان کی طرف رقعہ لکھا کہ آپ کا اور میرا باپ علی المرتضیٰ ہے اور میری ماں بنو حنفیہ کی ایک عورت ہے جس کے شرف کا اس کی قوم میں انکار نہیں کیا جا سکتا (بلکہ وہ معزز مانی جاتی ہے) مگر آپ کی امی فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ مجھ سے فضیلت کے زیادہ حقدار ہیں آپ میرے پاس آیئے اور مجھے راضی کیجئے (منایئے) چنانچہ حضرت حسین نے اپنی چادر اوڑھی جوتے پہنے اور ان کے پاس چلے گئے اور جا کر ان کو منا لیا۔

۸۳۱۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ اخمیمی نے ان کو طاہر بن یحییٰ حسنی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اہل یمن کے ایک شیخ نے جس کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔ اس میں جو جواس نے مجھے خبر دی۔ اسے کہا جاتا تھا عبداللہ بن محمد وہ کہتا ہے میں

(۸۳۱۴)۔۔۔ اخرجه البخاری فی التفسير (۳۰۴/۸ فتح)

(۸۳۱۶)۔۔۔ (۱) فی ن: (الحسن)

نے سنا عبدالرزاق سے وہ کہتے ہیں حضرت علی بن حسین کے لئے ایک باندی مقرر کی گئی جوان کے ہاتھوں پر پانی ڈالتی تھی وہ نماز کی تیاری کر تے تھے وضو کرتے وقت پانی کا برتن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر علی بن حسین کے منہ پر گر گیا جس سے وہ زخمی ہو گئے انہوں نے سر اوپر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو باندی نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

والکاظمین الغیظ

کہ اللہ والے اپنے غصے کو پی جانے والے ہوتے ہیں

ابن علی نے کہا کہ میں اپنا غصہ پی گیا ہوں۔ وہ بولی:

والعافین عن الناس

اور لوگوں سے درگذر بھی کرتے ہیں معاف کرتے ہیں۔

علی نے اس سے کہا تحقیق اللہ نے تجھے معاف کر دیا ہے وہ بولی:

واللہ یحب المحسنین

اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔

یعنی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا جاؤ تم چلی جاؤ تم آزاد ہو۔

(سبحان اللہ قرآن کے ایک ایک جملے پر بروقت عمل کرتے گئے۔ غصہ بھی پی لیا لونڈی کو معاف بھی کر دیا اور اس کے ساتھ احسان بھی کر دیا اسے آزاد کر دیا۔)

۸۳۱۸: فرمایا کہ ہمیں خبر دی ابو طاہر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فضل بن غسان نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو موسیٰ بن ہاشم نے یہ کہ علی بن حسین نے دو مرتبہ اپنے غلام کو بلایا مگر وہ نہ آیا تیسری بار بلانے پر آیا علی نے اس سے پوچھا کیا بات ہے بیٹے تم نے میری آواز نہیں سنی تھی؟ اس نے کہا بلکہ سنی تھی۔ پوچھا کہ پھر تم نے مجھے جواب کیوں نہ دیا؟ میں آ رہا تھا انہوں نے کہا شکر ہے اللہ کا جس نے میرے غلام کو ایسا بنایا ہے کہ وہ میرے اوپر اعتماد کرتا ہے۔

۸۳۱۹: ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو احمد بن حسین بن علی قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابو محمد بن رزام سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے سعید بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد حرام میں عبداللہ بن یزید مقری کا انتظار کر رہے تھے وہ باہر آئے ان کے ہاتھ میں قلم تھا جس کو وہ درست کر رہے تھے وہ آتے ہی قراءت میں مصروف ہو گئے میں بھی رک گیا اور رک کر کتاب میں دیکھنے لگا ان کے ہاتھ سے چھری گر گئی اور شیخ کے سر میں لگ گئی جس سے ان کا خون بہنے لگا۔ فرماتے ہیں کہ اس شیخ نے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا کہ میں ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور کہا اے بیٹے اگر تم نے مجھے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا ہے تو پھر مجھے حرم سے تو باہر نکال لو۔

۸۳۲۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن عمر نے ان کو محمد بن منذر نے ان کو موسیٰ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن محمد سے لوذن بن حبیب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم دونوں حضرات ابن مبارک کے پاس تھے۔ سب نے ان پر اصرار کیا۔ ابن مبارک نے فرمایا ناؤ تم اپنی اپنی کا بیان کہ میں ان کو پڑھوں سب لوگ اپنی اپنی لکھی ہوئی کتابیں دور قریب سے ان کے پاس پھینکنے لگے ایک آدمی تھا اہل

(۸۳۱۷) (۱) فی ا: الطحاوی

(۸۳۱۸) (۲) فی ن: والفضل وھو خطا

(۸۳۱۹) (۳) فی ا: رزوم

ہیں۔ کوئی گھونٹ ایسا نہیں جو اللہ کو زیادہ محبوب ہو غصے کے گھونٹ سے جس کو کوئی بندہ پی جاتا ہے۔ اپنے حوصلے کے ساتھ جس کے ذریعے وہ اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے اور دوسری مصیبت کا گھونٹ جو درد دینے والی ہو جس پر وہ صبر کرے۔ اللہ کے نزدیک اور فرمایا کہ کوئی قطرہ ایسا نہیں جو اللہ کو زیادہ محبوب ہو اس قطرہ خون سے جو اللہ کی راہ میں بہتا ہے یا آنسوں کا وہ قطرہ جو رات کے وقت کسی سجدہ کرنے والے بندے کی آنکھ سے گرتا ہے اس کا مقام کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا۔

تین چیزیں اسلام کی نشانیاں ہیں:

۸۳۲۶:ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے اس نے سنا ابوعثمان خیاط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے اس شخص سے جس نے کہا تھا کہ تین چیزیں اسلام کی نشانیوں میں سے ہیں اہل ملت اسلام پر شفقت کرنا۔ اور ان ایذا رسانی کو بند کرنا اور ان میں سے اگر کوئی غلط کام کرے تو اس کو سزا دینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا۔

۸۳۲۷:ـــ ہمیں خبر دی ابوعمر محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم نے ان کو ابوالعباس حسین بن سعید مقری نے بطور املاء کے راہ مجرم میں۔ ان کو محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی نے اور محمد بن جریر طبری نے دونوں نے کہا کہ ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابن حجیرہ نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک کوئی زیادہ عزت دار ہے اللہ نے فرمایا کہ وہ شخص جو جب (انتقام کی) قدرت رکھے تو معاف کر دے۔

۸۳۲۸:ـــ امام احمد نے فرمایا اسی کا مفہوم صحیح حدیث میں موجود ہے علاء بن عبدالرحمن سے اس کے والد سے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صدقہ کسی مال سے کمی نہیں کرتا اور اللہ معافی کی وجہ سے بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے جو بھی بندہ اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کو بلند کر دیتا ہے۔

ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمن نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

تین صفات ایمان کی تکمیل کے لئے:

۸۳۲۹:ـــ ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ حلبی نے مکہ مکرمہ میں ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے انہوں نے کہا کہ میں نے سری سقطی سے سنا کہتے ہیں کہ تین صفات ہیں جس شخص کے اندر وہ موجود ہوں وہ ایمان کو مکمل کر لیتا ہے۔ وہ شخص جس کو غصہ آ جائے تو غصہ اس کو حق سے باہر نہ نکال دے۔ اور جب خوش ہو تو اس کی خوشی اس کو باطل تک نہ پہنچا دے۔ اور جب اسے اختیار اور قدرت ملے تو وہ اس چیز کو نہ لے لے جو اس کے لئے نہیں ہے۔

جہنم کا ایک مخصوص دروازہ:

۸۳۳۰:ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو عمر بن راشد مدنی مولیٰ عبدالرحمن بن ابان بن عثمان نے ان کو عبدالرحمن بن عقبہ بن سہل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۸۳۲۷)ـــ (۲) فی ن: (الحسن بن سعد)

(۸۳۲۹)ـــ (۱) فی ن: (الحلبی)

مجھے علم نہیں ہے۔

۸۳۳۷:۔۔۔۔۔ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسامہ نے ان کو ابوالاشہب نے حسن سے وہ کہتے ہیں ابودرداء نے فرمایا تھا جو شخص اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے ہر اس چیز میں جس کو وہ لوگوں میں دیکھتا ہے اس کا غم طویل ہو جاتا ہے اور اس کا غصہ بھی درست نہیں ہوتا۔

۸۳۳۸:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو حسن بن بشر سلمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو ابراہیم بن امین مصری نے بنی عجل سے اس نے ابوعمرو عبدوی سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی طرف عذر پیش کرے اور وہ اس کا عذر قبول نہ کرے یا اس کے عذر کو رد کردے اس پر ظلم و زیادتی کرنے والے جیسا گناہ ہوگا۔ ابوزبیر نے کہا کہ مکاس عشار کو کہتے ہیں۔ عشر وصول کرنے والا۔ اور ابوصالح نے کہا میں نے اس کو سنا ہے ابراہیم بن امین سے اور میں نے اس کو لکھا ہے لیث بن سعد کے لئے۔

۸۳۳۹:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابوالفضل نصر بن محمد بن احمد عدل نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو مالک نے زہری سے وہ کہتے ہیں ہم نے سنا عبیداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فاصفح الصفح الجمیل آپ درگذر کیجئے خوبصورت طریقے پر درگذر کرنا۔

فرمایا کہ اس سے مراد ہے بغیر سرزنش کے راضی ہو جانا۔

قاضی نے کہا مجھے کہا ابن ابی اویس نے کہ میں نے تجھے اس حدیث کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے کہا ابوعبداللہ نے کہ اس کے بعد میں ملا موسیٰ بن اسماعیل سے اور میں نے اس سے پوچھا اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے اس کو محفوظ نہیں کیا تھا اور نہ ہی مجھے اس کی طرف جواب دیا۔

۸۳۴۰:۔۔۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عباس ضبی نے ان کو خبر دی خلاوی نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو حماد بن اسحاق موصلی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں اقرار کرنا گرا دیتا ہے تہمت کو۔

غلطی اور جرم معاف کرنے سے متعلق روایات:

۸۳۴۱:۔۔۔۔۔ اس نے کہا کہ مجھے شعر سنائے محمد بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اشعار سنائے خلاوی نے ان کو محمد بن حریم شیبانی نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوبکر بہلول نے۔ جس کا

وما کنت اخشی ان تری لی زلة

ولکن قضاء اللہ ما عنه مذهب

اذا اعتذر الجانی محا العذر ذنبه

وکل امرئ لا یقبل العذر مذنب

میں جہاں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم میرا پھلنا یا غلطی کرنا دیکھو مگر اللہ کی قضا سے تو کوئی مفر نہیں ہے۔ جب جرم کرنے والا اس سے

(۸۳۳۸)۔۔۔۔۔ (۱) فی الأصل: (بشران)　　(۲)۔۔۔۔۔ فی ن: فی ن: (العندی)

(۸۳۳۹)۔۔۔۔۔ (۳) فی ن: (عبد)

(۸۳۴۰)۔۔۔۔۔ الخلاوی هو أبوالحسین بن أبی علی الخلاوی.

معذرت کرے اور معافی مانگے تو یہ بات اس کے جرم کو معاف کر دیتی ہے۔ اور ہر وہ شخص جو عذر کو قبول نہ کرے وہ گنہگار ہے۔

۸۳۳۲ ــــ ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن حمدان نے ان کو ابو روق نے ان کو ریاشی نے ان کو ابو عاصم(۱) نے ان کو عمرو بن فضیل نے ان کو سلم بن قتیبہ نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں جب تجھے تیرے کسی بھائی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کا کوئی عذر تلاش کر اور اگر تو اس کا کوئی عذر اور کوئی وجہ نہ پائے تو یہ کہو اس کے پاس اس بات کا کوئی عذر اور کوئی وجہ ضرور ہو گی۔

۸۳۳۳ ــــ ہمیں شعر سنایا ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبدالرحمٰن بن حسین صوفی نے ان کو شعر سنایا محمد بن یحییٰ صوفی(۲) نے ان کو شعر سنایا احمد بن معدل(۳) نے۔

اذا ما امرؤ من ذنبه جاء تائبا
الیک فلم تغفر له فلک الذنب

جس وقت کوئی آدمی اپنے گناہ سے تیرے سامنے معافی مانگتا ہوا آ جائے اور تو اس کو معاف نہ کرے تو تو خود گنہگار ہو گا۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سعید بن مسیب کے لئے نصیحت:

۸۳۳۴ ــــ ہمیں خبر دی ابو حازم نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عباس عصمی نے ان کو حدیث بیان کی ابو الحسین بن ابی علی خلادی نے ان کو محمد بن سلیمان فارسی نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو ہشام بن کلبی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جعفر بن محمد نے کہ جب تجھے تیرے بھائی سے کوئی تکلیف پہنچے تو تم اس کو عذر پوچھو ایک سے لے کر ستر عذر تک اگر تمہیں اس کا عذر مل جائے تو ٹھیک ورنہ یوں کہو کہ اس کا کوئی عذر ہو گا جس کو میں نہیں جانتا۔

۸۳۳۵ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو ابو عبدالرحمٰن محمد بن منذر بن سعید ہروی نے ان کو ابو زنباع روح بن فرج نے مصر میں ان کو موسیٰ بن ناصح نے ان کو ابراہیم بن ابو طیبہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ میرے بعض بھائیوں نے اصحاب رسول میں سے میری طرف لکھا تم اپنے بھائی کا معاملہ احسن اخلاق پر رکھو جب تک تیرے سامنے وہ حالت نہ آ جائے جو تم پر غالب ہو جائے۔ اور مت کر برا گمان اس کے خلاف کسی ایسے کلمے سے جو ایک مسلمان آدمی سے نکلے جب کہ تو اس کے لئے کوئی خیر کا مطلب محمل بھی پاتا ہو۔ اور جو شخص اپنے نفس کو خود تہمت کے لئے پیش کرے وہ اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ اور جو شخص اپنے راز کو چھپاتا ہے اختیار اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ جو شخص تیرے بارے میں اللہ کی نافرمانی کرے تو اس کو ویسا ہی بدلہ نہ دے بلکہ تو اس کے بارے میں اللہ کی اطاعت سے کام لے۔ اور تو اپنے دوست برادروں کو لازم پکڑ ان کو اپنانے میں کثرت سے کام لے بے شک وہ خوش حالی کے وقت زینت ہوتے ہیں۔ اور مصیبت کے وقت کا سرمایہ ہوتے ہیں اور اسباب ہوتے ہیں۔ جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے آپ کو ہلکا نہ کر اللہ تعالیٰ تجھے بے وقار کر دے گا۔ اور جو چیز واقع نہ ہوئی ہو اس کے بارے میں نہ پوچھ یہاں تک کہ وہ ہو جائے۔ اور اپنی بات اور نصیحت کو ضائع نہ کر مگر اس سے بات کر جو اس کی خواہش رکھتا ہو۔ اور سچ کو لازم رکھ اگرچہ سچ تجھے مروا دے اور اپنے دشمن سے علیحدہ رہ۔ اور اپنے دوست بنانے سے احتیاط کر ہاں مگر امانت دار دوست بنا اور امین دوست صرف وہی ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور اپنے معاملے میں ان لوگوں سے مشورہ کیا کر جو اپنے رب سے غیبت میں ڈرتے ہیں۔

(۸۳۳۲) ــ (۱) فی ن: (سالم)
(۸۳۳۳) ــ (۲) فی ا: (الصولی) ــ (۳) فی ا: (العدل)
(۸۳۳۵) ــ (۴) فی ن: (ضعفہ)

۸۳۴۶:......اور تحقیق ہم نے روایت کیے ہیں بعض یہ الفاظ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔

دوست واحباب سے عذر خواہی کرنا:

۸۳۴۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمزہ بن یحییٰ دمشقی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر انباری سے وہ کہتے ہیں کہ فضل بن سہل نے اپنے بعض احباب کو لکھا طلب قضا اور تقدیر کو اپنے خلاف حجت و دلیل بنا۔ اور بری نیت اپنے حق میں عذر پیش کر۔

۸۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن بندار صوفی عبد صالح نے ان کو اسحق بن محمد بن ابراہیم عدل نے مرو میں ان کو محمد بن عبداللہ قہزاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عون کو ان کے بیٹے کا صدمہ پہنچا ان کے بعض بھائی نہ پہنچے۔ اس کے بعد جب پہنچے تو نہ آنے کا عذر پیش کیا۔ کہتے ہیں کہ ابن عون نے کہا کہ تم جب اپنے بھائی کو وہ وقت کو پہچان سکے ہو تو اس کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

۸۳۴۹:......ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن موسیٰ نے مقام واسط میں ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو حاجب بن سلیمان نے ان کو وکیع بن جراح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری بیمار ہو گئے تھے۔ اور وکیع ان کی عیادت کرنے سے پیچھے رہ گئے وہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان کی عیادت کی اور تاخیر سے پہنچنے کی معذرت چاہی تو انہوں نے مجھے کہا کہ میرے بھائی معذرت نہ کیجئے کیونکہ زیادہ تر معذرت کرنے والے جھوٹے قرار دیے جاتے ہیں۔ اور جان لیجئے کہ دوستوں سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا جاتا اور دشمن کی کوئی چیز شمار نہیں ہوتی۔

۸۳۵۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابو حازم حافظ نے ان کو علی بن صالح صوفی نے نیسابور میں ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو مسروق سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک اور اس کے کسی دوست کے درمیان شکر رنجی ہو گئی تھی اس کے دوست نے اس کو کہا صبح ہمارا وعدہ ہے ہم ایک دوسرے کو تنبیہ کریں گے انہوں نے کہا بلکہ ہمارا وعدہ ہے ہم صبح ایک دوسرے کے لئے دعا مغفرت کریں گے۔

۸۳۵۱:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن سہل بن نوح شعرانی نے ان کو عبداللہ بن عروہ نے ان کو ابو بکر بن زنجویہ نے ان کو صدقہ مقابری نے وہ کہتے ہیں آپ لوگوں سے راضی ہو جایئے قضاء کے ساتھ اور نہ راضی ہویئے ان سے اپنے نفس سے مگر وفاء کے ساتھ۔

۸۳۵۲:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو محمد حسن بن رشیق نے ان کو ابو دجانہ نے ان کو احمد بن ابراہیم معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں۔

شدت و تنگی کے ساتھ عورتوں کی محبت تلاش کرنا۔ ریا اور دکھاوے کے ساتھ آخرت کی کامیابی تلاش کرنا بغیر وفاء کے دوستی اور بھائی چارہ تلاش کرنا حماقت ہے۔

شرافت کی نشانیاں:

۸۳۵۳:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابو بکر محمد بن احمد بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو الحسین وراق سے وہ کہتے ہیں کہ عفو و درگذر کرنے میں شرافت و مہربانی کا تقاضا ہے کہ معاف کرنے کے بعد اپنے دوست کی خیانت کا تم تذکرہ نہ کرو۔

(۸۳۵۰)......(۱) فی أ : (علی بن مطلع الصوفی بنسا)

۸۳۵۴:...... کہتے ہیں کہ میں نے اس کو سنا وہ کہتے ہیں۔ کنجوس و بخیل یا ذلیل انسان اپنی تنگ دلی کی وجہ سے عفو و معافی کی توفیق نہیں دیا جاتا۔

۸۳۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحفص معاذ بن عبداللہ سے انیم میں۔ وہ کہتے ہیں کہا ذوالنون نے شرافت کی تین نشانیاں ہیں حسن نظر۔ لغزش کا احتمال۔ قلت ملامت۔

۸۳۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد حبیبی نے مرو میں وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی محمد بن عبداللہ عمری نے ان کو خبر دی مبرد نے اصمعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے اعرابی سے وہ کہتے ہیں ناامیدی آزاد ہے اور طمع غلام ہے اور غنی ہونا وطن ہے۔ اور فقر مسافرت ہے اور ہم نے معاف کرنے میں جو لذت پائی ہے وہ سزا اور بدلہ لینے میں نہیں پائی۔

۸۳۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ہے حسین بن محمد صنعانی نے مرو میں ان کو عبداللہ بن محمود نے ان کو محمد بن حرب بن مقاتل نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حفص بن حمید سے وہ کہتے ہیں جب آپ کسی آدمی کو پہچانیں محبت کے ساتھ تو اس کی ساری غلطیاں معاف ہوتی ہیں اور جب کسی کو پہچانیں عداوت کے ساتھ تو اس کی ساری نیکیاں اس پر مردود ہوتی ہیں۔

۸۳۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن محمد دمشقی نے بعض کے جن کا مفہوم اس طرح ہے۔ اے میرے رب وہ اپنے دل کے اعتبار سے تو قریب ہے اگرچہ جسمانی اعتبار سے بعید ہے۔ اور مقیم ہے اور دل اس کا ہٹ چکا ہے۔ نہیں دیکھا جاتا ملاقات کے وقت اس لئے کہ ہم پیدا کئے گئے ہیں وفا پر اور خلوص پر میں ان حقوق کو بھولا نہیں ہوں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کون سا پورا کروں۔

۸۳۵۹:...... ہمیں شعر سنایا ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوالفرج معافی بن زکریا قاضی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن اسحاق نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن طاہر نے بعض حضرات کے۔

کب تک ہوگی سرزنش ہر لحظہ اور کب تک نہیں رنجیدہ اور طول ہوگا تو جدائی سے اور ہجر سے چھوڑ تو بے شک زمانے میں کفایت ہے واسطے پھیرنے جدائی والے کے بس انتظار کر تو زمانے کا۔

کوئی بھی انسان غلطی و خطاء سے بری نہیں

۸۳۶۰:...... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمن سلمی نے اور ہمیں شعر سنائے حسین بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو شعر سنائے محمد بن یحییٰ ندیم نے واسطے بشار بن برد کے۔ جب تو تمام امور میں اپنے دوست کو سرزنش کرے گا تو (ایک وہ وقت آئے کہ وہ تجھے چھوڑ جائے گا۔) پھر ایسا کوئی بھی نہیں تمہیں ملے گا جس کو تم ڈانٹ سکو۔

پس کسی ایک سے کینہ رکھے تو یا اپنے بھائی سے ملاپ رکھے بے شک وہ ایک بار گناہ و نافرمانی کا ارتکاب کرے گا اور دوسری بار گناہ سے علیحدہ ہو جائے گا (یعنی ترک نافرمانی کر کے فرمانبرداری کرے گا۔)

جب تو بار بار صاف شراب نہ پئے گا تو پیاسا رہے گا اور کون سا انسان ہے جس کا گھاٹ صاف ہے۔ (یعنی اس میں غلطی نہیں۔)

(۸۳۵۵) ...... (۱) فی ن ۔ نا و فی (ا) غیر واضح

(۸۳۵۶) ...... (۲) غیر واضح فی ن

(۸۳۵۹) ...... (۱) فی ن : (العس) ...... (۲) فی ن : (لتصریف) ...... (۳) ...... فی ن : (الدھر)

(۸۳۶۰) ...... (۴) فی ن : (العدیم)

۸۳۶۱:...... ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو شیخ نے ان کو عطاء خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نافرمانی نہیں کرنا چاہتا ہرگز کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف توجہ نہیں کی عرف بعضه و اعرض عن بعض. اللہ نے کچھ ان کو جتایا اور دوسرے سے اعراض کیا۔

وقتاً فوقتاً ملاقات سے محبت بڑھتی ہے

۸۳۶۲:...... ہمیں خبر دی ابو حامد احمد بن ابو خلف اسفرائنی نے ان کو محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن سلیمان ابوایوب بصری نے ان کو عوید بن ابو عمران جونی نے اپنے والد سے اس نے عبد اللہ بن صامت نے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر کبھی کبھی ملاقات کرو تمہاری محبت زیادہ ہو گی۔

۸۳۶۳:...... ہمیں خبر دی ابو جعفر مستملی نے ان کو خبر دی محمد بن یحییٰ ناقد نے ان کو عباس بن احمد بن عباس اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن ناصح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نضر بن شمیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یونس بن حبیب نحوی کے پاس آتے تھے اور ہم اس سے پوچھتے تھے غریب حدیث کے بارے میں لہٰذا انہوں نے ہمیں نہ حدیث بیان کی میں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے طلحہ بن عمرو نے عطاء سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کبھی کبھی زیارت کرو تیری محبت میں اضافہ ہو گا۔

۸۳۶۴:...... اور ہمیں شعر سنایا یونس بن حبیب نے اسی مفہوم میں:

اپنے دوست کو کبھی کبھی ملا کر لہٰذا وہ تجھے ایسے دیکھے گا جیسے اس کو نیا کپڑا مل جائے حالانکہ بے شک دوست کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تو ہمیشہ اس کے پاس اور اس کے سامنے رہے۔

۸۳۶۵:...... ہمیں شعر بیان کئے ابو جعفر عزائمی نے ان کو عمر بن احمد شاہین نے بغداد میں ان کو ابو بکر احمد کوفی نے ان کو علی بن حسن بن علاء ہلالی نے۔ (رق)

ملنے اور زیارت کرنے کی کثرت نہ کیجئے بے شک قصہ یہ ہے کہ جب اس کی کثرت ہو جائے گی تو جدائی کا سفر شروع ہو جائے گا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ بارش ہمیشہ برستی ہے تو تھکا دیتی ہے اور جب نہیں آتی تو ہاتھ اٹھا اٹھا کر مانگی جاتی ہے۔

۸۳۶۶:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابو سلیمان نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو عمارہ بن زاذان نے ان کو مکحول ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری سے کہا کہ میں مکہ مکرمہ جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ایسے شخص کے ساتھ نہ جانا جو تیرے اوپر مہربانی کرے جس کے نتیجے میں وہ تعلق منقطع ہو جائے جو تیرے اور اس کے درمیان ہے۔

۸۳۶۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبد اللہ رازی سے انہوں نے سنا ابراہیم بن فاتک سے وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن عبیدہ نے کہ دوست کے منہ پھیر کر دوستی کو زیادہ قائم رکھتا ہے۔

(۸۳۶۱)...... (۵) فی ن: (ما لسطفی حلیم)

(۸۳۶۲)...... اخرجه ابن عدی فی الکامل (۵/۲۰۱۹) من طریق عوید بن ابی عمران الجونی...به

وقال ابن عدی: عوید بین علی حدیثه الضعف.

(۸۳۶۳)...... (۱) فی ن: (فحدث)

(۸۳۶۵)...... (۲) فی ن: (الرفا)

ہیں جو دوستی کرنے میں دیر کرتے ہیں عداوت کرنے میں جلدی کرتے ہیں مٹی کے پیالے کی طرح جو ٹوٹتا تو جلدی ہے مگر جڑتا جلدی نہیں ہے۔

دوستی توڑنے میں کوئی خیر نہیں:

۸۳۷۵:...... ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابواسحق نے ان کو ابوالحسین محمد بن محمد بن عبداللہ ادیب مقری نے مقام رائے میں ان کو شعر سنائے ابوالحسین قزوینی نے ان کو شعر سنائے ابونجی سعید بن مکرم نے جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ میں از راہ احترام اپنے دوست سے اپنی دونوں آنکھیں بند کر لیتا ہوں جیسے وہ اپنی نادانی سے جو کچھ کرتا ہے میں خود اس سے بے خبر ہوں۔ اور اگر میں ہر چھوٹی موٹی غلطی پر دوستوں سے تعلق خراب کروں تو ایک وقت آئے گا کہ میں بالکل اکیلا رہ جاؤں گا کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا میں جس کے ساتھ تعلق جوڑ سکوں۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو غلابی نے ان کو ابن عائشہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا تھا جو اپنی شرافت کی وجہ سے کسی سے ایک غلطی کا عذر اور وجہ نہیں پوچھتا اس چیز کے ڈر کی وجہ سے کہ شاید وہ گناہ سے نہ بچ سکا ہو مجبور ہو گیا ہو۔

۸۳۷۷:...... ہمیں شعر سنا ابوعبداللہ حافظ نے ان کو شعر سنایا ناصر بن عبدالرحمن جرجانی نے بعض لوگوں کا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے دوستوں کی غلطی کی وجہ سے ان کے ساتھ تعلق نہیں توڑتا اس لئے کہ دوستوں کی غلطیوں پر تعلق توڑنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۸۳۷۸:...... ہمیں منصور فقیہ کا شعر سنایا ان کو ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوالعباس مصری نے جس کا مفہوم یہ ہے: نہ وحشت زدہ کرے تجھ کو مجھ سے جو کچھ تجھے میری طرف ہو کیونکہ تو ہر جرم کے باوصف میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزت والا ہے۔

۸۳۷۹:...... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو شعر سنائے علی بن احمد بن محمد طوسی نے ان کو شعر سنائے ابوفراش بن حمدان نے اپنے اشعار۔

میں اپنے دوستوں کا سب سے زیادہ فرمانبردار ہوں احباب سے جدائی میرا شیوہ نہیں ہے وہ غلطی کرتا ہے تو میں ہمیشہ اس سے از راہ شفقت درگذر کرتا ہوں اس چیز کے زیادہ کوئی چیز خوبصورت نہیں ہے جو شخص غلطی کرنے والے پر از راہ شفقت کرے اور ترس کھائے۔

۸۳۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو محمد بن محمد ادیب نے ان کو صولی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا خالد بن صفوان سے کہ بھائیوں میں سے کون سا بھائی تمہیں زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو میرا خلا بھرے (یعنی میری غیر موجودگی میں میرے کام آئے) اور میری غلطی معاف کر دے اور جو میرا عذر قبول کرلے۔

۸۳۸۱:...... میں نے سنا ابوعبدالرحمن سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عثمان کی سے کہ مروت کہتے ہیں دوستوں کی غلطیوں سے تغافل برتنے اور صرف نظر کرنے کو۔

۸۳۸۲:...... ہمیں خبر دی سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم بن علی بن بندار سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے اے بیٹے بچا تم اپنے آپ کو مخلوق کی مخالفت کرنے سے جس کو اللہ اپنا بندہ پیدا کرنے پر راضی ہوا ہے تم اس کو اپنا بھائی بنانے پر راضی ہو جاؤ۔

۸۳۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد نے ان کو یعقوب بن اسحق اسفرائنی نے ان کو عبداللہ بن حسین مصیصی نے ان کو یعقوب بن ابوعباد نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا جو شخص بے عیب دوست تلاش کرتا ہے ہمیشہ بغیر دوست کے رہتا ہے۔

(۸۳۷۵)...... (۱) فی ن: (الحسن)　　(۲)...... سبق بوقم (۱۴) (عبداللہ)　　(۳)...... فی ن: (البذاء)

ہوں میں اس کو یاد کیسے کروں جس کو میں بھلا نہیں سکتا۔

پرانے دوست کو نئے دوست کے ساتھ بدلنا:

۸۳۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوعمرو عبداللہ بن محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔ کہ وراثت کچھ بعید نہیں ہوتا جو دوست تک پہنچائے اور محبوب دوست سے کوئی مکان تنگ نہیں ہوتا۔

۸۳۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو حکم بن مروان نے ان کو عمرو بن بشیر نے ان کو شعبی نے انہوں نے کہا کہ قدیم دوست کے ساتھ جدید دوست نہ بدلنا کیونکہ وہ تیری خیر خواہی نہیں کرے گا۔

۸۳۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید زاہد نے ان کو اسماعیل خلالی نے ان کو ابوالازہر جماہر بن محمد دمشقی نے ان کو محمود بن خالد نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابوعمرو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے اللہ کے خوف کو لازم پکڑو بے شک وہ ہر چیز کی غرض و مقصد ہے اے بیٹے کسی معاملے کو پکا اور طے نہ کر یہاں تک کہ اس بارے میں کسی رہبر سے مشورہ کر لے۔ اے بیٹے پہلے دوست کو لازم پکڑ بے شک آخری دوست پہلے دوست کے برابر نہیں ہو سکتا۔

مخلص دوست:

۸۳۹۴:...... میں نے سنا ابومحمد بن یوسف سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحسین عثمان بن احمد صلتی سے اس نے سنا حامد بن سلیمان سے مکہ میں انہوں نے سنا اسحاق بن حاتم بن مطہر شاوی سے اس نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے کہا کہ جو شخص تیرے لئے خالص دوستی کے ساتھ مستحکم رائے بھی ساتھ رکھتا ہو تو اس کے لئے خالص محبت کے ساتھ لازمی اطاعت کو بھی ساتھ جمع کر لے۔

۸۳۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس بن مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی سے کہا گیا اپنی مجلس میں سے تمہاری رائے کس قدر زیادہ درست ہے اس نے کہا ہم ایک ہزار افراد میں ہمارے اندر ایک سمجھدار مضبوط رائے رکھنے والا آدمی ہے ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں اس کی مثال ایسے ہے جیسے ہم ایک ہزار عقل مند افراد ہیں۔

۸۳۹۶:...... اور ہم نے روایت کی ہے جعفر بن برقان سے اس نے کہا کہ میں نے میمون بن مہران سے کہا کہ فلاں آدمی آپ کی زیارت کے لئے نہیں آیا؟ اس نے کہا جب دوستی پکی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ طویل زمانہ بھی گذر جائے۔ ہمیں اس کی حدیث بیان کی سلمی نے ان کو محمد بن عباس عصمی نے ان کو خلادی نے ان کو احمد بن بکر بن خالد نے جعفر بن محمد راسبی سے اس نے عمرو بن عثمان سے اس نے فیاض بن محمد رقی سے اس نے جعفر بن برقان سے اس نے مذکورہ بات ذکر کی ہے۔

۸۳۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ان کے ماموں نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن یونس نے ان کو اسماعیل نے محمود سے ان کو ابن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو یونس بن عبدی نے کہ ان کو کوئی مصیبت پہنچ گئی تو ان سے کہا گیا کہ ابن عون افسوس کرنے کے لئے آپ کے پاس نہیں آیا؟ انہوں نے جواب دیا ہم جب اپنے بھائی کی محبت پر یقین رکھتے ہیں تو اس کو یہ بات کوئی

(۸۳۹۲) ...... (۱) فی ن: (عمر بن بشر)

(۸۳۹۳) ...... (۲) فی ن: (الخلالی) (۳) ...... فی ا: بکیر

(۸۳۹۴) ...... (۴) فی ن: (الحسن)

(۸۳۹۶) ...... (۵) فی ن: (عباس)

طرف مائل ہو جاتے ہیں تو اپنے نفس کو اس کی اپنی فطرت پر چھوڑ دیتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ غیر واضح ہے (یعنی اب تو خود ہی اپنی مرضی کر۔)

انسان اپنے نفس کو ترجیح نہ دے:

۸۴۰۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو خبر دی ابوالحسن بن سفیان کوفی نے کوفے میں ان کو احمد بن علی نحوی نے ان کو علی بن محمد بن عبید نے ان کو شعر بیان کئے اسحاق بن محمد قرشی نے ابوعتاہیہ شاعر کے جس کا مطلب ہے۔ جب دوست جمع ہوتے ہیں تو ان میں سے سب سے زیادہ ان کے لئے جھکنے والا یعنی اپنے احباب کے لئے وہی ہوتا ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ فضیلت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ بات کوئی فضل ہے نہ بزرگی کی نہیں ہے کہ کوئی انسان اپنے نفس کو خود ہی ترجیح دے بلکہ آدمی کا شرف فضیلت اس بات میں ہے کہ اس میں خوبیاں ہوں۔

۸۴۰۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوطاہر احمد بن حسین نے ان کو علی بن عبدالرحیم صفار نے ان کو علی بن حجر سعدی نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سفر میں لوگوں کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے جو شخص خدمت کرنے کے لئے ان میں سے سبقت کرے گا لوگ اس سے کسی عمل میں سبقت نہیں لے جائیں گے سوائے شہادت (فی سبیل اللہ) کے۔

اس کو ابوالحسن نیساپوری کے عنوان میں ذکر کیا ہے صفار نے فقہا اصحاب رائے نے اور بعض اہل تقویٰ نے ان میں سے۔

۸۴۰۸:۔۔۔ ہمیں شعر بیان کئے ابوعبدالرحمٰن بن سلمی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے حسین بن یحییٰ نے ابوبکر بن داؤد سے۔ جن کا مفہوم ہے۔

بے شک نیکی اور احسان کرنے والا دوست وہ ہے جو تیرے ساتھ ساتھ سعی وجہد کرے اور جو تیرے فائدے کے لئے اپنا خود کا نقصان کرے اور جو حوادثات زمانے کے وقت تیرا ساتھ دے اور تجھے محفوظ رکھنے کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دے۔

فصل:۔۔۔۔۔ جملہ امور و معاملات کے اندر حوصلہ شفقت اور نرمی اور متانت و سنجیدگی اختیار کرنا

۸۴۰۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ جوہری نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنیٰ نے وہ دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ابن عدی نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو خبر دی بہت ساروں نے ان میں سے جو وفد سے مل چکے تھے اور ذکر کیا ابونضرہ کو ابوسعید سے یہ کہ وفد عبدالقیس والوں نے کہا تھا یا رسول اللہ۔

اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور اس وفد کے شیخ سے ملے تھے اور فرمایا تھا کہ تیرے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ اور اللہ کا رسول پسند کرتے ہیں ایک حلم حوصلہ ہے اور دوسری متانت و سنجیدگی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن مثنیٰ سے اور محمد بن بشار سے۔

۸۴۱۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن احمد بن نصر ازدی نے ان کو احمد بن عبدالملک بن واقد

(۸۴۰۷) ۔۔۔ (۲) فی أ: (الحسین)

(۸۴۰۸) ۔۔۔ (۱) فی ن: (شمل نفسه)

(۸۴۰۹) ۔۔۔ أخرجه مسلم (۱/۴۹)

۸۴۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعید یحییٰ بن محمد بن یحییٰ اسفرائنی نے ان کو ابو محمد بن بخاری نے ان کو مکی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ایوب نے ایک لمبے کا وصلہ سال بھر کے شروع کر سکتا ہے۔

۸۴۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عمار نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں بہر حال میں اپنے ساتھی پر شک وبے اعتباری نہیں کرتا ہوں۔ یا تو میں اس پر شک کرتا ہوں یا میں اس کی تکذیب کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ جھگڑا کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے:

۸۴۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن محمد بن اضر زاہد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا القاسم آبحق بن محمد بن حکیم سے وہ کہتے ہیں۔ شعر جو شخص لوگوں کو جھڑتا ہے رات کو اس کے گھر میں تو گنجائش ہو سکتی ہے مگر جو جھگڑا کرتا ہے اس کے لئے اسباب تنگ ہو جاتے ہیں۔

۸۴۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے اور ابوبکر قاضی نے اور عبدالرحمن سلمی نے بطور املاء کے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن یعقوب اصم نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ابن وہب کے سامنے پڑھی گئی کہ تجھی خبر دی ہے ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے اس نے سیدہ عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین مرد الد اور جھگڑالو ہیں۔

۸۴۳۰:...... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن سہل نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک اللہ ناپسند کرتا ہے شدید طریقے پر گنہگار جھگڑالو کو۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے ابن جریج سے۔

۸۴۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو محاربی نے ان کو لیث نے ان کو عبدالملک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تو تو اپنے بھائی سے جھگڑا کر نہ اس کے ساتھ مزاح کر اور نہ اس کے ساتھ کوئی ایسا وعدہ کر جو تو پورا نہ کرے اس کے ساتھ۔

۸۴۳۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن جعفر کوفی نے ان کو عبدالحمید بن صالح نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابن وہب بن منبہ نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے گناہگار ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑالو رہے۔

۸۴۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو یحییٰ بن یوسف الزمی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ادریس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ اس کو خبر پہنچی ہے ایک قوم کے بارے میں جو ایک ہنڈیا کے بارے میں باہم جھگڑا کر رہے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے وہ وہ بیٹھے اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرے گناہگار ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑالو رہتا ہے۔ اور تیرے ظالم ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ تو دشمنی کرتا رہے۔ یہ کہہ کر ان لوگوں

(۸۴۲۷) ــ (۲) فی ا: (الغضبہ)

(۸۴۳۳) ــ (۱) سقط من (ن)

سلمہ نے ان کو ابو جعفر خطمی نے کہ اس کے دادا عمر بن حبیب نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا۔

اے میرے بیٹو تم اپنے آپ کو بچاؤ کم عقلوں کی صحبت اور ہم نشینی سے اس لئے کہ جو شخص کم عقل سے حوصلہ کرے وہ اپنے حلم کے ساتھ مسرور ہوگا اور جو ان سے محبت کرے گا وہ نادم ہوگا اور جو قلیل کے ساتھ مطمئن نہ ہو جو کچھ کم عقل کرتا ہے تو وہ کثیر کے ساتھ مطمئن ہوگا۔ جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ امر بالمعروف کرے یا نہی عن المنکر کرے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو مطمئن کرے اس سے قبل ایذاء پر۔ اور اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کی طرف سے ثواب کا یقین رکھے لہٰذا وہ ایذاء سے پریشان نہیں ہوگا۔

۸۲۵۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی حماد بن سلمہ نے ان کو ابو جعفر خطمی نے کہ ان کے دادا عمیر بن حبیب نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی اور اس کو خود کو صحبت رسول حاصل تھی انہوں نے کہا اے بیٹے بچاؤ تم اپنے آپ کو کم عقلوں کی ہم نشینی سے پھر راوی نے اسی کو ذکر کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص کم عقل کی بات پر صبر نہیں کرتا اور اس کو اس کی کثیر پہ وقتی پر صبر کرنا پڑتا ہے۔ اور جو شخص اس پر صبر کرتا ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے وہ اس چیز کو پالیتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے۔ اس کے بعد راوی نے مابعد ذکر کیا ہے۔

۸۲۵۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن علی بن محمد طلحی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہا شبیب بن شیبہ نے جس نے کوئی نا گوار کلمہ سنا اور اس سے خاموش ہو گیا اس نے اس کلمہ کا مابعد ساقط ہو جائے گا اور جس نے اس کلمے کا جواب دے دیا وہ اس سے بھی شدید ترین کلمہ سنے گا۔ پھر اس نے شعر پڑھا۔ جس کا مطلب یہ ہے انسان کا نفس جو بھاگتا ہے اس گالی سے جو کوئی اسے دے دیتا ہے (یعنی برداشت نہیں کرتا) مگر پھر وہ اس کے بعد ہزار گالی سنتا ہے پھر بھی چپ رہتا ہے۔

صاحب حلم اور بردبار:

۸۲۵۲:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو القاسم عبد الرحمن بن عبید اللہ حرفی نے ان کو ابو القاسم حبیب بن حسن بن داؤد قزاز نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو یزید بن ابراہیم تستری نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا حسن سے وہ اس آیت کے بارے میں کہتے تھے:

وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاماً.

رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو دھرتی پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب کوئی جاہل ان سے ہم کلام ہوتا ہے تو وہ سلام کہہ کر چلے جاتے ہیں۔

فرمایا کہ بردبار لوگ کسی کے اوپر جہالت کا مظاہرہ نہیں کرتے اور اگر ان پر کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو وہ حوصلہ کرتے ہیں۔

۸۲۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو خبر دی عبد الوہاب نے ان کو عمرو نے ان کو حسن نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا

کہ رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں۔

(۸۲۵۱)..... (۱) فی ن (الطلحی)　　(۲)..... غیر واضح فی (أ)

تین شخصوں سے بدلہ نہیں لیا جاتا:

۸۴۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن اسحق نے ان کو محمد بن زکریا غلابی نے ان کو علاء بن فضل نے ان کو علاء بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا۔ تین شخص تین شخصوں سے بدلہ نہیں لیتے۔ بردبار آدمی احمق سے۔ نیک آدمی بدکردار سے۔ اور شریف آدمی کمینے سے۔

۸۴۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران سے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو هیثم بن خارجہ نے ان کو زید ابوخالد نے اہل دمشق سے اس نے سلیم بن موسیٰ سے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو ابن سماک نے ان کو ابن شبرمہ نے وہ کہتے تھے جو شخص مخالفت کرنے اور دشمنی کرنے میں مبالغہ کرے (حد سے بڑھ جائے) وہ گنہگار ہے (یا جھگڑا کرنے میں انتہا کردے وہ گنہگار ہے۔) اور جو اس میں کوتاہی کرے (یعنی جھگڑا نہ کرے بلکہ معاملے کو چھوڑ کرے طول نہ دے) اس سے جھگڑا کیا جاتا ہے۔ اور حق کی طاقت نہیں رکھتا جس پر معاملے کا دارومدار ہو۔ اور صبر کا پھل وبھلا ہی کتنا اور بڑا ہے جو صبر کرتا ہے۔ اور جو شخص پاک دامنی کو لازم پکڑ لے آگے آگے بادشاہ حقیر ہو جاتے ہیں۔ اور بچے لوگ بھی۔

۸۴۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالعوام عدوی کے آگے کوئی آدمی لایا جاتا وہ اس کو گالیاں دیتے اور کہتے کہ اگر تو ایسا ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے تو پھر میں بہت برا آدمی ہوں۔

۸۴۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر بن عمر نے ان کو ابوسعید بن عمر نے ان کو ابوسعید حمدون نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوی نے ان کو حامد بن یحییٰ بلخی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن عمر بن ذر ایک آدمی کے ساتھ گزرے جس نے ان کو برا بھلا کہا اور اس سے کہا اے فلانے ہمیں گالیاں دینے میں مشغول ہیں کچھ صلح کی گنجائش بھی تو چھوڑ یئے ہم نہیں پاتے اس شخص کا کوئی بدلہ جو ہمارے بارے اللہ کی نافرمانی کرے مثل اس شخص کی جو اللہ کی اطاعت کرے۔

بغیر عاجزی ایمان کی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی:

۸۴۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن حسین تنوخی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی روذباری سے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا عباس بن مسروق نے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ (عاجزی کی وجہ سے) اللہ کے بندوں کے لئے زمین کی مثل نہ ہو جائے کہ جب کوئی ارادہ کرے اس پر چلے اور ان کے سارے منافع بھی اس سے ہوں۔

۸۴۶۶: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت مالک بن دینار سے کہا اے ریاکار (دکھاوے باز) انہوں نے کہا کہ تم نے کب سے میرا نام جان لیا ہے ایسا نام جو تمہارے سوا دوسرا کوئی بھی نہیں جانتا۔

۸۴۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا یحییٰ بن سعید قطان لوگ وہ روتے تھے۔

(۸۴۶۳)...... (۱) فی ن: (حماد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلم:

۸۳۷۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین علی بن محمد احمد مصری نے ان کو مالک ابی غسان نے ان کو ابو عثمان سفیان کو علی بن عاصم نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی ہے میرے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ ایک گھرانے والوں نے میری بیٹا و بکری اور وہ لوگ میرے پڑوس میں رہتے تھے میں اپنے کسی کام سے چلا گیا تھا بہز کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑ سواروں کی جماعت گذری وہاں لوگوں کو پکڑ کر لے گئی۔ میں جب پانی کے مقام پر پہنچا تو میں نے پوچھا کیا ہے میرے پڑوسیوں نے؟ یعنی ان کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے مجھے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑ سوار جماعت ان پر گذری اور وہ لوگ ان کو پکڑ کر لے گئے ہیں۔ کہتے کہ میں پیچھے اور جس حال میں تھا سیدھا چلا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ ان کے ارد گرد ان کے اصحاب میں سے کئی لوگ بیٹھے ہوئے تھے میں سیدھا حضور کے پاس جا کر کھڑا ہوا اور میں نے کہا اے محمد میرے پڑوسیوں کو چھوڑ دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو فلاں اللہ نے ان میں سے جو حق مسلمانوں کا بنایا ہے وہ دے دیجئے۔ میں نے پھر کہا اے محمد نہیں بس میرے لئے میرے پڑوسیوں کو چھوڑ دیجئے آپ نے فرمایا اے ابو فلاں ان میں سے اللہ نے جو مسلمانوں کا حق بنایا ہے وہ ان کو دے دیجئے۔ میں نے کہا اے محمد! آپ برائی کرنے سے روکتے ہیں اور علیحدگی میں آپ خود بھی کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہو جائے یہ بات میرے خلاف بہت زیادہ سخت آپ نے کی ہے۔ چلو بھائی اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔

امام احمد نے فرمایا احتمال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دلوں کو پاک سمجھا ہو اور خمس کے مال میں سے ان لوگوں کا معاوضہ خود بیت المال کو ادا کر دیا ہو اور ان کو واپس لوٹا دیا ہو۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا یہ محض آپ کی طرف سے حلم و بردباری ہو گویا کہ آپ اس شخص کے مسلمان ہو جانے کی توقع کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۸۳۷۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے پس اس نے ذکر کیا مثل روایت ابن بشران کے جو پہلے گذری ہے۔ اور اس نے کہا اس کے آخر میں کہ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس ہے تجھ پر اگر میں ایسا ہوں جیسے تم کہتے ہو تو اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دیا جائے۔

۸۳۷۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو حامد بن ابو حامد مقری نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ کہتے ہیں خبر دیتے ہیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور ان کے بدن پر نجرانی چادر تھی موٹے بارڈر والی ایک دیہاتی نے آپ کو راستے میں پالیا اس نے پیچھے سے آ کر اس چادر کو اس قدر زور سے کھینچا کہ آپ کی گردن کا ایک حصہ مجھے کھل کر نظر آ گیا جس سے میں نے واضح طور پر اس کے زور کے ساتھ کھینچنے کا نشان پالیا۔ وتنے میں وہ دیہاتی کہنے لگا اے محمد مجھے اللہ کے اس مال میں سے دیجئے جو آپ کے پاس ہے حضور اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس دیئے اس کے بعد اس کو مال دینے کا حکم دے دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عمرو بن ناقد سے اس نے اسحاق بن سلیمان سے۔

۸۳۷۳: ... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ہارون بن عبد اللہ نے ان کو ابو عامر نے ان کو محمد

(۸۳۷۱) ... (۲) فی ق ۔ و مالک بن یحییٰ

اللهم انی اسئلک الصحة والعفة والامانة وحسن الخلق والرضا بالقدر

اے اللہ میں تجھ سے صحت اور پاک دامنی امانت داری اور حسن خلق اور تقدیر کے ساتھ رضا مانگتا ہوں۔

۸۵۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو احمد بن اسحق نے ان کو محمد بن سلیمان واسطی نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو مسعر نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو ان کے چچا قطبہ بن مالک نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے۔ اللھم جنبنی اے اللہ مجھے علیحدہ رکھ یعنی بچا۔

کہا مسعر نے کہ اور میں نہیں جانتا اور فرمایا واھل بیتی اور میرے گھر والوں کو بھی کہا تھا یا نہیں لیکن میں جانتا ہوں۔ یہ کہتا تھا۔ منکرات الاخلاق والاھواء والادواء بچا برے اخلاق سے اور بری خواہشات سے اور بری بیماریوں سے۔

۸۵۲۲:...... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر قاضی نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عثمان نے ان کو جریر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ نے ان کو علی بن مسہر نے اکٹھے عاصم احول سے اس نے عوسجہ بن رباح سے اس نے عبداللہ بن ابوہذیل سے اس نے ابن مسعود سے کہا یحییٰ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے اللھم حسنت خلقی ماحسن خلقی اے اللہ آپ نے میری صورت خوبصورت بنائی ہے پس تو میرے اخلاق وعادات بھی اچھے کر دے۔ اس کو عثمان بن ابی شیبہ نے مرفوع نہیں کیا۔

۸۵۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن خالد نے ان کو احمد بن خالد نے ان کو اسرائیل نے عاصم بن سلیمان سے اس نے عبداللہ بن حارث سے اس نے عائشہ سے اس نے نبی کریم سے کہ آپ نے فرمایا:

اللھم حسنت خلقی فاحسن خلقی

اے اللہ آپ نے میری شکل خوبصورت بنائی ہے اخلاق بھی تو اچھے بنا۔

امام احمد نے کہا۔ اس کو ابوشہاب حناط عبدربہ بن نافع نے مرفوع کیا ہے عاصم احول سے اس اسناد کے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی فرماتے تھے:

اللھم کما حسنت خلقی فاحسن خلقی

اے اللہ جیسے آپ نے میری شکل وصورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی تو اچھے بنا دے۔

۸۵۲۴:...... ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوالسری جلی نے ان کو خلف بن ہشام بزاز نے ان کو ابوشہاب نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے اسرائیل نے عاصم بن سلمان سے اس نے عبداللہ بن حارث سے اس نے سیدہ عائشہ سے بطور مرفوع روایت کے اور اس کو روایت کیا قتیبہ نے جرم سے اس نے اشعث سے اس نے عوسجہ سے اسناد اول کے ساتھ بطور مرفوع روایت کے۔

۸۵۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالملک بن عمرو اور عبدالصمد نے دونوں نے کہا کہ ان کو عبدالجلیل نے شہر سے اس نے ام درداء سے فرماتی ہیں کہ حضرت ابودرداء ایک رات نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے۔ اللھم احسنت خلقی حسن خلقی۔ حتیٰ کہ صبح ہوگئی میں نے پوچھا اے ابودرداء آج رات تو آپ کی پوری دعا یہی تھی کہ اللہ میرے اخلاق درست کر دے انہوں نے فرمایا اے ام درداء بے شک بندہ مسلم کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اس کا حسن خلق اس کو جنت میں لے جائے گا۔ اور اس کے اخلاق برے بھی ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے برے اخلاق اس کو جہنم میں لے جائیں گے۔ اور بے شک بندہ مسلم کی مغفرت ہو جاتی ہے حالانکہ وہ سو رہا ہو کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے ابودرداء فرمایا ان کے بھائی رات کو اٹھتے تھے اور تہجد پڑھتے تھے اور اللہ سے دعا کرتے تھے اور ان کی دعا قبول ہو جاتی تھی اور وہ اپنے بھائی کے

بیان کرتا ہوں۔ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے میرے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان تین سو تینتیس شریعتوں پر مشتمل ہے جو شخص ان میں سے کسی ایک شریعت کو پورا کرے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۸۵۵۰ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے بغداد میں ان کو ابو قلابہ عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عبدالواحد بن زید نے ان کو عبداللہ بن راشد مولیٰ عثمان نے میں نے سنا عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل کے لئے ایک سو تین صفات اخلاقی ہیں جو بھی بندہ ان میں سے کسی ایک کو پورا کرے گا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا عبدالواحد بن زید بصری زاہد نے وہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

۸۵۵۱ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عبدالرحمن مقری نے ان کو عبدالرحمن بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن راشد مولیٰ عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کے آگے ایک لوح ہے اس میں تین سو پندرہ شریعتیں درج ہیں رحمٰن فرماتے ہیں میری عزت کی قسم ہے اور میرے جلال کی قسم ہے نہیں آئے گا کوئی بندہ میرے بندوں میں سے جب تک وہ اس میں شرک نہ کرتے ان میں سے کسی ایک میں مگر میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

(۸۵۵۰) الحدیث فی میزان الاعتدال (۲/۶۷۳) فی ترجمة عبدالواحد بن زید البصری

ملکت ایمانکم. نماز نماز کی حفاظت کرو اللہ سے ڈرو غلاموں کے بارے میں۔

اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے زہیر بن حرب سے اور عثمان بن ابی شیبہ سے اس نے محمد بن فضیل سے اسی کی مثل کہا شیخ حلیمی نے جس اللہ تعالیٰ نے پہلے وصیت فرمائی تھی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو غلاموں کے بارے میں مثل وصیت کرنے کے والدین کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ مثل وصیت کی ہے نماز کے ساتھ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ ان کی طرف احسان کرنا واجب ہے۔ اور ان پر ظلم و زیادتی کو ترک کرنا واجب ہے پچھلی بات اس بارے میں یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مرد کے بارے میں یوں نہ کہے میرا بندہ بلکہ یوں کہے کہ میرا جوان اور کسی عورت کے بارے یوں نہ کہے میری بندی بلکہ یوں کہے میری خادمہ اور اسی کے بارے میں واضح طور پر نبی کریم سے نص موجود ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

۸۵۵۶ ـــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ ... نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہرگز نہ کہے تم میں سے ایک آدمی میرا بندہ میری بندی اس لئے کہ تم میں سے ہر شخص اللہ کا بندہ ہے اور تمہاری ہر عورت اللہ کی بندی ہے بلکہ چاہئے کہ یوں کہے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان میری لڑکی۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں قتیبہ وغیرہ سے۔

فرمایا: پھر وہ شخص جو اس کو پڑھے نہ تکلیف دے اس کو جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو اور نہ اس کو بھوکا رکھے نہ بغیر کپڑے رکھے اس کے بعد نہ اس کو ایسی سزا دے جو اس پر مشکل گذرے اور نہ اس کو دسمائی مار مارے جو اس کو عیب ناک کر دے ہاں مگر یہ ہے کہ اگر وہ کسی شرعی حد کو پہنچے تو اس کو وہ اس کے اوپر قائم کر دے۔ اس کے بعد شیخ نے اس کی طرف احسان اور نیکی کرنے کی بابت تفصیل سے کلام کیا ہے اور ہم نے اس بارے میں احادیث ذکر کی ہیں کتاب النفقات میں کتاب السنن کے اندر اور ہم یہاں پر ان میں سے ان شاء اللہ کچھ ذکر کریں گے۔

جو خود کھاتے اور پیتے ہو وہی غلام کو کھلاؤ:

۸۵۵۷ ـــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن احمد بن حسن بن اسحاق بزار نے بغداد میں ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن اسحٰق فاکہی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابی میسرہ مقری نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو محمد بن عجلان نے بکیر سے اس نے عجلان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا غلام کے لئے اس کا کھانا اور پہنانا لازم ہے اور وہ ایسے کام کی تکلیف نہ دیا جائے مگر صرف اس کی جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

۸۵۵۸ ـــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو خبر دی آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو واصل احدب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معرور بن سوید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری کو دیکھا ان کے اوپر ایک پوشاک تھی۔ اور ان کے غلام کے اوپر بھی ایک پوشاک تھی ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں ایک آدمی کے ساتھ گالی گلوچ کر لیتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۵۵۵) ـــــ اخرجه ابوداؤد (۵۱۵۶)

(۸۵۵۷) ـــــ بكير هو : ابن عبدالله بن الأشج

وانظر الحديث في السنن الكبرى (۶/۸ و ۸)

(۸۵۵۸) ـــــ (۱) في أ : (وأسه عه امة)

کیا تم نے اس کو اس کی ماں کا عیب لگایا اس کے بعد فرمایا بے شک تمہارے بھائی تمہارے دوست ہیں اللہ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو کھلائے اس میں سے جس میں سے خود کھائے اور اس کو پہنائے اس میں سے جس میں سے خود پہنے اور ان کو ایسے کام کی تکلیف نہ دو جس سے وہ عاجز ہوں۔ اگر ان کو ایسے کام کی تکلیف دو جو ان کے بس میں نہ ہو تو پھر اس پر ان کی مدد کرو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے آدم سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

۸۵۵۹ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو شعیب بن یحییٰ نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبید اللہ بن ابی جعفر نے ان کو ابو عبدالرحمٰن حبلی نے ان کو ابوذر غفاری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا بیشک فقیر غنی کے لئے فتنہ اور آزمائش ہے اور بے شک ضعیف قوی کے لئے آزمائش ہے اور بے شک غلام آقا کے لئے آزمائش ہے ان کو چاہئے کہ اللہ سے ڈریں اور انہیں اس قدر تکلیف دیں ان پر صرف اتنی ذمہ داری ڈال دیں جو وہ کر سکیں اور اگر ایسی ذمہ داری ڈالیں جو وہ نہ کر سکیں تو ان کی مدد کریں۔ اور اگر وہ نہ کر سکے تو اس کو سزا نہ دیں۔

۸۵۶۰ــــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو مسروق نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تمہارے غلاموں میں سے تمہاری اطاعت کرے انہیں کھلاؤ اس میں سے جو تم کھاؤ اور اس کو پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔

۸۵۶۱ــــ اور اس کو روایت کیا ہے جریر بن عبدالحمید نے منصور سے اور کہا ہے حدیث میں جو تمہاری موافقت کرے تمہارے غلاموں میں سے ان کو کھلاؤ جس میں سے تم کھاتے ہو اور اس کو پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور جو اطاعت نہ کرے تمہارے ان میں سے پھر اس کو فروخت کر دو مگر اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عمرو رازی نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے بس اس کو ذکر کیا ہے۔ امام احمد نے فرمایا یہی اصل ہے اور افضل ہے۔

یہ کہ برابر کیا جائے اپنے کھانے اور اپنے غلام کے کھانے میں اپنے کپڑے اور اپنے غلام کے کپڑے میں اگر ایسے نہ کرے تو اس کے لئے وہ ہے جو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ غلام کا خرچہ اور کپڑا دستور کے مطابق ہے۔ (یعنی عرف کی مطابق)۔

۸۵۶۲ــــ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک معروف سے مراد اس کی مثل ہیں جو ان کی مثل ہوں جو اس کے شہر میں استعمال ہوتے ہیں جہاں وہ رہتا ہے۔

خادم کو ایسا کام سپرد نہ کیا جائے جو نہ کر سکے

۸۵۶۳ــــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو بکر بن اشج نے کہ عجلان ابو محمد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کی وفات سے قبل کہ انہوں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کے لئے اس کا کھانا اور لباس دستور کے مطابق ہونا چاہئے اور اس کو کسی ایسے

(۸۵۵۹)ــــ (۲) فی الأصل: (ابی یحیی)

(۸۵۶۱)ــــ (۱) فی ن: (البزاز) وهو خطأ

(۸۵۶۳)ــــ أخرجه المصنف فی السنن (۸/۶) بنفس الإسناد

کام کی زحمت نہ دے جو وہ نہ کر سکے اس کو مسلم نے حدیث ابو عمرو بن حارث سے اس نے بکیر سے نقل کیا ہے۔

۸۵۶۴:... اور اس کو روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو بکیر نے ان کو عجلان ابو محمد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس نے یہ زیادہ کیا ہے اس میں کہ معروف طریقے سے۔ اور فرمایا کہ وہ کام کی ایسی تکلیف نہ دیا جائے جس کی وہ طاقت نہ رکھے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو بکر بن حسن نے اس کو اصم نے ان کو ربیع نے ان کو شافعی نے ان کو سفیان نے اس نے اسے ذکر کیا ہے۔

مالک کا خادم کو اپنے ساتھ کھلانا:

۸۵۶۵:... ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے ان کو عبید اللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو ہمیں نے حدیث بیان کی تھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس کھانا تیار کر کے آنے والا کھانا تیار کر کے آئے اور وہ تمہیں اس کے کام سے آزاد کر دے تو اس کو بلا کر اپنے ساتھ کھلاؤ اگر وہ ساتھ نہ کھائے تو کھانا اس کے ہاتھ میں دے دو۔ یا یوں کہا تھا کہ کھانا اس کے ہاتھ میں پکڑا دو۔

۸۵۶۶:... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا لائے تو اس کو کھانے کے لئے ساتھ بیٹھانا چاہئے اگر وہ انکار کرے تو پھر کھانا اس کو دے دینا چاہئے یا کہا تھا کہ ایک دو لقمے دے دینا چاہئے اس لئے کہ وہ اس کو تیار کرنے کے لئے گرمی میں بیٹھا ہے اور اسی نے اس کو تیار بھی کیا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے حفص بن عمر سے اس نے شعبہ سے۔

غلام و خادم کو مارنے کی ممانعت:

۸۵۶۷:... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو عجلان نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ غلام تیرا بھائی ہے جب وہ تیرے لئے کھانا تیار کرے تو اس کو کھانے کے لئے ساتھ بیٹھائیے اگر وہ نہ بیٹھے تو اس کو کھانا دے دے اور ان کو منہ پر نہ مارا کرو۔

۸۵۶۸:۔ ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو اعمش ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو مسعود انصاری نے وہ کہتے ہیں میں اپنے غلام کو مارتا تھا اچانک میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی جان لیجئے اے ابن مسعود مگر میں نے غصے کی وجہ سے مڑ کر نہ دیکھا جب وہ میرے اوپر پہنچ گئے تو میں نے دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈر سے میرے ہاتھ سے چابک گر گیا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تیرے اوپر زیادہ قدرت رکھتا ہے تجھ سے جو اس پر قدرت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم میں کبھی بھی اپنے غلام کو نہیں ماروں گا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحاق بن ابراہیم سے۔

(۸۵۶۴) اخرجه المصنف في السنن (۸/۹) من طريق الربيع به

(۸۵۶۶) اخرجه المصنف في السنن (۸/۸) من طريق وهب بن جرير عن شعبة به

وقال: رواه البخاري عن حجاج بن المنهال وغيره عن شعبة

(۸۵۶۸) اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۶۴۹/۲)

۸۵۶۹:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن محبوب نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ابومسعود انصاری سے۔ انہوں نے کہا میں اپنے غلام کو مار رہا تھا میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی جانئے اے ابومسعود اللہ تعالیٰ زیادہ قدرت والا ہے تیرے اوپر تجھ سے زیادہ قدرت رکھتا ہے میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ آزاد ہے اللہ کی رضا کے لئے خبردار اگر تم نہیں کرو گے تمہیں آگ جھلس دے گی یا کہا تھا تمہیں آگ چھو لے گی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح مسلم میں ابوکریب سے۔

۸۵۷۰:... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا محمد بن منکدر نے کہ آپ کا نام کیا ہے میں نے کہا کہ شعبہ انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی تھی ابوشعبہ نے سوید بن مقرن مزنی سے انہوں نے کہا کہ انہوں نے دیکھا ایک آدمی کو جس نے ایک لڑکے کو تھپڑ مارا تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کیا آپ جانتے نہیں ہیں کہ شکل وصورت محترم ہوتی ہے البتہ تحقیق میں نے دیکھا ہے اپنے آپ کو ساتھ میں سات بھائیوں کا ساتواں بھائی تھا عہد رسول میں اور ہم لوگوں کا ایک ہی خادم تھا اس کو ہم لوگوں میں سے کسی ایک نے تھپڑ مار دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم اس کو آزاد کر دو۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۸۵۷۱:... اور اس کو روایت کیا ہے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اپنے والد سے خادم کے بارے میں انہوں نے اس کے آخر میں فرمایا۔ کہا لوگوں نے کہا کہ اس کے علاوہ ان لوگوں کا اور کوئی بھی خادم نہیں تھا۔ فرمایا کہ چاہئے کہ وہ اس سے خدمت کروائیں اور جب اس کی ضرورت نہ سمجھیں تو اس کو آزاد کر دیں۔

۸۵۷۲:... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو فراس نے ابوصالح سے اس نے زاذان سے یہ کہ ابوعمر کہتا ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حالانکہ انہوں نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا تھا انہوں نے ایک لکڑی لی اور فرمایا کہ اس میں میرے لئے کیا اجر ہو سکتا ہے؟ جو اس کے برابر ہو سکے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو تھپڑ مارے یا اس کو چابک مارے اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کرے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکامل سے اس نے ابوعوانہ سے۔

۸۵۷۳:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو اسمٰعیل بن قتیبہ نے اور حسن بن سفیان نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابن نمیر نے ان کو فضیل بن غزوان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے ان کو حدیث بیان کی ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو شخص اپنے غلام پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائے گا قیامت کے دن اس پر حد زنا قائم کی جائے گی ہاں مگر یہ کہ وہ زنا کا مجرم ہو۔

ہر حکمران سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا:

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے یحییٰ بن قطان کی حدیث سے اس نے فضیل بن غزوان سے۔

۸۵۷۴:... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو جعفر فریابی اور ابوعبدالرحمٰن نسائی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جعفر نے اور کہا ابوعبدالرحمٰن نے ان کو خبر دی اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے اور کہا فریابی اسحاق بن راہویہ نے ان کو معاذ بن ہشام نے اپنے والد

سے ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر چرواہے سے پوچھیں گے اس نے جو کچھ چرایا۔ اس کی حفاظت کی یا اس کو ضائع کیا۔ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نگران اور ذمہ دار سے اس کی نگرانی اور ذمہ کی بابت پوچھیں گے کہ اس نے اپنی ذمہ داری پوری کی یا اس کو اس نے ضائع کیا۔ ابو احمد نے کہا اس روایت کے ساتھ اسحق بن راھویہ متفرد ہے۔

دینے والا ہاتھ بہتر ہے لینے والے ہاتھ سے:

۸۵۷۵:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن عجلان نے سمی سے ابو صالح سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو غنی آدمی دے جائے اور باقی رکھے اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے۔ تمہیں ابتداء ہو کہ تیری عورت کہے مجھ پر خرچ کیجئے یا مجھے طلاق دے دیجئے یا تیرا غلام یہ کہے مجھ پر خرچ کیجئے یا مجھے فروخت کر دیجئے یا تیرا بیٹا کہے کہ آپ ہمیں کس کے حوالے کرتے ہو۔ تو یہ زیادہ عجیب ہے۔

بد اخلاقی نحوست ہے:

۸۵۷۶:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو عثمان بن زفر نے رافع بن مکیث کے بعض بیٹوں سے اس نے رافع بن مکیث سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بد اخلاقی نحوست ہے اچھی ملکیت اضافے کا باعث ہے اور صدقہ بری موت کو دور کرتا ہے۔

۸۵۷۷:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو سریج بن نعمان نے ان کو عثمان بن مقسم نے ان کو فرقد سبخی نے ان کو مرہ طیب نے ابو بکر صدیق سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں برے ملکے والا شخص داخل نہیں ہوگا اور شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس سے دھوکہ کرے۔

۸۵۷۸:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن محمد بن حیان نے ان کو مروزی نے ان کو ابو الولید نے عیاش سے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ھمام نے ان کو فرقد سبخی نے۔

ملعون اور برے ملکے والا جنت میں داخل نہ ہوگا:

۸۵۷۹:... اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو عبداللہ بن ابو سعد نے ان کو محمد بن سعید بن زیاد قرشی نے ان کو ھمام نے ان کو فرقد سبخی نے ان کو مرہ طیب نے ان کو ابو بکر صدیق نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں داخل نہیں ہوگا برے ملکے والا اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

۸۵۸۰:... اور اس کو روایت کیا ہے جو بن جعفی نے شخص سے اس نے مرہ ہمدانی سے اس نے ابو بکر صدیق سے اس نے نبی کریم سے وہ فرماتے ہیں جنت میں داخل نہیں ہوگا برے ملکے والا اور ملعون ہے جو شخص مسلمان کو نقصان پہنچاتا ہے یا اس کے خلاف بری تدبیر کرتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو دو عین فضل بن جابر سقطی نے ان کو محمد بن ابی خلف نے ان کو ابو تمیلہ نے ان کو ابو حمزہ سکری نے ان کو جابر نے ان سے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے جابر سے اس نے مسروق سے کہ اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا بری عادت والا اور ملعون ہے جو مسلمان کو نقصان پہنچائے یا غیر مسلمان کو۔

(۸۵۷۷) (۱) فی ن: الخلق (۸۵۷۸) (۲) فی ن: احسان

۸۶۱۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے اور ہمام بن فرقد سنجی نے ان کو مرہ نے ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ پہلا شخص جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (مراد ہے پہلے داخل ہوگا) وہ غلام ہوگا جس نے اپنے اللہ کا حق بھی ادا کیا ہوگا اور اپنے مالکوں کا بھی۔

۸۶۱۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید ادمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے مالک اور آقا کے بارے میں یوں نہ کہا کرے کہ اپنے رب کو کھلا۔ چلا بلکہ یوں کہے کہ اے میرے سردار اے میرے آقا (یعنی لفظ رب کسی غیر اللہ کے لئے استعمال نہ کرے) اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے میرا بندہ۔ میری بندی بلکہ یوں کہے میرا جوان میری نوکرانی میرے غلام۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عبدالرزاق کی حدیث سے۔

اپنے مالک کے حقوق کی ادائیگی:

۸۶۱۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ان کو عبدالکریم بن ابی المخارق نے ان کو ابورافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب میرے پاس سے گذرے اور میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا انہوں نے فرمایا اے ابورافع البتہ تم عمر سے افضل ہو تم اللہ کا حق بھی بخوبی ادا کرتے ہو اور اپنے مالکوں کا بھی۔

۸۶۱۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابویحییٰ سہل بن فضل ادمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن نصر صائغ نے ان کو ابو مصعب نے ان کو عبداللہ بن حارث حاتی نے اس نے زید بن اسلم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک چرواہے کے پاس سے گذرے وہاں اس کا مالک نہیں تھا انہوں نے اس سے کہا اے چرواہے کیا تم بکری بیچو گے؟ چرواہے نے کہا ان کا مالک یہاں نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم مالک سے کہہ دینا کہ ایک بکری بھیڑیے نے اٹھالی ہے۔ چنانچہ چرواہے نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھالیا اور کہا کہ اللہ کہاں جائے گا؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ میں اللہ کی قسم یہ کہنے کا زیادہ حق دار تھا کہ اللہ کہاں جائے گا چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی ایمانداری دیکھ کر اس کو خرید لیا اور وہ ساری بکریاں بھی خرید لیں اور اس غلام کو آزاد کر دیا اور وہ بکریاں اسی کو صدقہ کر دیں۔

۸۶۱۵:...... ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے باب والامانات میں اور اس میں ہے کہ انہوں نے ایک روزہ دار کو پایا تھا سخت گرمی میں انہوں نے اس کے تقوے کو آزمانا چاہا لہٰذا انہوں نے اس سے بکری فروخت کی بات کی تھی۔

۸۶۱۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مملوک غلام جس سے قیامت کے دن حساب لے گا جو اس نے نمازیں ضائع کی ہوں گی فرمایا کہ وہ کہے گا اے میرے رب میرے اوپر برا مالک مسلط تھا وہ مجھے نماز سے روکتا تھا اور تیری عبادت سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تجھے دیکھا تھا تم نے اس کا مال چرایا تھا کیا تم نے اس سے نظر چرا کر میرے لئے عمل بھی کیا تھا؟

(۸۶۱۳) ــــ (۱) فی ن (عمر)

ایمان کا ساٹھواں شعبہ

اولاد اور اہل خانہ کے حقوق

ایمان کا ساٹھواں شعبہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی اولاد کی اور اپنے گھر بار کی اور اہل خانہ کی دینی امور کے بارے میں ان کی تعلیم کی وہ ذمہ داری اٹھانے کے لئے کھڑا ہو جائے جو ان کے لئے ضروری ہے۔

بہر حال جہاں تک اولاد کا تعلق ہے تو اصل بات اس میں یہ ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ نے انسان کو اس کے شرف وعزت کے لئے عطیہ اور ہبہ فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃ

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے ہی جوڑے بنائے پھر تمہاری بیویوں سے تمہیں بیٹے پوتیاں عطا فرمائیں اور ارشاد ہے۔

یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔

اللہ نے ہمارے اوپر احسان فرمایا ہے کہ ہماری ہی پشتوں سے ہمارے جیسے انسان پیدا فرما دیئے ہیں پھر اس نے ساتھ ساتھ یہ بھی خبر دی ہے کہ اولاد میں سے بیٹیاں بھی اللہ کی طرف سے ہبہ اور عطیہ ہیں جیسے بیٹے نعمت ہیں۔ اور ان لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جن کو بیٹیاں بری لگتی ہیں اور وہ لوگوں سے منہ چھپائے پھرتے ہیں کہ کہیں وہ ان سے ان کا تذکرہ نہ کر لیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

واذا بشر احدھم بالانثی ظل وجھہ مسودا وھو کظیم یتواری من القوم من سوء ما بشر بہ

جب ان لوگوں میں سے کسی کو بیٹی کے بارے میں خوشی کی اطلاع دی جاتی ہے اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غصے سے گھٹ جاتا ہے وہ لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے (وہ سمجھتا ہے) اسکو بری خبر کی اطلاع مل گئی ہے۔

مسلمانوں میں سے جس کو اللہ تعالیٰ اولاد عطا کرے بیٹا ہو یا بیٹی اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اس بات پر کہ اس نے اسی جیسی ایک اور روح اور ایک اور وجود اسی میں سے پیدا فرما دیا ہے جو اسی کے لئے پکارا جائے گا اور اسی سے منسوب ہوگا پھر وہ اللہ ہی کی عبادت کرے گا جس سے زمین پر اہل اطاعت کی کثرت واضافہ ہوگا۔ اس کے بعد پیدائش کے وقت اسے متعدد چیزوں کا حکم دیا گیا ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے دائیں کان میں اذان پڑھی جائے۔ اور بائیں کان میں اقامت پڑھی جائے۔

نومولود بچے کے کان میں اذان واقامت کہنا:

۸۶۱۷۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبید اللہ نے ان کو عبیداللہ بن ابی رافع نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن کے کان میں اذان پڑھ رہے تھے نماز والی اذان جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو جنم دیا تھا۔

۸۶۱۸۔ ہمیں اس کی خبر دی ابومنصور ظفر بن محمد بن احمد بن محمد حسنی نے اور ابوعبداللہ حافظ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبیداللہ نے ان کو عبیداللہ بن ابی رافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا۔ یا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دی تھی حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں جب ان کو سیدہ

(۸۶۱۷) (۱) [illegible] (۲) [illegible] الحسن بن عبداللہ بن ابی رافع

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جنم دیا تھا۔

۸۶۱۹: ـــــ ہمیں خبر دی ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حفص جمحی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو یحییٰ بن علاء رازی نے ان کو مروان بن سالم نے ان کو طلحہ بن عبید اللہ عقیلی نے حسین بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نومولود بچے کے سیدھے کان میں اذان کہی جائے اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے اس سے جنات الخاذی جاتی ہیں۔ یا ام الصبیان کی بیماری سے حفاظت رہتی ہے۔

بچے کے پیدائش پر تحنیک (کھجور کھلانا):

۸۶۲۰: ـــــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو حسن بن عمر بن سیف سدوسی نے ان کو قاسم بن مطیب نے منصور بن صفیہ سے اس نے ابو معبد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دی تھی حسن بن علی کے کان میں جب وہ پیدا ہوئے تھے۔ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت۔ ان مذکورہ دونوں سندوں میں ضعف ہے۔ فرمایا کہ دوسری چیز جو بچے کی پیدائش پر لازم ہے وہ تحنیک بالتمر ہے یعنی منہ میں کھجور نرم کر کے بچے کے تالو میں لگانا۔ اگر کھجور وقت پر نہ مل سکے تو اس کی مثل یعنی کسی بھی میٹھی چیز کے ساتھ منہ میں مٹھاس لگائیں اور مناسب یہ ہے کہ یہ عمل وہ آدمی کرے جو اس بچے کے لئے خیر و برکت کا باعث ہو یعنی (نیک و بزرگ یہ کام کرے۔)

۸۶۲۱: ـــــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو برید بن عبد اللہ نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک بچہ پیدا ہوا اس کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے تالو میں کھجور چبا کر لگائی۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح بخاری میں ابو اسامہ کی روایت سے اور بخاری میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ نے اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی تھی اور مجھے واپس دے دیا تھا لہٰذا وہ ابو موسیٰ کے بچوں میں سب سے زیادہ برکت والا ہوا۔

عقیقہ:

۸۶۲۲: ـــــ ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو ابو کریب نے ان کو ابو اسامہ نے اس نے اس کو کچھ اضافے کے ساتھ ذکر کیا ہے فرمایا کہ تیسری چیز جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس کی طرف سے عقیقہ کیا جائے۔

۸۶۲۳: ـــــ ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابو الربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبید اللہ بن ابی یزید نے ان کو سباع بن ثابت نے ان کو ام کرز نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عقیقہ کے بارے میں کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں پوری پوری اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔

پیدائش پر بچہ کا حلق کرنا:

۸۶۲۴: ـــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو ابو حفص سالم بن تمیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد الرحمٰن اعرج نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہودی

(۸۶۱۹) ـــــ (۳) فی ن : (حن) (۴) ـــــ فی ن : (الحسن)

(۸۶۲۰) ـــــ (۵) فی ن : (شا یوسف) (۸۶۲۳) ـــــ (۱) فی ن : (الربیع)

لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرتے تھے اور لڑکی کی طرف سے بھی کرتے تھے لہٰذا تم لوگ عقیقہ کیا کرو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری فرمایا کہ ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ اپنے عقیقہ کا رہن ہے کہ اپنے عقیقہ کا حق کرے یعنی بچے کے سر کے بال صاف کر کے اس سے دور ہوتا ہے۔

۸۶۲۵ ہمیں خبر دی ابوالحسین بشری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو محمد نے کہ سلمان سے اسی طرح بیان کیا جاتا ہے۔ اس نے اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے۔ فرمایا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ کرو اور خون گراؤ اور اس سے تکلیف ہٹاؤ۔

اس کو روایت کیا ہے بخاری نے عارم سے اس نے حماد بن زید سے بطور موقوف روایت کے پھر اس نے حدیث ذکر کی ہے حماد بن سلمہ سے جس سے دوسری کے مرفوع ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔

۸۶۲۶ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن حسن بن بیان مقری نے ان کو عبیداللہ بن محمد بن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو قتادہ اور حبیب اور یونس اور ایوب نے محمد بن سیرین سے اس نے سلمان بن عامر ضبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الغلام۔ حدیث اسی طرح ہے یونس سے اور ایوب اور ہشام اور حبیب اور قتادہ سے ذکر کی ہیں۔

۸۶۲۷ ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث حفصہ بنت سیرین سے اس نے رباب سے اس نے اس کے چچا سلمان بن عامر ضبی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور بخاری نے اس سے استشہاد کیا ہے۔

۸۶۲۸ اور ہم نے روایت کی ہے حسن بصری سے کہ اس نے کہا کہ تکلیف کو ہٹانا سر مونڈنا ہے۔

بچے کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا:

۸۶۲۹ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے جعفر بن محمد بن علی سے اس نے اپنے والد سے کہ انہوں نے کہا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے بالوں کو وزن کیا تھا اور زینب وام کلثوم کے بالوں کو اور ان کے وزن کے برابر چاندی کو صدقہ کر دیا تھا۔

فرمایا کہ بچہ پیدا ہونے پر پانچواں ضروری کام اس کا نام رکھنا ہے۔

پیدائش کے ساتویں دن بچے کا نام رکھنا:

۸۶۳۰ ہمیں خبر دی احمد بن حسن نے ان کو ابوجعفر بن رحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحاق قاضی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے حسن سے اس نے سمرہ بن جندب سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا اپنے عقیقے کے ساتھ گروی ہوتا ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے اور اس کے سر کے بال صاف کئے جائیں اور اس کا نام رکھا جائے۔

میں نے کہا ہے کہ اگر اس کا نام اس دن رکھا جائے جس دن اس کی تحنیک ہوتی ہے تو زیادہ بہتر ہے مناسب ہے کہ تاریخ کا حصہ بیٹے سمرہ کی عقیقے کے لئے ہو۔ سوائے تسمیہ کے تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوموسیٰ سے نبی کریم کی طرف نام رکھنے کے بارے میں اپنے بیٹے کے

(۸۶۲۵) (۲) فی ب (صالح)

(۸۶۲۶) (۳) فی ب (علی بن الحسین بن بیان) (۱) فی ب (حبیب بن مرس) (۲) فی ن (سلیمان)

(۸۶۳۰) (۳) فی ب (جعفر)

لئے جس دن آپ نے کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگائی تھی۔

۸۶۳۱:ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبداللہ نے جو کہ بیٹے تھے حسن بن سفیان کے ان کو حسن کے دو بیٹوں نے ان کو ابو بکر بن شیبہ کے دو بیٹوں یزید بن ہارون نے ابن عون کے دو بیٹوں نے ابن سیرین سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی طلحہ بیمار تھے۔ ابو طلحہ نکلے کسی کام سے۔ تو بچے کا انتقال ہو گیا جب ابو طلحہ واپس آئے تو اس نے پوچھا کہ میرا بیٹا کہاں ہے؟ ام سلیم نے کہا کہ وہ آرام کر رہا ہے اور رات کا کھانا اس کے قریب کیا اس نے کھانا کھایا۔ اور عشاء کی نماز پڑھی رات کو جب صبح ہو گئی تو ابو طلحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس واقعہ کی ان کو خبر دی حضور نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں نے آج رات خوشی کی تھی؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ ان دونوں کے لئے برکت عطا فرما۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں بیٹا پیدا ہوا۔ لہٰذا ابو طلحہ نے مجھ سے کہا کہ اٹھا بچے اس کو ہم اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلیں گے میں نے کھجوریں بھی ساتھ اٹھا لیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو لے لیا اور پوچھا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ بتایا کہ جی ہاں کھجوریں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر چبایا پھر اس کو اس کے منہ میں لگایا پھر تالو میں لگایا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مطر بن الفضل سے اس نے یزید بن ہارون سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابو بکر بن ابی شیبہ سے اور ابن سیرین سے یا انس بن سیرین ہے۔ اور کہا ہے اسناد میں حماد بن مسعدہ وغیرہ ابن عون سے اس نے محمد بن سیرین سے۔

۸۶۳۲:ــــ اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے اسماء بنت ابی بکر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عبداللہ بن زبیر کی پیدائش کے وقت اس کی تحنیک کرنے اور اس کا نام عبداللہ رکھنے کے بارے میں اور اس سب کچھ میں دلالت ہے اس بات پر کہ تاریخ حدیث سمرہ میں مناسب ہے کہ راجع ہو تسمیہ کی طرف۔ واللہ اعلم۔

اور عقیقے میں کچھ سنتیں ہیں اور آثار ہیں اور اسی طرح نومولود کے نام رکھنے اور اس کی کنیت رکھنے میں۔ ہم نے ان کو کتاب السنن کے کتاب العقیقہ میں ذکر کر دیا ہے۔ دوبارہ ان کو یہاں ذکر کرنے میں مشقت ہے لہٰذا میں نے ان کو از راہ اختصار ترک کر دیا ہے۔ جو ان پر مطلع ہونا چاہے گا وہاں رجوع کرے گا ان شاء اللہ۔

۸۶۳۳:ــــ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابو العباس بن فضل بن علی بن محمد اسفرائنی نے ان کو ابو سہل بشر بن احمد نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو داؤد بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن ابی زکریا خزاعی نے ان کو ابو درداء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم لوگ قیامت کے دن پکارے جاؤ گے اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے باپوں کے ناموں کے ساتھ لہٰذا اپنے نام خوبصورت کر کے رکھو۔

۸۶۳۴:ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسن بن ابو بکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن ابو عبداللہ دستوائی نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص میرے نام کے ساتھ نام رکھے وہ میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھے۔ اور جو شخص میری کنیت کے ساتھ رکھے وہ میرے نام کے ساتھ نام نہ رکھے۔ یہ اسناد صحیح ہے۔ اور اسی طرح روایت کی گئی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مگر بات یہ ہے ابو القاسم کے ساتھ کنیت رکھنے کی مطلق نہی زیادہ ہے اور زیادہ صحیح ہے اور احتمال ہے کہ اس سے نہی راجع ہو اس شخص کی طرف جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

(۸۶۳۴)ــــ (۱) فی ن: (بن)

اللہ نے فرمایا اے ابراہیم ہم نے تجھے یہ عزت بخشی ہے انھوں نے کہا اے میرے رب میری عزت و وقار میں اور اضافہ فرما۔ اور ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے مہمان نوازی ضیافت دی تھی۔ اور پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنی مونچھیں کاٹی تھیں۔ اور پہلے شخص تھے جنہوں نے ناخن کاٹے تھے۔ اور پہلے شخص تھے جنہوں نے استرا استعمال کیا تھا۔ مراد ہے کہ (انہوں نے زیر ناف صاف کیا) یہ صحیح ہے مگر موقوف روایت ہے۔

پہلی ضیافت:

۸۶۳۱: ... اور تحقیق۔ اس کو روایت کیا ہے ابو قتادہ عبداللہ بن واقد نے حماد بن سلمہ سے اس نے ان کو یحییٰ بن سعید سے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے مہمان کی ضیافت کی تھی اور پہلے شخص تھے جنہوں نے شلوار پہنی اور پہلے شخص تھے جنہوں نے سفید بال دیکھے تھے اور وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے ناخن تراشے تھے اور وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے بسولی کے ساتھ ختنہ کیا تھا جب کہ وہ ایک سو بیس سال کے تھے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے مالینی نے ان کو ابن عدی نے ان کو محمد بن سے ان کو محمد بن یحییٰ بن کثیر نے ان کو محمد بن عبداللہ بن واقد نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۸۶۳۲: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن مسیب نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام وہ ہیں کہ پہلا شخص تھا جس نے ختنہ کیا اور جس نے مہمان کی ضیافت کی اور جس نے بڑھاپا دیکھا جب سفید بال دیکھے تو عرض کی اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ وقار ہے اور بردباری ہے انھوں نے عرض کی اے میرے رب میری عزت وقار کو اور زیادہ فرما اور انھوں نے ختنہ کیا جب کہ وہ ایک سو بیس برس کے تھے انھوں نے بسولی کے ساتھ ختنہ کیا (یا مقام قدوم میں کیا) اور جب فوت ہوئے تو اس وقت وہ دو سو برس کے تھے۔

عبدالرزاق نے کہا کہ انھوں نے بسولی کے ساتھ ختنہ کیا (یعنی مقام قدوم میں کیا) عبدالرزاق نے کہا کہ یہ بستی کا نام ہے۔ اسی طرح مجھے خبر دی ہے معمر نے اس میں شک نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں اسی طرح کہا ہے عبدالرزاق نے معمر سے اور کہا گیا ہے کہ قدوم سے مراد وہ آلہ ہے جس کے ساتھ انھوں نے ختنہ کیا تھا۔

تحقیق بعض احادیث میں مروی ہے کہ انہوں نے جلدی کی تھی اس سے قبل کہ ختنہ کرنے کے آلے کو جانتے۔ واللہ اعلم۔

۸۶۳۳: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن ابی یحییٰ نے داؤد بن حصین سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انھوں نے فرمایا اس آدمی کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی جو ختنہ نہ کروائے۔

اور یہی حدیث مروی ہے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے اس نے قتادہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے مکروہ قرار دیا ہے بغیر ختنے والے کے ذبح کیے ہوئے جانور کو اور فرمایا کہ اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کی شہادت قبول ہوگی معمر نے کہا کہ میں نے حماد بن سلمہ سے اس کے بچے کے بارے میں پوچھا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۶۳۴: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اصم نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین نے یعنی بن حفص نے سفیان سے اس نے ابواسحاق سے اس نے حارثہ بن مضرب سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ ہاجرہ (ام اسماعیل) سارہ (زوجہ ابراہیم) کی باندی تھی اس نے ابراہیم علیہ السلام کو عطیہ اور ہبہ کردی تھی۔ ایک دن (دونوں کے بیٹوں) اسماعیل اور اسحاق نے دوڑ نے

کا مقابلہ کیا اسماعیل اسحاق سے جیت گئے اور اسحاق سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کی گود میں جا بیٹھے۔ سارہ نے کہا میں اعلان کرتی ہوں اللہ کی قسم میں اس کے تین عزت کے نشان بدل دوں گی۔ بس ابراہیم علیہ السلام ڈر گئے کہ کہیں وہ اس کے کان نہ کاٹ دے یا ناک نہ کاٹ دے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا، کیا تم ایسا کوئی کام کرو گی اور ہلاکت میں پڑو گی اس کے کان میں سوراخ کرو گی یا اس کو نیچا دکھاؤ گی تو پہلا ذلیل و خوار کرتا ہوگا۔ (یا پہلی ذلت و خواری ہوگی۔)

ختنہ کے سلسلہ میں عرب کا رواج:

۸۶۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد عدی نے ان کو محمد بن خریم قزاز نے ان کو ہشام بن خالد نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو محمد بن حسان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ام عطیہ انصاریہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی کو حکم دیا تھا کہ وہ ختنہ کروائے جب ختنہ کرو گی تو تم کمزور نہیں ہو گی یہ عمل عورت کے لئے زیادہ ولذت کا باعث ہوگا اور شوہر کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہوگا۔

۸۶۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو احمد بن موسیٰ نے ان کو علی بن عبدالحمید الشیبانی نے ان کو مندل نے ان کو ابن جریج نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی کچھ عورتوں کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے انصاری عورتو! خضاب لگایا کرو (سفیدی کو) چھپانے کے لئے۔ اور خوشحال رہو۔ دلی اور کمزور نہ ہو یہ بات بے شک زیادہ محظوظ کرنے والی ہے تمہاری عورتوں کے لئے ان کے شوہروں کے نزدیک اور بچاؤ تم اپنے آپ کو محسنوں کی ناشکری کرنے سے مندل بن علی ضعیف ہے۔

امام احمد حنبل فرماتے ہیں:

امام احمد رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ بچے کی تعلیم و تربیت اس وقت ہو جب وہ عمر کے اور عقل کے اعتبار سے ایسی حد کو پہنچ جائے کہ تعلیم و تربیت کا متحمل ہو سکے۔ پھر اس کے کئی شعبے ہو سکتے ہیں۔

کچھ ان میں سے یہ ہیں کہ والدین مسلمان صلحاء کے اخلاق پر اس کی پرورش اور تربیت کریں اور مفسدین اور برے لوگوں کی صحبت سے اور ان کے میل جول سے اس کی حفاظت کریں۔

اور دوسرا شعبہ تعلیم و تربیت کے حوالے سے یہ ہے کہ اس کو قرآن مجید کی تعلیم دیں۔ اور زبان کے ادب کی تعلیم دیں۔ اور سنتوں کی تعلیم دیں اور اس سے بیان کریں۔ اور سلف صالحین کے مطابق بنائیں اور اس کو وہ دینی احکام سکھلائیں جو ضروری ہیں جن کے سیکھے بغیر چارہ نہیں ہے۔

اور تعلیم و تربیت کا ایک شعبہ یہ ہے کہ اس کو کسی اچھے کسب و محنت کی راہنمائی کریں جو اچھا اور قابل تعریف ہو جس سے یہ توقع کی جا سکے کہ اس کے اچھے ثمرات خود والیس سرپرست کو بھی حاصل ہوں گے۔ جب بچوں میں سے کوئی عقل و فہم کی ایک خاص حد تک پہنچ جائے تو اس کے سامنے ذات باری تعالیٰ کی پہچان کروائے ایسے دلائل کے ساتھ جو اس کو اللہ تعالیٰ معرفت تک پہنچا دیں اور ملحدین اور بے دینوں کے اقوال میں سے اس کو کچھ بھی نہ بتائے سنائے۔ ہاں کبھی کبھی ان میں سے کوئی بات ذکر کرکے اس سے اس کو ڈرا دیا کرے اور ملحدین سے اس کو نفرت دلائے اور حسب استطاعت اس کی طرف ان کو مبغوض اور ناپسندیدہ بنائے۔ اور دلائل دینے میں ایسے دلائل سے شروع کرے جو عقل کے قریب تر ہوں اور روشن دلائل ہوں اس کے بعد حجت اس کو قریب قریب ہوں اور یہی طریقہ کرے ان دلائل کو بیان کرنے کے لئے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرتے ہیں۔ آپ کی سیرت طیبہ میں سے ایسے دلائل جو عقل کے قریب تر ہوں اور خوب واضح ہوں۔ اس کے بعد وہ دلائل

۸۶۴۵:..... (۱) فی ن: (محمد بن جریر) (۲)..... فی ن: (نمیر)

جو زوال کے قریب قریب ہوں۔ چنانچہ شیخ حلیمی رحمہ اللہ نے اس باب کے فصول میں سے ہر فصل میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ جو شخص ان پر واقف ہونا چاہے گا انشاء اللہ ان کی طرف رجوع کرے گا۔

۸۶۴۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حدیث بیان کی خالد بن عبداللہ نے یونس سے اس نے حسن سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ یاایھا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا ۔ اے اہل ایمان بچاؤ تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے۔ فرماتے ہیں کہ (اس سے مراد ہے کہ وہ) ان کو اللہ کی اطاعت کا حکم دے اور ان کو خیر و بھلائی کی تعلیم دے۔

۸۶۴۸:...... اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو منصور نے ان سے جس نے ان کو حدیث بیان کی ہے علی رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی اولادوں کو علم سکھاؤ اور ان کو ادب سکھاؤ۔

۸۶۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حافظ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالنضر محمد بن محمد یوسف فقیہ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن محمود بن مسلم نے ان کو حدیث بیان کی نضر بن محمد جشمی نے سفیان ثوری سے اس نے منصور سے اس نے ابراہیم بن مہاجر سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اپنے بچوں کو پہلا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ابتدا کراؤ اور ان کو بڑے ہونے پر موت کے وقت بھی لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو بے شک جس انسان کی پہلی کلام بھی لا الٰہ الا اللہ ہو اور آخری کلام بھی لا الٰہ الا اللہ ہو پھر وہ خواہ ہزار سال زندہ رہے اس سے کسی ایک گناہ کے بارے میں بھی نہیں پوچھا جائے گا۔ اس کا متن غریب ہے نہیں لکھا راوی نے اس کو مگر صرف اسی اسناد کے ساتھ۔

سات سال بچے کے لئے نماز کا حکم:

۸۶۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سہل بن عمران دقاق نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو سوار بن داؤد ابوحمزہ نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات سات کی عمر کے اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس سال میں نہ پڑھنے پر ان کو سزا دو اور دس والوں کے بستر سونے کے لئے علیحدہ کر دو۔

۸۶۵۱:...... مجھے خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو ابوالحسن محمد بن سنان قزاز نے ان کو عامر بن صالح بن رستم نے ان کو ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن عمرو بن سعید بن عاص نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ میں ان کو احمد بن ابراہیم بن مخلد نے ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم نے اور قواریری نے دونوں نے کہا ان کو عامر بن ابی عامر نے ان کو ایوب بن موسیٰ قرشی نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

نہیں تحفہ دیتا کوئی والد اپنے بیٹے کو کوئی تحفہ جو افضل ہو اچھے ادب سے۔

روایت کیا ہے اس کو بشر بن یوسف نے عامر بن ابو عامر سے اس نے سنا ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن عاص نے اور اس بارے میں عامر کا سماع ایوب سے صحیح ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے تاریخ میں بشر سے اس نے کہا کہ ان کے دادا کا سماع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں ہے۔

ہے کہ وہ اس کو لکھنا پڑھنا اور تیراکی اور تیر اندازی کی تعلیم دے اور اس کو پاکیزہ ادب سکھائے۔ عیسیٰ بن ابراہیم ان سے روایت کرتا ہے جس کو متابع نہیں ہوتا۔

باپ پر اولاد کے حقوق:

۸۶۶۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شداد بن سعید جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا بیٹا پیدا ہو اسے چاہئے کہ وہ اس کا اچھا سا نام رکھے اور اس کو اچھا ادب سکھائے۔ جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔ جب وہ بالغ ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے پھر وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے یقینی بات ہے کہ پھر اس کا گناہ اس کے والد پر ہوگا۔

۸۶۶۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عبدالصمد بن نعمان نے ان کو عبدالملک بن حسین نے ان کو عبدالملک بن عمیر بن مصعب بن شیبہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو اچھے طریقے پر دودھ پلائے اور اس کے ادب کو اچھا کرے۔ اس میں ضعف ہے۔

۸۶۶۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حزم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے اور ان سے سوال کیا تھا کثیر بن زیاد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

هب لنا من ازواجنا وذریتنا قرة اعین

اے ہمارے رب ہماری بیویوں میں سے اور ہماری اولادوں میں سے عطا فرما آنکھوں کی ٹھنڈک۔

انہوں نے پوچھا کہ اے ابوسعید یہ آنکھوں کی ٹھنڈک کیا ہے کیا یہ دنیا میں ہوگی یا آخرت میں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ اللہ کی قسم دنیا میں ہوگی۔

انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ (آنکھوں کی ٹھنڈک) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھے اپنے بندے کو کہ وہ اپنی بیوی کو بھائی کو اپنے دوست کو سب کو دیکھے کہ وہ اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں۔ نہیں بلکہ ایک مسلمان آدمی کو کوئی چیز ان سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی کہ وہ دیکھے اولاد کو یا بیٹے کو یا دوست کو یا بھائی کو اللہ کا اطاعت گذار۔

۸۶۶۹:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو ابوبکر بن ابی مریم غسانی نے مجاشع ازدی ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس شخص کی بیٹی بارہ سال کی ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے پھر وہ گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہوگا۔

۸۶۷۰:۔۔۔ میں نے حاکم ابوعبداللہ کی تحریر میں پڑھا۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جنہوں نے ہمیں خبر دی بطور اجازت دینے کے ان کو خبر دی بکر بن محمد بن عبدان صیرفی نے مقام مرو میں اپنی اصل کتاب سے ان کو خبر دی احمد بن بشر بن سعد مرثدی نے ان کو خالد بن خداش نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا ہے

(۸۶۶۶)۔۔۔ (۳)۔۔۔ فی ن: (الحسن)

(۸۶۶۹)۔۔۔ (۱) فی ن: (سلمان)　　(۲)۔۔۔ فی ن: (یوسف عن ابن ابی مریم)

(۸۶۷۰)۔۔۔ (۳) فی ن: (حمدان)

نہیں پیدا ہوتا کوئی بچہ کسی گھر میں مگر ان میں عزت پیدا ہو جاتی ہے جو کہ پہلے نہیں تھی۔ اسی طرح ہے میری کتاب میں۔

اور میں نے اپنا علم نہیں لکھا مگر ہاشم بن صبیح کی حدیث سے اسی طرح میں نے اس کو نقل کیا ہے اس کی شہرت کی وجہ سے جو کہ لوگوں کے درمیان ہے۔ اور وہ اہل علم کے درمیان حدیث کے بارے میں منکر ہے واللہ اعلم یہی میری کتاب میں ہے۔

۸۶۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ہاشم بن صبیح نے ان کو ابوانس مکی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس گھر میں کوئی لڑکا پیدا ہوتا ہے ان میں ایک عزت ہو جاتی ہے جو کہ پہلے ان میں نہیں تھی۔

۸۶۹۴:..... اسی طرح ہمیں خبر دی مسند ابن عباس میں۔ اور اس زیادہ کیا اپنی اسناد میں ابوانس مکی سے اور ہم نے ان کو خبر دی ہے مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ میں۔ اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا اپنی اسناد میں ان کو خبر دی عمران حبلی نے اور وہ موسیٰ بن اسماعیل ہیں پس حدیث ثابت ہے ابن عمر سے جیسے اس کو روایت کیا ہے محمد بن سلیمان واسطی نے سوائے اس کے کہ محمد بن عیسیٰ بن ابو قماش کی روایت میں ہے ابوانس مکی سے ایسا اضافہ جس کو میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اللہ کے بندوں کے درمیان۔

قریش کی عورتیں:

۸۶۹۵:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابویعلی حمزہ بن عبدالعزیز نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوبکر بن قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر عورتیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں وہ قریش کی عورتیں ہیں۔ اپنے بچے پر سب سے زیادہ شفیق ہوتی ہیں اس کی صغر سنی میں اور شوہر کے قبضے میں جو کچھ ہے اس کی ملکیت کی سب سے زیادہ محافظ ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے۔

۸۶۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان طوسی نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو منصور نے سالم بن ابوالجعد سے اس نے ابوامامہ باہلی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا اور بچی تھی وہ عورت اس کو چلا کر لا رہی تھی اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا جو بھی چیز اس نے مانگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز اس کو عطا فرمادی جب وہ چلی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ساری عورتیں اپنے بچوں کو اٹھائے پھرنے والیاں ان پر شفقت کرنے والیاں ایسی ہیں کہ اگر وہ کیفیت نہ ہوتی جو اپنے شوہروں سے وہ کرتی ہیں تو ان میں سے جو نماز ادا کرنے والی ہیں وہ جنت میں داخل ہو جاتیں۔

۸۶۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی زاہد نے ان کو ابوالحسن محمد بن نصر زبیدی نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو سالم بن ابی الجعد نے ان کو ابوامامہ نے کہ ایک مسکین عورت تھی وہ آئی تو اس کے ساتھ اس کے بچے بھی آئے اس کو تین کھجور کے دانے دیئے گئے اس نے ایک دانہ سب کو دے دیا لہٰذا بچے رونے لگے اس نے ایک دانہ کھجور کا لیا اور چیر کر دو حصے کئے اور ہر ایک کو ایک حصہ دے دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا بہت سی اپنے بچوں کو اٹھائے پھرنے والی عورتیں جو اپنی اولادوں

(۸۶۹۲)..... (۱) فی ن: (الحبلی) (۲)..... فی ن: (صالح)

(۸۶۹۳)..... (۱) سقط من (ن)

ہر نگران سے اس کی ذمہ داری کے بابت سوال ہوگا:

۸۷۰۳:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ بن عقبہ نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا خبردار تم میں سے ہر شخص ذی نگران ہے او رہر آدمی سے اس کی اپنی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امیر و حکم ران نگران ہے لوگوں پر اور اس سے اس کے رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل خانہ کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کی بابت پوچھا جائے گا اور آدمی کی بیوی ان سے اور اپنے شوہر کے بچوں کی نگران ہے۔ شوہر کے گھر کی محافظ ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور آدمی کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا خبردار تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور سب سے اس کی ذمہ داری کی بابت سوال ہوگا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدان سے۔

۸۷۰۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو منصور نے ان کو ربعی نے ان کو علی بن ابو طالب نے اللہ کے اس قول کے بارے میں قوا انفسکم واهلیکم نارا۔ فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو خیر و بھلائی کی تعلیم دو۔

۸۷۰۵:　ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو عباد بن موسیٰ ختلی نے ان کو طلحہ بن یحییٰ زرقی نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب زہری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں بچے کو نماز کا حکم دیا جائے اس وقت سے جب وہ اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کو پہچاننے لگے۔ اسی طرح یہ روایت آئی ہے موقوف طریقے پر۔

۸۷۰۶:...... ہمیں خبر دی علی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن محرم قاضی نے بغداد میں ان کو حسن بن علی بن شبیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابو الحواری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ　سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں شکایت کی بی بی سارہ کے بد اخلاقی کی اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے ابراہیم پردہ پوشی کر اس حالت و عادت پر جو اس میں ہے جب تک تو اس کے دین کے معاملے میں کسی قسم کا نقص نہ پائے۔

۸۷۰۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد حسنی نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذی نے ان کو حسین بن حریث نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ضریس نے ان کو خلیل بن زرارہ نے ان کو مطرف نے ان کو شعبی نے انہوں نے فرمایا جو شخص اپنی نیک شریف بیٹی فاسق فاجر کے ساتھ بیاہ دے اس نے اس کے ساتھ قطع رحمی کی۔

حسن سلوک سے پیش آنا:

۸۷۰۸:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن الفضل نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابو سلمہ موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابو ہلال نے ان کو صالح بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ابو الاسود دؤلی نے کہا اپنے بیٹوں سے میں نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے جب تم چھوٹے تھے اور اب جب کہ تم بڑے ہو اور اس وقت بھی جب تم نہیں تھے انہوں نے پوچھا کہ آپ نے ہمارے بچپن میں اور بڑا ہونے پر تو ہمارے ساتھ نیک سلوک کیا مگر یہ بات سمجھ میں نہ آئی کہ آپ نے اس وقت ہمارے ساتھ کیسے نیک سلوک کیا جب ہم نہیں تھے؟ فرمایا کہ میں نے تمہیں ایسی جگہ

(۸۷۰۵)... (۱) فی ن: والفردوسی　　　　۸۷۱۰... (۱) فی ن: والیرب عنہ

(۸۷۰۷)... (۱) فی ن: والیر احمد　　　　(۲)... فی ن: المقبل

نہیں رکھا تھا کہ جس جگہ تمہیں شرم محسوس ہوتی۔

۸۷۰۹:... ہمیں خبر دی ہے علی بن روزبہ بازی نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر بن مورع نے ان کو اعمش نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو وہب بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس تھا جب شعبان کی دو راتیں گزر چکی تھیں۔ کہتے ہیں کہ میں یہاں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے وکیل سے کہا کہ جوان کے کام کاج کا ذمہ دار تھا کہ اپنے گھر والوں کے لئے پیچھے ان کا رزق چھوڑ آئے ہو اس نے کہا کہ نہیں۔

تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔ کسی آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اس کو ضائع کر دے جو اس کا رزق دے۔

۸۷۱۰:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسین بن باقی کرفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو علی بن حکیم نے ان کو شریک نے اعمش سے مطرف انصاری سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس کے اخلاق کو انہوں نے بہت پسند کیا اور بولے کاش کہ یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت میں آئے انہوں نے آپ کو خبر دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر وہ شخص اپنے بوڑھے والدین کی خدمت میں مصروف رہتا ہے تو وہ شخص اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ اپنے چھوٹے بچے کی پرورش میں مصروف رہے تو بھی وہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ اپنے نفس کی ضرورت پوری کرنے میں مصروف ہے تاکہ وہ خود ہاتھ پھیلانے سے بچ جائے تو بھی وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۸۷۱۱:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو رباح بن عمرو نے ان کو ایوب نے ان کو محمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ اچانک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اچانک ایک جوان گھاٹی سے نمودار ہوا جب ہم نے اس کو دیکھا اپنی آنکھوں سے تو ہم نے کہا کاش کہ یہ جوان اپنے شباب وجوانی کو اپنی نشاط وخوشی کو اور اپنی قوت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری گفتگو سنی تو فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صرف وہی نہیں ہوتا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ جو شخص والدین کے لئے کوشش کرے وہ اللہ کی راہ میں ہے اور جو شخص اپنے اہل وعیال کے لئے سعی وجہد کرے وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جو شخص اپنے نفس کے لئے سعی بھر کرے وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔

۸۷۱۲:... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو حدیث بیان کی ابن علیہ نے ان کو خالد بن قلابہ سے ان کو مسلم بن یسار نے ان کو مرفوع کیا ہے کہ ایک آدمی تھا جو سفر میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ کیا تیرے گھر میں کوئی بڑی عمر کا فرد بھی ہے انہوں نے کہا کہ نہیں کوئی نہیں بس چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ بس ان میں جہاد کر۔

ابو عبید نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ من کاھل اس سے مراد ہے کہ کون سب سے زیادہ عمر کا ہے دراصل کاھل کہل سے ماخوذ ہے۔

۸۷۱۳:... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو جعفر بن ابی عثمان طیالسی نے ان کو عفان نے اور ابو الولید طیالسی نے اور داؤد بن شبیب اور محمد بن سنان عوقی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہمام نے ان کو قتادہ نے نضر بن انس سے اس نے بشیر بن نہیک سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف جھکا ہو

(۸۷۱۳)...(۱) علی بن ... انس

یعنی اس کا خیال کرتا ہو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو مفلوج ہوگا۔ یہ الفاظ عفان کے ہیں۔ اہل و عیال کے ساتھ احسان کے بارے میں مندرجہ ذیل روایت آئی ہے۔

اہل خانہ پر خرچ کی فضیلت:

۸۷۱۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن مزید انصاری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابو مسعود انصاری سے میں نے کہا کہ مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ بے شک مسلمان جب اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے اور وہ اس میں ثواب کی نیت کرتا ہے تو یہ خرچ کرنا اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔ اس کو روایت کیا ہے بخاری نے آدم بن ابی ایاس سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دیگر وجوہ سے شعبہ سے۔

۸۷۱۵:...... اور ہم نے روایت کی ہے سعد بن وقاص کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بے شک تو جب اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے کوئی بھی خرچ بے شک وہ صدقہ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جسے تو اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ تک لاتا ہے۔ تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے اس سلسلے میں کئی اخبار کتاب القسم اور کتاب النفقات میں کتاب السنن میں۔

۸۷۱۶:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے اور ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمرو بن امیہ ضمری نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم اپنی عورتوں کو جو کچھ بھی دو گے وہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا؟ سیدہ نے فرمایا۔ اللھم نعم اللھم نعم کہ میں اللہ کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ انہوں نے ایسے ہی فرمایا تھا۔ دو بار فرمایا۔

۸۷۱۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نظیف الفراء نے مکہ میں ان کو عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے مصر میں ان کو ہلال بن علاء نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے مزاحم بن زفر سے اس نے مجاہد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک وہ دینار تحقیق ہے جس کو آپ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (یعنی جہاد فی سبیل اللہ میں) دوسرا وہ دینار جو آپ کسی مسکین کو دیتے ہیں تیسرا وہ دینار جس کو آپ اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا کہ ان سب میں وہ دینار جو آپ اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہیں اس کا اجر سب سے بڑا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث وکیع سے اس نے ثوری سے۔

مردوں کی برائیاں نہ کی جائیں:

۸۷۱۸:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے ہشام سے اس نے ہشام بن عروہ سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے اور میں خود اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا ہوں۔ اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص مر جائے اس کو

(۸۷۱۳)...... (۱) فی ن: (یزید) (۲)...... فی ن: (المؤمن)

(۸۷۱۷)...... (۳) فی ن: (الرافعی) (۴)...... فی ن: (زید)

بے شک عورت پیدا کی گئی ہے پسلی کی جنس سے وہ ہرگز تیرے لئے کسی طریقے پر سیدھی نہیں ہوگی اگر آپ اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اس سے اسی حالت میں فائدہ اٹھایئے کہ اس میں کجی بھی رہے گی اور اگر آپ اس کی کجی کو دور کرنے جائیں گے تو اس کو توڑ دیں گے اور اس کو توڑ دینا اس کو طلاق دے دینا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ابن ابو عمر سے۔

۸۷۳۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو شعبہ نے کہا معاویہ بن قرہ ایاسی نے کہ مجھے خبر دی ہے فرماتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں۔ وہ ان سے مل چکے تھے وہ کہتے ہیں کہ:

حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم اسلام کے بعد کوئی آدمی خوبصورت عورت سے بڑھ کر کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا جو اچھے اخلاق کی مالک ہو، زیادہ محبت کرنے والی ہو۔ زیادہ اولاد جننے والی ہو اور اللہ کی قسم کوئی آدمی اللہ کے ساتھ شرک کے بعد کسی چیز سے اس قدر نفع اندوز نہیں ہوتا جو برا فائدہ ہو اس لونڈی سے زیادہ جو بداخلاق ہو زبان کی تیز ہو۔ اللہ کی قسم بے شک ان سب سے ایسا بیٹا بھی ہو سکتا ہے۔ جو وفادار ہوتا ہے جان نچھاور کرتا ہے اور فتنہ و سرمایہ ہوتا ہے۔

عورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں:

۸۷۳۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو زید بن عقبہ نے ان کو سمرہ بن جندب نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ عورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں پاک دامن مسلمان فرمانبردار آسانی کرنے والی نرم مزاج محبت کرنے والی جو زمانے کے خلاف اپنے گھر والوں کی مدد کرتی ہے اور اپنے گھر والوں کے خلاف زمانے کی مدد نہیں کرتی۔ ایسی عورتیں تم کم پاؤ گے۔ اور دوسری وہ عورت جو محض ایک برتن ہی ہوتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی کہ بس بچے جنے۔ تیسری وہ جو گلے میں طوق ہوتی ہے جو اکتاہٹ میں مبتلا کر دیتی ہے اللہ اس کو جس کی گردن میں چاہتے ہیں ڈال دیتے ہیں جب چاہتے ہیں اس کو کھینچ لیتے ہیں۔ اسی کا مفہوم ذیل میں مروی ہے۔

۸۷۳۶۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی نے ان کو زید بن قیس نے ان کو جراح بن ملیح نے ان کو ارطاۃ بن منذر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو عطا بن ابی رباح نے ان کو جابر بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا: عورتیں تین قسم کی ہیں پہلی قسم تو برتن کے مثل ہیں جو حاملہ ہوتی رہتی ہے اور بچے جنتی رہتی ہے۔ اور دوسری قسم مثل عر کے یعنی خارش (کی طرح ستاتی ہے) اور تیسری قسم وہ ہے جو زیادہ محبت کرتی ہے زیادہ بچے پیدا کرتی ہے مسلمان ہے اپنے شوہر کی اعانت اور امداد کرتی ہے اس کے ایمان میں یہ عورت اس شخص کے لئے بہتر ہے خزانے سے۔

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں:

۸۷۳۷۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بھی اوپر کو نہیں چڑھتی (یعنی شرف قبولیت نہیں پاتی) مفرور غلام یہاں تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس

(۸۷۳۶)۔۔۔ (۱) فی ن: (یزید بن قیس نا الجراح بن فلیح عن ارطاۃ بنت المنذر)

سے کہ میں اس وقت تک کچھ بھی نہیں کھاؤں گی جب تک کہ تو راضی نہ ہو جائے۔

۸۷۳۳: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو علی بن ابراہیم نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو اسماعیل بن یزید نے ان کو عمرو بن خالد نے ان کو ابوہاشم نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کے ساتھ مگر یہ اسناد کی اعتبار سے ضعیف ہے۔

میاں بیوی کے درمیان شکوہ شکایت:

۸۷۳۴: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ صفاری نے ان کو احمد بن عمرو بزار نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو علی بن جعفر نے ان کو منصور بن ابی الاسود نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم بن صبیح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اس نے جس نے سنا ہے حضرت سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیٹی سے فرمایا۔ بے شک میں یہ سمجھتا ہوں کہ عورت اپنے شوہر کی شکایت کرتی ہے اور عورت شکایت کرتی ہے اپنے شوہر کی۔

۸۷۳۵: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد مقری نے ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو جریر نے مغیرہ سے اس نے ام موسیٰ سے۔ وہ کہتی ہیں کہ جب اپنی بیٹی کی شادی کی تھی تو جب اس کی شب زفاف ہوئی تو بڑے خلاق سے رو رہی تھی اور اس کی عادات سے جن کی وجہ سے اس کا شوہر اس کو اچھا نہ لگے۔

شوہر کی اطاعت:

۸۷۳۶: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو عمرو بن عبید نے ان کو حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کی زوجہ سے فرمایا تھا کہ اے بیٹی کسی آدمی کی کوئی بیوی نہیں ہوتی جو وہ کام نہ کرے جو شوہر چاہتا ہے یا جو اس کی خواہش ہے (بلکہ ہر عورت وہ سب کچھ کرتی ہے جو اس کے شوہر کی خواہش ہو اگر چہ وہ اس کو یہ حکم دے کہ جبل اسود کو جبل احمر تک یا جبل احمر کو جبل اسود تک کر دے جاؤ تو وہ اپنے شوہر سے اس پر بھی رضا حاصل کرے۔

۸۷۳۷: ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور محمد بن ابی المعروف نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوعمرو بن نجید نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا کہ عورتیں کون سی بہتر ہیں؟ فرمایا کہ وہ عورت کہ جس کو اس کا مرد جب دیکھے تو وہ اس کو اچھی لگے اور جب مرد اس کو کوئی بات کہے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے اور وہ جو اپنے شوہر کی مخالفت نہ کرے اپنی جان میں اور نہ اس میں جس کو وہ ناپسند کرتی ہے اپنی ذات کے بارے میں یا اپنے مال کے بارے میں اور اس کو روایت کیا ہے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اور انہوں نے اس کے نفس کی بات کی ہے اور اس کے مال کی بات نہیں کی۔

۸۷۳۸: ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمن بن محمد بن شبانہ ہمدانی نے وہاں پر ان کو ابو... احمد بن عبداللہ ... نے ان کو ... بن ابراہیم ... نے ان کو قتیبہ نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ابوبشر نے یہ کہا کہ اسماء بنت خارجہ فزاری نے جب اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے گھر بھیجا تو اس کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے بیٹی تم اپنے شوہر کی لونڈی یا نوکرانی بن جاؤ۔ وہ خود بخود تمہارا غلام بن جائے گا۔ اور تم اس کے قریب مت ہونا ورنہ وہ تم سے اکتا جائے گا اور اس سے دور بھی نہ ہونا کیونکہ اس طرح تم اس پر بوجھ بن جاؤ گی بلکہ اس کے ساتھ ایسے رہنا جیسے میں نے تیرے ابا سے کہا تھا۔ کہ تم مجھ سے سیکھو اس طرح تم میری محبت میں میری معاون ثابت ہو گی اور میرے غصے کے وقت میری عزت و شرف کے بارے میں

معاویہ نے ان کو بیان بن عبداللہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن عوسجہ نے براء بن عازب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کو عام کرو سلامتی میں رہو گے۔

تین فائدہ مند خصلتیں:

۸۷۵۸ــــ ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبید بن محمد بن مہدی قشیری نے زبانی طور پر وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن موسیٰ بن کعب نے ان کو ابوالفضل مسیح بن زید بن سہل زریقی نے ۲۹۲ھ میں مکہ مکرمہ میں ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تھی انہوں نے مجھے کسی کام کرنے پر بھی نہیں کہا تھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور نہ ہی کسی چیز کے ٹوٹنے پر پوچھا کہ کیوں توڑی میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا تھا آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اوپر کو اٹھایا اور فرمانے لگے کیا میں تمہیں ایسی تین خصلتیں نہ سکھادوں جن کے ساتھ تو فائدہ اٹھائے؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان۔ فرمایا میری امت کے جس بندے سے بھی تو ملے اس کو سلام کرنا۔ تیری عمر لمبی ہو جائے گی۔ اور تم جب اپنے گھر میں داخل ہو تو ان پر سلام۔ تیرے گھر کی خیر زیادہ ہو جائے گی اور چاشت کی نماز پڑھتا یہ نیک لوگوں کی نماز ہے۔

۸۷۵۹ــــ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد کعبی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالفضل مسیح بن زید بن سہل زریقی نے مکہ مکرمہ میں اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی ہے۔

سلام کو عام کرو:

۸۷۶۰ــــ ہمیں خبر دی ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل تحریر سے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی میرے والد نے ان کو علی بن جعد طائی نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھر میں کثرت کے ساتھ نماز پڑھو تیرے گھر کی خیر میں اضافہ ہوگا۔ اور میری امت کے جس بندے سے تیری ملاقات ہو اس پر سلام کرو تیری نیکیوں میں اضافہ ہوگا۔

۸۷۶۱ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو میرے والد نے ان کو علی بن جعد طائی نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اے انس رضی اللہ عنہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو ان پر سلام کہو تیرے گھر کی خیر میں اضافہ ہوگا۔ اور جب تم وضو کرو تو اپنے وضو کو مکمل کرو تیری عمر طویل ہوگی اور میری امت کا جو بھی فرد تجھے ملے اس کو سلام کرو تیری نیکیاں زیادہ ہو جائیں گی اور تم جب سوؤ تو باوضو سویا کرو تم محافظ فرشتوں کو دیکھو گے اس حال میں کہ تم پاک ہو گے اور دن رات میں نماز پڑھو اور نماز چاشت پڑھو وہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور بڑے کی تعظیم کرو اور چھوٹے پر شفقت کرو۔ کہا ابوعبداللہ نے کہا جاتا ہے کہ ابوقلابہ اس روایت میں منفرد ہے میں نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ یہ معروف ہے حدیث سعید بن زربی سے اس نے انس بن مالک سے۔

۸۷۶۲ــــ ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عوف طائی نے ان کو موسیٰ بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن مصعب نے سعید بن زربی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

(۸۷۶۰) (۳) (فی ن (عطر)

شک سب سے زیادہ عاجز ترین وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے یعنی دعا سے بھی بخل کرے۔

۸۷۶۸:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو مطین نے ان کو مسروق بن مرزبان نے ان نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اس اسناد کے ساتھ بطور مرفوع روایت کیا ہے۔

۸۷۶۹:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو بن ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابو عثمان نہدی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے کہا بے شک سب لوگوں سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے اور سب سے بڑا عاجز وہ ہے جو دعا مانگنے سے بھی عاجز و محروم ہو۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۸۷۷۰:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حسن بن مکرم نے ان کو ابو النضر ہاشم بن قاسم نے ان کو ابو خیثمہ نے ان کو کہا کہ مولی صفیہ بنت حی بن اخطب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا کیا تم نے سنا ہے ابو ہریرہ سے؟ وہ کہتے ہیں کیا میں تجھے حدیث بیان کرتی جب تک میں نے ابو ہریرہ سے سنی ہوتی۔ بے شک سب لوگوں سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے اور نقصان اٹھانے والا وہ ہے جو سلام کا جواب نہ دے۔ اگر تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان درخت آجائے تو بھی اگر تو استطاعت رکھے کہ تو اس کے ساتھ سلام کرنے میں پہل کرے یا وہ تم سے سلام کرنے میں پہل نہ کرے تو تم ایسے کرو۔ بے شک ابو خیثمہ کا ہے۔

۸۷۷۱:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن حاتم عدل نے مقام مرو میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابو حذیفہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو موسیٰ ابو حذیفہ نے ان کو زہیر بن محمد نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے ایک انصاری کے باغ میں ایک آدمی کا کھجور کا درخت تھا اس کا یہ درخت اس پر مشکل گذرا چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ فلاں آدمی کا میرے باغ میں کھجور کا درخت ہے اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور اس کا یہ تعلق مجھ پر شاق گذرا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے پاس پیغام بھیجا کہ فلاں کے باغ میں جو تیرا درخت آپ نے فرمایا کہ اچھا اس کے بدلے میں جنت میں کھجور لینا اس کے بدلے میں میرے پاس اس کو بیچ دے اس نے کہا کہ نہیں رسول اللہ نے فرمایا میں نے تم سے بڑھ کر بخیل نہیں دیکھا مگر وہ شخص جو سلام کرنے میں بخل کرے اور ابو عبد اللہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور فرمایا بے شک فلاں آدمی کے لئے۔ آگے مذکورہ حدیث کو انہوں نے ذکر کیا ہے۔

بھلا بخشنے والی تین صفات:

۸۷۷۲:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے اپنی اصل کتاب سے انہوں نے کہا۔ ان کو بکار بن قتیبہ انصاری سے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی مطرف بن ابو الحریر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو موسیٰ بن عبد الملک نے بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو شیبہ بن عثمان حجی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میرے چچا عثمان بن طلحہ نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے کہ تین صفات ہیں جو تجھے بھلا نصیب کریں گی۔ اپنے مسلمان بھائی سے محبت میں اس پر سلام کریں جو آپ اس سے ملیں اور اس کے لئے وسعت کریں محفل میں۔ اور اس کو ایسے نام سے پکاریں جو اس کو پسند ہو۔

(۸۷۷۲)......(۱) فی ن: (القاضی)

سلام کرتا ہے اور وہ اس کو اس کا جواب دیتے ہیں۔ اس شخص کے لئے ان لوگوں پر فضیلت اور درجہ ہوتا ہے بایں صورت کہ وہ ان لوگوں سے زیادہ ذکر کرنے والا ہے۔ اور اگر وہ اس کا جواب نہیں دیتے تو اس کو وہ ہستی جواب دیتی ہے جو ان سے بہتر ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

اسی طرح آئی ہے یہ روایت بطور موقوف اور تحقیق روایت کی گئی بطور مرفوع روایت دوسرے ضعیف طریق سے۔

۸۷۸۰: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالحسین محمد بن محمد بن علی انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالعزیز ابن حاتم مروزی نے اس نے کہا ان کو خبر دی ہے یحییٰ بن نصر بن حاجب نے ان کو ورقاء بن عمر یشکری نے ان کو اعمش نے اس نے اس کو بطور مرفوع روایت کے ذکر کیا ہے مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ اس میں آپ نے فرمایا۔ فضیلت درجے کے اعتبار سے بوجہ ذکر کرنے ان کے اسلام کو۔ ایک مرفوع اور طریق سے بھی یہ مروی ہے مگر وہ بھی ضعیف ہے۔

۸۷۸۱: ۔۔۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد شکری نے نیساپور میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعلی محمد بن احمد بن حسن صواف نے بغداد میں ان کو محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سفیان بن بشر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ایوب بن جابر نے اعمش سے اس نے اسے ذکر کیا ہے بطور مرفوع روایت کے مثل حدیث موقوف کے متن میں سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا ایک آدمی جب کچھ لوگوں پر سلام کرتا ہے۔ اور کہا کہ اس لئے اس نے ان کو ذکر کیا ہے ان کو یاد کیا ہے۔

۸۷۸۲: ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کوفی ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن شریک نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو اعمش نے زید بن وہب سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک السلام اسم ہے اسماء الٰہی میں سے اس نے اس کو تمہارے درمیان رکھا ہے اس کو عام کرو جب ایک آدمی سلام کرتا ہے کچھ لوگوں پر تو اس کو ان لوگوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اس لئے کہ وہ ان کو اسلام یاد دلاتا ہے۔ پھر اگر وہ اس کو جواب بھی دے دیتے ہیں تو ٹھیک ورنہ اس کو وہ جواب دیتا ہے جو ان سے بہتر ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

۸۷۸۳: ۔۔۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبید بن عتبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعید بن محمد جرمی نے ان کو ایوب بن جابر نے اعمش سے ان کو زید بن وہب نے ان کو عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

۸۷۸۴: ۔۔۔ روایت کی ہے بشر بن رافع نے اور وہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک السلام اسم ہے اسماء الٰہی میں سے اللہ نے اس کو زمین پر رکھا ہے لہٰذا اس کو تم اپنے مابین عام کرو۔ اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو ان کے چچا اور میرے چچا عیسیٰ بن ابی عیسیٰ دراوردی نے ان کو عبدالرزاق نے۔ ان کو خبر دی بشر بن رافع نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے:

۸۷۸۵: ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے "ح"۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد اور ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد سجزی نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے بصرہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی رستہ اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ابواسحاق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ سلام کرنے میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے۔

(۸۷۸۰)۔۔۔(۱) فی ن: (الحسن) (۸۷۸۲)۔۔۔(۲) فی ن: (فافشوا السلام)

۸۷۸۶:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابو خالد نے وہب سے ان کو ابوسفیان حمصی نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک لوگوں میں اللہ کے ساتھ تعلق کے اعتبار سے سب سے اولیٰ اور بہتر وہ شخص ہے جو ان میں سلام کرنے میں پہل کرے۔

۸۷۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ۔ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو ابن ابواویس نے انہوں نے حدیث بیان کی ان کے بھائی نے ان کو سلیمان نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابوعتیق نے نافع سے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اغر نامی شخص قبیلہ مزینہ سے تعلق رکھتا تھا اسے حضور سے صحبت حاصل تھی اس کا بنی عمرو بن عوف کے ایک آدمی پر خشک کھجوروں کے کسی وسق کا قرض تھا وہ مقروض کے پاس بار بار گیا قرض کی وصولی کے سلسلہ میں اس نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا انہوں نے میرے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق کو بھیجا راستے میں جو شخص بھی ملا اس نے ہم لوگوں کو سلام کیا حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ لوگ سلام کرنے میں تم سے پہل کر رہے ہیں لہٰذا ان کو اس کا ثواب ملتا ہے تم ان سے پہلے سلام کرو لہٰذا وہ اجر تمہیں حاصل ہوگا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح کا طرز سلام:

۸۷۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ قاضی شریح فرمایا کرتے تھے۔ جنہیں ملتے دو آدمی بھی مگر دونوں میں سے افضل سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔ اور امام شعبی فرماتے ہیں کہ بہت قلیل ہی ایسا ہوتا تھا کہ قاضی شریح سے سلام کرنے میں کوئی پہل کر سکتا۔

۸۷۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے یہ کہ طفیل بن ابی بن کعب نے اس کو خبر دی ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس آتے تھے اور ان کے ساتھ بازار جاتے تھے اور جب ہم بازار میں صبح صبح جاتے تھے تو حضرت عبداللہ جس کے پاس گذرتے اس کو سلام کرتے خواہ وہ انتہائی گھٹیا بندہ ہو یا کچھ بیچنے والا ہو یا کوئی مسکین ہو کہا طفیل بن ابی بن کعب نے ان کو عبداللہ بن عمر کے پاس ایک دن آیا انہوں نے مجھے بازار جانے کے لئے ساتھ لے لیا میں نے کہا کہ آپ بازار میں جا کر کیا کریں گے کیونکہ آپ نہ تو کسی خرید و فروخت کرنے والے کے پاس رکتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی سامان کے بارے میں پوچھتے ہیں اور نہ ہی کسی چیز کی کوئی قیمت لگواتے ہیں اور نہ بازار کے ٹھکانوں میں سے کسی ٹھکانے پر بیٹھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہاں بیٹھئے ہم لوگ باتیں کریں گے لہٰذا حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھ سے کہا اے ابوبطن (یہ اس لئے کہا کہ طفیل بڑے پیٹ والے تھے ہم لوگ صبح صبح جاتے ہیں سلام کرنے کے لئے ہم ہر اس شخص کو سلام کرتے جو ہمیں ملتا ہے۔

۸۷۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں کہا یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو قاسم بن ابوبزہ نے ان کو عبداللہ بن عطاء نے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ ایک سیاہ فام زنگی کے پاس آئے اور تین بار اس کو سلام کیا اور وہ زنگی سلام کو سمجھ نہیں رہا تھا یا جانتا نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ طلیانی تھا ابوالنضر نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ سخت عجمی تھا اس کو پہلے دن ہی کشتیوں میں لایا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں گھر سے جب بھی نکلتا ہوں تو میں سلام کرتا ہوں اور وہ بھی سلام کرتا ہے۔ (یعنی سامنے والا)

۸۷۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق فقیہ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ

(۸۷۸۸)......(۱) فی ن: (لی)

بن یحییٰ نے ۔ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے سعید بن قیس نے ان کو ابو یحییٰ نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر شدید سردی کے دن نکلتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسی شدید سردی میں نکلتے ہیں فرمایا ہم ایک دیتے ہیں اور دس لیتے یہ ایک مسلمان کے لئے خوبصورت غنیمت ہے۔

۸۷۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو سہل بن زیاد و قطان نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عیاض بن محمد نے ان کو حدیث بیان کی ابو یحییٰ قتادہ نے ان کو مجاہد نے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا مدینے کے کسی راستے پر کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن کیا آپ کی کوئی ضرورت ہے انہوں نے فرمایا سب سے بڑی حاجت یہ ہے کہ تم ایک دو اور دس لو۔ اے مجاہد بے شک سلام اسماء الٰہیہ میں سے ایک اسم ہے جب آپ کثرت سے سلام کریں گے تو آپ کثرت سے اللہ کا ذکر کریں گے۔

۸۷۹۴:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمرو اسامہ بن زید نے ان کو نافع نے یہ کہ ابن عمر نے فرمایا بے شک میں علی الصبح بازار جاتا ہوں حالانکہ وہاں میرا کوئی کام نہیں ہوتا اس کے سوا کہ میں سلام کروں اور وہ مجھ پر سلام کرے۔

۸۷۹۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو عمرو ندبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا وہ جس چھوٹے یا بڑے سے ملے سب پر سلام کہا اور البتہ وہ ایک نابینا غلام سے ملے۔ یا کہا کہ عجمی سے ملے وہ اس پر سلام کرنے لگے مگر وہ اس کو جواب نہیں دے رہا تھا ان سے کہا گیا کہ وہ عجمی ہے۔ (یعنی اسلام کا جواب نہیں دے سکتا۔)

۸۷۹۶:..... اور اسی اسناد کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معمر نے ان کو ابان نے وہ اس کو روایت کرتے ہیں ان کی بعض سے کہ انہوں نے کہا جو شخص سات بندوں پر سلام کرے وہ ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

سلام سارے جہاں کے لئے

۸۷۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو نعیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو صلہ بن زفر نے ان کو عمار نے وہ ابن یاسر ہیں وہ کہتے ہیں کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان کو اپنے اندر جمع کرلے اس نے ایمان کو جمع کرلیا۔ کنجوسی کے مقابلے میں خرچ کرنا۔ اپنے دل سے انصاف کرنا۔ اور سلام کرنے کو سارے جہاں کے لئے استعمال کرنا۔

۸۷۹۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو اسحاق ابراہیم درمیان فراس فقیہ کے مکہ مکرمہ میں انہوں نے کہا کہ

(۸۷۹۲)..... قال ابن الأثير في النهاية
الفلق البلل يقال لثق الطائر إذا ابتل ريشه ويقال للماء و الطين لثق أيضاً.

(۸۷۹۳)..... (۱) في ن : (عاصم)

(۸۷۹۵)..... (۲) غير واضح في (أ) وفي ن : (أبو عمرو المدني) وهو خطأ
والصحيح أبو عمرو الندبي وهو : بشر بن حرب له رواية عن عبدالله بن عمر وروى عنه معمر بن راشد.

(۸۷۹۷)..... (۱) في ن : (مالك) وهو خطأ

ہمیں خبر دی بکر بن سہل نے ان کو عمرو بن ہاشم بیروتی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ادریس بن زیاد الھانی نے ان کو محمد بن زیاد الہانی نے ان کو ابوامامہ باہلی نے کہ وہ ہر اس شخص کو سلام کرتے تھے جو ان کو ملتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کبھی کسی نے سلام کرنے میں ان سے سبقت کی ہو ہاں مگر ایک یہودی کو جانتا ہوں کہ وہ ان کے پاس سے گذرا اور ستون کے پیچھے چھپ گیا وہ جونہی سامنے ہوئے تو اس نے فوراً سلام کرلیا۔ لہٰذا ابوامامہ نے اس سے کہ تجھ پر افسوس ہے اے یہودی تمہیں کس چیز نے اس کام پر اکسایا جو تم نے کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے دیکھا تھا کہ آپ ایسے آدمی ہیں جو کثرت کے ساتھ سلام کرتے ہیں (یعنی پہل کرتے ہیں) تو میں نے جان لیا کہ یہ بڑی فضیلت کی بات ہے۔

لہٰذا میں نے پسند کیا کہ اس فضیلت کو میں بھی حاصل کروں۔ حضرت ابوامامہ نے فرمایا۔ ہلاک ہوجائے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کو ہماری امت کے لئے تحفہ بنایا ہے اور ہمارے اہل ذمہ کے لئے اس کو امان بنایا ہے (یعنی ذمی کافروں کے لئے اور ہماری پناہ میں رہنے والے پناہ گزینوں کے لئے امان بنایا ہے۔)

فصل:...... بغیر سلام واجازت گھر وغیرہ میں داخل ہونے سے متعلق روایات

فرمایا کہ اسی باب میں یہ بھی داخل ہے کہ لوگ ایک دوسرے پر دخول کے وقت یعنی ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے وقت ایک دوسرے پر سلام کریں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لاتدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتیٰ تستانسوا وتسلموا علیٰ اھلھا.

اے اہل ایمان دوسروں کے گھروں میں یونہی بلا اجازت نہ چلے جایا کرو بلکہ اس گھر والوں پر سلام کیا کرو۔ اور ان سے اجازت لیا کرو۔

تستانسو ۔ کا معنی تستبصروا کا احتمال بھی رکھتا ہے۔ یعنی تمہارا اس گھر میں دخول بصیرت پر مبنی ہو کہ صاحب دار تمہارے داخلے کو اور اس پر مطلع ہونے کو ناگوار نہ سمجھے۔

۸۷۹۹:...... فرماتے ہیں کہ پھر روایت آئی ہے حضرت قتادہ سے اور عکرمہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں تستانسوا ۔ یعنی تستاذنوا فرمایا کہ اجازت مانگو۔

۸۸۰۰:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی منصور عباس بن فضل نضروی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن نجدہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی مغیرہ نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ کے مصحف میں تھا۔ حتیٰ تسلموا علیٰ اھلھا وتستاذنوا ۔ کہ یونہی دوسروں کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ سلام کرلیا کرو اس گھر والوں پر یا اجازت مانگ لیا کرو۔

حتیٰ تستانسوا وتسلموا علیٰ اھلھا کی تفسیر:

۸۸۰۱:...... اور ہمیں خبر دی ابو نصر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد نے ان کو سعید نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوعوانہ نے ان کو ابو بشر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ فرمان الٰہی۔ حتیٰ تستانسوا وتسلموا علیٰ اھلھا ۔ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ استئناس ۔ کا معنی ہے استئذان یعنی اجازت طلب کرنا۔ یہ بات

(۸۷۹۸)...... (۲) فی ا: (الرمر) وھو خطا

(۸۸۰۰)...... عزاہ السیوطی فی الدر (۵/۳۸) إلی سعید بن منصور وعبد بن حمید وابن جریر والمصنف.

(۸۸۰۱)...... (۱) فی ن: (شعبۃ) وھو خطا وسعید ھو ابن منصور.

(۱) کتب خطا فی المخطوطۃ ھکذا "وتستاذنوا"

کی مراد ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرو۔ (یہیں کہ الفاظ آ گے پیچھے ہیں۔)

اور فراء نے جو ذکر کیا ہے وہ اس کا قول کا شاہد ہے جو شیخ حلیمی نے کہا ہے آیت کے معنی کے بارے میں صحت کے ساتھ۔

۸۸۰۷ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں آدم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ورقاء نے ان کو ابن ابی نجیح نے مجاہد سے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں۔ حتی تستانسوا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ حتی کہ تم کھنکھارو یا کھٹکھٹاؤ (تا کہ اندر والوں کو کسی انسان کے آنے کا اندازہ ہو جائے۔)

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کا یہ قول۔ تسلموا (تم سلام کرلو) کا احتمال رکھتا ہے اس کا یہ معنی ہو کہ جب لوٹ جاؤ تو بطور الوداع کے سلام کرو اہل خانہ پر اور اس کے بارے میں حدیث بھی آئی ہے چنانچہ اسی کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے (جو کہ درج ذیل ہے۔)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کی برکت:

۸۸۰۸ :...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے وہ کہتے ہیں ان کو ابو داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن مثنیٰ اور ہشام ابو مروان الدمشقی نے کہا محمد بن مثنیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالرحمن بن اسعد بن زرارہ نے اس نے قیس بن سعد سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں ہم لوگوں سے ملنے کے لئے تشریف لے آئے (آتے ہی دروازے سے باہر سے) فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے حضور کے سلام کا جواب مخفی سے دیا۔ قیس کہتے ہیں کہ میں نے کہا سعد تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے کی اجازت نہیں دے رہے۔ اس نے کہا کہ بیٹے دیکھتے جاؤ وہ ہم پر زیادہ سلامتی کی دعا فرما رہے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے۔ فوراً حضرت سعد آپ کے پیچھے دوڑے اور بولے رسول اللہ! بے شک میں آپ کا سلام سن رہا تھا اور مخفی سے آپ کا جواب بھی دے رہا تھا تا کہ آپ زیادہ ہمارے اوپر سلامتی کی دعا فرما دیں۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ واپس لوٹ آئے اور سعد نے آپ کے لئے غسل کا انتظام کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا سعد نے آپ کو پونچھنے کے لئے تولیہ یا چادر انگوری جو زعفرانی رنگ سے رنگی ہوئی تھی۔ یا ورس سے رنگی ہوئی تھی آپ نے اس کو لپیٹ لیا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على آل سعد بن عبادة اے اللہ سعد بن عبادہ کے آل میں رحمتیں اور برکتیں نازل دے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو سعد نے سواری کے لئے گدھے کا انتظام کیا اور اس کے اوپر کپڑا ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے تو سعد نے کہا اے قیس تم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لو قیس نے کوئی معذرت کی تو حضور نے فرمایا۔ چلئے سوار ہو جائیے۔ اس کے بعد فرمایا تو آپ سوار ہو جائیے یا واپس ہٹ جائیے میں واپس ہو گیا۔ کہا ہشام ابو مروان نے محمد بن عبدالرحمن بن اسعد بن زرارہ سے۔ کہا ابو داؤد نے کہ روایت کیا ہے اس کو عمر بن عبدالواحد نے اور ابن سماعہ نے اوزاعی سے بطور مرسل روایت کے اور نہیں ذکر کیا قیس بن سعد۔

سلام کے بغیر اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے:

۸۸۰۹ :...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس بن اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید نے وہ

(۸۸۰۷) عزاہ السیوطی فی الدر (۵/۳۸) إلى ابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والبيهقي

(۸۸۰۸) في ن: (وأبو الوليد)

عباس سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور اپنے حجرے میں تھے۔ عمر نے کہا السلام علیکم یا رسول اللہ کیا عمر اندر آجائے؟ اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے کتاب السنن میں ابن عباس عنبری سے اس نے اسود بن عامر سے۔

۸۸۱۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن ابی بکر نے۔ ان کو معتمر بن سلیمان نے ان والد ابراہیم ابو اسماعیل نے ابوزبیر سے اس نے جابر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام کرنے سے ابتداء نہ کرے اس کو اجازت نہ دو۔

فصل:..... تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ملے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جائے

۸۸۱۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہا عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عمرو بن حارث نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ بکیر بن عبداللہ اشج نے اس کو حدیث بیان کی کہ بسر بن سعید نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مجلس میں حضرت ابی بن کعب کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری آگئے جو کہ ناراض تھے یہاں تک کہ وہ رک گئے اور فرمانے لگے میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے۔ کہ اجازت مانگنا تین بار ہوتا ہے اگر تیرے لئے اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ حضرت ابی نے کہا۔ کیوں کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گذشتہ روز تین بار اجازت مانگی مگر انہوں نے مجھے اجازت نہیں دی لہٰذا میں واپس لوٹ آیا پھر میں آج ان کے پاس گیا اور میں نے جاکر ان کو بتایا کہ میں کل تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے تیری بات سنی تھی مگر ہم اس وقت مصروف تھے۔ اگر آپ اجازت نہ مانگتے یہاں تک کہ آپ کو اجازت مل جاتی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اجازت مانگی تھی جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

انہوں نے فرمایا کہ تم ضرور ایسے کو لے آؤ جو تیرے لئے اس بات پر شہادت دے۔ ابی نے کہا اللہ کی قسم تمہیں کھڑا ہوگا تیرے ساتھ مگر وہ جو ہم لوگوں سے عمر میں بڑا ہے جو تجھے بچائے۔ اٹھو اے ابوسعید میں کھڑا ہوں یہاں تک کہ میں عمر کے پاس آیا میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ یہ فرماتے تھے یہ الفاظ حدیث ابن مقری کے ہیں اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابوطاہر سے اس نے ابن وہب سے اور بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔ حدیث یزید بن خلیفہ سے اس نے بشر بن سعید سے۔

۸۸۱۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالوہاب عطاء نے ان کو سعید وہ ابن عروبہ ہیں اس نے قتادہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا فرمایا کہ یہ اجازت مانگنا ہے۔

۸۸۱۹:..... حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ بعض قرأت میں یوں ہے حتی تستاذنوا یہاں تک کہ تم اجازت مانگو۔ حضرت قتادہ کے نزدیک یہی تفسیر ہے اس کی۔

۸۸۲۰:..... حضرت قتادہ نے کہا۔ کہا جاتا تھا کہ اجازت مانگنا صرف تین بار ہوتا ہے جس کو اجازت نہ ملے اس کو چاہئے کہ واپس لوٹ

(۸۸۱۷)..... اخرجه مسلم (۳/۱۶۹۴ و ۱۶۹۵)

جائے۔ پہلی بار اجازت مانگنے پر بات سنی جاتی ہے کہ دوسری بار اجازت مانگنے پر وہ لوگ سنبھل جاتے ہیں گے۔ اور تیسری بار اجازت مانگنے پر اگر چاہیں گے اجازت دیں گے اور اگر چاہیں گے تو منع کر دیں گے۔

فصل:...... اجازت مانگنے کے وقت دروازہ کھٹکھٹانا

۸۸۲۱: ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو مالک بن اسماعیل نے ان کو مطلب بن زیاد نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ صبہانی نے ان کو محمد بن مالک بن منتصر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جنت کے دروازے ناخنوں کے ساتھ کھٹکھٹائے جائیں گے (یعنی انگلیوں کے پوروں کے ساتھ)۔

فصل:...... اجازت مانگتے وقت دروازے کے پاس کھڑے ہونے کی کیفیت اور کیا کہے جب اس کو کہا جائے کہ کون ہو؟

۸۸۲۲: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابن قتیبہ نے ان کو عمرو بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا ان کو خبر دی محمد بن عبدالرحمٰن بن عرق نے ان کو عبداللہ بن بسر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ جب آپ کسی کے دروازے پر تشریف لاتے تو دروازے کے سامنے منہ کر کے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں کونے کی طرف کھڑے ہوتے تھے۔ اور کہتے تھے السلام علیکم اور یہ عمل آپ کا اس لئے تھا کہ اس دور میں دروازوں پر پردے نہیں پڑے ہوتے تھے۔

۸۸۲۳: ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے نانا یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن اسماعیل اسماعیلی نے ان کو حبیب بن بیان واسطی نے قسطاط میں ان کو یحییٰ بن سعید عطار حمصی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن عرق نے ان کو عبداللہ بن بسر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی گھر والوں سے اجازت مانگتے تھے تو دروازے کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ بلکہ دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہوتے تھے۔ اور تین بار سلام کہتے تھے اگر آپ کو اجازت مل جاتی تو ٹھیک ورنہ آپ لوٹ جاتے۔

۸۸۲۴: ...ہم نے اس کو روایت کیا ہے بقیہ بن ولید سے اس نے محمد بن عبدالرحمٰن سے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ حضور دروازے کے سامنے چلتے تھے دروازے کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے اور اس نے سلام کا ذکر نہیں کیا اور اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ اس وقت لوگوں کے دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

۸۸۲۵: ...اور ہم سے روایت کی ہے ہذیل بن شرحبیل نے انہوں نے کہا حضرت سعد بن معاذ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ اور ان سے اجازت چاہی اور دروازے کے سامنے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرف ہو جائیں اے سعد حقیقت یہ ہے کہ اجازت مانگنا اصل نظر کی وجہ سے تو ہے ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی جریر نے ان کو اعمش نے ان کو طلحہ بن مصرف نے ان کو ہذیل نے۔ پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

(۸۸۲۳) أخرجه أبو داؤد في الأدب باب (۱۳۸) من طريق بقية به

(۸۸۲۵) أخرجه أبو داؤد (۵۱۸۶)

۸۸۲۶:... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا اعمش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے طلحہ بن مصرف سے اس نے ہذیل بن شرحبیل سے یہ کہ سعد بن مالک نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اپنے گھر میں تھے اور سعد اپنے بیٹے کے ساتھ گھر کے دروازے کی طرف متوجہ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک طرف ہوجائیے۔ سوائے اس کے نہیں کہ اجازت مانگنا دیکھنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے سعد بن مالک کی کتاب میں۔

۸۸۲۷:... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو ہشام بن عبدالملک ابوالولید نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو منصور نے ان کو طلحہ بن مصرف نے ان کو ہذیل نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اجازت مانگی اور میں دروازے کے سامنے کھڑا ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا طریقہ ہے سوائے اس کے نہیں کہ اجازت مانگنا دیکھنے کی ہی وجہ سے ہوتا ہے۔ اسی طرح کہا ہے۔ اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۸۸۲۸:... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابوایوب انصاری نے ان کو عطاء بن دینار نے ان کو عمار بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جس نے گھر کے اندر دل بھر کر دیکھ لیا اس سے قبل کہ اس کو اجازت ملتی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

۸۸۲۹:... ہمیں خبر دی حسین بن علی بن احمد بن عمر حمامی مقری نے بغداد میں ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو شعبہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے۔ ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن منکدر نے انہوں نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا میں دروازے پر جا کر ٹھہر گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ میں ہوں حضور نے فرمایا کہ میں میں۔ گویا کہ انہوں نے میرے جواب کو ناپسند کیا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں ابوالولید سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی طریقوں سے شعبہ سے۔

فصل:..... جو شخص بلانے کے بعد آئے

۸۸۳۰:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام بن علی نے اور تمتام نے ان کو علی بن عثمان نے ان کو حماد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ایوب نے اور حبیب بن شہید نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی جب دوسرے کی طرف کسی کو بھیج کر بلائے تو وہ اجازت بھی ہوجاتی ہے۔

۸۸۳۱:... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن داسہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حماد نے حبیب نے ہشام سے ان کو محمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل۔

۸۸۳۲:... مکرر ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو ابورافع نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے اور بلانے کے لئے جانے والے کے ساتھ ساتھ آجائے یہ بلانا اس کے لئے اجازت ہے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ اس بلانے کے باوجود بھی اجازت مانگنا زیادہ اچھا ہے اس لئے کہ حالات کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔

(۸۸۲۶)... (۱) فی ا. (الطبری) وہو خطا. (۲) ... فی (ل): (الازہر) وہو خطا.

(۸۸۲۸)... الکنز (۲۵۷۰۸)

۸۸۳۲:۔۔۔۔ حدیث ابوہریرہ سے حجت پکڑی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ! فرمایا کہ جاؤ تم اہل صفہ کے پاس ان کو میرے پاس بلا لاؤ میں ان لوگوں کے پاس آیا اور ان کو بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے اجازت مانگی حضور نے ان کو اجازت دی اور گھر میں وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ موسیٰ نے ان کو جعفر بغدادی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو عمر بن ذر نے ان کو مجاہد نے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر کیا اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور بخاری نے ذکر کیا ہے سعید کی روایت ابوقتادہ سے عنوان میں اس کے بعد ذکر کیا باب میں عمر بن ذر کی حدیث کو۔

فصل:۔۔۔۔۔ اس شخص کا سلام کرنا جو اپنے گھر میں داخل ہو یا ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو

۸۸۳۳:۔۔۔۔ ماسبق میں ہم نے ذکر کیا ہے حضرت انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کیجئے تیرے گھر کی برکت زیادہ ہوگی۔

۸۸۳۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یزید بن ریاض نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے تو فرماتے تھے۔ ہمارے اوپر سلامتی ہو ہمارے رب کی طرف سے اور پاکیزہ اور مبارک تحفے تمہارے اوپر سلام ہو۔ میں اس کو نہیں جانتا ہوں مگر حدیث یزید بن عیاض اور وہ غیر قوی ہے۔

۸۸۳۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابی طلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ اذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم. فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو جو لوگ گھر میں ہیں ان کو سلام کیا کرو یا اللہ کی طرف سے تحفہ ہے اور وہ سلام ہے کیونکہ وہ اللہ کا نام ہے اور وہی اہل جنت کا سلام ہے۔

۸۸۳۶:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ سیاری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عمرو بن دینار سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم ۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مسجد ہے کہ تم جب اس میں داخل ہو تو کہو السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین ہمارے اوپر اور اللہ تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔

۸۸۳۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سوال کیا حکم سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ اذا دخلتم بیوتا فسلموا انہوں نے فرمایا کہ تم جب کسی ایسے گھر میں داخل ہو وہ جس میں کوئی بھی نہ ہو تو یوں کہو السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین

۸۸۳۸:۔۔۔۔ اور مروی ہے شعبہ سے اس نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اسی کی مثل۔

۸۸۳۹:۔۔۔۔ اور مروی ہے شعبہ سے اس نے منصور بن زاذان سے اس نے حسن سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالکریم جزری نے مجاہد سے انہوں نے فرمایا کہ تم جب ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو تو یوں کہو۔

اسماعیل بن نجیبہ نے دونوں نے کہا ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابو عاصم نے ابن عجلان سے اس نے مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے اس کو چاہئے کہ وہ سلام کرے اور جب مجلس سے اٹھے اور لوگ بھی کھڑے ہوں اس کو چاہئے کہ وہ سلام کرے بے شک پہلی باری دوسری سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو ابن جریج نے اور لیث بن سعد نے اس نے ابن عجلان سے اس نے سعید مقبری سے۔

۸۸۴۷ ــــ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزار نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یعقوب بن زید ابو یوسف نے سعید بن ابو سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور اس میں لوگ ہوں اس کو چاہئے کہ سلام کرے جب بیٹھے اور جب اٹھے تو بھی سلام کرے پہلی بار سلام کرنا دوسری بار کرنے سے زیادہ بہتر نہیں ہے یعنی دونوں مرتبہ سلام کرنا بہتر ہے اور اولیٰ ہے۔

۸۸۴۸ ...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن عثمان نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو رشدین بن سعد نے ان کو زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ نے انس جہنی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کو ان کے والد معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر حق ہے جو کسی مجلس میں بیٹھے کہ وہ اہل مجلس پر سلام کرے اور اس پر بھی حق ہے جو مجلس سے اٹھے کہ وہ بھی اہل مجلس پر سلام کرے چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی کلام فرما رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس قدر جلدی یہ شخص بھول گیا ہے۔

فصل :...... خیموں اور دوکانوں والوں کے بارے میں

۸۸۴۹ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ ہمیں کہا عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عمران بن جریر نے وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے عکرمہ سے کہا کہ حضرت ابن عمر دوکانوں میں بھی بغیر اجازت داخل نہیں ہوتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر جو کچھ کرتے تھے اس کی کون طاقت رکھتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو مطلب کپڑا ابھی نہیں پہنچتے تھے۔ عبدالوہاب نے کہا کہ اس سے مراد ہے وہ کپڑا جس میں صلیب کا نشان بنا ہوا ہو۔ اور حضرت ابن عمر اپنے آپ کو بھوکا رکھتے تھے۔ وہ اپنے گھر میں آتے اور کھانا منگوانے اور کھانے کی شکل بناتے اور گھر والوں سے کہتے کہ تم لوگ کھاؤ میرا روزہ ہے۔

یہ بات اسی پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت عکرمہ نہیں قائل تھے اجازت لینے کے دکانوں سے اور اسی طرف گئے ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی بھی۔ اور جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دوکانوں والوں نے دوکانوں کو کھولا ہوا ہے اور ان میں اسی لئے بیٹھے ہیں کہ لوگ خرید و فروخت کے لئے ان کے پاس آئیں تو یہ بات ان کی طرف سے اجازت کے قائم مقام ہے اور یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو محتاط انسان تھے لہٰذا وہ ان سے بھی اجازت مانگتے تھے۔

۸۸۵۰ ــــ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس نے کہ نافع نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ عبداللہ بن عمر اہل بازار کے پردے میں داخل نہیں ہوتے تھے یہاں تک کہ وہ اجازت لے لیتے تھے۔

۸۸۵۱ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس بن نافع نے کہ ابن عمر اہل بازار کی دوکانوں میں داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پہلے اجازت لے لیتے تھے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ اس لئے ہے کہ انہوں

(۸۸۴۸) ــــ اخرجہ احمد (۴۳۹/۳) من طریق زبان بہ

نے ان کو عبداللہ بن عمرو الشکی نے ان کو ابو امین حمیری نے ان کو قاسم بن عبدالرحمن نے ان کو ابو درداء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ساتھ چلیں اور دونوں کے درمیان کوئی درخت یا پتھر یا کوئی خیمہ وغیرہ چیز درمیان میں آ جائے تو ایک دوسرے پر سلام کرے اور دونوں سلام کا تبادلہ کریں۔

۸۸۶۱۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عزیز مرزبان نے ان کو عثمان بن مالک نے ان کو یوسف بن عبیدہ نے حمید سے میں نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ تھے اصحاب رسول اللہ جب ان کے ساتھ کوئی درخت یا کوئی ٹیلہ وغیرہ آ جاتا تو وہ الگ ہو جاتے تھے پھر جب وہ ملتے تھے تو ایک دوسرے پر سلام کرتے تھے۔

فصل:..... اس کے بارے میں جو سلام کرنے کے لئے اولیٰ ہے یا زیادہ حق دار ہے

۸۸۶۲۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے وہ کہتے ہیں ان کو روح بن عبادۃ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو روح نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی۔ جب زیادہ نے کہ ثابت نے اس کو خبر دی ہے جو مولیٰ عبدالرحمن بن زید ہے۔

کہ اس نے ابو ہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور قلیل کثیر پر سلام کریں۔

۸۸۶۳۔ کہا ابن جریج نے اور مجھے خبر دی ہے ابو الزبیر نے کہ اس نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ دو پیدل چلنے والے جب اکٹھے ہوں تو دونوں میں سے جو بھی سلام کرنے میں پہل کرے گا وہ افضل ہوگا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

محمد بن مرزوق سے دونوں نے روح سے سوائے روایت ابو الزبیر کے۔

۸۸۶۴۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور کہتے ہیں رسول کی ایک روایت میں ہے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوٹا بڑے پر سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے اور قلیل کثیر پر سلام کرے۔

۸۸۶۵۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس قاسم بن قاسم بن عبداللہ سیاری نے مقام مرو میں ان کو خبر دی ابو الموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مقاتل سے اس نے عبداللہ سے۔

۸۸۶۶۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابو حامد بن شرقی نے ان کو احمد بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوٹا سلام کرے بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے

(۸۸۶۴) اخرجه مسلم (۳/ ۱۷۰۳)

۸۸۸۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو خبر دی شیبان بن ابوعبداللہ نے انس بن مالک سے کہ وہ جب اپنی مجلس میں آتے تھے۔ تو سلام نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ بیٹھ جاتے تھے اس کے بعد وہ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے السلام علیکم۔

۸۸۸۳ ۔۔۔ اور اس کو بھی روایت کیا سفیان بن عیینہ نے تحقیق سے کہ میں نے پڑھا ہے کتاب الغریبین میں ابوبکر وریبی سے انہوں نے کہا حضور کے اس قول کی تفسیر میں السلام علیکم۔ اس میں تین وجوہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی ہے السلام علیکم تم پر سلام ہو اور جو تمہارے ساتھ ہیں ان پر بھی۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اللہ تمہارے اوپر ہے یعنی وہ تمہاری حفاظت کرے۔ اور کہا جاتا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ ہم سب تمہارے ساتھ صلح کرتے ہیں۔

فصل :۔۔۔۔ کوئی شخص اگر لفظ سلام پر علیک یا علیکم کو مقدم کرے تو یہ مکروہ ہے

۸۸۸۴ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوتمیمہ ہجیمی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوجری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا اور یوں کہا علیکم السلام تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیکم السلام مردوں کا سلام ہے بلکہ یوں کہو سلام علیکم یہ روایت مرسل ہے۔

۸۸۸۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابوخالد احمر نے ان کو ابوغفار نے ان کو ابوتمیمہ ہجیمی نے ان کو ابوجری ہجیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا اور میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا مت کہو علیک السلام بے شک علیک السلام مردوں کا سلام ہے۔

۸۸۸۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی یعقوب بن عبدالرحمن زہری نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھے تھے اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا السلام علیک یا امیرالمؤمنین۔ عمر نے ان سے کہا تیرا سلام عام ہے۔

۸۸۸۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو موسیٰ بن محمد انصاری نے ایک شیخ سے جس کو اسحاق کہا جاتا تھا وہ کہتے ہیں کہ ابن سیرین ابن ہبیرہ کے پاس گئے اور ان کے پاس کچھ لوگ موجود تھے انہوں نے جان کر کہا السلام علیکم لہٰذا ابن ہبیرہ ناراض ہو گئے انہوں نے ان کو بلوایا وہ اندر داخل ہوئے تو وہ اکیلے بیٹھے تھے انہوں نے کہا السلام علیک اے امیر۔ لہٰذا ابن ہبیرہ نے کہا تم جب میرے پاس آئے تھے تو میرے پاس لوگ بیٹھے تھے اور تم نے کہا السلام علیکم اور اب تم آئے ہو اور تم نے کہا ہے السلام علیک اے امیر۔ ابن سیرین نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب ان پر سلام کیا جاتا تھا اور وہ لوگوں میں بیٹھے ہوتے تھے تو یوں سلام کرتے السلام علیکم۔ اور جب آپ اکیلے ہوتے تو یوں کہتے السلام علیک یا رسول اللہ۔ اگر اس کی اسناد صحیح ہے تو یہ متابعت کے لیے سب سے بہتر ہے علاوہ ان کے یہ منقطع بھی ہے۔ اور اس کے بعض راویوں میں نظر ہے واللہ اعلم۔

فصل :۔۔۔۔ مرحبا (خوش آمدید) تلبیہ (حاضر ہوں) تفدیہ وغیرہ کہنا

۸۸۸۸ ۔۔۔ تحقیق ہم نے روایت کی ہے حدیث مالک میں ابوالنضر سے یہ کہ ابومرہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے ام ہانی سے سنا وہ کہتی تھیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی فتح مکہ والے سال، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا اور سیدہ فاطمہ بنتی

(۸۸۸۵) ۔۔۔ اخرجہ ابوداؤد (۵۲۰۹)

اللہ عنہا نے کپڑے کا پردہ بنایا ہوا تھا۔ کہتی ہیں کہ میں نے جا کر سلام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردے کے پیچھے سے پوچھا کہ یہ کون آئی ہے؟ میں نے خود کہا کہ میں ام ہانی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی کو مرحبا ہو (خوش آمدید ہو)۔

اور راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ابو احمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا۔

۸۸۸۹:..... اور عکرمہ بن ابی جہل کی حدیث میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا جس دن میں آیا تھا مرحبا ہے (خوش آمدید ہے) سوار کو جو ہجرت کر کے آیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی فرمایا تھا۔

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے۔ پھر اس نے ذکر کیا ہے اس حدیث کو۔

۸۸۹۰:..... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے وہ کہتے ہیں کہا موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حدیث بیان کی ہے حماد بن ابو سلیمان نے ان کو زید بن وہب نے ان کو ابو ذر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے ابو ذر تو میں نے کہا کہ میں حاضر ہوں اور سعادت حاصل کرتا ہوں یا رسول اللہ اور میں آپ کے اوپر قربان ہوں۔

۸۸۹۱:..... اور روایت کیا ابو عبدالرحمن فہری نے قصہ حنین کے بارے میں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آ کر عرض کیا۔ السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روانگی کا وقت ہو چکا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اس کے بعد فرمایا اے بلال وہ درخت کے نیچے سے اچھل کر کھڑے ہوئے۔ کہنے لگے لبیک وسعدیک اور میں آپ کے اوپر قربان ہوں۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو علی روذباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا موسیٰ بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حماد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یعلی بن عطاء نے ان کو ابو ہمام نے۔ یہ کہ ابو عبدالرحمن فہری نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد راوی نے قصہ ذکر فرمایا۔

۸۸۹۲:..... ہمیں اس کی خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم واعظ نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو نعیم نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے۔ وہ کہتے ہیں کہ زبیر بن العوام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ مجھ کو آپ کے اوپر قربان کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے ابھی تک اپنا دیہاتی پن نہیں چھوڑا۔ کیونکہ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ایک مسلمان مسلمان پر قربان نہیں ہوتا۔ یہ روایت منقطع ہے اور اگر یہ صحیح ہو تو تنزیہ پر محمول ہے۔ اس دلیل کے ساتھ جو پہلے گزر چکی ہے۔

۸۸۹۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے یا ان کے علاوہ نے یہ کہ عمران بن حصین نے کہا کہ ہم لوگ جاہلیت میں کہتے تھے۔ اللہ نے تیری وجہ سے آنکھ عطا کی ہے اور صبح انعام کی ہے۔ جب اسلام آیا تو ہمیں اس بات سے روک دیا گیا۔ معمر نے کہا کہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی آدمی یہ کہے کہ اللہ نے تیری وجہ سے آنکھ دی ہے اور اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ یوں کہے اللہ نے تمہیں آنکھ دی ہے۔

(۸۸۹۰)..... اخرجہ ابو داؤد (۵۲۲۶) (۸۸۹۱)..... اخرجہ ابو داؤد (۵۲۳۳)

روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے کتاب السنن میں سلمہ بن شبیب سے اس نے عبدالرزاق سے۔

فصل:...... بچوں پر سلام کرنا

۸۸۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوالنضر فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی صالح بن محمد بن حبیب بن اشر حافظ نے اور یحییٰ بن بدر نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو سیار ابوالحکم نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ بچوں کے پاس سے گذرے اور ان کو سلام کیا۔ پھر اس نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس گذرے اور ان پر سلام کیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں علی بن جعد سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

فصل:...... عورتوں پر سلام کرنا

۸۸۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد یعقوب نے ان کو محمد بن عمر حرشی نے ان کو خبر دی قعنبی نے ان کو ابن ابوحازم نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے ان کو خبر دی قیشی نے اور قاسم نے دونوں نے اور کہا کہ ان کو اسحاق بن ابراہیم مروزی نے وہ ابن اسرائیل ہیں ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن سعد نے کہ ہم لوگ جمعہ کے دن خوش ہوتے تھے۔ میں نے کہا کہ کیوں؟ بتایا کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا ہوتی تھی وہ ہمارے پاس کچھ دروقم کی بوٹی بھیجتی تھی ہم اس کو چقندر ملا کر دیتے تھے وہ اس کو ہنڈیا میں ڈال دیتی تھی اور کچھ جو کے دانے بھی اس میں ڈال دیتی تھی اور پکا دیتی تھی۔ ہم لوگ جب جمعہ پڑھ لیتے تھے تو ہم اس بڑھیا کے پاس جاتے اس کو سلام کرتے تھے۔ وہ کھانے کے لئے اس کو پیش کرتی تھی۔ ہم لوگ جمعے کے دن اس سے خوش ہوتے تھے اور ہم لوگ جمعہ کے بعد ہی کھاتے اور سوتے تھے۔ صبح سے کچھ نہیں کھاتے تھے۔

۸۸۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات مکروہ ہے کہ مرد عورتوں پر سلام کرے اور عورتیں مرد پر۔

۸۸۹۷:...... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے وہ کہتے ہیں کہ قتادہ کہتے تھے بہر حال وہ عورت جو قواعد میں سے ہو یعنی جو زیادہ ضعیف ہو چکی ہو حرج نہیں ہے کہ اس پر کوئی صرف سلام کرے۔ رہی جوان عورت تو اس پر سلام کرنا جائز نہیں۔ (یہ قتادہ کا قول ہے)۔

۸۸۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ذرراہل مکہ کا ایک آدمی تھا۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا میں عورتوں پر سلام کروں؟ انہوں نے کہا کہ اگر جوان ہو تو پھر سلام ان پر نہ کرو۔

۸۸۹۹:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے مبارک بن فضالہ سے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بصری سے پوچھا تھا عورتوں پر سلام کرنے کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا مرد ایسے نہیں ہیں کہ وہ عورتوں پر سلام کریں بلکہ عورتیں مردوں پر سلام کیا کریں۔

۸۹۰۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے وہ عباس بن فضل ہیں ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو ابن ابی حسین نے شہر بن حوشب سے اس نے اسماء بنت یزید سے وہ کہتی ہیں ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۸۸۹۵)...... أخرجه المصنف في السنن (۳/ ۲۴۱) من طريق محمد بن عمرو بن النضر الحرشي. به

۸۹۰۵:... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں ان کو عبد اللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن عمر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں نافع سے یہ کہ عبد اللہ بن عمر نے یہود کے کچھ لوگوں کے اوپر سلام کیا۔ بعد میں ان کو بتایا گیا کہ یہ یہودی ہیں۔ انہوں نے ان کی طرف رجوع کیا اور فرمایا کہ میرا سلام مجھ پر واپس کر دیجئے۔

۸۹۰۶:... وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبد اللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی سری بن یحییٰ نے ان کو علیہ ابن تمیمی نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے اور اس کو انہوں نے سلام کیا ان سے کہا گیا کہ یہ نصرانی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ میرا سلام واپس کر دیجئے۔ اس نے بھی کہا کہ میں نے اس کو تیرے اوپر واپس کر دیا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس عیسائی سے کہ اللہ تیرے مال اور تیری اولاد میں اضافہ کرے۔

۸۹۰۷:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب پر سلام یہ ہے کہ جب آپ ان پر داخل ہوں ان کے گھروں میں تو یوں کہو سلام ہو اس پر جو ہدایت کا پیرو ہوا۔

۸۹۰۸:... میں نے کہا اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حدیث ابن عباس میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہرقل سربراہ روم کی طرف سلام علی من اتبع الھدیٰ۔ اس پر سلام ہو جو ہدایت کا پیروکار ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے حسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے کہ زہری سے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن عباس سے اس نے ذکر کیا اس روایت کو۔

۸۹۰۹:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد مروزی نے اپنی اصل کتاب سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسحاق بن منصور نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو مغیرہ نے اور سلیمان اعمش نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ گویا کہ راستے میں کسانوں میں سے کچھ لوگ بھی ان کے ساتھی بن گئے جب وہ سب ایک پل پر پہنچے تو سب نے دوسرا راستہ لے لیا۔ حضرت عبد اللہ نے جب مڑ کر دیکھا تو ان میں سے کوئی بھی نظر نہ آیا۔ فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کے ساتھی کہاں گئے ہیں؟ علقمہ کہتے ہیں میں نے کہا انہوں نے دوسرا راستہ پکڑ لیا ہے تو حضرت عبد اللہ نے فرمایا علیکم السلام۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ مکروہ نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ حق صحبت ہے۔ (امام بیہقی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ اسی طرح مروی ہے حضرت عبد اللہ سے شاید کہ ان کو وہ احادیث نہیں پہنچیں جو ان کے علاوہ دیگر صحابہ کو پہنچی ہیں۔ بہر حال سنت کی متابعت اولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔

تحقیق اس کو روایت کیا ہے شریک القاضی نے منصور سے۔ جیسے مندرجہ ذیل ہے

۸۹۱۰:... ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو یحییٰ حمانی نے ان کو شریک نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے اس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ایک کسان ان کا ساتھی بن گیا جب پل پر پہنچے تو وہ اس سے دوسرا راستہ نکال کر کسان اس راستے پر چلا گیا۔ حضرت عبد اللہ نے اس کے پیچھے سلام کیا۔ علقمہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ مکروہ نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں ہے لیکن یہ حق صحبت بھی تو ہے۔

(۸۹۱۰)... (۱) في (ا) (وكان رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم) وهو خطأ.

۸۹۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن سعید سکری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے وہ کہتے ہیں ان کو فضل بن محمد بیہقی نے اور خبر دی تلیلی نے ان کو عثمان بن عبدالرحمن نے ان کو طلحہ بن زید نے ان کو صور بن یزید نے ان کو ابوزبیر نے ان کو حضرت جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ والا سلام نہ کیا کرو۔ بے شک ان کا سلام ہتھیلیوں کے ساتھ اور ہاتھوں کے اشارے سے ہوتا ہے۔

یہ اسناد کئی بار ضعیف ہے۔ بے شک طلحہ ابن زید رقی متروک الحدیث ہے اور حدیثیں وضع کرنے کا تہمت زدہ ہے اور عثمان بن عبدالرحمن ضعیف ہے۔

۸۹۱۲:...... یہ کیسے صحیح ہو سکتی ہے اور محفوظ جو ہے وہ حدیث صہیب و بلال میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انصار آئے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

۸۹۱۳:...... اور اسی طرح مروی ہے حدیث جابر میں کہ وہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ جابر نے ان کو سلام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان سے اس کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

۸۹۱۴:...... اور ابن سیرین والی حدیث میں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قصے میں جب اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں اپنے سر کے ساتھ اشارہ کر دیا۔ یقیناً اس بارے میں مشہور روایت ثور بن یزید کی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

۸۹۱۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو ابو خالد احمر نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کا دوسرے آدمی پر ایک انگلی سے سلام کرنا یہودیوں کا فعل ہے۔

اور احتمال ہے کہ اس سے مراد صرف اشارے پر اکتفا کرنے کی کراہت ہے سلام کے اندر یعنی لفظ سلام کا کلمہ بولے بغیر جبکہ وہ بندہ نماز میں بھی نہ ہو جو اس کے لئے کلام کرنے سے مانع ہوتی ہے۔

فصل:...... ایسے اہل مجلس پر سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک سب شریک ہوں

۸۹۱۶:...... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ بن زبیر نے یہ کہ اسامہ بن زید نے اس کو خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی محفل کے پاس سے گذرے جس میں مسلمان اور یہودی اور مشرکین اور بت پرست سب ملے جلے بیٹھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر سلام کیا۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

فصل:...... اس شخص کے بارے میں یہ کہے کہ فلاں آدمی تمہیں سلام کہتا ہے

۸۹۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن نصر نے ان کو ابونعیم نے ان کو زکریا بن ابی زائدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عامر سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوسلمہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی

(۸۹۱۱)...... (۱) فی ن: (بالأنف) (۸۹۱۵)...... (۲) فی ن: (سلام)

(۸۹۱۷)...... وانظر سنن أبی داؤد (۵۲۳۲) أخرجه البخاری (۹۸/۸)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے بے شک جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا اس پر سلام اور اللہ کی رحمت۔

۸۹۱۸:۔۔۔۔۔ اور اسی مفہوم میں روایت کی ہے معمر نے اور شعیب نے زہری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے عائشہ سے۔

۸۹۱۹:۔۔۔۔۔ بخاری نے کہا ہے اور کہا یونس نے اور نعمان نے زہری سے کہ و برکاتہ یعنی اس لفظ کا اضافہ ہے۔

۸۹۲۰:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہاں ہمیں خبر دی محمد بن مسلمہ نے ان کو یزید بن ہارون نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی شعبہ نے ان کو غالب قطان نے کہ ہم لوگ انتظار کرتے تھے حسن کی مگر ہمیں حدیث بیان کی بنو تمیم کے ایک آدمی نے اپنے والد سے کہ اس نے ان کے دادا سے کہ ان کے والد نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا یا رسول اللہ! بے شک میرا والد آپ کو سلام کہتا ہے۔

۸۹۲۱:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ابوقلابہ سے کہ ایک آدمی آیا سلمان فارسی کے پاس، اس نے دیکھا کہ وہ خود آٹا گوندھ رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ خادم کہاں ہے؟ انہوں نے اسے بتایا کہ میں نے اس کو کسی کام سے بھیجا ہے۔ اس نے کہا یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس سے دو دو کام لیں۔ ہم اس کو کام کے لئے بھی بھیجیں۔ آپ اس کا کام نہیں کر سکیں گے۔ وہ آدمی گیا اور اس نے جا کر کہا کہ حضرت ابودرداء تجھے سلام کہتے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ آپ کب ان کو مل کر آئے ہیں؟ اس نے بتایا کہ تین دن سے۔ اس نے کہا خبردار اگر آپ یہ سلام نہ پہنچاتے تو یہ تیرے پاس امانت رہتے۔

فصل:۔۔۔۔۔ ایک شخص کا سلام کرنا یا ایک کا جواب دینا جماعت میں سے

۸۹۲۲:۔۔۔۔۔ ہم نے روایت کی ہے کتاب السنن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع روایت کے کہ جماعت کی طرف سے سلام کافی رہے گا۔ جب ان پر کچھ لوگ گذریں۔ اگر جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے اور اسی طرح بیٹھی ہوئی جماعت میں سے یہ کافی رہے گا کہ ان میں سے ایک آدمی سلام کا جواب دے دے۔

۸۹۲۳:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل پر سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر کرے اور قلیل کثیر پر کرے اور چھوٹا بڑے پر سلام کرے۔ جب قوم گذرے اور ان میں سے کوئی ایک سلام کرے وہ ان سب کی طرف سے کافی ہوگا اور جب ایک آدمی جواب دے تو وہ ان سب کی طرف سے کافی ہوگا۔

۸۹۲۴:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو سعید بن ابوہلال لیثی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کا سلام کرنا پوری جماعت کو کفایت کرتا ہے اور ایک آدمی کا جواب دینا سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔

فصل:۔۔۔۔۔ سلام کرتے وقت آدمی کا اپنے دوست یا ساتھی یا بزرگ کے لئے بطور تعظیم واکرام کھڑے ہو جانا

۸۹۲۵:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی سعد بن ابراہیم نے انہوں نے سنا ابوامامہ بن حنیف سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوسعید خدری سے کہ اہل قریظہ کے کچھ لوگوں نے

(۸۹۲۰)۔۔۔۔۔ (۱) فی ن: (سلمة) وهو خطأ والصحيح محمد بن سلمة وهو: الواسطي

أخرجه أبوداود (۵۲۳۱)

جگہ میں کشادگی کرنا مومن کا حق ہے:

۸۹۳۲ـــ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو اسماعیل بن عبداللہ میکالی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو جعفر بن محمد بن فضیل راسبی نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے ان کو ابوالاسود بن فرقد طرابلسی نے ان کو واثلہ بن خطاب قرشی نے فرمایا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اکیلے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ کہا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جگہ تو بڑی کشادہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو درست ہے لیکن مومن کا حق ہوتا ہے۔ یہ الفاظ حدیث سلمی کے ہیں اور میں نے اس کو درج کیا ہے کتاب المدخل میں فقیہ کے الفاظ کے مطابق اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے اس نے مجاہد بن فرقد سے۔

۸۹۳۳ـــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو مجاہد بن فرقد نے ان کو واثلہ بن خطاب نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ آدمی نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جگہ میں تو بہت وسعت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان کا ایک حق ہوتا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے المعافی نے اسماعیل سے۔

۸۹۳۴ـــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو حسین بن عمر بن محمد عنقزی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن ہذیل بن ورقاء نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا وہ کھڑا ہو گیا (گویا اس نے اپنی جگہ اس عورت کے لئے چھوڑ دی) وہ بیٹھ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ تیری ماں ہے؟ بولا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا یہ تیری بہن ہے؟ بولا کہ نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تو اس کو جانتا ہے؟ بولا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس پر شفقت کی ہے اللہ نے تمہارے اوپر شفقت فرمائی ہے۔

۸۹۳۵ـــ ہمیں خبر دی زکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ نے ان کو یعقوب بن زید نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے دوست کی محبت اس کے لئے خالص ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ اس کے لئے اپنی محفل میں وسعت کرے اور اس کو ایسے نام سے پکارے جو اس کو محبوب ہو اور وہ جب ملے تو اس کو سلام کرے۔

فصل:...... غرور اور تکبر سے تورع اور پرہیز گار کے لئے
(یعنی تکبر کے ڈر سے) اپنے لئے دوسروں کے قیام کو ناپسند کرنا

۸۹۳۶...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابومحمد عبدالرحمن بن حمدان بن مرزبان قزازی کی مجلس میں ہمدان میں حاضر ہوا۔ وہ اپنے وقت کے محدث تھے۔ وہ ہمارے پاس باہر نکل کر آئے تو ہم لوگ ان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب وہ ہمارے سامنے آگئے تو ہم سب کھڑے ہو گئے۔ لہٰذا انہوں نے ہم سب کو ڈانٹا۔ پھر فرمایا: ہمیں خبر دی ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عفان بن

(۸۹۳۳)ـــ (۱) فی أ: (مسلمان)

(۸۹۳۴)ـــ فی إسناده الحسین بن عمرو بن محمد العنقزی قال أبوزرعة: قال لایصدق (الجرح والتعدیل ۳/ ۶۲)

(۸۹۳۶)ـــ (۱) فی (أ): (الجزار)

ہیں کو عبدالوہاب بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام دستوائی نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا میں نے پوچھا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ کیا تم نے کسی آدمی کو دیکھا جو اپنے کسی بھائی کو ملے اور وہ سفر سے آیا ہو اور پھر اس کا ہاتھ تھام لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تحقیق اصحاب رسول آپس میں مصافحہ کیا کرتے تھے۔ (یعنی ہاتھ ملاتے تھے)۔

مصافحہ کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں:

۸۹۲۴: ہمیں خبر دی ابو سعد ملینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے اور ابو یعلی نے اور الفاظ ابی کے ہیں۔ دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے شیبان بن فروخ نے ان کو درست بن حمزہ نے ان کو مطر وراق نے ان کو قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا: اللہ کے بندے جو باہم محبت کرتے ہیں اللہ کی رضا کے لئے ایک ان میں سے دوسرے کے پاس آتا ہے اور دونوں باہم مصافحہ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے کہ دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو پہلے ہوتے ہیں اور جو بعد میں ہوتے ہیں۔

۸۹۲۵: ہمیں خبر دی ابو سعد نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابو سعد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی محمد بن حسین بن علی طبری نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو یحیی بن راشد ستملی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو درست بن حمزہ نے ان کو مطر وراق نے ان کو قتادہ نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محبت کرنے والے جب آپس میں ملتے ہیں اور دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

سلام کرنے والوں کے جدا ہونے سے پہلے مغفرت:

۸۹۲۶: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو یعلی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے ان کو یوسف بن یعقوب سدوسی نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو میمون بن سیاہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو اللہ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ ان دونوں کی دعا قبول کرے اور دونوں کے جدا ہونے سے قبل ان کی مغفرت کر دے۔

۸۹۲۷: ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو محمد بن بشر عبدی نے ان کو سفیان بن ابی حق نے ان کو عبدالرحمن بن اسود نے وہ کہتے ہیں کہ سلام کی تکمیل میں سے ہے ہاتھ ملانا اور یہ حدیث مروی ہے دوسرے طریق سے بطور مرفوع حدیث کے۔

کامل عیادت:

۸۹۲۸: ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن ابراہیم بن ماسی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن شعیب نے ان کو

(۸۹۲۴) [illegible]

اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۳/۹۹۹)

(۸۹۲۵) اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۳/۹۹۹)

(۸۹۲۶) اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۶/۲۶۰۹)

(۸۹۲۸) [illegible]

۸۹۵۴ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن الفضل قطان نے ان کو ابو محمد جعفر بن ہارون بن وہب دینوری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عثمان نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو ابواسحٰق نے براء سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے بھائی سے ملتا ہے اور اس کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اتار دیے جاتے ہیں ان کے سروں کے اوپر سے وہ جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے۔ اور اس کو روایت کیا ہے اجلح نے ابواسحاق سے اسی مذکورہ مفہوم کے ساتھ سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا مگر دونوں کو بخش دیا جاتا ہے اس سے قبل کہ وہ ایک دوسرے سے الگ ہوں۔

سلام ومصافحہ کے ذریعہ گناہوں کی مغفرت:

۸۹۵۵ــــ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن اسحاق بن صالح نے ان کو سہل بن تمام بن بزیع نے ان کو ابوہاشم صاحب زعفرانی نے عمار سے کہتے ہیں ہمیں خبر دی منصور بن عبدالرحمٰن نے ربیع بن لوط سے اس نے براء بن عازب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر سے قبل چار رکعت پڑھے گویا اس نے ان کو شب قدر میں پڑھ لیا اور دو مسلمان جب آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو دونوں کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا مگر سب کے سب گر جاتے ہیں۔

اسی طرح ہے منصور بن عبدالرحمٰن کی دونوں کتابوں میں اور ابوعامر عقدی نے کہا عمار بن منصور بن عبداللہ سے اس نے ابن لوط سے اس نے براء سے۔

۸۹۵۶ــــ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے ان دونوں کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو داؤد بن عمرو ضبی نے ان کو ہشیم بن بشیر نے ان کو ابوبلج نے ان کو زید بن ابوالشعثاء نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مغفرت مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دیتا ہے۔

اور یحییٰ کی روایت میں ہے کہ زید ابوالحکم سے اور باقی برابر ہیں۔

۸۹۵۷ــــ ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہا ہے حسن بن علی بن عفان سے کہا حسن بن عطیہ نے کہ اس کو خبر دی قطری خشاب نے یزید بن براء بن عازب سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خوش آمدید کی اور میرا ہاتھ تھام لیا۔ اس کے بعد فرمایا اے براء تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان مسلمان سے ملتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور اس کو خوش آمدید کہتا ہے اور اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے تو دونوں کے مابین جو گناہ ہوتے ہیں وہ جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۸۹۵۸ــــ اور ہم نے روایت کی ہے شعبی سے کہ اس نے کہا کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپس میں ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب وہ سفر سے آتے تھے تو گلے ملتے تھے ایک دوسرے سے۔

(۸۹۵۴)...... فی ا (الدنیوری)

(۸۹۵۶)...... (۱) فی الأصل (زید بن ابی الحکم)

اخرجہ المصنف فی الآداب (۲۸۹) من طریق هشیم به

(۸۹۵۸)...... اخرجہ المصنف فی الآداب (۲۹۲)

۸۹۵۹:..... ہم نے روایت کی ہے ابوذر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصافحہ کے بارے میں اس کے ساتھ ۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے بندہ بھیجا۔ میں جب آیا تو انہوں نے مجھے سینے سے لگالیا۔ یہ بات بڑی ہی پیاری تھی بڑی ہی اچھی تھی۔

۸۹۶۰:— ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بشر بن مفضل نے ان کو خالد بن ذکوان نے ان کو ایوب بشیر بن کعب عدوی نے ان کو عبداللہ عنزی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابوذر سے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی آدمی ملتا تھا اور وہ اس سے مصافحہ کرتے تھے تو کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑتے تھے؟ اس نے کہا کہ تم نے خوب آگاہ شخص سے پوچھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھے ملے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بار بار ایسا کیا تھا اور یہ کیفیت انتہائی خوبصورت ہوتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرض میں میرے پاس پیغام بھیجا جس میں آپ کی وفات ہوگئی تھی۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو وہ لیٹے ہوئے تھے میں آپ کے روبرو اوندھا پڑ کر سینے سے لگ گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور مجھے اپنے ساتھ چپکالیا۔

سلام و مصافحہ کرنے پر سو رحمتیں:

۸۹۶۱:..... ہمیں خبر دی ابومنصور نے احمد بن علی دامغانی نزیل بیہق نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبید عمری مصیصی نے جرجان میں ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ابوالجہم نے ان کو عمر بن عامر نے ان کو عبیداللہ بن حسن نے جریری سے ان کو ابوعثمان نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان باہم ملتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر ایک سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ پہل کرنے والے کے لئے ان میں سے نوے رحمتیں ہوتی ہیں اور مصافحہ کرنے والے کے لئے دس رحمتیں ہوتی ہیں۔

۸۹۶۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عیاش اسفاطی نے ان کو مسدد نے ان کو خالد نے ان کو حنظلہ نے ان کو انس نے کہا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہم لوگوں میں سے کوئی اپنے بھائی کے لئے جھک جاتا ہے جب اس سے ملے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ کہا کہ پھر کیا؟ اس کو ساتھ چپکالے یعنی سینے سے لگالے؟ فرمایا کہ نہیں۔

مصافحہ کرتے وقت ہاتھوں کو بوسہ دینا:

۸۹۶۳:— ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو حنظلہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں جو دوسرے آدمی سے ملاقات کرتا ہے کہ وہ اسے بوسہ دے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا وہ اس کے لئے جھکے یعنی کمر کو خم کرے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا مصافحہ کرے تو اس کے بارے میں رخصت دی۔ یہ وہ روایت ہے جس میں حنظلہ سدوسی منفرد ہے اور آخری عمر میں حدیث میں خلط ملط کر بیٹھتے تھے۔ واللہ اعلم۔

(۸۹۶۰)— (۳) فی ن: (العصری)

أخرجه المصنف فی الآداب (۲۹۱) بنفس الإسناد

(۸۹۶۱)— أخرجه السهمی فی تاریخ جرجان (۱۸۲) عن أبی بکر الإسماعیلی به

(۸۹۶۳)— أخرجه المصنف فی السنن (۷/۱۰۰) من طریق حنظلة به

دوست واحباب کی ضیافت کرنا:

۸۹۷۰:۔۔۔ کہا ابو احمد نے اور روایت کیا ہے اس کو ابو قتادہ حرانی نے ثوری سے اس نے یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ مروی ہے عمرۃ سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ باہمی قرب اور باہمی میل جول اور میل ملاپ کے اسباب میں سے ایک چیز کھانا کھلانا بھی ہے۔ ہم نے اس بارے میں کئی احادیث ذکر کی ہیں کتاب میں جو گذر چکی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ اس سے مراد ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد ضیافت کا کھانا کھلانا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں مراد ہوں۔ بہر حال باہمی الفت ومحبت میں ضیافت کو عظیم اثر ہوتا ہے اور اکرام مہمان کے بارے میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ ان کا باقاعدہ باب لائے ہیں۔

۸۹۷۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عبداللہ نرسی نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلیمان بن موسیٰ نے ان کو نافع نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسے تم لوگوں کو اللہ نے حکم دیا ہے۔

۸۹۷۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان کو یزید بن مقدام ابن شریح نے ان کو ان کی والد نے ان کو ان کے دادا ہانی بن شریح نے ذکر کیا کہ وہ اپنی قوم میں پہلا آدمی تھا جو وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا اور وہ کہتے ہیں کہ جب ان لوگوں کی واپسی کا پروگرام بنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آدمی کو ان میں سے ان کے شہروں میں کچھ ان کی پسند کی زمین عطا کی ہے۔ مگر ہانی نے ان سے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے یہ بتایئے کہ کونسی چیز جنت کو واجب کرتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن کلام کو اور کھانا خرچ کرنے کو لازم پکڑلے۔

بہترین شخص وہ ہے جو زیادہ کھانا کھلائے:

۸۹۷۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد بزاز عمرو نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حمزہ بن صہیب سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ارے میاں تین باتیں تیرے اندر ایسی ہیں جو میری سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ کیونکر ہیں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ تم رومی ہو (صہیب رومی مشہور تھے) جبکہ تم اپنے آپ کو عربی متعارف کراتے ہو اور بتاتے ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ تم اپنی کنیت ابو یحییٰ استعمال کرتے ہو جبکہ تمہارا کوئی بیٹا ہی نہیں ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ تم کھانا کھلانے میں وسعت سے کام لیتے ہیں۔ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے حضرت کو جواب دیا کہ جہاں تک میری ابو یحییٰ کنیت استعمال کرنے کا تعلق ہے جبکہ میرا کوئی بیٹا بھی نہیں ہے یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی تھی اور آپ کا یہ کہنا کہ میں اہل روم سے ہوں اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مجھے رومی مقام موصل سے قید کر کے لے گئے تھے جب میں نے اپنا نسب اور گھرانہ بتایا۔ حالانکہ میں قبیلہ نمر بن قاسط کا جوان ہوں اور رہی تیسری بات کہ میں کھانا عام کھلاتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو کھانا زیادہ کھلائے۔

(۸۹۷۰)۔۔۔ أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲۲۲۵/۶)

(۸۹۷۱)۔۔۔ (۱) فی الأصل: (احمد بن عبد النرسی) وهو خطأ

(۸۹۷۳)۔۔۔ أخرجه ابن ماجه فی الأدب باب (۳۳) من طريق زهير بن محمد عن عبدالله بن محمد بن عقيل به.

والدین کی دعا جہنم سے حفاظت کرتی ہے:

۸۹۸۰:۔۔۔فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے باہم محبت اور مودت رکھو۔ یہ دل میں محبت کو زیادہ کرتا ہے اور سینے کی کدورتوں کو دور کرتا ہے۔ (یعنی دلوں کی تنگی کو دور کرتا ہے)۔

۸۹۸۱:۔۔۔فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے والدین کی دعا حجاب تک پہنچاتی ہے (جہنم سے حفاظت)۔

دودھ کا ہدیہ:

۸۹۸۲:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوزرعہ دمشقی نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی احمد بن خالد وہبی نے ان کو محمد بن اسحق نے صالح بن کیسان سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ ام سنبلہ اسلمیہ میرے گھر میں آئی تھی۔ اس کے پاس دودھ کی مشک تھی وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ کرنے آئی تھی۔ سیدہ فرماتی ہے کہ اس نے وہ مشک میرے پاس رکھ دی اور اس کے پاس ایک پیالہ بھی تھا۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے آئے اور اسے دیکھ کر فرمایا۔ خوش آمدید ہو ام سنبلہ کو۔ وہ بولی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر قربان جائیں۔ میں دودھ کی یہ مشک آپ کو ہدیہ کرنے آئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے اوپر برکت دے۔ آپ میرے لئے اس پیالے میں دودھ نکالئے۔ ام سنبلہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ پیالی میں نکالا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا تو میں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ میں کسی اعرابی کا ہدیہ قبول نہیں کروں گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعراب مسلمان ہو گئے ہیں اے عائشہ اب وہ اعراب نہیں ہیں۔ لیکن وہ ہماری بستیوں کے باسی ہیں۔ ہم ان کے شہری ہیں۔ ہم جب ان کو بلائیں گے وہ ہمارے پاس آئیں گے اور وہ جب ہمیں بلائیں گے ہم ان کے پاس جائیں گے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ پی لیا۔

حضرت اعمش کی نصیحت:

۸۹۸۳:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن اسلم نے ان کو احمد بن محمد بن عمر بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں جب حسن بن عمارہ کوفے کے مظالم کے سرپرست بنے تو یہ بات اعمش کو پہنچی اور انہوں نے کہا یہ ظالم ہمارے اوپر مظالم کرنے کا سرپرست بنایا گیا ہے۔ یہی بات حسن کے پاس بھی پہنچ گئی۔ انہوں نے ان کی طرف کچھ کپڑے بھیجے اور خرچہ بھی بھیجا۔ اب اعمش نے کہا اس جیسا آدمی ہی ہمارے اوپر حکمران ہونا چاہئے تھا۔ ہمارے چھوٹوں پر شفقت کرتا ہے۔ ہمارے غریبوں کا خیال کرتا ہے۔ ہمارے بڑوں کی تعظیم کرتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا اے ابومحمد یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور کل کیا کہا تھا؟ وہ بولے مجھے حدیث بیان کی ہے خیثمہ نے ابن مسعود سے وہ فرماتے ہیں کہ دلوں کو اللہ نے کچھ ایسا بنایا ہے جو ان کے ساتھ احسان کرے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں اور ان سے برائی کرے ان سے وہ بغض رکھتے ہیں۔ یہ محفوظ ہے اور یہ موقوف روایت ہے۔

۸۹۸۴:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن سعید بن خالد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کندی نے ان کو بکار بن اسود عبدی نے ان کو اسماعیل خیاط نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بن عمارہ کو خبر پہنچی اعمش نے ان کے بارے میں کچھ نازیبا الفاظ کہے ہیں۔ انہوں نے ان کے پاس کچھ پہننے کے لئے کپڑے بھیج دیئے۔ اس کے بعد کسی نے سنا کہ وہ ان کی تعریف

(۸۹۸۳)۔۔۔ اخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲/ ۷۰۱)

کرتے تھے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ تو ان کی مذمت کرتے تھے اب آپ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے شک مجھے حدیث بیان کی گئی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا بے شک دل اس کی محبت پر بنائے گئے ہیں جو ان کے ساتھ احسان کرے اور اس کے بغض کے لئے پیدا کئے گئے جو اس کے ساتھ برائی کرے۔

ابو احمد بن عدی نے کہا کہ میں نے اس کو مرفوع نہیں لکھا مگر اس شیخ سے اور میں نہیں جانتا اس حدیث کو مرفوع ہوا مگر ایک طریق سے اور معروف ہے اعمش سے بطور موقوف روایت کے فرماتے ہیں کہ باہم قرب اور میل جول کی طرف میں سے ہے بغض کا بغض سے محبت کرنا حسب استطاعت، یہ مکارم اخلاق میں سے ہے اور انواع برو حسن سلوک میں سے ہے۔

ایمان کی تمثیل:

۸۹۸۵:... تحقیق ہم نے روایت کی ہے نعمان بن بشیر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل ایمان کی مثال باہمی محبت اور باہمی شفقت اور باہمی میل ملاپ میں ایک جسم جیسی ہے۔ جب ان کا کوئی ایک عضو تکلیف محسوس کرتا ہے تو پورا جسم بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۸۹۸۶:... ہم نے روایت کی انس بن مالک سے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو اور ہو جاؤ بھائی بھائی اللہ کے بندے۔ اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ ان دونوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ دونوں حدیثوں کی اسناد پہلے گزر چکی ہیں۔

۸۹۸۷:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو نصر محمد بن علی بن محمد فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور عبدالرحمن سلمی نے اپنی اصل کتاب سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار عطاردی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ابو جعفر رازی نے ربیع بن انس سے اس نے حسن سے فرمایا۔

قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی

فرما دیجئے کہ میں تم سے سوال نہیں کرتا اس پر کوئی اجر سوائے قرابت کی محبت کے۔ فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ کی طرف قرب تلاش کرے اس کی اطاعت کے ساتھ تو اس پر واجب ہے اس کی محبت۔

ایمان کا مزہ:

۸۹۸۸:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو روح نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو شعبہ نے ان کو ابو بلج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن میمون سے اس نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص محبوب رکھتا ہے کہ وہ ایمان کا مزہ پائے اس کو چاہئے کہ اللہ کے لئے محبت کرے یعنی اللہ کی رضا کے لئے محبت کرے۔

اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت:

۸۹۸۹:... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن حفص نے ان کو ان کے والد نے ان کو

(۸۹۸۳) ... (۱) فی الأصل. (خطأ)

أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲/ ۱۰۴)

نے ان کو صدقہ بن عبداللہ نے وضین بن عطاء سے اس نے محفوظ بن علقمہ سے اس نے ابن عائذ سے یہ کہ شرحبیل بن سمط نے عمرو بن عبسہ سے کہا تھا کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو جس میں نہ بھول کو دخل ہو نہ ہی جھوٹ کو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تحقیق میری محبت پکی ہو چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو باہم محبت کرتے ہیں میرے لئے اور تحقیق ثابت ہو چکی ہے میری محبت ان لوگوں کے لئے جو میرے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میری محبت ثابت ہو چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے لئے ایک دوسرے سے مخلص ہوتے ہیں اور میری محبت ثابت ہو چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے لئے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

انبیاء و شہداء کا رشک کرنا:

۸۹۹۷ ......ہمیں خبر دی حمزہ بن عبدالعزیز بن محمد صیدلانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبیداللہ بن یعیش نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن فضیل نے اپنے والد سے اس نے عمارہ بن قعقاع سے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک میرے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جن پر انبیاء اور شہید بھی رشک کریں گے۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون ہیں تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں؟ وہ ایسے لوگ ہوں گے یہ اللہ کی رحمت کے ساتھ آپس میں محبت کریں گے۔ نہ ان میں کوئی مالی تعلق ہوگا اور نہ ہی کوئی نسبی رشتہ اور تعلق ہوگا۔ ان کے چہرے روشن ہوں گے، چمکتے ہوں گے۔ وہ نور کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے۔ جب سب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے ان کو کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون (یونس)

خبردار بے شک اللہ سے محبت رکھنے والوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

اسی طرح کہا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ لیکن وہ وہم ہے۔

۸۹۹۸ ......اور وہ روایت جو ابوزرعہ سے بواسطہ عمر بن خطاب محفوظ ہے، ابوزرعہ نے عمر سے مرسلاً روایت کی ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابومحمد مخلدی نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو خبر دی ہے اسحاق حنظلی نے ان کو جریر نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ابوزرعہ سے اس نے عمر بن جریر سے اس نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بندے بھی ہوں گے جو نہ تو انبیاء ہوں گے نہ ہی شہداء ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے مرتبے کو دیکھ کر رشک کریں گے۔

لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون لوگ ہوں گے؟ اور ان کے اعمال کیا ہوں گے؟ ہمیں ان کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ کی رحمت کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔ بغیر کسی نسبی رشتہ کے جو ان کے درمیان ہوتا اور بغیر کسی مال و دولت کے جو وہ ایک دوسرے کو دیتے ہوں۔ پس اللہ کی قسم ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور بے شک وہ نور پر بیٹھے ہوں گے وہ اس وقت بے خوف ہوں گے۔ جب سب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے اور نہ ہی ان پر کوئی غم ہوگا۔ جب لوگ غم میں مبتلا ہوں گے۔ اس کے بعد انہوں نے آیت پڑھی:

(۸۹۹۷) ــــ (۱) فی ن: (عنہ)

اخرجہ الطبری رقم (۱۷۷۱۳) ۱۵/۱۲۰ ۱۲۱ من طریق ابن فضیل بہ

روشن ہیں جیسے روشن ستارہ روشنی کرتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے اندر کون ہے؟ فرمایا کہ اللہ کے لئے محبت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے مجلسیں قائم کرنے والے اور اللہ کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے اور بزار کی روایت میں ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور باقی برابر ہے۔

ایمان کی مٹھاس:

۹۰۰۳:... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں جس کے اندر ہوں وہ ایمان کی مٹھاس پالیتا ہے۔ جس کے نزدیک اللہ اور اللہ کا رسول ما سوا سے زیادہ محبوب ہو اور کفر کی طرف لوٹ جانے سے اس کو آگ میں ڈال جانا زیادہ محبوب ہو اس کے بعد کہ اللہ نے جب اس کو اس سے بچالیا ہے۔ اور یہ کہ وہ بندہ کسی بندے سے محبت کرے محض اللہ کی رضا کے لئے۔

بخاری ومسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے حدیث شعبہ سے

جو اللہ کے واسطے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں:

۹۰۰۴:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے بطور املاء کے۔ ان کو خبر دی صالح بن محمد رازی نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بن ابی رافع نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی اپنے کسی بھائی سے ملاقات کو جو ایک بستی میں رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا وہ جب بھائی کی طرف آیا تو فرشتہ اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے۔ میں اس کو ملنے جاتا ہوں۔ اس نے پوچھا کیا اس کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کا تم بدلا اتارتے ہو۔ اس نے کہا نہیں کوئی احسان نہیں صرف اتنی بات ہے کہ میں اس کے ساتھ اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔ اس فرشتے نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہوں تیری طرف کہ اللہ تعالیٰ تم سے ایسے محبت کرتا ہے جیسے تم اپنے بھائی سے محبت کرتے ہو اللہ کے لئے۔

۹۰۰۵:... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح ہلال بن احمد حفار نے وہ کہتے ہیں ابوطاہر محمد ... نے بیان کیا ان کو خبر دی ہے عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ثابت نے اس نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اسی مذکور کے مفہوم کے ساتھ۔ علاوہ ازیں اس نے یہ کہا ہے عن نبی اللہ۔ اور یہ قول بھی اس نے ذکر نہیں کیا کہ جب وہ شخص بھائی کی طرف آیا تو فرشتے نے پوچھا کیا احسان ہے اس نے جواب دیا نہیں بلکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اللہ کے واسطے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدالاعلیٰ بن حماد سے۔

۹۰۰۶:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں فلاں آدمی سے اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے اس کو بتایا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ جاؤ اس کو بتاؤ۔ کہتے ہیں کہ بعد میں اس سے ملا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں صرف اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا مجھ کو تم سے وہ ذات بھی محبت کرے جس کے لئے آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اس کا متابع بیان کیا ہے عبداللہ بن زبیر باہلی نے اور حماد بن زید نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

۹۰۰۷:... اس میں اختلاف کیا گیا ہے حماد بن سلمہ سے کہا گیا ہے کہ مروی ہے اسی سے اور ثابت سے اس نے حبیب بن سبرہ سے ایک

آدمی سے اس نے اس کو حدیث بیان کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا گیا ہے کہ مروی۔ مبارک سے اس نے ثابت سے اس نے صہیب بن سعید سے اس نے حارث سے اس نے ایک آدمی سے جس نے اس کو حدیث بیان کی ہے اس نے سنی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علاوہ اس کے یہ بھی کہا گیا کہ ایک اور طریق سے مروی ہے حضرت انس سے۔

محبت کا اظہار:

۹۰۰۹ ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی صالح بن محمد بغدادی حافظ نے ان کو ازرق بن علی ابو جہم حنفی نے ان کو حسان بن ابراہیم کرمانی نے ان کو خبر دی محمد نے عبداللہ بن عمرو موسیٰ بن عقبہ سے نافع سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ اس کے بعد وہاں سے مڑ کر چلا گیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی قسم میں اس بندے سے اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے اس بھائی کو اس بات سے آگاہ کر دیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز کے بارے میں اپنے بھائی کو آگاہ کر دے۔ چنانچہ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا۔ میں نے اس کو پایا اور میں نے کہا اللہ کی قسم میں اللہ واسطے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں بھی اللہ ہی کی قسم تجھے اللہ کے لئے پسند کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم نہ فرمایا ہوتا کہ میں تجھے بتا دوں تو میں یہ کام نہ کرتا۔

۹۰۱۰ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن شعیب فقیہ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو منصور نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو محبوب اور پیارا بنا لے تو اس کو چاہئے کہ اس کو بتا دے بے شک اس کے دل میں بھی ویسی ہی محبت ہوگی جیسے اس کے دل میں ہے۔ کہا ابو زکریا نے مجھ سے پوچھا ابو عوانہ نے اس حدیث کے بارے میں میں نے اس کو یہ حدیث بیان کی۔

۹۰۱۱ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت بن عبداللہ نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند لوگ بیٹھے تھے۔ ایک آدمی نے کہا ان میں سے جو اس کے پاس بیٹھے تھے بے شک میں فلاں کو اللہ واسطے محبوب رکھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے اس کو اس بات سے آگاہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ جاؤ تم خود اس کے پاس جاؤ اور اس کو بتاؤ۔ وہ اٹھ کر اس کے پاس گیا اور جا کر اس کو بتا دیا۔ اس شخص نے کہا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے جس کے لئے تم نے مجھ سے محبت کی ہے۔ اس کے بعد وہ شخص واپس لوٹ آیا محفل میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی جو اس شخص نے کہی تھی۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تو اس کے ساتھ ہو جس سے تم نے محبت کی اور تجھے وہ اجر ملے گا جو تم نے ثواب کی نیت کی۔

تین چیزوں پر قسم:

۹۰۱۲ اور اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ ہمیں خبر دی معمر نے ابو اسحاق ابو عبیدہ سے اس نے ابن مسعود سے انہوں نے فرمایا کہ تین قسمیں ہیں تین اور چوتھی بھی ہو کہ ہے عبدالرزاق نے۔ فرمایا کہ اگر میں ان پر قسم کھاؤں تو میں قسم پوری کروں گا۔ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہے اس کو

(۹۰۰۹) (۱) فی (ا) (وھو)

چارہ کر لیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بندے سے محبت کرو تو اس کا نام پوچھو اس کے والد کا نام پوچھو۔ پھر وہ اگر موجود نہ ہو تو اس کی حفاظت کرو اور اگر مریض ہو تو اس کی عیادت کرو اور اگر اس کا انتقال ہو جائے تو وہاں حاضر ہو جاؤ۔

مسلم بن علی عبید اللہ سے منفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کا رحمت بھیجنا:

۹۰۲۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن فرید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عثمان بن عطاء نے اپنے والد سے اس نے حسن سے اس نے ابو رزین سے ان کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تجھے اس امر کا خلاصہ اور نچوڑ نہ بتادوں جس کے ساتھ تم دنیا اور آخرت کی خیر پاسکو۔ تنہا اہل ذکر کی مجالس کو لازم پکڑو اور جس وقت تم سب سے علیحدہ ہو جاؤ تو اپنی زبان کو اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کے ذکر کے ساتھ حرکت دو اور اللہ کی محبت میں محبت کرو اور اللہ کی نافرمانی میں بغض رکھو۔ اے ابو رزین کیا تم سمجھتے ہو کہ آدمی جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اپنے بھائی کو ملنے کے لئے تو ستر ہزار فرشتے اس کو رخصت کرتے ہیں سب کے سب اس پر رحمت بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب اس نے اپنی جدائی کو تیری رضا کے لئے وصل سے ہم آہنگ کیا ہے۔ پس بے شک تو ہی طاقت رکھتا ہے کہ تو اس کے وجود کو اس چیز میں استعمال کرے تو ضرور ایسے ہی کر۔

۹۰۲۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن مسلم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہاشم بن عمار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے سعید بن یحییٰ نے ان کو ابو حمزہ ثمالی نے ان کو ابو اسحق سبیعی نے ان کو حارث نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے غیر اللہ کی رضا کے لئے نہیں۔ اللہ کے وعدے کی مہلت میں اور اللہ کے پاس جو انعام ہے اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو پیچھے سے پکارتے ہیں۔ یہاں تک کہ واپس گھر کی طرف لوٹ آئے۔ خبردار پاکیزہ ہے تو اور مبارک ہو تجھے جنت۔

اس روایت کے ساتھ ابو حمزہ وابو اسحاق سے منفرد ہے۔

عیادت وملاقات پر اجر:

۹۰۲۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبد الوہاب ابن عطاء نے ان کو ابو سنان نے عثمان بن ابی سودہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی بار فرماتے تھے کہ جو شخص مریض کی عیادت کرے یا اپنے مسلمان بھائی سے اللہ کی رضا کے لئے ملاقات کرے۔ اس کو آسمان سے پکارنے والا پکار کر کہتا ہے خوش نصیب ہے تو اور مبارک ہے تیرا چل کر جانا تم نے جنت میں جگہ پکڑ لی ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۹۰۲۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو سنان نے ان کو عثمان بن ابی سودہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے اللہ کی رضا کے لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خوش نصیب ہے تو اور مبارک ہے تیرے قدم تم نے جنت میں جگہ حاصل کر لی ہے۔

(۹۰۲۳)۔۔۔ (۱) فی ن: (عبد اللہ بن بکر)

(۹۰۲۵)۔۔۔ أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲/۵۲۰)

(۹۰۲۶)۔۔۔ أخرجه المصنف معلقاً في الآداب (۲۳۳)

(۹۰۲۷)۔۔۔ أخرجه المصنف بنفس الإسناد في الآداب (۲۳۳)

اگر آپ وہ سب کچھ خرچ کر دیتے جو کچھ زمین پر ہے تو بھی آپ ان کے دلوں میں محبت نہیں پیدا کر سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں محبت پیدا کی۔ بے شک وہ غالب حکمت والا ہے۔

یہ الفاظ حماد کی حدیث کے ہیں۔ محمد بن فضیل نے اپنے والد سے ان دونوں کا معنی بیان کیا ہے۔

رشتے کٹ جاتے ہیں اور ناشکری کی جاتی ہے

۹۰۳۲: ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے ان دونوں نے کہا ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے ان کو طاؤس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک رشتے کٹ جاتے ہیں اور بے شک احسانات کی ناشکریاں کی جاتی ہیں اور جبکہ ہم نے دلوں کے باہم قرب کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی۔

۹۰۳۳: اور امام نے روایت کی ہے ابن طاؤس سے اس نے اپنے والد سے اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم

کہ اگر آپ ساری زمین پر جو کچھ ہے خرچ کر دیتے تو بھی آپ ان کے دلوں میں الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے

لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کی۔

۹۰۳۴: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن بشیر صوفی قزوینی نے ہمارے گھر میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن حسین بن محمد بلیا استرآبادی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن نعمان صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو میمون بن حکم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن شروس نے ان کو معمر بن مسلم طائفی نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے طاؤس سے اس نے ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں کہ رشتے داری ٹوٹ جاتی ہے اور انعام و احسانات کی ناشکری کی جاتی ہے لیکن دلوں کے باہمی قرب کی مثل ہم نے کوئی شے نہیں دیکھی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم

اور یہ مضمون شعر میں بھی موجود ہے۔ جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔ جب تیرے پاس قرابت دار تیرے پاس تیری شفقت کے طالب ہو کر آئیں اور آس لگائیں مگر تیری ذات سے لاپرواہ ہوں تو یہ حقیقت میں رشتہ داری نہیں ہے۔ لیکن اصلی قرابت دار وہ ہے کہ تم جب اس کو پکارو تو وہ تمہاری پکار پر بھاگ کر آئے اور جو تیرے ساتھ مل کر دشمن کو تیر مارے جس کو آپ تیر ماریں۔

اور زجیل کا ایک قول ہے جو کسی نے کہا ہے۔ جس کا مفہوم بھی اسی طرح ہے۔

تحقیق آپ لوگوں کے ساتھ مصاحبت رکھتے ہیں۔ پھر آپ ان سے عار کرتے ہیں۔ پھر آپ ان کی دوستی کے معیار کو آزماتے ہیں تو پتہ معلوم ہوا۔ کہ قرابت داری اور رشتہ داری کافی نہیں وہ تو محض پھر دوستی زیادہ بہت نسبی رشتوں سے قریب تر ثابت ہوتی ہے۔

میں نے اس قول کو اسی طرح موصول پایا ہے ابن عباس کے قول کے ساتھ۔ مگر مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ یہ قول انہیں کا ہے۔ بہرحال یہ موجود ہے شعر میں۔ ان کا قول ہے یا مذکورہ راویوں میں سے کسی کا۔

دوستی نسبی رشتوں سے زیادہ قریبی ہوتی ہے

۹۰۳۵: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد حبیبی نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن حسین کوفی نے ان کو عباس بن طیب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم کو املا کرایا احمد بن محمد بن نصر نے جعفر بن یحییٰ برمکی کو لکھا۔ اما بعد! بے شک شرافت و مہربانی نسبی رشتوں سے زیادہ قریب

عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتی تھی اور اسی طرح کی ایک عورت مدینے میں بھی تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ مکے والی مدینے میں آگئی اور وہ آ کر مدینے والی سے مل گئی۔ دونوں مل کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں۔ سیدہ نے دونوں کو اکٹھے دیکھا تو مکے والی سے پوچھا کیا تم اس (مدینے والی) کو جانتی تھیں؟ وہ بولی کہ نہیں بلکہ ہم دونوں کی ملاقات ہوئی تو ہم نے ایک دوسرے کو جان لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ روحیں جمع شدہ لشکروں کی مانند ہیں، ان میں سے جو ایک دوسرے کو پہچان لیتی ہیں مانوس ہو جاتی ہیں اور جو ان میں سے ایک دوسرے کو نہیں پہچانتیں وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتی ہیں۔

۹۰۳۰ ــــ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق ابوبکر نے ان کو سعید بن عمار نے ان کو ان کے والد اسماء بن عقبہ نے انہوں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ بہت سے لوگ تیرے بھائی ثابت ہوتے ہیں جن کو تیری ماں نے جنم نہیں دیا ہوتا۔

۹۰۳۱ ــــ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابومحمد موسیٰ بن اسحاق کنانی نے کوفے میں ۲۵۹ھ میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن ہشام بن علی عامری نے سفیان سے اس نے عون بن عبداللہ بن عتبہ سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم آدمی سے نہیں پوچھیں گے کہ تیرے لئے اس کے دل کے اندر کیا ہے بلکہ آپ یہ دیکھئے کہ آپ کے دل میں اس کے لئے کیا ہے۔ بس اس کے دل میں تیرے لئے اسی کی مثل ہوگا۔

۹۰۳۲ ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمر نے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے یحییٰ بن کثیر سے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے اس کو جواب دیا کہ میں بھی اپنے دل میں اس بات کو محسوس کرتا ہوں۔

دنیا کے لئے دوستی منقطع ہو جاتی ہے:

۹۰۳۳ ــــ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فلاں شخص مجھ سے محبت کرتا ہے لوگوں نے اس سے پوچھا کیسے آپ کو معلوم ہوا؟ اس نے کہا اس لئے کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔

۹۰۳۴ ــــ ہمیں خبر دی ابونصر منصور بن حسین مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن فرات نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ولید بن عتبہ نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے بھائی کو لکھا۔ امابعد اے بھائی جان بے شک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ دوستی اور ہر بھائی چارہ منقطع ہو جاتا ہے مگر جب وہ بغیر طمع والا لالچ کے ہو (وہ باقی رہتی ہے)۔

۹۰۳۵ ــــ ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو عبداللہ بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو معلی بن عرفات نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اس کی محبت نہیں بکھرتی اور جو شخص دنیا کے لئے محبت کرتا ہے قریب ہے کہ اس کی محبت فرق ہو جائے۔ وہ بس عارضی فائدہ اٹھاتا ہے۔

۹۰۳۶ ــــ منقطعین سے اس میں روایت کیا گیا ہے میں نے جس کو اپنی کتاب میں پایا ہے۔ ابوعبداللہ حافظ سے کہ حمزہ بن عباس نے ان کو خبر دی ہے ان کو عبدالکریم بن ہیثم سے ان کو ابوالیمان نے ان کو ابوبکر بن ابی مریم نے حبیب بن عبید بن معاذ بن جبل سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آخر زمانے میں لوگ ہوں گے جو ظاہر میں دوست ہوں گے اور باطن میں دشمن ہوں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ

(۹۰۳۰) ــــ (۱) فی ن: (عقبہ)

۹۰۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابونصر احمد بن محمد بن قریش مروزی نے خبازی نے ان کو ابوالصوبہ محمد بن عمر وقزواری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معاذ بن خالد بن شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو صالح مری نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک میں نے اہل زمین کو عذاب دینے کا پکا خیال کر رکھا ہے پھر جس وقت اپنے گھروں یعنی مساجد کو آباد کرنے والوں کو اور میری راہ میں باہم محبت کرنے والوں کو اور سحر کے وقت استغفار کرنے والے کو دیکھتا ہوں تو عذاب ان سے ہٹا لیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے اہل:

۹۰۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے قریش کے ایک آدمی سے جس نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں بے شک میرے نزدیک میرے بندوں میں محبوب ترین بندے وہ ہیں جو میری راہ میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور وہ لوگ جو میری مساجد کو آباد کرتے ہیں اور وہ لوگ جو سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں وہی لوگ ہیں کہ میں جس وقت اپنی مخلوق کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں اور مجھے وہی لوگ یاد آتے ہیں تو میں انہی کی وجہ سے ان لوگوں سے عذاب کو ہٹا دیتا ہوں۔

۹۰۵۳:...... اور اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ معمر کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے قریش میں سے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا تھا کہ تیرے اہل کون ہیں جو تیرے اہل ہیں یارب؟ فرمایا کہ وہ میری راہ میں باہم محبت کرنے والے لوگ ہیں کہ جب میں ان کو یاد کرتا ہوں تو وہ مجھے یاد کرتے ہیں اور وہ جب مجھے یاد کرتے ہیں تو میں بھی ان کو یاد کرتا ہوں۔ وہی لوگ ہیں جو میری رضامندی کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسے چیلیں اپنے آشیانے کی طرف لوٹتی ہیں۔ وہی لوگ ہیں کہ جب میری حرام کردہ چیزوں کی حرمت پامال کی جاتی ہے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ غضبناک ہو جاتے ہیں جیسے شیر غضبناک ہو جاتا ہے جب اس کو تنگ کیا جائے۔

۹۰۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو اشعث بن براز نے ان کو علی بن زید نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کے بعد عقل کی اصل اور سردار لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے اور کوئی آدمی مشورے سے مستغنی نہیں ہے۔ بے شک دنیا میں اہل معروف آخرت میں بھی اہل معروف ہیں اور دنیا میں اہل فکر ہی درحقیقت آخرت میں اہل منکر ہوں گے۔ یہ مخفوظا روایت مرسل ہے۔

۹۰۵۵:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن اسحق خراسانی نے ان کو ابراہیم بن حیثم بلدی نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن عبداللہ نے ابوعبدالرحمن فراء سے ان کو یوسف بن محمد مصری نے ان کو سفیان نے ان کو علی بن زید نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے بعد عقل کی اصل سردار چیز لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے۔ اس اسناد میں ضعف ہے۔

۹۰۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدالمجید مغنی نے ان کو عمران بن خالد خزاعی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے اور ابونصر قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن حسین بن نصر

(۹۰۵۱)...... (۱) فی ن: (العاذی) وفی (ا): (الغباری)

أخرجه ابن عدی (۱۳۷۹/۴) من طريق صالح بن بشير المری. به

(۹۰۵۴)...... أشعث بن براز له ترجمة فی الجرح (۲ رقم ۹۷۳)

کہ مسلمان کی دعا غائبانہ اس کے بھائی کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے دعا کرنے والا جب بھی خیر کی دعا کرتا ہے فرشتہ آمین کہتا ہے۔ میں بازار کی طرف نکل گیا وہاں پر میری ملاقات حضرت ابو درداء سے ہوگئی۔ انہوں نے بھی مجھے ایسا ہی کہا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

نیک لوگوں کی صحبت:

۹۰۶۲ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو عبد الملک بن عبد الحمید نے ان کو روح نے ان کو بسطام بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اس نے روایت کی اپنے والد سے یا لقمان سے کہ اس نے کہا اے بیٹے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھا کیجئے۔ بے شک تو ان کی صحبت میں بیٹھنے سے عنقریب خیر کو پائے گا اور شاید کہ اس کے آخر میں یہ ہو کہ ان پر رحمت نازل ہوئی اور تو بھی ان میں موجود ہوا تو ان کے ساتھ تمہارے اوپر بھی رحمت نازل ہوگی۔

۹۰۶۳ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم۔ ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابن جابر سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ہمارے بعض شیوخ نے وہ کہتے ہیں کہ ابو درداء نے کہا کہ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تم اپنے بھلے لوگوں سے محبت کرتے رہو گے اور جب تک تم حق کو پہچانتے رہو گے جو تمہارے بارے میں کہا گیا ہے۔ بے شک وہ سمجھنے والا اور اس پر عمل کرنے والے جیسا ہوتا ہے۔

۹۰۶۴ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو خلف بن تمیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے تھے میں نے اپنے دل کو مکے اور مدینے میں اصلاح پذیر پایا ہے۔ مسافر لوگوں کے ساتھ جو اصحاب گھر دہانہ ہیں۔ (یہ فقرہ اصل کے اندر بھی غیر واضح ہے)۔

ہزار دوست سے ایک دشمن زیادہ ہوتا ہے:

۱۹۶۵ ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے ماموں ابو عوانہ نے ان کو عمران بن بکار نے ان کو ابو الیمان نے ان کو عباس بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ وھب بن منبہ نے کہا کہ کثرت کے ساتھ بھائی بنائیے جس قدر استطاعت ہو کیونکہ اگر تم ان سے مستغنی رہو گے تو وہ تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے اور اگر تم ان کی طرف محتاج ہوئے یعنی تمہیں ان کی ضرورت پڑی تو تمہیں وہ فائدہ دیں گے۔

۹۰۶۶ ــــ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے ماموں نے ہمیں خبر دی ابو خطاب نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو علی بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد الکریم سے اس نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ ہزار بندے کی دوستی مت خریدیئے ایک بندے کی عداوت کے بدلے میں۔

۹۰۶۷ ــــ ہمیں شعر سنائے ابو زکریا بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے قاضی ابو بکر بن کامل نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے عبد اللہ بن ابراہیم نحوی نے جو کہ خلیل بن احمد کے ہیں، جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس قدر طاقت رکھتے کثرت کے ساتھ بھائی بناؤ۔ بے شک وہ پیٹ ہیں جس وقت تو ان کو تو وہ پیٹھ ہیں عقلمند کے لئے ہزار دوست بھی زیادہ نہیں ہیں بے شک دشمن ایک بھی ہو تو کثیر ہوتا ہے۔

۹۰۶۸ ــــ ہمیں خبر دی ابو بکر بن قاضی نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین بن یعقوب بن مقری نے بغداد میں ان کو ابو العباس احمد بن یحییٰ ثعلب

(۹۰۶۴) ــــ (۱) غیر واضح فی الأصل

نے ان کو عبداللہ بن شبیب نے وہ کہتے ہیں کہ یہ جو تھا کہ دوستوں کی ملاقات فکر و غم کو مٹاتی ہے۔

۹۰۶۹: ۔ اور ہمیں شعر سنائے لذات میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے عقلمند کے ساتھ باتیں کرنے کے اور ہم تو ان کو قلیل سمجھتے ہیں مگر قلیل ہونے کے باوجود یاد عزیز ہیں۔

محبت کی علامات:

۹۰۷۰: ۔ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو محمد بن یحییٰ مدائنی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم کباش نے ان کو اسود بن سعید نے انہوں نے سنا ابو عثمان سعید بن اسماعیل واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں محبت کی اللہ کی علامت میں سے ہیں۔ چیز خرچ کرنا خالص دوستی کے لئے۔ اپنے ارادے کو بھائی کے ارادے کے لئے منسوخ کرو، یہ شخص کی موافقت کرنے کے لئے اور تقویت کو تحقیق رکھنے کے لئے اس کی پسند و ناپسند میں شریک رہنا۔ یہ کلام ہم نے ذوالنون مصری سے بھی روایت کیا ہے۔

۹۰۷۲: ۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن محمد بن ابو المعروف فقیہ نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابو جعفر احمد بن حسین بن نصر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو لیث بن ابو سلیم نے ان کو محمد بن طارق نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مصاحبت کی تھی مکے سے مدینے تک جب میں نے ان سے نہیں سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں سوائے اس حدیث کے بے شک مومن کی مثال کھجور جیسی ہے اگر تم ان کے ساتھ ساتھ رہو تو تمہیں نفع دے گا اور اگر تم اس سے مشورہ کرو گے تو بھی تمہیں نفع دے گا اور اگر تم اس کے پاس بیٹھو گے تو بھی تمہیں نفع دے گا اس کی ہر حالت ہی فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اسی طرح ہے کھجور کی بھی مثال کہ اس کی بھی ہر حالت نفع ہی نفع ہے۔

بہتر دوست کون؟:

۹۰۷۳: ۔ اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے لیث سے انہوں نے یہ حدیث مجاہد سے وہ ابن عمر سے بیان کرتے تھے لیکن مجھے خبر دی محمد بن طارق نے کہ وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے۔

۹۰۷۴: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن فقیہ نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات ہوتی کہ مومن کو اس کے بھائی سے کوئی چیز (تکلیف دہ) نہ پہنچتی تو بھی اس کا اس سے حیا کرنا اس کو معاصی سے روک دیتا ہے۔

۹۰۷۵: ۔۔۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے علی بن مدینی نے ان کو ولید بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ تیرا وہ بھائی جو جب بھی تجھے ملے تجھے اللہ کے احکام کا حصہ تجھے یاد دلائے وہ دوست تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ جب بھی تجھے ملے تیرے ہاتھ میں پیسے رکھ دے۔

۹۰۷۶: ۔ ہمیں خبر دی ابو بکر قشاط نے ان کو ابو الحسین محمد بن اسماعیل علوی نے اس نے سنا جعفر بن محمد بن نصر سے وہ کہتے ہیں کہ جاہل آدمی کا لطف و مہربانی تجھے آخر میں غرور اور دھوکہ دیتا ہے اور عالم کی ڈانٹ انجام کے اعتبار سے خوشی دے گی تجھے۔

۹۰۷۷: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو بکر ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر نے ان کو احمد بن ورع علی نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو اسحاق بن

(۹۰۷۲) (۱) فی ب: (فی سلیمان) وفی ن: (سلیم)

(۹۰۷۶) ابوبكر الشاشاط هو محمد بن ابراهيم الفارسي

ناحویہ نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو صفوان بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ازہر بن عبداللہ حرازی نے ان کو عبداللہ بن بسر تے وہ کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جب تم کچھ لوگوں میں بیٹھے جن میں بیس آدمی ہوں اس سے کم یا زیادہ، پھر آپ ان کے چہروں کو دیکھیں تو تم دیکھو گے ان میں کسی ایک کو بھی جو اللہ سے ڈرتا ہے تو جان لیجئے کہ معاملہ بہت باریک ہے۔

۹۰۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو ازہر بن عبداللہ حرازی نے اس نے سنا عبداللہ بن بسر صاحب نبی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سنتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ جب بیس آدمی جمع ہو جائیں اس سے کم یا زیادہ پس ان میں یک بھی ایسا نہ ہو جو اللہ سے ڈرتا ہو تو معاملہ کوتاہی کا شکار ہوتا ہے۔

حقیقی دوست وہ ہے جس کو دیکھ کر ہی نصیحت حاصل ہو:

۹۰۷۹: میں نے سنا ابوعبدالرحمن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یعقوب بن اسحاق بن محمود سے اس نے احمد بن مخلد قرشی سے اس نے احمد بن ابوالحواری سے ان کو ابوسلیمان نے وہ کہتے ہیں۔ سوا اس کے نہیں کہ تیرا بھائی وہ ہے۔ جس کو دیکھتے ہی تجھے نصیحت آ جائے اس کے کلام کرنے سے پہلے۔ البتہ تحقیق میں اپنے بھائیوں میں سے بھائی کو دیکھتا تھا عراق میں اس کو دیکھنے پر میں ایک ماہ تک عمل کرتا رہتا تھا۔

۹۰۸۰: میں نے سنا استاد ابوعلی دقاق سے وہ کہتے ہیں جس شخص کی نگاہیں تمہیں نصیحت نہیں کر سکتیں اس کے الفاظ بھی تجھے نصیحت نہیں دے سکتے۔

۹۰۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا دیبلا سے وہ کہتے تھے جس شخص کی رویت تجھے ہدایت نہیں دے سکتی جان لے کہ وہ غیر مہذب ہے۔

۹۰۸۲: ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو عبیداللہ بن احمد بن حمدان زاہد نے ان کو ابوبکر بن انباری نے ان کو احمد بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابن اعرابی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ دیا کو زندہ کرو اس شخص کی ہمنشینی کے ساتھ جس سے حیا کی جاتی ہے۔

۹۰۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن محمد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر یحییٰ بصری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ اس سے کسی آدمی نے پوچھا کہ اے ابو محمد آپ مجھے کس کی مجلس میں بیٹھنے کی نصیحت کریں گے؟ فرمایا کہ اس شخص کے پاس جس کے اعضاء تم سے کلام کریں۔ نہ اس کی صحبت میں جس کی زبان تم سے کلام کرے۔ (مراد ہے قول کے نہیں بلکہ عمل کے بندے کی صحبت میں بیٹھو)۔

۹۰۸۴:...... کہا ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے ماموں نے یعنی ابوعوانہ نے ان کو موسیٰ بن ابوعوف نے ان کو یعقوب بن کعب نے ان کو مخلد بن ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک فرق رکھیں گے (یعنی نیکی اور بدی میں، نیک اور بد میں)، جب سب برابر ہو جائیں گے پس یہی وقت ہوگا ان کی ہلاکت کا۔

(۹۰۷۷) ۔ (۱) في م. (ظ)
(۹۰۷۸) ۔ (۲) في ن. (سقط)
(۹۰۷۹) ۔ (۲) في ن: (عائد القرشي)
(۹۰۸۴) (۱) في ن (عنه)

امان کا کلام ہے جو کہ دوسرے کے لیے سلامتی کی دعا بھی ہے۔ گویا کہ سلام کرنے والا سلام کر کے دوسرے کو یہ باور کراتا ہے اپنی طرف سے کہ وہ اس کے ساتھ شر کا اور برائی کا ارادہ نہیں رکھتا اور نہ ہی توہین کرنے کا۔ (جب سلام کرنے کا یہ مطلب ہے تو) اس کا حکم دونوں کے لئے مختلف نہیں ہے بلکہ دونوں امن و امان والے ہیں۔ ایک دوسرے سے امان پانے والے ہیں تو واجب ہے کہ دوسرا بھی اس سے امان میں ہو لہٰذا یہ جائز نہیں ہے کہ جب ایک سلام کرے دوسرے پر کہ وہ اس کے جواب سے خاموش رہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جیسے اس نے جواب نہ دے کر اس کو خوفزدہ کیا ہے اور اپنی طرف سے شر اور برائی کا اس کو وہم ڈالا ہے۔ اس لئے کہ جواب دینا ضروری ہے۔

راستے سے گزرنے والوں کو سلام کرنا:

۹۰۸۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوقلابہ نے ان کو ابو عاصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی زہیر بن محمد نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حسن بن حفص نے ان کو ہشام بن سعید نے دونوں نے زید بن اسلم سے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم لوگ اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے اور اگر تم لوگ لازمی طور پر بیٹھنا چاہتے ہو تو راستے کی رہنمائی کیا کرو اور مظلوم کی مدد کیا کرو اور سلام کا جواب دیا کرو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرو۔ اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے عبداللہ بن محمد نے ابو عامر سے اس نے زہیر سے جیسے ذیل میں ہے۔

۹۰۸۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو موسیٰ بن مسعود نے ان کو زہیر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم لوگ اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم لوگوں کے لئے مجالس میں بیٹھنے سے تو چارہ نہیں ہے ہم ان میں بیٹھ کر باہم باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم لوگ انکار کر رہے ہو رکنے سے اور مجالس میں لازمی بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کا حق ادا کیا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہیں نیچی رکھنا اور تکلیف نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا (اچھے کاموں کی تلقین کرنا اور برے کاموں سے روکنا)۔

۹۰۸۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل۔ سوائے اس کے کہ اس نے یوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے ابن ابی فدیک سے اس نے ہشام بن سعد سے جیسے مندرجہ ذیل روایت ہے۔

۹۰۸۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ احمد حافظ نے اور ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابوہمام دلال نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستے پر نہ بیٹھا کرو۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے لئے تو مجالس کے سوا چارہ نہیں ہے۔ ہم ان میں تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جب مجالس میں لازمی بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو پھر تم راستے کو اس کا حق دیا کرو۔ ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا نگاہ نیچی رکھنا۔ گذرنے والوں سے تکلیف کو روکنا یعنی تکلیف نہ دینا۔ سلام کا جواب دینا۔ اچھے کام کرنے کے لئے کہنا برے کاموں سے روکنا۔

(۹۰۸۷) ۔۔۔ اخرجہ مسلم (۳/۱۷۰۴)

مبارک بن فضالہ نے حسن سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ فحیوا باحسن منھا ۔ کہ سلام کا جواب اس سے بہتر طریقے پر دو۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے جب تم پر تمہارا بھائی مسلمان سلام کرے اور یوں کہے السلام علیکم تو تم اس کو یوں کہو السلام علیک ورحمۃ اللہ یا کم از کم اسی لفظ کو دہرا دو۔ یعنی اگر السلام علیکم ورحمۃ اللہ نہیں کہہ سکتے تو وہی الفاظ کہہ دو جو اس نے کہے ہیں۔ السلام علیکم۔ جیسے اس نے سلام کیا اور صرف یوں نہ کہو کہ وعلیک۔

۹۰۹۵:...... ہمیں خبر دی ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن ابوجعفر عیادی نے۔ بے شک انہوں نے کہا میں حضرت عبد اللہ بن عمر کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا اور ابن عمر ایسے تھے کہ جب ان پر کوئی سلام کرتا تھا تو وہ اس کو اسی طرح جواب دیتے تھے جیسے اس نے سلام کیا ہوتا تھا۔ کہتے تھے السلام علیکم تو عبد اللہ یہ کہتے السلام علیکم۔

۹۰۹۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابی ایوب نے زہری بن معبد سے اس نے عروہ بن زبیر سے کہ ایک آدمی نے اس پر سلام کیا اور یوں کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو عروہ نے کہا کہ اس نے تو ہمارے لئے کوئی فضیلت ہی نہیں چھوڑی بے شک سلام پورا ہو جاتا ہے وبرکاتہ تک۔

۹۰۹۷:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علاء بن محمد بن ابی سعید دقاقی نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو عمر بن ابو زائدہ نے ان کو عبد اللہ بن ابو نصر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں البتہ دیکھتا ہوں کہ خط کا جواب بھی اسی طرح ضروری ہے جیسے میں سمجھتا ہوں کہ سلام کا حق ہے۔

فصل:...... اہل کتاب کے سلام کا جواب دینا

۹۰۹۸:...... ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ یہودیوں میں لوگ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور کہتے تھے تمہارے اوپر سام ہو (مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ تم پر ہلاکت ہو تم پر موت آئے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں کہہ دیتے وعلیکم۔ مسروق کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو سمجھ گئیں اور ان کو برا بھلا کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانے دے اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ نہ ہی فحش اور گالی کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی زبردستی کسی کو گالیاں دینے اور اجڈ ہونے کو۔ سیدہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ ایسے ایسے کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ان کے بارے میں یہ آیت وارد نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ہے:

واذا جاؤک حیوک بما لم یحیک بہ اللہ الخ

جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کے اوپر ایسا سلام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نہیں کیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اس نے یعلی بن عبید سے۔

۹۰۹۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ مشرکین کی ایک جماعت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے کی اجازت چاہی جب آئے تو انہوں نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا وعلیکم۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ بل علیکم السام واللعنۃ۔

بلکہ تم لوگوں پر موت ہو اور لعنت ہو۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کرتے ہوئے فرمایا۔ رک جائیے اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں رفق اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کیا آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تم پر ہلاکت ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے کہہ دیا ہے وعلیکم (کہ تم پر ہو)۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان بن عیینہ سے۔

۹۱۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن حسن حمری نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ یہود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے۔ السام علیک۔ تم پر ہلاک ہو۔ مگر یہودی دل میں یہ سوچتے تھے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں ہمیں اس پر اللہ تعالیٰ عذاب کیوں نہیں دیتے؟ اس بات پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

واذا جاؤک حیوک بما لم یحیک بہ اللہ الخ

جب وہ تیرے پاس آتے ہیں اور سلام کرتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ جن کے ساتھ اللہ نے تمہیں سلام نہیں نے کیا۔

۹۱۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے اس نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یوں سلام کیا۔ السام علیک یا ابا القاسم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وعلیکم۔ فرمایا کہ ہم ان کے خلاف جواب دیتے ہیں وہ ہمارے خلاف جواب نہیں دیتے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ہارون بن عبداللہ سے اور حجاج بن شاعر سے اس نے حجاج بن محمد سے۔

۹۱۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو عبداللہ بن ابی بکر نے وہ کہتے ہیں کہ کسی نے سنا انس سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل کتاب تم پر سلام کریں تو ان کو جواب میں کہو وعلیکم۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابی شیبہ نے اس نے ہشیم سے۔

فصل:...... جس شخص کو کوئی سلام کرے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو

۹۱۰۳:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو زید بن اسلم نے مجلس میں وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی عمرو بن عوف کی طرف گئے قبا میں تا کہ اس میں آپ نماز پڑھیں۔ چنانچہ بعض انصاری لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ ان کو کیسے جواب دیتے تھے جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔ سفیان نے کہا کہ میں نے ایک آدمی سے کہا کہ آپ نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کی تھی؟ اس نے کہا اے ابواسامہ کیا آپ

(۹۱۰۱)...... (۱) فی أ: (العران)

نے اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے ان سے کلام کیا تھا اور انہوں نے مجھ سے کلام کیا تھا لوگوں نے جنہیں کہا کہ میں نے اس سے سنا تھا۔

۹۱۰۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابی بکر بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن شریح نے ان کو نائل صاحب قباء نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے مجھے اشارے سے جواب دیا کہا لیث نے میں نے اس کو گمان کیا ہے کہ یوں کہا تھا کہ انگلی سے اشارہ کیا تھا۔

۹۱۰۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن المعروف مہرجانی نے وہاں پر ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن حسن صوفی نے ان کو علی بن جعفر نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں سلام کا جواب دینے کے بارے میں۔ فرمایا کہ اپنے سر کے ساتھ اشارہ کر دے یا اپنی انگلی سے اشارہ کر دے۔

فصل

فرماتے ہیں کہ اس قول کے قائل کا مطلب کہ السلام علیکم یہ ہے کہ اللہ تمہارے اوپر سلامتی کا فیصلہ کرے ان امور سے سلامتی جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ لفظ سلام اور سلامۃ ایسے ہے جیسے مقام اور مقامۃ، ملام اور ملامۃ۔ سو اس کے نہیں کہ علیکم کہا گیا ہے لکم نہیں۔ کیونکہ مراد قضاء اور فیصلہ ہے اور بندے کے لئے خیر کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ فیصلہ اس کو پالیتا ہے خواہ وہ اس کا ارادہ کرے یا نہ کرے اس حال میں بھی پالیتا ہے اس کو حالانکہ وہ اس کو جانتا بھی نہیں ہوتا۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اسم سلام تمہارے اوپر ہو۔ یعنی اللہ کا نام تمہارے اوپر ہو۔ یعنی تمہارے اندر برکت ہو اور تمہارے لئے یمن اور سعادت ہو جیسے اس میں ہوتی ہے جس میں بسم اللہ مذکور ہوتی ہے۔

فصل:۔۔۔ مکافات عمل (جیسی کرنی ویسی بھرنی)

۹۱۰۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابوشہاب نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک مہاجرین میں سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ہم نے ان سے زیادہ بہتر غمخواری کرنے والا باوجود قلت کے کوئی نہیں دیکھا اور ان سے کثیر میں زیادہ بہتر خرچ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ انہوں نے تو ہماری محنت ومشقت بھی خود سنبھال لی ہے اور حکمرانوں نے ہمیں معاوضے میں شریک رکھا ہے۔ ہمیں تو اس بات کا ڈر لگنے لگا ہے کہ کہیں سارے کا سارا اجر یہی دونوں لے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہرحال جو تم لوگ ان پر دعا دے رہے ہو اور جو ان کی تعریف کر رہے ہو یہ مکافات ہے اور بدلہ۔ یا کہا تھا کہ مکافات کے مشابہ ہے۔

۹۱۰۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ہشام بن علی نے اور محمد بن ایوب نے دونوں نے کہا کہ ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے وہ ابوسلمہ سے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو انس نے کہ بے شک مہاجرین نے کہا یا رسول اللہ انصار تو پورا پورا اجر ہی لے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جو کچھ تم ان کے لئے دعا دی ہے اور ان کی تعریف کی ہے۔ یہ الفاظ ہیں حدیث ابن عوانہ کے اور ابن عبداللہ نے زیادہ کیا ہے اپنی روایت میں لفظ علیہم کا۔

۹۱۰۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل خزاعی نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو بشر بن فضل نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے اس کو میرے قوم کے ایک آدمی نے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

کوئی عطیہ دے اور اس کو پالے اس کو چاہیے کہ اس کا بدلہ دے۔ اور جو شخص بدلے کے طور پر دینے کے لیے کوئی چیز نہ پائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی تعریف کرے۔ اس نے اس کی تعریف کی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جس نے اس کو چھپایا اس نے ناشکری کی۔ اور ایسی چیز سے مزین ہونے والا جس کو کچھ نہیں دیا گیا جھوٹ کا لباس پہننے والے جیسا ہوتا ہے۔

۹۱۰۹۔ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے علی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے شرحبیل انصاری سے اس نے جابر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل۔ علی نے کہا مگر یہ کہ اس آدمی کو وہم ہوا جس کا نام شرحبیل نے نہیں لیا تھا۔ وہ ہے شرحبیل بن سعد انصاری جن کی کنیت ابو سعید ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے اس نے عمارہ بن غزیہ نے اس نے ابو الزبیر سے اس نے جابر سے اور اس نے اس میں غلطی کی ہے۔

اچھائی کا بدلہ ضرور دیا جائے۔

۹۱۱۰۔ ہمیں خبر دی ابو سعد محمد بن احمد بن محمد بن قاسم ہروی مقری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو الحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا نیشاپوری نے مصر میں ان کو ابو صالح قاسم بن لیث بن مسرور نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو فلیح بن سلیمان نے ان کو سعید بن حارث نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھانے کی دعوت دی گئی اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کی ایک جماعت بھی تھی۔ کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی تائید کرو۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ کس چیز کے ساتھ؟ فرمایا کہ برکت کی دعا دو اور اس قوم نے اس کے لیے برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جس کے ساتھ خیر اور نیکی کی جائے اس کو چاہیے کہ وہ اس کا بدلہ بھی ادا کرے اور جو اس پر قادر نہ ہو وہ اس نیکی پر اس کی تعریف کرے اور جو شخص ایسا بھی نہ کر سکا اس نے ناشکری کی اور جو شخص جھوٹی تعریف کرے بلا وجہ وہ جھوٹ کا لباس پہننے والا ہے۔

۹۱۱۱۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو ابو سعد عمران بن عبدالرحیم اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن امیہ طویل نے ان کو صالح بن ابی الاخضر نے زہری سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ کوئی اچھائی کی ہوئی اس کو چاہیے کہ وہ اس کا بدلہ ضرور دے اگر وہ اس پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو نصیحت کرے جو اس کو نصیحت کرتا ہے وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جو شخص زیادہ کی تعریف کرے اس چیز پر جو اس کو اصل میں نہیں ملی ہوتی ہے تو ایسا ہے جیسے اس نے جھوٹ کا لباس پہنا ہے۔

۹۱۱۲۔ ہمیں خبر دی امام ابو طالب عقیل بن محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ابو علی حامد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن موسیٰ صنعانی نے ان کو زیاد بن یحییٰ نے ابو الخطاب نے ان کو مالک بن سعید نے ان کو صالح بن ابی الاخضر نے ابن شہاب زہری نے ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ساتھ نیکی اور اچھائی کرے اس کو چاہیے کہ وہ اس کو اس نیکی کا بدلہ ضرور دے اور بدلے کی استطاعت نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو نصیحت کرے۔ جس نے نیکی کرنے والے کو نصیحت کی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جو شخص کسی ایسی چیز پر کسی کی تعریف کرے جو اس کو حاصل نہ ہوئی ہو وہ ایسے ہے جیسے اس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن لیے ہیں۔

(نوٹ) ان روایات کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو چاہیے کہ وہ احسان کرنے والے کا نیکی سے تذکرہ کرے جس نے ایسا کیا اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ یہ مفہوم اس صورت میں ہوگا جب فلیذکرہ کو ذکر سے مشتق مانا جائے۔ اگر تذکیر سے مشتق مانیں تو پھر وہی مفہوم ہوگا

(۹۱۱۰) [illegible]

تخریج ابو داؤد ۴۸۱۳ / ۲۶۵۳ [illegible]

جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔

۹۱۱۳: ... اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسن احمد بن اسحاق مجھی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے اور ابراہیم بن عبید طویلی نے ان کو صالح بن ابو الاخضر نے زہری سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ کوئی نیکی کرے اس کو چاہیے کہ وہ اس کا بدلہ ضرور دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو اسے نصیحت کرے جس نے اپنے محسن کو نصیحت کی اس نے اس کا شکریہ ادا کر دیا اور بے جا تعریف کرنے والا جھوٹ کا جامہ اوڑھنے والے کی طرح ہے۔

۹۱۱۴: ... اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر احمد بن عبدالرحمن صفار نے ان کو ابو عمرو بن عبید نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ انصاری نے ان کو صالح بن ابو الاخضر نے۔ پھر اس نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے۔

۹۱۱۴: ... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوسی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابو عوانہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب عبدی نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو شریح بن نعمان جوہری نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کو ضرور دو کہ جو تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پناہ مانگے اس کو پناہ دیا کرو اور جو شخص تمہارے ساتھ نیکی کرے اس کو ضرور بدلہ دیا کرو اگر تم اس کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اس کے لیے دعا کر دو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ بے شک تم نے اس کو اس کے احسان کا بدلہ دے دیا ہے اور جو شخص تم سے اللہ کے واسطے سے جو اور پناہ مانگے اس کو دے دو (یا مطلب ہے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو)۔

۹۱۱۵: ... وہ روایت کی ہے سائب بن عمر نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت ہے جس کی طرف احسان یا نعمت منتقل کی جائے اس کو چاہیے کہ اس کا شکر ادا کرے۔

ہمیں اس کی خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو یحییٰ بن ابو سعید نے ان کو سائب بن عمر نے اس نے اس کو ذکر کیا۔

۹۱۱۶: ... کہا ابو عبید نے کہ ان کا قول فلیؤد الیہ کا مطلب ہے اسدیت الیہ اور اصطنعت عندہ۔

شکر گزار بندے:

۹۱۱۷: ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ربیع بن مسلم نے ان کو محمد بن زیاد نے اس نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا وہ لوگوں کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

۹۱۱۸: اور ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابی عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو محمد بن راشد بن حبیب اصبہانی نے ان کو ابو جہم ازرق بن علی نے ان کو حسن بن ابراہیم نے ان کو عبدالسلام بن ہیثم نے جریری سے ان کو ابو عثمان نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ اللہ کا شکر کرنے والا سب سے زیادہ شکر گزار ہوتا ہے لوگوں کے لیے۔

۹۱۱۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن عبداللہ خسروگردی نے ان کو ابو داؤد کیلی ابو بکر اسماعیل نے ان کو خبر دی محمد بن سری نے ان کو منصور بن مزاحم

نے ان کو ابو وکیع نے عبدالرحمن سے اس نے شعبی سے اس نے نعمان بن بشیر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر فرمایا جو شخص قلیل کا شکر نہیں کرتا وہ کثیر کا شکر بھی نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی نہیں کرتا۔ اور اللہ کی نعمت کو بیان کرنا شکر ہے اور اس کو ترک کرنا ناشکری ہے اور جماعت رحمت ہے۔

۹۱۴۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو واسطی نے ان کو ابو الولید نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو عبداللہ بن شریک نے ان کو عبدالرحمن بن عدی نے ان کو اشعث بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں سے جو زیادہ اللہ کا شکر کرنے والا ہے وہ لوگوں کا بھی زیادہ شکر ادا کرتا ہے۔

حسن سلوک ایمان میں سے ہے

۹۱۴۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو محمد بن شمال صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبدالمومن بن یحییٰ بن ابی کثیر نے اپنے والد سے اس نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ ایک بڑھیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت خوش ہوتے تھے اور اس کا اکرام کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر قربان آپ اس بڑھیا کے ساتھ خاص سلوک کرتے ہیں جو دوسروں کے ساتھ نہیں کرتے" فرمایا کہ یہ میری اہلیہ خدیجہ کے پاس آیا کرتی تھیں گویا کہ اس کی سہیلی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ دوستی کا اکرام کرنا ایمان میں سے ہے۔

۹۱۴۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابو عاصم نے ان کو صالح بن رستم نے ان کو ابو ملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑھیا آئی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں جثامہ المزنیہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم حسانہ المزنیہ ہو۔ ہاں تم کیسی ہو؟ اور تم لوگوں کے حالات کیسے ہیں؟ اور ہمارے بعد آپ لوگ کیسے رہ رہے ہو؟" اس نے بتایا کہ ہم سب بخیریت ہیں میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جائیں یا رسول اللہ۔ کہتی ہیں کہ جب وہ نکل کر چلی گئی تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس بڑھیا کا اتنا اچھا استقبال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ یہ پرانی جاننے والی ہے۔ یہ ہم لوگوں کے پاس خدیجہ کے زمانے سے آتی تھی۔ بے شک حسن سلوک ایمان میں سے ہے۔ میں نے اس روایت کو ایسے ہی پایا ہے اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے حدیث میں جثامہ المزنیہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا بلکہ تم حسانہ المزنیہ ہو۔ میں نے اس روایت کو کتاب الایمان میں بھی نقل کیا ہے۔

۹۱۴۳:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفاء ہروی نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق ابن فضل عطار مروزی نے ان کو مسلم بن جنادہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آیا کرتی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عزت کرتے تھے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کون ہے؟" فرمایا کہ یہ ہم لوگوں کے پاس خدیجہ کے زمانے سے آیا کرتی ہے۔ بے شک حسن عہد ایمان میں سے ہے۔ میں نے اس روایت کو ایسی ہی پایا ہے اور یا اسی اسناد کے ساتھ حدیث غریب ہے۔

۹۱۴۴:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع مکی نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن جبیر

(۹۱۴۲)...... (۱) فی ن : (حسانة) 			(۲)...... فی ن : (حسانة)

نے انکوان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم زندہ ہوتے اور وہ مجھ سے ان قیدیوں کے بارے میں بات کرتے تو میں ان کو چھوڑ دیتا اسی کی وجہ سے۔ یعنی بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا تھا۔ سفیان نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ایک احسان تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو عادت تھی کہ آپ لوگوں کو ان کے احسانات کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

۹۱۲۵ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحاق بن محمد موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عمرو ہلال بن علاء بن ہلال رقی نے رقہ میں ان کو خبر دی ہے ابو طلحہ بن زید نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ ابن کثیر سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ابو قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ نجاشی کا وفد آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خدمت کرنے کے لئے خود کھڑے ہو گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کافی ہیں آپ کی طرف سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معزز لوگ ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں خود بھی ان کو بدلہ دوں اور ان کا اکرام کروں۔ طلحہ بن زید اوزاعی اس کے ساتھ منفرد ہیں۔

بیوی کی ناشکری کرنا:

۹۱۲۶ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو عبداللہ بن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث خسوف میں۔ فرمایا کہ میں نے آگ دیکھی میں نے آج کے دن جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور زیادہ تر اس منظر والوں میں، میں نے عورتوں کو دیکھا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی کیا وجہ تھی؟ فرمایا کہ ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموشی کرتی ہیں۔ اگر ایک زمانہ بھر ان کے ساتھ نیکی کرتے رہیں اس کے بعد اگر وہ تم سے ایک بار بھی کوئی ناگوار چیز دیکھ لے تو یوں کہہ دیتی ہے کہ میں نے تو تم میں کبھی کوئی اچھائی دیکھی ہی نہیں۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

۹۱۲۷ ...... ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالاعلیٰ ابن حماد نے ان کو داؤد عطار نے ان کو ابن خثیم نے ان کو شہر نے ان کو اسماء بنت یزید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ عورتیں مسجد کے کونے میں بیٹھی تھیں۔ میں بھی ان میں تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز سنی یا کہا کہ شور سنا تو فرمایا اے عورتوں کی جماعت تم لوگ زیادہ تر جہنم کا ایندھن ہو۔ اسماء کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز لگائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کی زیادہ حریص تھی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسا کیوں ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عورتوں کو کوئی چیز دی جاتی ہے تو اس کا شکریہ ادا نہیں کرتی ہو اور جب تمہیں دینا روک دیا جائے تو تم شکایت کرتی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ بچاؤ اپنے آپ کو محسنین کی ناشکری کرنے سے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) محسنوں کی ناشکری کیسے ہوتی ہے۔ فرمایا ایک عورت مرد کے تحت ہوتی ہے اور اس کے لئے وہ تمین بچے جنتی ہے۔ پھر کہتی ہے میں نے تم سے کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

بخل پسندیدہ نہیں:

۹۱۲۸ ...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی علی بن فضل بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو ابو شعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو اعمش نے ان کو عطیہ بن سعد نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کی قیمت ادا کرنے کے لئے رقم کا سوال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اعانت

کردی۔ وہ وہاں سے چلے گئے۔ آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی اور اچھائی کی اور شکریہ ادا کیا اس نیکی پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی جو انہوں نے کہی تھی۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن فلاں کو میں نے دس سے سو کے درمیان میں دیئے تھے۔ اس نے یہ بات نہیں بتائی۔ بے شک تمہارا ایک آدمی مجھ سے سوال کرتا ہے اور وہ اپنا سوال پورا کرا کر لے جاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کے لئے آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ انہیں وہ چیز کیوں دیتے ہیں جو آگ ہوتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مجھ سے مانگنے سے بھی تو باز نہیں آتے ہو اور اللہ تعالیٰ میرے لئے بخل کو بھی گوارا نہیں کرتا۔

۹۱۲۹:...... وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن مدینی نے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابوبکر بن عیاش نے ان میں جو انہوں نے حدیث بیان کی ہے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوسعید سے اور حدیث جریر میرے نزدیک وہی حدیث ہے۔

۹۱۳۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے احمد بن محمد عنزی نے ان کو عثمان بن سعید داری نے ان کو احمد بن یونس نے اور ان کو خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مہران دینوری نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے فلاں سے جو آپ کا تذکرہ کر رہا تھا اور آپ کی اچھائی کر رہا ہے اور کہہ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رقم دی ہے۔ مگر فلاں آدمی یہ بات نہیں کہہ رہا تھا۔ حالانکہ اس نے ایک سو اس تک حاصل کئے ہیں۔ فرمایا کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص میرے پاس اپنا سوال پورا کرا کر جاتا ہے اس مال کو بغل میں دبا کر لے جاتا ہے۔ کہا امام احمد نے یا اس کی مثل کہا فرمایا کہ حالانکہ نہیں ہوتا یہ مال مگر آگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیوں ان کو یہ مال دیتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کیا کروں مجھ سے سوال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے لئے بخل کو پسند نہیں کرتا۔

۹۱۳۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل خزاعی نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ میں اس کو منکر سمجھتا ہوں ابوصالح کی حدیث سے اس لئے کہ وہ روایت کی گئی ہے عطیہ سے ایک چیز جو بعض حدیث کی طرف رجوع کرتی ہے۔

۹۱۳۲:...... کہا علی نے کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو عطیہ نے ان کو ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو شخص نہیں شکر کرتا لوگوں کا۔

۹۱۳۳:...... تحقیق روایت کی گئی ہے غیر قوی اسناد کے ساتھ اعمش سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے اس نے عمر بن خطاب سے اس قصے میں اور وہ معجم اسماعیلی میں ہے۔ میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا اور میں نے اس کو نقل بھی نہیں کیا۔

سوکھی کھجور کا ہدیہ:

۹۱۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عباس دوری نے ان کو شاذان نے ان کو اسرائیل نے ان کو عمارہ بن زاذان نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی سائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خشک کھجوریں دینے کو کہا۔ وہ اس سے ناخوش ہوا اور دوسرا سائل آیا۔ حضور صلی اللہ

(۹۱۳۰)...... (۱) فی ن: العنبری

علیہ وسلم نے اس کے لئے بھی سو ہی کھجوروں کا حکم دیا۔ اس نے کہا سبحان اللہ! کھجوریں وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے۔ (یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے) کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی سے کہا تم جاؤ ام سلمہ کے پاس اس کو کہو کہ وہ اس کو چالیس درہم دے دے جو اس کے پاس رکھے ہیں۔

۹۱۳۵:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عبدالعزیز بن سری نے ان کو صالح مری نے ان کو حسن نے حضرت انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ایک سائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھجوریں دیں اس آدمی نے کہا سبحان اللہ۔ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی کھجوروں کا صدقہ کر رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کیا تو جانتا نہیں ہے کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ اس کو دے دیا۔ دوسرے نے کہا اس نے سوال کیا اس کو انہوں نے کچھ کھجوریں دیں۔ اس نے کہا کھجوریں ہیں انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف سے یہ کھجوریں مجھ سے جدا نہیں ہوں گی میں جب تک باقی رہوں گا میں ہمیشہ ان کی برکت کی امید رکھوں گا۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے نیک سلوک کا حکم فرمایا۔ کچھ عرصہ گذرا تھا کہ وہ شخص غنی ہو گیا۔

۹۱۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو جعفر بن احمد بن محمد بن صباح نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو عاصم بن سوید بن جاریہ انصاری نے قبا میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یحییٰ بن سعید نے حضرت انس سے وہ کہتے ہیں کہ اسید بن حضیر نقیب اشہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ بنو ظفر کے اہل بیت کے بارے میں بات کرنا چاہتے تھے جن میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کوئی چیز تقسیم کی تھی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے اسید آپ نے ہمیں چھوڑ دیا تھا یعنی دیر کر دی یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے ہاتھوں میں تھا وہ چلا گیا۔ جب تم سنو کہ ہمارے پاس غلہ یا کھانے کا سامان آیا ہوا ہے تو اس وقت تم میرے پاس آ جاؤ اور میرے سامنے اس گھر والوں کا تذکرہ کرنا۔ پھر وہ رکے رہے اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر سے غلہ اور جو اور کھجوریں وغیرہ کھانے کا سامان آ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں تقسیم کیا۔ پھر انصار میں بڑا حصہ تقسیم کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذکورہ اہل گھرانے پر بھی تقسیم کیا اور بڑا حصہ عطا کیا۔ لہٰذا حضرت اسید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا جزاک اللہ یا رسول اللہ۔ اللہ آپ کو جزا دے پاکیزہ ترین جزا دیا کہا تھا کہ بہترین جزا یا عاصم کو شک ہے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تم لوگوں کو بھی اے انصار کی جماعت اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے یا کہا تھا کہ پاکیزہ ترین جزا دے۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم میں سے ہر ایک صابر ہے اور عفیف ہے۔ تم لوگ عنقریب میرے بعد تقسیم میں اور ہر معاملے میں ترجیحی سلوک دیکھو گے۔ لہٰذا تم لوگ اس کیفیت پر صبر کرنا حتیٰ کہ تم لوگ مجھے حوض کوثر پر پالو۔

تعریف میں بڑائی:

۹۱۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن سعید بن مسعود سکری نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس ضبی بغدادی نے اصفہان میں ان کو ابوالجواب احوص بن جواب نے ان کو سعید بن خمس نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان ہندی نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے سے کہے جزاک اللہ خیرا۔ اس نے اس کی بڑی تعریف کر لی۔

(۹۱۳۶).....أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱۸۷۹/۵)

وما بین المعکوفین سقط من الأصل

دو شعر:

۹۱۳۸: ... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو اسحاق مزکی نے ان کو ابو عبد الرحمٰن ثقفی نے ان کو ہمل مولیٰ مغیرہ نے اور ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقری اسفرائنی نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابن ابو بیوی نے ان کو موسیٰ بن عبد الرحمٰن نے ان کو کہل مولیٰ مغیرہ نے ان کو حسین بن رستم نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ آپ ان دو شعروں پر غور کیجئے جو ایک یہودی نے کہے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ فلاں یہودی نے کہے تھے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے کمزور انسان کو عزت دے کر بلند کیجئے۔ بے شک اس کا ضعف اس دن تیری حفاظت کرے گا جس دن تجھے مصیبتیں گھیر لیں گی۔ بے شک وہ تیری عزت افزائی کرے گا یا تو تیرا بدلہ اتار دے یا تیری تعریف کرے گا اور بے شک جو شخص تیری تعریف کرے تیرے کسی احسان پر وہ اس طرح ہوتا ہے جیسے اس نے احسان کا بدلہ دے دیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اللہ مارے کتنی اچھی بات کی ہے اس نے۔ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر پہنچے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے محمد جس شخص سے کوئی خیر یا کوئی معروف کا کام کیا جائے اگر وہ اس کا اور کوئی بدلہ نہ دے سکے تو سوائے تعریف کے تو وہی کرے کیونکہ جو تعریف کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس نے بدلہ دے دیا اور روایت میں ہے کہ جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ کچھ نہ دے سکے سوائے دعا کے اور تعریف کے تو اس نے گویا اس کا بدلہ دے دیا۔

۹۱۳۹: ... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق غسیلی نے ان کو منصور بن حاتم خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عائشہ کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا اے خراسانی یاد رکھیے واقدی سے شکر کے بارے میں۔ میں نے اس کا شعر یوں کہا۔

اپنے کمزور انسان کو اونچا کیجئے ایک اس کا ضعف تیری حفاظت کرے گا جس کو مصیبتوں نے گھیر لیا ہے وہ ایک نہ ایک دن تجھے اس کا بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا۔ بے شک وہ شخص جو تیرے فعل کی تیری تعریف کرے وہ اس کی طرح ہے جو بدلہ دے دے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا اور اپنے بندے سے کہے گا اے میرے بندے کیا تم نے فلاں شخص کا شکر ادا کیا تھا اس نیکی کے بدلے میں جو اس نے تیرے ساتھ کی تھی؟ وہ کہے گا کہ نہیں اے میرے رب میں نے تیرا شکر کیا تھا۔ اس لئے کہ وہ نعمت تیری طرف سے تھی۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے بندے تم نے میرا شکر بھی ادا نہیں کیا جب تم نے اس کا شکر ادا نہیں کیا جس کے ہاتھ سے میں نے تجھے نعمت عطا کی تھی۔ منصور نے کہا مجھ ابن عائشہ نے مجھ سے کہا کہ یہ دو شعر لکھ لیجئے حدیث کے تحت۔

بھائی کا ہاتھ غنیمت ہے جہاں کہیں بھی ہو مل اس کا شکر ادا ہو یا شکر گزار۔ شکر کرنے والے کا شکر کرنا بھی اس کی جزا ہو جاتا ہے اور ناشکری کرنے والے کی ناشکری کی سزا بھی اللہ کے پاس ہے۔

یہ حدیث سابقہ حدیث کے ساتھ زیادہ لائق ہے۔ اور دونوں ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۹۱۳۸) ... (ب) (ط) (ر)

کنز العمال (۶۴۳۹)

(۹۱۳۹) ... (۱) ... (النعلی)

(۲) یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا واللہ اعلم

اور کبھی یہ دونوں شعر حضرت ابن مبارک سے روایت کیے جاتے ہیں کہ انھوں نے ان اشعار کو کہا تھا۔

نیکی کا ارادہ بھی نیکی ہے:

۹۱۴۰... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن واصل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالاعلیٰ بن حماد سے وہ کہتے ہیں کہ حکماء میں سے ایک آدمی نے کہا تھا۔ البتہ میں ضرور تیرا شکریہ ادا کروں گا اس نیکی کا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے۔ بے شک نیکی کے لئے تیرا قصد و ارادہ کرنا خود نیکی ہے۔ اگر وہ نیکی جاری نہ رہے تو بھی میں تیری برائی نہیں کروں گا۔ کیونکہ شے معروف بقدر مقدار ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے کہ رزق بقدر معروف کے معروف ہوتا ہے۔

۹۱۴۱... ہمیں خبر دی اس کی عبدالخالق بن علی نے ان کو احمد بن یحییٰ مکی نے ان کو عباس بن عزم سمرقندی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے بن ابی خیثمہ نے ان کو شعر سنائے عبدالاعلیٰ بن حماد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۹۱۴۲... اور اس میں ایک اور دوسری وجہ بھی کہی گئی ہے جس کا مفہوم اس طرح ہے۔

اور میں تجھ کو ملامت نہیں کروں گا اور اس کی مقدار جاری نہ رہ سکے۔ بس ارزاق قدر معروف کے ساتھ معروف ہوتا ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے اس کو حسین بن علی تمیمی نے ان کو محمد بن سلیمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن بشر سے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوحفص عمر بن نصر نہروانی نے معروف کے بارے میں۔ چنانچہ انھوں نے مذکورہ دو شعر ذکر کیے۔

۹۱۴۳... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو فاریابی نے ان کو عبیداللہ بن محمد نے ان کو ہمارے اصحاب نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا جو شخص اپنے دوست کا شکریہ ادا نہیں کرتا حسن نیت پر اس میں وہ اس کے حسن فعل پر بھی اس کا شکریہ ادا نہیں کرے گا جو وہ اس کے ساتھ کرے۔

۹۱۴۴... اور روایت کیا ہے اس کو ابن ابی الدنیا نے محمد بن حسین سے اس نے عبداللہ بن محمد مکی نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا۔

۹۱۴۵... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو شعر سنائے علی بن عمر حافظ نے ابن دریدی سے۔ میں اس شخص کو شکی نہیں کہتا جس کو تو ترقی کرتا ہے۔ تیرا اس کو معروف اور نیکی کے ساتھ یاد کرنا خود ہی ایک نیکی ہے۔

۹۱۴۶... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں۔ ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو مفضل بن غسان ابوعبدالرحمن نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ یعلیٰ بن حکیم کی موت کی خبر لایا شام سے اس کی ماں کی طرف وہ بنو ثقیف کا غلام تھا۔ یہاں پر اس کا کوئی بھی نہیں تھا اس کی ماں کے سوا ایوب سختیانی تین دن تک صبح و شام اس خاتون کے دروازے پر آتے رہے۔ وہ خاتون اس کے ساتھ گفتگو کرتی رہی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جب بھی آیا ہمیشہ وہ نماز پڑھ رہی ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ اس خاتون کا بھی انتقال ہو گیا۔ حماد بن زید کہتے ہیں کہ وہ خاتون اس کے گھر میں آتی تھیں اور اس کے پاس شب باشی بھی کرتی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ عمل جسے کسی نے کہا وہ ایوب سختیانی ہے وہ اصل میں کرم عہد میں۔

۹۱۴۷... ہمیں خبر دی ابومحمد یوسف نے ان کو ابوعلی حسن بن عباس جوہری نے مکہ میں ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو ہوذہ بن خلیفہ نے ان کو عون بن ابی جمیلہ نے ان کو قسامہ بن زہیر نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ باتیں کیا کرتے تھے کہ گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں جن کی سزا مؤخر نہیں ہوتی ظلم اور قطع رحمی اور خیانت اور احسان کی ناشکری۔

۹۱۴۸ـــ ہمیں خبر دی ابوعلی اوروذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو نضر بن قدیر بن نصر نے ان کو ابوعمرو شعبانی نے ان کو عبدالحمید بن انس عراقی نے ان کو نضر بن سیار نے اور وہ خراسان میں تھے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی قوم پر احسان کرے اور وہ اس کا شکر ادا نہ کریں اور وہ ان کے خلاف بددعا کرے تو اس کی وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ کہا نضر بن سیار نے اے اللہ بے شک میں نے احسان کیا ہے آل بسام پر۔ انہوں نے اس کا شکر ادا نہیں کیا۔ اے اللہ تو ان کو چکھا ہتھیاروں کی گرمی۔ کہتے ہیں کہ ہر شخص ان میں سے تلوار کے ساتھ ہی مرا۔

ناشکری کرنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ نظر کرم نہیں فرمائیں گے:

۹۱۴۹ـــ کہا نضر بن قدیر نے کہ کہا ابوعمرو نے وہ کہتے ہیں کہا شعبہ نے کہ شریف لڑکے جھوٹ نہیں بولتے۔

۹۱۵۰ـــ اور یہ بات مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے اس نے نضر بن سیار سے۔

۹۱۵۱ـــ اور ہم نے روایت کی ہے باب بر والدین میں حدیث زبان بن فائد سہل بن معاذ سے ان کے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کے بارے میں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت میں نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی ان پر نظر کرم کرے گا۔ ان میں سے ایک وہ انسان بھی ہے جس پر کوئی قوم احسان کرے اور وہ ان کے احسان پر ناشکری کرے اور ان کا برا اور لاتعلق ہو جائے۔

۹۱۵۲ـــ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سالم نے ان کو ابویعلیٰ نے انھوں ابن حنفیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

کہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہوتا ہے۔

فرمایا کہ یہ برا اور فاجر ہی ہے۔

۹۱۵۳ـــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سالم بن ابوحفص نے ان کو منذر ثوری نے وہ کہتے ہیں کہا علی بن حنیف نے کہ

هل جزآء الاحسان الا الاحسان

سے مراد نیک اور بدکار جز مراد ہے۔ یہی محفوظ ہے ابن الحسنیف کے قول سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسناد ضعیف کے ساتھ۔

احسان کا بدلہ احسان:

۹۱۵۴ـــ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عمر بسطام نے مرو میں ان کو محمد بن عبدالکریم نے ان کو ہیثم بن عدی نے ان کو عبداللہ بن عیاش نے ان کو جعفر بن ایاس نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مومن اور کافر دونوں کے لئے جامع بطور رحمت نازل کی ہے۔ یعنی:

(۹۱۴۹)ـــ أخرجه العقيلي في الضعفاء (۲۹۹/۴) من طريق نصر بن قديد به

(۹۱۵۳)ـــ (۱) في ن: (الحنيف)

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

احسان کا بدلہ احسان ہی ہو سکتا ہے۔

اس سند میں ہیثم بن عدی کوفی متروک الحدیث ہے۔

۹۱۵۵:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہا ابو عبید نے حدیث ابن حنیفہ سے اللہ کی اس مہربانی کے بارے میں کہ:

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہو سکتا ہے۔

فرمایا کہ یہ ایک نیک اور بد سب کو جامع ہے اور عام ہے۔ یعنی آپ کا یہ قول مسجلۃ بمعنی مرسلہ ہے۔ اس میں صرف نیکی کی شرط نہیں ہے جس میں فاجر شامل نہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ حسان جو ہر ایک کی طرف ہے اس کی جزا احسان ہے اگرچہ وہ جس کی طرف احسان کرتا ہے فاجر ہی کیوں نہ ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز ایسی مروی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔

۹۱۵۶:...... کہا ابو عبید نے کہ میں نے سنا اسماعیل سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص پر آئے جس کا چوری کے سلسلے میں ہاتھ کٹ چکا تھا اور وہ خیمے میں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس مصیبت زدہ کو کس نے ٹھکانہ دیا ہے؟ لوگوں نے فرمایا کہ فاتک نے یا کہا کہ خریم بن فاتک نے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی

اللهم بارک علی مال فاتک کما اوی هذا العبد المصاب

اے اللہ! فاتک کے مال میں برکت عطا فرما جیسے اس نے اس مصیبت زدہ بندے کو ٹھکانہ دیا ہے۔

یتیم و مسکین اور قیدی کو کھانا کھلانا:

۹۱۵۷:...... کہا ابو عبید نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے حجاج نے ابن جریج سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیراً

کہ نیک لوگ وہ ہیں جو کھانے کی خواہش کے باوجود کسی مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

فرمایا کہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قیدی صرف مشرکین ہی ہوا کرتے تھے۔ ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اس سے یہ سمجھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بھی تعریف کی ہے جو ایسے قیدی کے ساتھ نیکی کرے جو کہ مشرکین میں سے ہو۔ لہٰذا ابو عبید نے اس کو محمول کیا ہے اس پر کہ ہر ایک کے ساتھ نیکی کرنے میں پہل ہونی چاہئے۔

۹۱۵۸:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو علی حسن بن عباس بغدادی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق حربی نے ان کو اسحاق بن اسرائیل نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکار بن مصعب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مصعب بن حیلہ سے وہ کہتے تھے تیرا ترک مکافات کرنا تطفیف ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ویل للمطففین۔ یعنی نیکی کا بدلہ نہ دینا ناپ تول میں کمی کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

۹۱۵۹:...... ہمیں شعر سنائے ابو عبدالرحمن نے ان کو محمد بن حسن البصری نے جو کہ منصور فقیہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ نیکی کرنے والے کی نیکی کی قسمت شکر کرنا ہے اور محسن کا احسان آخرت کا ذخیرہ ہے اور زندہ رہ جانے والوں میں ذکر خیر کا باقی رہنا مر جانے والوں کے لئے

(۹۱۵۸)...... (۱) فی ا: (اسحاق بن ابی اسحاق بن ابی اسرائیل)

بن غیاث نے ان کو ان کے والد سے ان کو جعفر بن محمد صادق نے وہ کہتے ہیں کہ جن کو دوسرے کی کوتاہی پر فرصت نہیں آتا نیکی کرتے وقت اس کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا جاتا۔

۹۱۶۳ ... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زبیر بن عبدالواحد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن قیر سے مصر میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے وہ کہتے ہیں جس کو اشتعال دلایا جائے اور وہ مشتعل ہو وہ گدھا ہے اور جس کو راضی کیا جائے اور وہ راضی نہ ہو وہ شیطان ہے۔

ایمان کا تریسٹھواں شعبہ

مریض کی عیادت کرنا

۹۱۶۵ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو ابو احمد حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو منصور نے ابو وائل سے اس نے ابو موسیٰ اشعری سے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کراؤ۔

سفیان کہتے ہیں کہ عانی سے مراد قیدی ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن کثیر سے۔

سات چیزوں کا حکم اور ممانعت

۹۱۶۶ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو ابوالاحوص نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن اصولی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو اشعث نے ان کو خبر دی معاویہ بن سوید بن مقرن نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ ہمیں حکم دیا مریض کی عیادت کرنے کا۔ جنازے کے پیچھے جانے۔ سلام کا جواب دینے کا۔ چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنے کا۔ اور قسم پوری کرنے کا۔ مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور پکارنے والے کی بات ماننے کا۔

اور ہمیں منع کیا تھا سونے کی انگوٹھی سے۔ اور سونے کے برتنوں اور چاندی کے برتنوں سے سرخ گدوں سے قسی اور مصری کپڑے سے ریشمی استبرق سے اور باریک ریشم سے اور موٹے ریشم سے۔ یہ الفاظ ابو داؤد کی حدیث کے ہیں اور بخاری نے اس کو روایت کیا ابو عمرو سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

مسلمانوں کے چھ حقوق

۹۱۶۷ ہمیں خبر دی ابو سعد عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع زہرانی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمن نے ان کو ان کے والد نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ پوچھا گیا کہ وہ کیا کیا ہیں؟ یا رسول اللہ فرمایا کہ جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کرو۔ اور وہ جب تمہیں بلائے تو اس کی دعوت قبول کرو جب وہ نصیحت طلب کرے تو اس کو نصیحت کرو۔ اور وہ جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں قتیبہ وغیرہ سے اس نے اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

۹۱۶۸ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو عمرو مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو اسماء نے ثوبان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے بالاخانے میں ہوگا۔ یہاں تک کہ لوٹ آئے۔ یعنی چننے میں مصروف ہوگا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سعید بن منصور سے اس نے حماد سے۔

جنت کے پھل:

۹۱۶۹:۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحاق صنعانی نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو اسماء نے ثوبان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے ہمیشہ رہتا ہے جنت کے پھلوں میں یہاں تک کہ واپس آئے۔

۹۱۷۰:۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن دارابجردی نے ان کو ابو جابر محمد بن عبدالملک نے ان کو شعبہ نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو اسماء رحبی نے ثوبان سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے پھلوں میں ہوتا ہے یہاں تک کہ واپس آئے۔

ان دونوں روایتوں کا صحیح بیان کیا ہے ہشیم اور یزید بن زریع نے خالد حذاء سے

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث عاصم احول سے اس نے ابو قلابہ سے اس نے ابو الاشعث سے اس نے ابو اسماء سے

اس نے ثوبان سے۔ اس روایت کا معنی یہ ہے کہ وہ ثواب پایا جائے گا ان چیزوں کے ساتھ جن کو وہ اہتمام کرتا ہے اپنے مسلمان بھائی کے معاملے میں۔ انعام و ثواب بایں صورت ہوگا کہ کل جنت کے پھلوں کے ساتھ تعبیر کیا جائے گا۔ اور پھل چننے کو جنت کے پکے ہوئے پھل۔ یعنی جنت کے پھل توڑنا اور کھجور سے کھجوریں توڑی جائیں۔

عیادت کی فضیلت۔

۹۱۷۱:۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین نے مجاہد سے اس نے ابو نجیح سے اس نے بنو تمیم کے ایک آدمی سے وہ کہتا ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قتال کیا تھا جب وہ دن چلا گیا تو حضرت حسین بیمار ہو گئے تھے۔ ہم کو طبیعت پریشان کی کے تنگ کیا ہم لوگوں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ انہوں نے آتے ہی مجھے کہا کہ کون سی چیز تمہیں ہمارے پاس لے کر آئی ہے؟ یعنی کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا میں حضرت حسین کی عیادت کرنے کے لئے" یا ہوں اس کے حق اور اس کے مرتبے کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا جو تیرے دل میں گمان کرتا ہے وہ چیز مانع نہیں ہے اس سے کہ میں تجھے کوئی حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے باغ میں بیٹھتا ہے وہ جب اس کے پاس سے اٹھتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں جو رات تک اس پر رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

عیادت کرنے پر جنت میں باغ لگ جاتا ہے:

۹۱۷۲:۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو عبداللہ بن نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ نے حضرت حسن بن علی کی عیادت کی کہتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا کہ تم عیادت کی نیت سے آئے ہو یا زیارت کی نیت سے؟

انہوں نے بتایا کہ بلکہ میں عیادت کے لئے ہی آیا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہر حال۔ خبر دار کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کسی

مریض کی عیادت کرتا ہے مگر اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔ اس کو روایت کیا ہے اکثر اصحاب شعبہ نے ان سے بطور موقوف روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یزید مقری نے شعبہ سے بطور مرفوع روایت کے۔ اس کے بعد اس کو موقوف کر دیا ہے۔

اور اس کو ابن عدی نے ان سے روایت کیا ہے مرفوع روایت کے طور پر۔ اور اس کو روایت کیا ہے منصور نے حکم سے جیسے شعبہ نے اس کو موقوف روایت کیا ہے۔

٩١٧٣: ... اور اس کو روایت کیا ہے اعمش نے حکم سے اس نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی کی عیادت کرنے آئے۔ آگے راوی نے مذکورہ حدیث روایت کی ہے ہاں فرق یہ کیا ہے کہ اس میں زائرا کی جگہ شامتا ذکر کیا ہے۔ پھر کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ بیمار پرسی کے لئے آئے ہیں تو بیٹھئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے آتا ہے تو وہ جنت کے باغ میں چل رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ بیٹھ جائے۔ جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اس کو رحمت ڈھانک لیتی ہے اگر وہ صبح کا وقت ہوتا تو اس پر شام تک ستر ہزار فرشتے رحمت کی اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک استغفار کرتے ہیں۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے یہ روایت دوسری وجہ سے حضرت علی سے بطور موقوف روایت کے مروی ہے۔

عیادت کے ذریعہ رضاء الٰہی:

٩١٧٤: ... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن شرقی نے ان کو ابوزرعہ رازی نے ان کو عمران بن ہارون البلی نے ان کو عطاف بن خالد نے ان کو عبدالرحمن بن حرملہ اسلمی نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ ابوموسیٰ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ سے کہا کہ آپ کو ہمارے پاس کون سی چیز لے آئی؟ آپ کو ہمارے پاس کس چیز نے داخل کیا؟ ابوموسیٰ نے کہا کہ میں صرف آپ کے پاس نہیں آیا۔ لیکن میں آیا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بیٹے کے پاس میں ان کی بیمار پرسی کے لئے آیا ہوں حضرت علی نے فرمایا کہ خبردار بے شک حال یہ ہے کہ میرا آپ کے اوپر غصہ اور ناراضگی مجھے اس بات سے مانع نہیں ہے کہ میں آپ کو وہ حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے جو آپ مریض کی عیادت کے بارے میں فرماتے تھے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف بیمار پرسی کے لئے آئے وہ ہمیشہ رحمت میں داخل رہتا ہے حتیٰ کہ جس وقت بیٹھ جاتا ہے مریض کے پاس وہ اس کو چھپا لیتی ہے۔

٩١٧٥: ... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو سعید بن مسعدہ تیمی نے ان کو مسلم بن ابی مریم نے انصار کے ایک آدمی سے اس نے علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے۔ وہ جنت کے باغ میں چلتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے وہ رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے اور جب مریض سے واپس نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس دن اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

٩١٧٦: ... ہمیں خبر دی ابوجعفر بن قدوسہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابوصالح فراء نے ان کو ابو

اسحاق فزاری نے ان کو عبدالعزیز بن رفیع نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کرے اور وہ اس کے ذریعے اللہ کی رضا تلاش کرے وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زنی کرتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اس رحمت میں بیٹھتا ہے وہ زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

۹۱۷۷:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمود بن محمد بصیصی نے ان کو ابو صالح نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اسی کی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا مروی ہے عکرمہ بن خالد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ وہ شخص مریض کی عیادت کرنے والا) اللہ کی رحمت میں گھستا ہے (یعنی غوطہ زنی کرتا ہے۔)

۹۱۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن قاسم نے کہا کہ ان کو محمد بن ثور عامری نے ان کو شبی بن نصر نے ان کو ابو ہذیل مرتعی نے نیسابور میں ان کو منصور بن عبدالحمید بن راشد مولی علی بن ابی طالب نے ان کو انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو صبح کی نماز پڑھتا ہے اس کے بعد کسی مریض کی بیمار پرسی کرنے نکل جاتا ہے اور وہ اس سے اللہ کی رضا کا ارادہ کرتا ہے اور آخرت کے گھر کا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے اور اس سے ایک گناہ مٹاتا ہے اور جس وقت وہ مریض کے پاس بیٹھا ہوتا ہے اس وقت وہ اجر وثواب میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔

۹۱۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو الفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو ہشیم نے عبدالحمید بن جعفر انصاری سے اس نے ابن ثوبان سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ جب بیٹھتا ہے تو وہ اس میں چھپ جاتا ہے۔ اس حدیث کا متابع لانی ہے ایک جماعت ہشیم سے اور ابن ثوبان سے علاوہ عمر بن حکم بن ثوبان ہے۔

۹۱۸۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ہشیم نے اور ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو عیسیٰ اسواری نے ان کو ابو سعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم لوگ بیمار پرسی کیا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔

۹۱۸۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہلال بن ابو داؤد حنظلی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے ہم نے ان سے کہا اے ابو حمزہ مکان دور ہے اور ہمیں اچھا لگتا ہے آپ کی عیادت کرنا۔ حضرت انس نے فرمایا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جو آدمی مریض کی عیادت کرتا ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ رحمت میں داخل ہو جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اس کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ چلو تندرست کے لئے ہے۔ مریض کے لئے کیا ہے؟ فرمایا اس سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں۔

عیادت نہ کرنے پر وعید:

۹۱۸۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو علی بن عثمان لاحقی نے ان کو حماد بن سلمہ نے

(۹۱۷۸) ... الاولی واصح

(۹۱۸۱) ... فی الکنز (۲۵۱۸۹) واخرجہ البیہقی فی الشعب والضیاء

اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو ابن کثیر نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو ابو رافع نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار تھا تم نے میری طبیعت نہیں پوچھی تھی بندہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے تیری عیادت کرتا حالانکہ تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تم نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔ بہر حال اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو وہاں پاتا۔

اور فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تم سے کھانا مانگا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ بندہ پوچھے گا اے میرے رب میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا مگر تم نے اس کو کھانا نہیں دیا تھا؟ بہر حال اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کو میرے پاس پاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تم سے پانی مانگا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا بندہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے آپ کو پانی پلاتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں اللہ تعالیٰ کہے گا کیا تجھے علم نہیں ہے کہ میرا فلاں بندہ تیرے پاس آیا تھا اور اس نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے اس کو نہیں پلایا تھا کیا تجھے پتہ نہیں ہے کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس کو میرے پاس پاتا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن حاتم سے اس نے بہز بن اسد سے اس نے حماد سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا عیادت کرنا:

٩١٨٣:... ہمیں خبر دی ہے علی روذباری نے ان کو ابو احمد قاسم بن ابو صالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسحق بن محمد فروی نے ان کو ابو احمد قاسم بن ابو صالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسحق بن محمد فروی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو سعید بن حارث بن معلی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک انصار کا ایک آدمی آیا اور اس نے حضور پر سلام کیا اور انصاری پیچھے ہٹ گیا۔ لہٰذا رسول اللہ نے فرمایا: میرے بھائی سعد بن عبادہ کیسے ہیں؟ اس نے کہا کہ وہ تو مرنے والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کون کون ان کی عیادت کرتا ہے؟ وہ آدمی کھڑا ہوا اور ہم لوگ بھی ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم لوگ دس افراد سے اوپر تھے نہ ہماری جوتیاں تھیں اور نہ ہی موزے تھے۔ اور نہ ٹوپیاں تھیں اور نہ ہی قمیصیں تھیں۔ ہم لوگ اسی کیفیت کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ان کے پاس آ گئے اس کی قوم پیچھے ہو گئے ان سے جو ان کے گرد تھے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے قریب ہوئے اور حضور کے صحابہ جو ساتھ تھے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو موسیٰ سے اس نے محمد بن جہضم سے اس نے اسماعیل بن جعفر سے۔

٩١٨٤:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے آئے پیدل آئے تھے سواری کے لئے نہ خچر تھا نہ گھوڑا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عمرو بن عباس سے اس نے عبدالرحمن بن مہدی سے۔

٩١٨٥: اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اسامہ بن زید کی حدیث میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے سعد بن عبادہ کی عیادت کرنا چاہتے تھے۔

(٩١٨٢) (١) في أ: المصدر

۹۱۸۶:...... اور ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت سعد بن معاذ جب جنگ خندق کے دن زخمی ہو گئے تھے تو ان کے لئے مسجد میں خیمہ نصب کیا گیا تھا تاکہ قریب سے تیمارداری کی جا سکے۔

۹۱۸۷:...... اور ہم نے روایت کی ہے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری عیادت کی جبکہ میری آنکھوں میں درد تھا۔ ہم نے ان احادیث کی اسناد کتاب السنن میں ذکر کر دی ہیں۔

۹۱۸۸:...... اور روایت کی ہے مسلمہ بن علی خشنی نے اور وہ ضعیف ہے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابو کثیر سے وہ ابو جعفر سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تین شخصوں کی عیادت نہ کی جائے داڑھ کے درد والا۔ آنکھ کے درد والا۔ اور پھوڑے والا۔

۹۱۸۹:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو قصی اسماعیل بن محمد نے ان کو سلیمان بن عبد الرحمٰن نے اس کو مسلمہ بن علی نے ان کو اوزاعی نے پھر اس نے ذکر کیا ہے۔

۹۱۹۰:...... اور اس کو روایت کیا ہے ہقل نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے آپ کے قول میں سے کہ قسم یہ جاوز بہ سے اور وہ صحیح ہے۔ اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے کہ میں نے سنا علی بن حمشاذ سے اس نے سنا حسین بن فضل سے اس نے حکم بن موسیٰ سے اس نے ہقل سے اس نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں کہ تین شخص ہیں جن کی عیادت کی ضرورت نہیں ہے داڑھ اور آنکھ کا درد اور پھوڑا وغیرہ۔ یہ زیادہ صحیح ہے اور روایت کی نبی کریم سے کہ انہوں نے زید بن ارقم کی عیادت کی تھی جب کہ ان کو آنکھ میں تکلیف تھی۔

۹۱۹۱:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابو سہل احمد بن محمد بن زیاد نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے۔ ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ بن رجاء نے ان کو خبر دی یونس بن ابی اسحاق نے ان کو ان کے والد ابو اسحاق نے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں مجھے آنکھوں میں تکلیف ہوگئی تھی۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی تھی جب صبح ہوئی تو کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ پھر وہ نکلے اور ان کو نبی کریم ملے اور فرمایا یہ بتایئے کہ اگر تیری دونوں آنکھیں چلی جائیں تو آپ کیا کرتے؟

عرض کیا کہ میں صبر کروں گا ثواب کی نیت کروں گا فرمایا خبردار اگر تیری آنکھیں اس میں چلی جائیں آپ صبر کریں اور ثواب کی نیت کریں۔ پھر آپ مر جائیں تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملیں گے کہ تیرا کوئی گناہ باقی نہیں ہوگا۔ حجاج بن محمد نے اس کا متابع بیان کیا ہے یونس سے اس نے ابو اسحاق سے یعنی ابو اسرائیل سے۔

۹۱۹۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن کثیر حمصی نے ان کو محمد بن مصفی نے ان کو معاویہ بن حفص نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو زبیر بن عدی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ارقم کی عیادت کی تھی اور ان کو آنکھوں میں تکلیف تھی۔

۹۱۹۳:...... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الخالق بن علی بن عبد الخالق نے ان کو محمد بن جعفر بن محمد عدل نے ان کو ابو العباس محمد بن مصفی یونس سے ان کو قرین بن سہل بن قرین نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے اپنے ماموں حارث بن عبد الرحمٰن سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے غم مگر غم دین اور نہیں ہے کوئی درد مگر درد آنکھ۔

یہ حدیث منکر ہے اور قرین بن سہل بن قرین منکر الحدیث ہے کہا گیا ہے کہ وہ قرین ہے قاف کی زبر کے ساتھ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قاف کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

(۹۱۸۹) ـــ اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۹/۲۳۱۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے کھلایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آج تم میں سے کس مریض کی عیادت کی ہے؟ ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے عیادت کی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ نیکیاں جمع ہو جائیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس نے مروان سے۔

۹۲۰۰ ۔۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عمر بن احمد بن عثمان نے ان کو حسین بن محمد بن منصور نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو خالد بن حمید نے ان کو یحییٰ بن ابی سعد نے یہ کہ عبداللہ بن مسعود نے فرماتے تھے ہم لوگ جب کسی بھائی کو غیر موجود پاتے تھے اس کے پاس آتے تھے اگر وہ بیمار ہوتا تو عیادت ہو جاتی اور اگر وہ مصروف ہوتا تو اس کی مدد ہو جاتی اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہوتی تو ملاقات ہو جاتی تھی۔

فصل :۔۔۔۔ مریض کی عیادت کرنے کے آداب

۹۲۰۱ ۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے اعمش سے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تھے تو اس کے چہرے پر اور اس کے سینے پر از راہ شفقت اپنا ہاتھ اس پر پھیرتے تھے اور یہ کہتے تھے اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ اور تو ہی شفا عطا فرماتا تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفاء کے بغیر کوئی شفا نہیں ہے تیری شفا ایسی ہے جو کوئی بیماری نہیں چھوڑتی۔ فرماتی ہیں کہ جب حضور خود بیمار ہو گئے وہ مرض جس میں وفات پا گئے تھے۔ میں آپ کا ہاتھ پکڑنے لگی اور ان کے سینے پر رکھنے لگی اور وہی کلمے کہنے لگی جو وہ خود کہہ رہے تھے۔ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا اور فرمایا کہ اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں داخل فرما۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔

ثوری کی حدیث سے اس نے اعمش سے اور اس کی حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ پھیرا۔ اور جریر کہتے ہیں کہ مروی ہے اعمش سے آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ پھیرا اور ہشیم کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ لیا جہاں آپ کو تکلیف ہو رہی تھی۔

۹۲۰۲ ۔۔۔۔ اور ہم نے روایت کی ہے ابو صالح اشعری سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ وہ اپنے احباب میں سے کسی کی عیادت کرنے کے لئے نکلے اور انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ ان کے ماتھے پر رکھا اور یہ بات مریض کی عیادت پوری کرنے میں شامل تھی۔

۹۲۰۳ ۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو جعد بن عبدالرحمٰن نے عائشہ سے اس نے سعد سے کہ ان کے والد نے کہا کہ میں مکے میں بیمار ہو گیا تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ماتھے پر رکھا پھر ہاتھ میرے سینے پر پھیرا اور پیٹ پر بھی۔ اور دعا کی اللھم اشف سعداً واتمم له هجرته اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو اس کے لئے پورا فرما۔

(۹۲۰۰) ۔۔۔ (۱) فی أ: (ابی لمد)

وفی ن: (سعد)

وانظر الجرح والتعدیل (۱۲۹/۹)

آج کے دن کو زندوں میں شمار کیجئے جو اوپر ہو جائے اس کو بھی ان میں شمار کرالیتا۔ میں اس بات سے خوش ہوتا تھا اور اس بارے میں ایک مرفوع خبر بھی مروی ہے جس کی اسناد میں ضعف ہے۔

چار چیزوں کو برا سمجھنے کی ممانعت:

۹۲۱۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو علی بن احمد نے ان کو محمد بن علی حسین افطح نے ان کو یحییٰ بن زدم نے ان کو ان کے والد نے ان کو انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں کو برا نہ سمجھو۔ بے شک وہ چیزیں یہ ہیں:

آنکھوں کی تکلیف کو برا نہ سمجھو بے شک وہ نابینا پن کی جڑوں کو ختم کرتی ہے اور زکام کو ناپسند نہ کرو بے شک وہ جذام کی جڑوں کو ختم کرتا ہے اور کھانسی کو ناپسند نہ کرو بے شک وہ فالج کی جڑوں کو ختم کرتی ہے اور پھوڑے پھنسیوں کو برا نہ سمجھو بے شک وہ سفید داغوں کی جڑوں کو ختم کرتا ہے۔

۹۲۱۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابن اصفہانی نے ان کو عقبہ بن خالد نے ان کو موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے انہوں ان کے والد نے ان کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگ کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کو اس کے اجل کے بارے میں مہلت بتاؤ۔ کیونکہ ایسا کرنا کسی چیز کو رد نہیں کر سکتا البتہ مریض کے دل کو خوش کر دیتا ہے۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم منکر احادیث لاتا ہے جن کی متابع احادیث نہیں ملتیں۔ واللہ اعلم۔ اور اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جو اس سے زیادہ ضعیف ہے۔

مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے:

۹۲۱۴ ۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابوالحسین محمد بن عمر بن خطاب نے دینور میں ان کو عبداللہ بن حمدان نے بن وہب دینوری نے انکو یمان بن سعد نے ان کو ولید بن عبدالواحد نے ان کو عمر بن موسیٰ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کسی مریض کے پاس جائے تو اس کو چاہئے کہ اس سے مصافحہ کرے اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھے اور اس سے اس کی کیفیت پوچھے اور اس کی موت کو مؤخر کرے یا بھلوائے۔ (یعنی زندگی کی امید دلائے) اور اس کو کہے کہ وہ ان کے لئے دعا کرے۔ بے شک مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔

۹۲۱۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن زید جنی رفاعہ نے ان کو ابن ابی زائدہ نے ان کو حسن بن عیاش نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو نعمان بن ابوعیاش زرقی نے وہ کہتے ہیں کہ مریض کی عیادت تین دن بعد ہوتی ہے اور اس بارے میں مرفوع حدیث مروی ہے مگر غیر قوی اسناد کے ساتھ۔

۹۲۱۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو ابویعقوب تمیمی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مسلمہ بن علی نے ان کو ابن جریج نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کو نہیں پوچھتے تھے مگر تین دن کے بعد۔

۹۲۱۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اس کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابونعیم فضل نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مجلس میں بیٹھتے تھے جب ہم کسی آدمی کو تین دن غائب پاتے تھے تو ہم اس کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اگر وہ بیمار ہوتا تو اس

(۹۲۱۷) ۔۔۔ سقط من (ن)

کی عیادت کرتے تھے۔

عیادت میں وقفہ کرنے کی اہمیت:

۹۲۱۸:.... ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو عقبہ بن خالد سکونی نے ان کو موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت کرنے میں ناغہ اور وقفہ کیا کرو اور عیادت کرنے میں نرمی رکھا کرو۔ بہترین عیادت اس کی ہلکی پھلکی ہوتی ہے۔ مگر یہ کہ مغلوب العقل ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے اور تعزیت ایک بار ہوتی ہے۔

ابوعصمہ یہ نوح بن ابی مریم ہے جس کا لقب لجامع ہے اس کے ماسوا اس سے زیادہ پکا ہے۔ واللہ اعلم۔

تعزیت کی حد:

۹۲۱۹:.... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبیداللہ بن احمد بن اسید نے ان کو ہارون بن حاتم نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے اپنے والد سے اس نے دادا سے۔ اس نے علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجر کے اعتبار سے بڑی عظیم عیادت وہ ہے جو ہلکی پھلکی ہو اور تعزیت ایک بار ہوتی ہے۔

۹۲۲۰:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو زیادہ محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن ابی الحجاج نے ان کو یحییٰ بن سعد نے مکی سے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ اجر کے اعتبار سے بڑی عیادت وہ ہے جو سب سے زیادہ پوشیدہ ہو اپنے وقوع کے اعتبار سے۔

۹۲۲۱:.... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ابومحمد حنفی نے ان کو عمر بن عبید نے ان کو ایک شیخ نے مصریوں میں سے اس نے سعید سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل بیمار پرسی وہ ہوتی ہے جس میں مختصر قیام کیا جائے۔

۹۲۲۲:.... اور ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو ایوب بن الولید ضریر نے ان کو شعیب بن حرب نے ان کو ابوعبداللہ عرنی نے ان کو اسماعیل بن قاسم نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت اونٹنی کا دودھ نکالنے کی دیر ہوتی ہے۔ (یعنی مختصر ہونی چاہئے تاکہ مریض کو اور اس کے اہل خانہ کو تکلیف نہ ہو)۔

پوشیدہ عیادت:

۹۲۲۳:.... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن محمد بن یزید نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو خارجہ بن مصعب نے ان کو ابویحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طاؤس سے وہ کہتے ہیں کہ بہترین عیادت کرنا وہ ہے جو سب سے زیادہ پوشیدہ ہو۔

(۹۲۱۸)... ( ) في الأصل: (عقبة لمصدر السكوني)

أخرجه الخطيب في التاريخ (۱۱/۳۴۲) من طريق عقبة بن خالد السكوني

شيء ليس في الإسناد ذكر لأبي عصمة: نوح بن أبي مريم

(۹۲۲۲)... [ ] في ن: (العرني)

۹۲۲۴:..... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی داؤد نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوخلدہ نے ان کو ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ قتادہ ان کے پاس آئے ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے اور وہ تھوڑی سی دیر ہی ٹھہرے پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابوالعالیہ نے کہا۔ کس قدر شفیق ہیں عرب کہ وہ مریض کے پاس لمبی دیر نہیں بیٹھتے کیونکہ مریض کو اچانک کوئی حاجت پیش آ جاتی ہے مگر وہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے شرم کرتا ہے۔

۹۲۲۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ افضل عیادت وہ ہے جو اس میں سے پوشیدہ ہو۔

۹۲۲۶:..... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسین بن احمد بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صولی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن یحییٰ نے ان کو مسلم بن عاصم نے وہ کہتے ہیں کہ میں فراء کے پاس گیا ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔ میں نے لمبی دیر لگا دی اور میں نے سوال کرنے میں بھی اصرار کیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرے قریب آؤ۔ میں قریب آیا تو انہوں نے مجھ کو یہ شعر سنائے:

حق العيادة يوم بين يومين
وجلسة مثل لحظ الطرف بالعين
لاتبرمن مريضاً في مسائلة
يكفيك من ذاك ساك بحرفين

عیادت کرنے کا حق دو دنوں کے بعد تیسرا دن ہے اور مریض کے پاس نشست مثل آنکھ جھپکنے کی دیر ہے۔ آپ مریض کو تنگ نہیں کرتے اس سے زیادہ سوال کر کے تجھے کافی ہے کہ اس سے دو لفظوں میں مختصر سوال کرو۔

۹۲۲۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو علی بن مالک بن اسماعیل نہدی نے ان کو مندل علی طبری نے ان کو اسماعیل نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ دیکھاوے کی عیادت کرنے والے یعنی (ریاکار) مریض کے گھر والوں پر مریض سے زیادہ گراں اور زیادہ مصیبت ہوتے ہیں۔ ایک تو بیگاہ وقت عیادت کرنے چلے آتے ہیں اور دوسرے یہ کہ لمبی لمبی دیر بیٹھ جاتے ہیں۔

۹۲۲۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت ابوقلابہ کی عیادت کی تھی۔ لہٰذا ابوقلابہ نے کہا آپ درست روش اختیار کیجئے اور ہمارے ساتھ منافقوں کو خوش نہ کیجئے۔

مریض کو کھانے پر مجبور نہ کیا جائے:

۹۲۲۹:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابی عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ابن ابی شیبہ نے ان کو بکر بن یونس بن بکیر نے ان کو موسیٰ بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگ اپنے مریضوں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا ہے اور ان کو پلاتا ہے۔

۹۲۳۰:..... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو محمد بن بشیر نے ان کو محمد بن ربیعہ کلابی نے اور قاسم بن مالک مزنی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے رزام بن سعید نے ان کو معارک بن زید قیسی نے ان کو ابن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے حضرت عمر سے وہ کہتے

(۹۲۲۶) ---- (۱) في ن: (سلمة)

(۹۲۲۷) ---- (۱) في ن: (الثوري)

غیر مسلم کی عیادت:

٩٢٣٢. ہمیں خبر دی ابوالحسین بن الفضل قطان نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن بن صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو محمد بن سعید اصبہانی نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو سعید بن میسرہ قیسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کی عیادت کرتے تھے جو کہ غیر مسلم ہوتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس نہیں بیٹھتے تھے۔ فرماتے تھے کیسے ہو تم اے یہودی؟ کیسے ہو تم اے نصرانی؟ اس دین کا نام لے کر سوال کرتے تھے جس دین پر وہ ہوتا تھا۔

٩٢٣٣. ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالفضل حسن بن یعقوب بن یوسف بن عدی نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو منہال بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے غالب قطان نے وہ کہتے ہیں میں نے حسن سے کہا ہمارے نصرانی پڑوسی ہیں وہ اپنی بھلائی اور معروف پالتے ہیں۔ ہمارے مریضوں کی عیادت کرتے ہیں اور ہمارے جنازوں کے ساتھ ساتھ بھی جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ان کو اس کا بدلہ اور جزا دو۔ جب تم عیادت کرو تو کہو کون ہے یہاں پر؟ میں آ سکتا ہوں؟ پھر تم جب داخل ہو جاؤ تو یوں کہو۔ کیسا ہے تمہارا مریض؟ اے قوم (تم لوگ) اس کو کیسا پاتے ہو؟ اور پھر جب تم وہاں سے اٹھنا چاہو تو کہو کہ شفاء اور عافیت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

انہیں الفاظ کے ساتھ کتاب مستطاب شعب الایمان کی چھٹی جلد کا ترجمہ اختتام پذیر ہوا۔

فلله الحمد وله الشكر. اللهم تقبل منا هذا العمل الصالح واجعله لي ذريعة لنجاتي من عذاب السقر وادخلني دار السلام ودار النعيم امين يارب العالمين.